دہشت گردی
کے پیچھے چھپا فتنہ
مولف
مولانا محمد طفیل رضوی صاحب
مدظلہ العالی
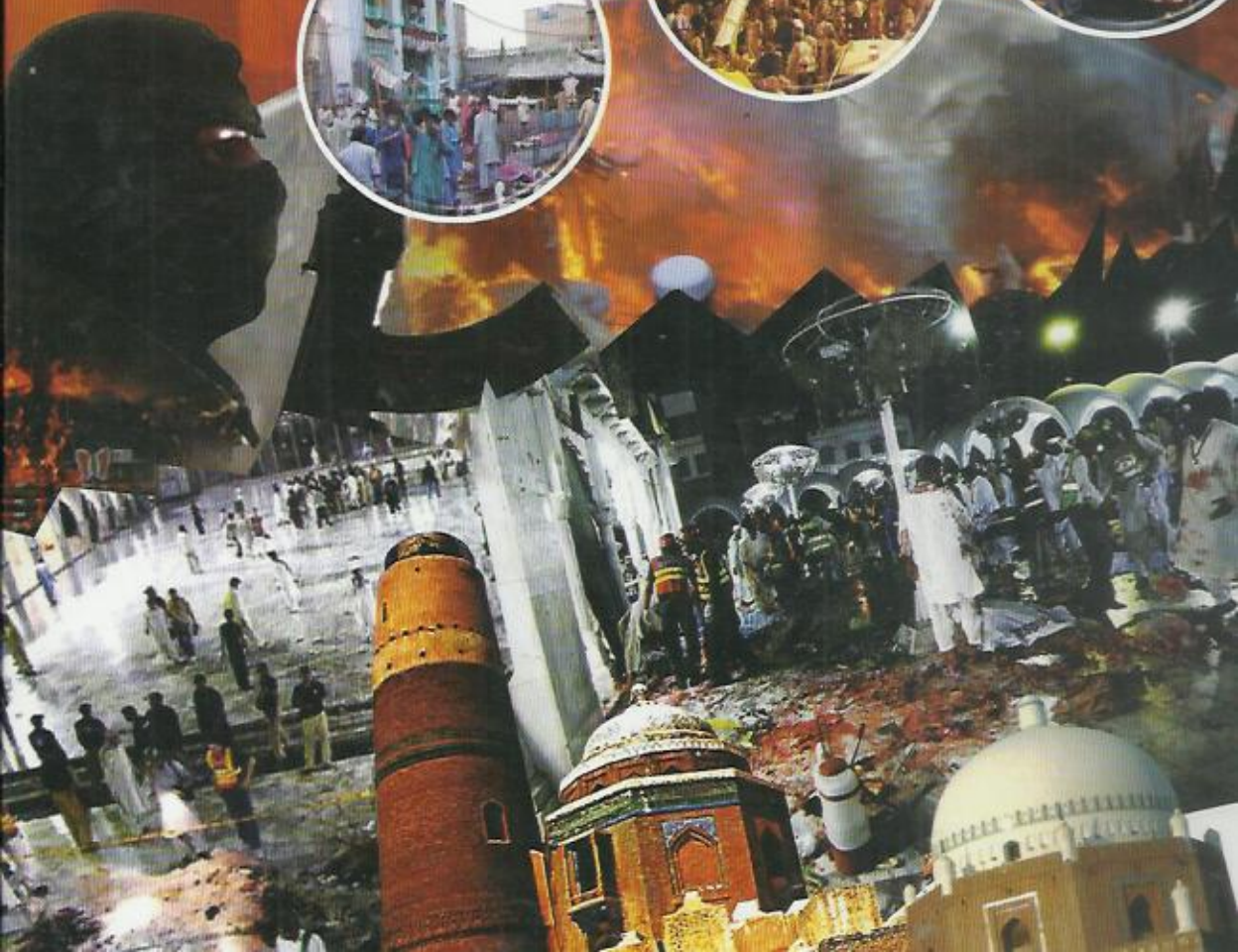
فہرست مضامین

(پہلا باب) 09

☆خوارج (دہشت گرد) صحافت کی نظر میں

(دوسرا باب) 88

☆خوارج (دہشت گرد)

☆قرآن وحدیث کی روشنی میں

☆خوارج (دہشت گردوں) کی نشانیاں اور ابتداء

☆خوارج (دہشت گردوں) کے بنیادی عقائد ونظریات

☆خوارج (دہشت گرد) ائمہ کی نظر میں

☆پاکستان میں خوارج (دہشت گردوں) کی ابتداء

☆پاکستان میں خوارج (دہشت گردوں) کے مددگار اور حمایتی

☆پاکستان میں جہاد کے نام پر خوارج (دہشت گردوں) کو مضبوط کیا جارہا ہے

(تیسرا باب) 140

☆کالعدم نام نہاد مذہبی جماعتوں کا تعلق کس فرقے سے ہے؟

☆کس فرقے سے تعلق رکھنے والی جماعتوں پر پابندی لگائی گئی؟

☆کالعدم مذہبی جماعتوں کو فنڈ اور اسلحہ کون فراہم کررہا ہے؟

☆کیا خوارج (دہشت گردوں) اور کالعدم مذہبی جماعتوں کے عقائد ایک نہیں؟

(چوتھا باب) 202

☆ خارجی گروہ دورِ حاضر میں کالعدم تحریک طالبان پاکستان کے نام سے دہشت گردی کر رہا ہے

☆ کالعدم تحریک طالبان پاکستان امریکہ واسرائیل کی بغل بچہ تنظیم ہے

☆ کالعدم تحریک طالبان پاکستان نے اب تک کتنے بے گناہ مسلمانوں کو قتل کیا اور کتنے امریکی پاکستان میں مارے؟ فیصلہ آپ کریں

(پانچواں باب) 241

☆ اولیاء اللہ رحمہم اللہ کے مزارات اور علماء اہلسنت پر حملے کر کے ذمے داری قبول کرنے والے کون ہیں؟

☆ اگر یہ کام کالعدم نام نہاد مذہبی جماعتوں کا نہیں تو حملے سے اظہار لاتعلقی کیوں نہیں کرتے؟

☆ دنیا جانتی ہے کہ مزارات کے خلاف پمفلٹ اور کتابچے کون سا فرقہ نکالتا اور تقسیم کرتا ہے

(چھٹا باب) 271

☆ اگر تبلیغی جماعت کا دہشت گردوں سے کوئی تعلق نہیں تو پھر یہ رائیونڈ مرکز سے دہشت گرد اور اسلحہ کیسے نکلا؟

☆ اگر تبلیغی جماعت کا دہشت گردوں سے کوئی تعلق نہیں تو پھر اپنے مرکز میں ان کو کیوں پناہ دی؟

☆ مولوی فضل الرحمٰن کو دہشت گردوں سے اتنا پیار کیوں ہے کہ وہ ان کے خلاف چھاپے کی مذمت کر رہے ہیں؟

(ساتواں باب) 279

☆ لال مسجد کا معاملہ کیا تھا؟

☆ مولوی عبدالعزیز کس کا ایجنٹ ہے؟

☆ مولوی عبدالعزیز اگر مجاہد ہے تو برقعہ پہن کر کیوں بھاگا؟

(آٹھواں باب) 286

☆خوارج (دہشت گردوں) کی خصلتیں

☆کم عمر لڑکوں کو استعمال کریں گے

☆برین واش کریں گے

☆دھوکہ دہی کے لئے اسلامی منشور پیش کریں گے

(نواں باب) 304

☆خوارج (دہشت گرد) دھوکہ دہی کے لئے اسلامی منشور پیش کریں گے

☆خوارج (دہشت گرد) اپنی خود ساختہ شریعت کا نفاذ چاہتے ہیں

☆خوارج (دہشت گرد) اپنے سواسب کو باغی، کافر اور واجب القتل سمجھتے ہیں

(دسواں باب) 311

☆دیوبندی فرقے کے مولوی اور عوام کالعدم دہشت گرد مذہبی تنظیموں کی حمایت کیوں کرتے ہیں؟

(گیارہواں باب) 320

☆ہزاروں افراد کا قاتل صوفی سواتی امریکی ویہودی ایجنٹ ہے

☆صوفی سواتی کی امریکہ مال اور اسلحہ کے ذریعے مدد کرتا ہے

(بارہواں باب) 326

☆خوارج (دہشت گرد) گروہ کو قتل کرنے والے بہترین لوگ ہیں

☆بقول حدیث ان ظالموں سے جنگ کر کے ریاست انہیں قتل کر دے

331 (تیرہواں باب)
☆عالمی دہشت گرد کون؟
☆دہشت گردوں کے سرپرست اسرائیل، امریکہ، ہندوستان اور اس کے اتحادی
☆شرک وبدعت کی مفصل تعریف
☆مزارات کی تعمیر قرآن وحدیث کی روشنی میں
☆مزارات پر حاضری قرآن وحدیث کی روشنی میں
☆عرس منانا قرآن وحدیث کی روشنی میں

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دین اسلام وہ واحد مذہب ہے جو ہر شر سے مسلمانوں کو روکتا ہے، امن کا پیغام دیتا ہے، سلامتی والا مذہب ہے۔ تمام باطل ادیان ایک طرف اور مذہب اسلام ایک طرف۔ تمام باطل ادیان یہ سازش کیے بیٹھے ہیں کہ مذہب اسلام کو مٹا دیں۔ اس دین کو ختم کردیں مگر اس دین کے ماننے والوں کا پروردگار جل جلالہ اس دین کی شان اپنے کلام قرآن مجید میں یوں بیان فرماتا ہے:

القرآن: ھوالذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ و لو کرہ المشرکون O

ترجمہ: وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا کہ اسے سب دینوں پر غالب کرے، پڑے برا مانیں مشرک۔ (سورۃ الصف، آیت 9، پارہ 28)

القرآن: یریدون لیطفؤا نور اللہ بافواھھم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکفرون O

ترجمہ: (کفار) چاہتے ہیں کہ اللہ کا نور اپنے مونہوں سے بجھا دیں (دین اسلام کو ختم کردیں) اور اللہ کو اپنا نور پورا کرنا پڑے، برا مانیں کافر۔ (سورۃ الصف، آیت 8، پارہ 28)

کفار و مشرکین، یہود و نصاریٰ اور باطل قوتوں نے دور رسالت سے ہی اس دین اسلام کو مٹانے کے لئے ہر حربے کو استعمال کیا۔ کوئی ایسی سازش نہ تھی جو انہوں نے اسلام کو مٹانے کے لئے نہ کی ہو، کہ اس دین کو صفحہ ہستی سے مٹا دیا جائے، مگر وہ کیسے مٹا سکتے تھے جس دین کی حفاظت کا ذمہ رب ذوالجلال جل جلالہ نے اپنے ذمہ کرم پر لیا ہو۔

بالآخر دین اسلام امن و سلامتی کے ساتھ پھیلتا رہا جو اس دین کو مٹانے کے درپے تھے، وہ خود دین اسلام کے محافظ بن گئے۔ کفار و مشرکین کو بھرپور شکست ہوئی جو مکۃ المکرمہ کفار و مشرکین کی آماجگاہ بنا ہوا تھا، وہاں کے چپے چپے سے "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ" کی صدائیں گونجنے لگیں، فتح مکہ کا جشن منایا گیا۔

مدینہ المنورہ جو یہودیوں کی آماجگاہ تھا، اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی آمد کے بعد وہاں اسلام کی خوشبو پھیلنے لگی۔ یہودیوں کو ذلیل و خوار ہو کر مدینہ منورہ سے بھاگنا پڑا۔ پھر رفتہ رفتہ اسلام کی کرنیں پورے بلادِ عرب میں پھیلنے لگیں اور وہ وقت بھی آیا جب اسلام بلادِ عرب سے نکل کر بلادِ عجم میں پھیلنے لگا اور اس کی پاکیزہ خوشبو سے غیر مسلم جوق در جوق مسلمان ہونے لگے حتیٰ کہ اسلام پوری دنیا میں پھیل گیا۔

مسلمانوں نے جس طرح بلادِ عرب سے خصوصاً مکۃ المکرمہ سے مشرکین مکہ کو اور مدینہ پاک سے یہود و نصاریٰ کو ذلیل ہو کر نکلنے

پر مجبور کیا، انہوں نے اسی وقت یہ سازش اپنے اندر گھر کرلی کہ اب تو ہم بلادِ عرب سے جارہے ہیں کیونکہ اس کے سوا ان کے پاس کوئی چارہ نہ تھا مگر جوں جوں موقع ملے گا ہم مسلمانوں کو کمزور کرنے کی کوششیں کرتے رہیں گے۔ دور رسالت مآب ﷺ میں تو ان کو بظاہر کوئی خاطر خواہ کامیابی حاصل نہیں ہوئی مگر سید عالم نور مجسم ﷺ کے وصال ظاہری کے بعد ان کو معمولی کامیابی حاصل ہوئی۔ خلفائے ثلاثہ حضرت ابوبکر وعمر وعثمان رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بھرپور طریقے سے دشمنان اسلام کی سازشوں کو دبائے رکھا مگر سب سے پہلی بڑی کامیابی دشمنان اسلام کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے آخری ایام میں ہوئی، جب مشہور یہودی عبداللہ ابن سبا جو کہ صرف سازشیں کرنے کے لئے مسلمان ہوا اور اس نے مدینے کے مسلمانوں کو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے خلاف اکسایا۔ یہ کہنے لگا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ خلافت کے حقدار ہیں۔ حضرت ابوبکر وعمر وعثمان رضی اللہ عنہما (معاذ اللہ) نے خلافت پر قبضہ کیا تھا۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان کے مابین غلط فہمیاں پیدا کروائیں۔

رفتہ رفتہ فتنہ خوارج جو کہ دور رسالت ﷺ میں ہی جنم لے چکا تھا، زور پکڑنے لگا۔ مسلمانوں اور پرہیزگاروں کا لبادہ یعنی داڑھی اور نماز کی کثرت کرنے والوں کا لبادہ اوڑھ کر منظر عام پر آ گیا اور مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کے خلاف تلوار اٹھائی، مولیٰ علی رضی اللہ عنہ نے بھی ان سے قتال فرمایا اور شکست دی۔

یہ وہی فتنہ خوارج ہے جو کہ یہودیوں کا تیار کردہ لشکر ہے۔ جو مسلمانوں کا لبادہ اوڑھ کر اسلام اور مسلمانوں کو اندرونی اور بیرونی طور پر نقصان پہنچاتا رہا۔ ہر دور میں یہ فتنہ اپنی سازشیں چلتا رہا۔ بالآخر برطانوی سامراج نے بیسویں صدی کے ربع اول میں ''عرب قومیت'' کا فتنہ جگا کر صیہونی منصوبہ کے تحت ترکوں کو جزیرۃ العرب سے باہر نکالا تھا جس کی گواہی اس دور کی پوری تاریخ دیتی ہے۔

حجاز مقدس سے شریف حسین کی امارت ختم کرنے کے لئے انگریزوں نے نجد کے سرکش قبیلہ آل سعود کو تاکا اور کرنل لارنس کے بنائے ہوئے منصوبہ کے تحت انہیں بھرپور مدد دے کر اپنی نگرانی میں سلطان عبدالعزیز کو 1925ء میں حرمین شریفین پر قابض کیا۔

مخبر صادق ﷺ کی پیشن گوئی کے مطابق تیرہویں صدی کی ابتداء میں سرزمین نجد سے عبدالوہاب نجدی کا ظہور ہوا۔ علمائے کرام فرماتے ہیں کہ دور رسالت کا بدترین گستاخ ذوالخویصرہ کی اولاد میں سے عبدالوہاب نجدی پیدا ہوا۔ یہ شخص خیالات باطلہ اور عقائد فاسدہ کا حامل تھا۔ اس لئے اس نے اہلسنت وجماعت سے قتل وقتال کیا اور کتاب التوحید کے نام سے ایک کتاب لکھی جس میں ملت اسلامیہ کے ہر شخص کو کافر قرار دیا۔

چنانچہ امام امین الدین محمد بن عابدین شامی علیہ الرحمہ اپنی کتب ردالمحتار حاشیہ درمختار کی جلد ثالث کتاب الجہاد باب البغاۃ میں عبدالوہاب نجدی کے متعلق فرماتے ہیں:

''یعنی خارجی ایسے ہوتے ہیں ہمارے زمانے میں پیروان عبدالوہاب نجدی سے واقع ہوا جنہوں نے نجد سے خروج کرکے حرمین شریفین پر تغلب کیا اور وہ اپنے آپ کو کہتے تو حنبلی تھے مگر ان کا عقیدہ یہ تھا کہ بس وہی لوگ مسلمان ہیں جو ان کے (نجدی) مذہب پر ہیں اور جو ان کے (نجدی) مذہب پر نہیں وہ تمام مشرک ہیں، اس وجہ سے انہوں نے اہلسنت وعلمائے اہلسنت کا قتل مباح

(جائز) ٹھہرایا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی شوکت توڑ دی اور ان کے شہر ویران کئے اور لشکر مسلمین کو ان پر فتح بخشی 1233ھ میں۔ (ردالمحتار، کتاب الجہاد، مطبوعہ مصطفیٰ البابی مصر 339/3)

عبدالوہاب نجدی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اس کے پیروکار سعودیہ عربیہ کی قابض نجدی حکومت نے تمام مقدس مقامات کی بے حرمتی کی۔ جنت المعلیٰ اور جنت البقیع میں موجود صحابہ کرام، اہلبیت اطہار اور امہات المومنین کے مزارات پر بلڈوزر چلوائے۔ ہر وہ متبرک نشانیاں جو قابل تعظیم تھیں، سب سعودی نجدیوں نے ختم کروادیں۔ رسول اللہ ﷺ سے نسبت رکھنے والی چیزوں سے عداوت کا بھرپور مظاہرہ کیا گیا۔

عبدالوہاب نجدی کے اس کام کو آگے بڑھاتے ہوئے مولوی اسمٰعیل دہلوی نے کتاب تقویۃ الایمان لکھ کر اس اُمتّ میں بہت بڑے فساد کی بنیاد ڈالی، یہی نہیں بلکہ مولوی اسمٰعیل نے مسلمانوں کے خلاف تلوار اٹھا کر اسے جہاد کا نام دیا۔ یہی وہ جہاد ہے جو خوارج مسلمانوں کے خلاف کر رہے ہیں، جسے وہ عین اسلام سمجھتے ہیں۔

یہ وہی یہود ونصاریٰ کا خود ساختہ پودا ہے جو آج تک مسلمانوں کا خون خرابہ کر رہا ہے اور یہ سب کچھ اسلام اور اسلامی نظام کے نفاذ کی آڑ میں کیا جارہا ہے تاکہ بھولے بھالے مسلمانوں کو دھوکہ دیا جاسکے۔ یہی وہ لوگ ہیں جو مدارس میں بیٹھ کر بھولے بھالے مسلمانوں کی ذہن سازی کرتے ہیں اپنی مساجد کا استعمال کرتے ہیں، امریکہ اور اسلام دشمن قوتیں انہیں ڈالر فراہم کرتی ہیں۔ ان کے پاس اسلحہ اور مال کی کوئی کمی نہیں ہے۔ یہ وہی لوگ ہیں جن کے نزدیک یا رسول اللہ ﷺ کہنا شرک اور کہنے والے مشرک ہیں، جن کے نزدیک بزرگان دین کے مزارات شرک کے اڈے ہیں، جن کے نزدیک نذر ونیاز حرام ہے، گیارہویں اور بارہویں کا انعقاد بدعت ہے، صلوٰۃ وسلام پڑھنا بدعت ہے، جن کے نزدیک حضور ﷺ مر کر مٹی میں مل گئے ہیں (معاذ اللہ) جن کے نزدیک نبی ﷺ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے نزدیک اہلسنت وجماعت بدعتی اور مشرک ہیں اور ان کا قتل جائز ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ لوگ آج مزارات اولیاء، اہلسنت کی مساجد، میلاد کے جلسوں اور علمائے اہلسنت کو بم سے اڑاتے ہیں۔ لہٰذا بھولے بھالے اور نادان مسلمانوں سے گزارش ہے کہ وہ امت مسلمہ میں موجود ان آستین کے سانپوں کو پہچانیں (ان سانپوں کے عقائد ونظریات تفصیل سے پڑھنا چاہیں تو میری کتاب "ساٹھ زہریلے سانپ اور مسلک اہلسنت کا مطالعہ کریں) ان سے خبردار رہیں، ان کے عزائم سے اُمتِّ مسلمہ کو آگاہ کریں۔ یہ باتیں اس کتاب میں ثبوت کے ساتھ، شواہد کے ساتھ آپ کے سامنے پیش خدمت ہیں۔ اب یہ آپ کا فرض ہے کہ آپ اس کتاب کا خود بھی مطالعہ کریں اور دوسروں تک بھی اس کتاب کو پہنچائیں تاکہ مسلمان جان لیں کہ جہاد کے پس پردہ "اسلامی نظام کے نفاذ کے پس پردہ" پگڑیوں اور مدارس کے پس پردہ، خوبصورت دارالعلوم اور مساجد کے پس پردہ اور لمبی لمبی داڑھیوں کے پس پردہ کیا عزائم ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کتاب کو مسلمانوں کے نافع بنائے، آمین ثم آمین

فقط والسلام

محمد طفیل رضوی

پہلا باب

خوارج (دہشت گرد) صحافت کی نظر میں

رشتہ......آوازحق

اعجاز منگی

(روزنامہ امت، 26 اکتوبر 2010ء، بروز منگل)

اسلامی تصوف کی تاریخ تو ساتویں صدی سے شروع ہوئی تھی، مگر تیرہویں صدی سے لے کر سولہویں صدی کا عرصہ تصوف کی تاریخ کا سنہری دور قرار دیا جاتا ہے۔ کیونکہ اس عرصے کے دوران ایشیا سے لے کر افریقہ تک صوفیائے کرام کے سلسلے پہاڑوں، میدانوں اور صحراؤں میں صاف پانی کے چشموں کی طرح پھوٹ کر بہے اور انہوں نے روحانی طور پر پیاسے انسانوں کو اس قدر سیراب کیا کہ وہ کنول کے پھولوں کی طرح کھل اٹھے اور سماع کے مقدس سروں کی مستی میں جھومتے نظر آئے۔ بغداد سے لے کر خرطوم تک اور اجمیر سے لے کر کاشغر تک روحانیت کی ایک رنگین کمان کسی قوس قزح کی طرح نمودار ہوئی۔ اور اس کے رنگ دیکھے جاسکتے تھے، قونیہ سے لے کر ملتان اور بھٹ شاہ تک!

ذکر، مراقبوں اور وجدانی کیفیت کی مشقوں نے بہت سارے سلسلوں کو جنم دیا، مگر ہم اپنی آسانی کے لئے روحانیت کے اس سلسلے کو اگر دو حصوں میں بانٹ لیں تو تصوف میں دو دھارائیں نظر آئیں گی۔ ایک دھارا تھی علم کی۔ اور دوسری عشق کی۔ علم والی دھارا ان عظیم صوفیائے کرام کی پہچان بنی، جنہوں نے تصوف کے حوالے سے تحقیق کی، کتابیں لکھیں اور ایسے مکاتب کی بنیاد رکھی جن سے لاکھوں انسان فیض یاب ہوئے، مگر جن صوفیائے کرام کے دلوں میں عشق نہ سماسکا اور وہ چھلک کر بہنے لگا، انہوں نے اپنے آپ کو اس کیفیت میں اتنا نحیف محسوس کیا کہ ان سے کتابوں کا بوجھ بھی نہ اٹھ پایا۔ انہوں نے اپنے سر پر دستار بھی نہیں رکھی۔ انہوں نے پوشاک کا خیال بھی نہ کیا۔ وہ ننگے پاؤں اور ننگے سر میدانوں، صحراؤں اور جنگلوں کی طرف نکل گئے۔ لوگ انہیں فقیر کہنے لگے۔ وہ جو درویش تھے، جنہوں نے اس دنیا سے بغاوت کی اور ویرانے آباد کرنے لگے۔ ان کے پاس بادشاہ اور شہنشاہ نہیں آئے۔ ان میں سے کسی نے ان کے پاس آنے کی کوشش بھی کی تو انہوں نے محلات کے باسیوں کو روک سا دیا۔ کیونکہ وہ عوام میں خوش تھے۔

ان عوامی صوفیوں کے مزار مشرق میں جابجا ہیں۔ ہر قدم پر کسی سفید گنبد کا منظر اور اس پر لہراتا ہوا کوئی سبز پرچم ایسے درویشوں کی پہچان ہے جو اللہ کے نام پر روکھی سوکھی روٹی کے لئے لوگوں کے دروازوں پر کھڑے رہتے تھے۔ وہ جو کوئی فرمائش نہیں کرتے تھے اور صرف دروازہ کھلنے کے منتظر رہتے تھے۔ لوگوں نے انہیں ٹھیک پہچانا اور ان سے کہا کہ ''آپ تو خود دروازہ کھولنے والے ہیں، ہمارے لئے دعا کے ہاتھ اٹھائیں کہ ہماری روح میں بھی کوئی ایسا دروازہ کھلے کہ ہم نفس کی قید سے آزاد ہوجائیں'' پھر ان صوفیائے کرام نے عوام کی دعا والی دوا کی اور انہیں شفایاب کیا۔ ان کے مزار آج بھی روحانیت کے وہ شفاخانے سمجھے جاتے ہیں، جہاں لوگ

ان قدیم پھولوں کی خوشبو اپنی روح میں بسانے کے لئے آتے ہیں۔ وہ قبروں کی پوجا کرنے نہیں آتے، وہ تو ان مقامات سے پیار سیکھنے کے لئے آتے ہیں، محبت کی مہک کو پانے کے لئے درویشوں کے مزارات پر آنے والوں سے جس طرح کا سلوک ہورہا ہے، ایسا المیہ سفاکیت کی پوری تاریخ میں نظر نہیں آتا۔ جہاں عود، لوبان اور گلاب کی پھولوں کی خوشبو ہوا کرتی تھی، اب وہاں پر بارود کی بو ہے۔ جلے ہوئے انسانی گوشت کی بدبو ان مقامات پر محسوس کرنا کتنا بڑا ظلم ہے......!

یہ سوال ایک بار پھر اس وقت ابھر کر سامنے آیا، جب داتا گنج بخش کے مزار کے بعد عبداللہ شاہ غازی کے مزار پر بم دھماکے کئے گئے اور اب بابا فرید شکر گنج کے آستانے کو نشانہ بنایا گیا ہے۔ ابتدائی خبروں میں پتہ چلا ہے کہ وہ فجر کی نماز کا وقت تھا، جب مزار کے اس مشرقی دروازے سے بارود برآمد ہوا جس دروازے کو بابا فرید شکر گنج کے عقیدت مند ''نوری دروازہ'' کہتے ہیں۔ اس دروازے سے جو صبح دودھ آتا ہے، مگر اس صبح دہشت گردوں نے دودھ کے ڈرموں میں بارود بھرا اور صبح کی ابتدا جیسے وقت کو قیامت کے منظر میں تبدیل کردیا۔ اس وقت جب دھماکہ ہوا، تب مزار پر موجود جنگلی کبوتروں کے غول ''تو ہی تو'' کے ذکر میں مصروف تھے اور دھماکے کے بعد آگ اور دھوئیں کی گناہ گار گھٹا میں وہ کبوتر فقیروں کی فریادوں کی طرح پر پھڑپھڑاتے آسمان کی طرف اڑتے نظر آئے!

وہ دہشت گرد جنہوں نے پھر ایک درویش کے مزار کو اپنی وحشت کا نشانہ بنایا، اگر انہوں نے بابا فرید کی زندگی اور ان کے کلام کا مطالعہ کیا ہوتا تو وہ اس قسم کی شیطانی حرکت کا تصور بھی نہیں کرتے۔ درویشوں کے مزاروں کو مقتل بنانے والے یہ دعوے کرسکتے ہیں کہ ان درویشوں میں کرامت ہے تو پھر ان کو کوئی نقصان کیوں نہیں پہنچتا......؟

کاش! انہیں کوئی یہ بات بتائے کہ ان درویشوں کے پاس صرف ایک ہی کرامت تھی اور وہ ہے محبت کی کرامت! اور محبت کی وہ چھاؤں صرف مقتولوں کے لئے نہیں، بلکہ ان قاتلوں کے لئے بھی ہے جو ان مزاروں کو مقتل بناتے ہیں۔ اگر کسی صوفی کی نظر سے دیکھا جائے تو وہ دہشت گرد جو انسان کے خون سے ہولی کھیل رہے ہیں، وہ روحانی بیمار نظر آئیں گے۔ وہ صوفی انہیں سزا دینے کے بجائے ان کا علاج کرنے کی سفارش کریں گے اور یہ بھی کہیں گے کہ ان کا علاج محبت سے کرو۔ کیونکہ ان میں محبت کی کمی ہے۔ اگر ان میں محبت کی کمی نہیں ہوتی تو وہ دہشت کا یہ کھیل کیوں کھیلتے؟

پاک پتن کے بابا فرید کے مزار پر دھماکے کرنے والے دہشت گردوں نے بابا فرید کو ایک عام پیر سمجھا ہوگا۔ اگر انہیں قدیم پنجابی سمجھ میں آتی ہے تو وہ ان کے دوہوں کو سنیں، جن میں بابا فرید فرماتے ہیں کہ ''میں نے فراق کی وجہ سے کالا بھیس پہنا ہے اور لوگ مجھے درویش کہہ رہے ہیں'' بابا فرید نے محبت کے پیغام کو اتنا آگے بڑھایا کہ ان کے محبت کے حلقے میں نہ صرف مسلمان بلکہ وہ سکھ بھی آگئے، جنہوں نے اپنی مذہبی کتاب ''گرو گرنتھ'' کے پندرہ بھگتوں میں بابا فرید کو بھی شامل کرلیا۔ یہ علم کی نہیں بلکہ عشق کی فتح ہے کہ آج بھی مشرقی پنجاب کے گردواروں میں بابا فرید کے دوہے دعا کی طرح گائے جاتے ہیں۔

بابا فرید عوامی صوفی تھے۔ انہوں نے لوگوں کو محبت کا درس دیا۔ اور محبت کا درس دینے سے یہ نہ سمجھا جائے کہ انہوں نے محبت کا کوئی مکتب قائم کیا تھا یا وہ کوئی ''لوگرو'' تھے۔ وہ تو اپنی ذات میں محبت تھے۔ ایک ایسا عشق تھے جس کی خوشبو کو کوئی سرحد نہیں روک سکتی۔

وہ ہر قسم کی تفریق سے بلند ایک ایسا بادل ہیں جس کی بوندیں صرف مسجد کے مینار پر ہی نہیں بلکہ امرتسر کے کسی کچے گردوارے کی دیواروں کو بھی بھگو کر اس کی مٹی کو مہکاتی ہیں۔

محبت کی ایسی عوامی علامت کو وحشی کارروائی کا نشانہ بنانے والے لوگوں کو سمجھ لینا چاہئے کہ نفرت سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ اگر بابا فرید درویش نہ بنتے اور ہاتھوں میں تھامی ہوئی تسبیح کو محبت کی مالا مان کر ذات پاک کا ذکر نہ کرتے اور وہ تلوار اٹھا کر لوگوں کے سر قلم کرتے، تو آج ان کے مزار پر لوگوں کی اتنی بھیڑ نہ لگتی۔

بابا فرید نے اپنے کلام میں بھی سمجھایا ہے کہ لوگوں کو ڈراؤ مت، انہیں خوف کا شکار کر کے انہیں دبایا تو جا سکتا ہے، مگر انہیں جیتا نہیں جا سکتا۔ اگر کسی کو جیتنا ہو تو اپنے آپ کو ہار کر جیتو! کیونکہ محبت کی بازی خود کو ہارنے کے بغیر نہیں جیتی جا سکتی۔ اسی لئے تو پنجاب کے ایک صوفی شاعر نے فرمایا ہے کہ:

"جیت جیت کر عمر گزاری

ہن تے ہار فقیرا

جیتے دا مل ٹکوا ٹکا

ہارے دا مل ہیرا"

یعنی تم نے ساری زندگی جیتنے میں گزاری ہے۔ اے فقیر! اب ہارنا سیکھو۔ کیونکہ جیتنے سے تو تمہیں ایک پیسے کا غلام مل سکتا ہے مگر اپنے آپ کو ہارنے سے تمہیں ایک ہیرے جیسا دل ملے گا!

آج اس دنیا کو خدا حافظ کہنے والے بابا فرید کو آٹھ صدیاں بیت چکی ہیں۔ مگر لوگوں کی محبتیں وقت کے ساتھ کم ہونے کے بجائے بڑھتی ہی جا رہی ہیں۔ اگر دہشت گرد یہ سمجھتے ہیں کہ وہ ایسے دھماکے کر کے عام لوگوں اور محبت کے عظیم مبلغوں کے درمیان خوف کی دیوار قائم کر دیں گے تو انہیں اپنی وہ غلطی داتا کے دربار کا موجودہ منظر دیکھنے کے بعد محسوس ہوگی۔ اگر انہیں دیکھنا ہے تو عبداللہ شاہ غازی کا مزار دیکھیں جہاں عقیدت مندوں کا آج بھی تانتا بندھا ہوا ہے۔ محبت کبھی نہیں ڈرتی۔ اسی لئے بابا فرید گنج شکر کے مزار پر لوگوں کے ہجوم اسی طرح موجود رہیں گے۔ کیونکہ یہ مزار تصوف کی تیلی سے جلائی جانے والی محبت کی وہ شمعیں ہیں جنہیں کوئی بم نہیں بجھا سکتا۔ اور جب تک محبت کی شمعیں روشن رہیں گی تب تک عام لوگ پروانوں کی طرح آتے رہیں گے۔ شمع اور پروانوں کا یہ رشتہ ازل سے چلا آ رہا ہے اور ابد تک قائم رہے گا۔ اس سلسلے کو دہشت سے ختم نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ یہ محبت کا رشتہ ہے، ہر خوف سے بلند! کھلی آنکھوں سے دیکھے جانے والے خواب کا رشتہ! شمع اور پروانے کا رشتہ......!!!

☆☆☆

عوام کے طرز زندگی پر حملہ

نذیر لغاری

(روزنامہ جنگ کراچی، 26 اکتوبر 2010ء بروز منگل)

پاک پتن میں پیر 25 اکتوبر 2010ء کی صبح مسلح حملہ آوروں نے برصغیر کے دردمند دلوں کے روحانی فرمانروا حضرت بابا فرید گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ کے مزار کے صحن کو لہولہان کردیا۔ بابا فرید رحمتہ اللہ علیہ کی درگاہ آٹھ صدیوں سے تحمل و بردباری، برداشت اور رواداری کی درسگاہ بنی ہوئی تھی۔ کل یہ قدیم درسگاہ نارواداری اور عدم برداشت کا نشانہ بنی۔

ان بزرگوں نے پاکستان کے موجودہ جغرافیہ میں ایک متوازن طرز زندگی کو تخلیق کیا۔ ان بزرگوں نے امن و آشتی اور صلح جوئی کا درس دیا۔ ذیل میں بابا فرید رحمتہ اللہ علیہ کی شاعری کے چند نمونے پیش کیے جارہے ہیں۔ کیا یہ شاعری کسی ایسے امر کا تقاضہ کرتی ہے کہ ایسے بزرگوں کی علامتوں کو تشدد اور دہشت کا نشانہ بنایا جائے۔

بیڑا بندھ نہ سکیوں، بندھن کی ویلا
بھر سرور جب اچھلے، تب ترن ڈہیلا
ہتھ نہ لاء کسنبھڑے، جل جاسی ڈھولا
کہے فرید سہیلیو، شوہ الائسی
ہنس چلسی ڈمنا، ایہہ تن ڈھیری ہوسی

تم تو کشتی کو لنگر انداز نہ کرسکے، تم وقت کو کیا لنگر انداز کرسکو گے، بھرا ہوا تالاب جب اچھلے گا تب تمہارے لئے تیرنا مشکل ہوگا۔ میرے دوست اس پھل کو ہاتھ نہ لگاؤ ورنہ تم جل کر بھسم ہوجاؤ گے۔ فرید یہ کہہ رہا ہے کہ سہیلیو! سنو، تم سے دوست، محبوب، تمہارا خدا یہ کہہ رہا ہے کہ ہنسی آہ و فغاں بن جائے گی اور یہ بدن راکھ اور خاک کا ڈھیر بن جائے گا۔

سرور پنکھی ہیکڑو، پھاہی وال پچاس
ایہہ تن لہریں گڈ تھیا، سچے تیری آس
کون سو اکھر، کون گن کوں سو منیا منت
کون سو ویسو ہوں کری، جت وس آوے کنت

جھیل میں پرندا اکیلا ہے، اور اسے شکار کرنے والے پچاس ہیں، میرا یہ بدن لہروں کے ساتھ بہہ رہا ہے، میرے سچے خدا!، اب مجھے تیری ہی آس ہے، میں کون سا بول بولوں، اپنے اندر کیا خوبی پیدا کروں، میں کون سی منتیں مانوں، میں کون سا بھیس بدلوں، میں کیا کروں جس سے تو راضی ہو جائے۔

نوں سوا کھر، کھون گن، جیہا منیامنت
ایہہ ترے بھینے ولیں کرتاں وس آوی کنت
مت ہوندی ہوئے ایانا، تان ہوندے ہوئے نتانا
ان ہوندے آپ ونڈائے، کوئی ایسا بھگت سلائے
ایک پھکانہ گالائیں، سبھناں میں سچا دھنی
ہیاؤ نہ کہیں ٹھاہیں، مانک سب امولویں

لفظوں میں عاجزی، عقل میں خوبی اور بردباری، زبان پر میٹھے بول، میری بہن، ان تین چیزوں کو اپنا معمول بنا لے، پھر تیرا محبوب، تیرا خدا تیرے پاس ہوگا۔ عقل کے ہوتے ہوئے بے عقل بنے ہوئے ہیں، طاقت کے ہوتے ہوئے ناتواں بنے ہوئے ہیں۔ اپنے پاس کچھ نہ ہو تب بھی بانٹتے رہتے ہیں، درویش تو ایسے ہوتے ہیں، بھگت تو ایسے ہوتے ہیں۔ ایک تو کسی سے بھی روکھے منہ سے نہ بولو، سب سے سچا تو وہی خدا ہے، تم کسی کا دل نہ توڑنا، جس کے پاس بھی موتی ہوں گے، وہ موتی انمول ہی ہوں گے۔

فرید پنکھ پروہنی، دنی سہاوا باغ
نوبت وجی، صبح سیوں، چلن کر ساج
کندھی وہن، نہ ڈھاہ، توں بھی لیکھا دیونا
جدھر رب رضاءِ وہن ندائوں گو کرے

فرید، دنیا ایک دلکش باغ اور سب پرندے مہمان ہیں، دیکھو کوچ کا نقارہ بن چکا ہے۔ اب کوئی اسباب سفر بھی تو بنالو، جس کنارے پر دریا بہہ رہا ہے۔ اس کنارے کو مت گراؤ، آخر تم نے بھی تو حساب کتاب دینا ہی ہے دریا تو اسی جانب کو رخ کرے گا جس جانب کو رب کی مرضی ہوگی۔

کوٹھے، منڈپ ماڑیاں اساریندے بھی گئے
کوڑا سودا کر گئے، گوریں آءِ پئے
کھتھو میکھاں اگلیاں، جند نہ کائی میکھ
وارثی آپو آپنی چلے مشائخ شیخ

گھر بنائے، بڑی بڑی عمارتیں بھی بنا ڈالیں، ایسے لوگوں نے جھوٹا سودا کیا اور بالآخر قبروں میں جا سوئے جسم کی گدڑی میں ٹانکے ٹانکتے رہے، مگر روح میں ایک ٹانکا بھی نہ لگایا، اپنی اپنی باری آنے پر سارے کے سارے شیخ اور مشائخ اس دنیا سے چل دیئے۔

دو دیویں بلندیاں، فلک بیٹھا آہ
کڑھ لیتا، گھٹ لٹیا، دیوڑے گیا بجھاہ
ویکھ کپا ہے، جو تھیا، حوسر تھیا تلاں
کماوے ارکا گدے، کنے، کوئکیاں
مندے عمل کرنیدیا! ایہہ سزا تہاں

دو چراغ جل رہے تھے، ایسے میں فرشتۂ اجل آ گیا۔ اس نے قلعے کو گھیرا، دل کو لوٹ لیا اور دیئے بجھا کر چلا گیا۔ دیکھو! جو کچھ کپاس کے ساتھ ہوا، جو کچھ بیلے جانے کے بعد تلوں کے ساتھ ہوا، جو کچھ کماد کے گنے سے ہوا، جو کچھ آگ پر چڑھی ہنڈیا سے ہوا، اور جو کچھ کوئلوں کے ساتھ ہوا، برے اعمال کرنے والے! یہ ساری علامتیں سزا کی ہیں۔

آخر میں بابا فرید کا یہ بیت ان لوگوں کی نذر ہے، جو خدا کے نام پر خدا کے برگزیدہ بندوں کا روپ دھار کر، خدا کے مقرب کہلا کر خدا کے بندوں کا خون بہاتے ہیں۔

کتھ مصلیٰ، صوف گل، دل کاتی، گڑوات
باہر دسے چاننا، دل اندھیاری رات

کندھے پر مصلیٰ دھرا ہے، گلے میں سیاہ کپڑے کی کفنی پڑی ہے، دل چھری بنے ہوئے ہیں اور منہ میں گڑ کی مٹھاس ہے، مگر دل کے اندر اندھیری رات کا راج ہے۔

☆☆☆

بہت انہونیاں ہوں گی

نذیر ناجی

(روزنامہ جنگ کراچی، 23 ستمبر 2010ء)

دیکھنے والے تو پہلے سے دیکھ رہے ہیں۔ مگر جو کچھ اب ہونے والا ہے' وہ تصوراتی من موجیوں کے لئے انہونیوں کی لہر ہوگی۔ میں کئی سالوں سے پاکستانی اور امریکی طالبان کی تقسیم کر رہا تھا۔ جس پر مستی دانش میں غرق خود پسند مجھ پر پھبتیاں کستے اور اس تقسیم کو بے معنی قرار دیتے تھے۔ چند ماہ پہلے میں نے اس تقسیم کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا کہ میں امریکی طالبان' تحریک طالبان پاکستان کے لئے لکھتا ہوں۔ گزشتہ روز ایک امریکی صحافی نے اپنی تحقیق کی روشنی میں واضح طور سے بتا دیا کہ تحریک طالبان پاکستان امریکی ایجنسیوں کی تخلیق ہے۔ جو کچھ میں اپنے عوام تک پہنچاتا رہا' اس میں یہی پیغام مضمر تھا کہ امریکہ ہمارا اتحادی بھی ہے اور ہم سے برسرپیکار بھی۔ بلکہ یوں کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ پاکستان اور امریکہ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں ایک دوسرے کے اتحادی بھی ہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ جنگ بھی لڑ رہے ہیں اور "ہمارے' تمہارے دہشت گرد" کی گردان کرتے ہوئے باہمی الزام تراشیاں کر رہے ہیں۔ جو ہمارے لئے دہشت گرد ہیں' وہ امریکی ایجنسیوں کی پیداوار ہیں اور جو ان کے لئے دہشت گرد ہیں' وہ ہماری ایجنسیوں کے لاڈلے ہیں۔ دونوں حقائق کو اچھی طرح جانتے ہیں اور دونوں ہی ان کے ساتھ اپنا اپنا ساتھ بھی نبھا رہے ہیں۔ تحریک طالبان پاکستان کو امریکہ تحفظات اور وسائل مہیا کرتا ہے اور شمالی وزیرستان میں حکمران دہشت گردوں کو پاکستان کی حمایت حاصل ہے۔ امریکہ کے دہشت گرد ہمارے ملک میں کارروائیاں کرتے ہیں اور ہمارے دہشت گرد افغانستان میں کارروائیاں کرتے ہیں۔ ابھی تک یہ "انتظام" اونچ نیچ سے گزرتا ہوا' رینگ رہا ہے۔ مزید تفصیل لکھنے کی ہمت نہیں۔ امریکہ کے خلاف جو کچھ یہاں ہوتا ہے' وہ "یہاں والی کم اے" اور جو کچھ ہمارے ساتھ ہو رہا ہے' وہ ہمارے اتحادیوں کا ہی کام ہے۔

عشق و عداوت کا یہ رشتہ ہمیشہ جاری نہیں رہ سکتا' یہ بڑا مشکل کام ہوتا ہے۔ خصوصاً ایک طاقتور اور کمزور کے درمیان یہ خطرناک بھی ہوتا ہے۔ یہ رشتہ افغانستان پر اتحادیوں کے قبضے کے ساتھ نئے دور میں داخل ہوا۔ ڈھکی چھپی بات نہیں کہ اتحادی افواج کو کابل پر قبضہ کرنے میں ہم نے مدد دی اور وہ بغیر کسی مزاحمت کے اس شہر پر قابض ہو گئے۔ ہمیں از خود یہ امید تھی یا امریکیوں نے یہ امید دلائی تھی کہ قبضے کے بعد کابل میں جو حکومت قائم کی جائے گی' اس میں پاکستان سے مشاورت کی جائے گی۔ مگر جب افغانستان پر قبضہ ہو گیا' تو حملہ آور افواج کے زیر نگرانی وہاں کے امور شمالی اتحاد کے سپرد کر دیئے گئے۔ پاکستان کو یقیناً اس کا صدمہ ہوا۔ بعد میں جب مقامی حکومت قائم کرنے کے انتظامات ہوئے' تو بھی پاکستان کی دلچسپی کو ملحوظ خاطر نہیں رکھا گیا۔ حامد کرزئی کی سربراہی میں جو حکومت قائم کی

گئی' وہ پوری طرح شمالی اتحاد والوں کے زیراثر تھی۔ امریکہ نے پاکستان کے مفادات کو یکسر نظرانداز کرنا شروع کر دیا۔ جواب میں پاکستان نے قابض افواج کے خلاف افغان مزاحمت کاروں کی مدد شروع کر دی۔ آپ کو یاد ہو گا افغانستان پر قبضے کے بعد دو سال تک اتحادی فوجوں کے خلاف ہونے والی مزاحمت بہت کم تھی۔ مگر جیسے جیسے مزاحمت کاروں کے لئے پاکستان کی حمایت میں اضافہ ہوتا گیا' افغانستان کے اندر مزاحمتی جنگ بھی تیز ہونے لگی۔ پاکستان اور امریکہ دونوں ہی اس تبدیلی کو دیکھ اور سمجھ رہے تھے۔ مگر دونوں اپنے اپنے راستوں پر چلتے رہے۔ امریکہ نے پاکستان کو سبق سکھانے کے لئے تحریک طالبان پاکستان نامی ایک گروپ کا مہرہ آگے بڑھایا اور پاکستان کے اندر دہشت گردی کا ہتھیار استعمال کر کے ہمیں دباؤ میں لانے کی کوشش کی۔ لیکن پاکستان ابھی تک اس دباؤ کی مزاحمت کر رہا ہے۔ ادھر امریکہ نے خود طالبان کے ساتھ رابطے قائم کر کے مذاکرات شروع کر دیئے اور پاکستان کو اس عمل سے باہر رکھا۔ یہ اقدام پاکستان کے لئے باعث تشویش تھا۔ جواب میں پاکستان نے ان رابطوں کا ذریعہ بننے والے بنیادی کردار کو گرفتار کر لیا۔ عشق و عداوت کے رشتے میں بندھے ان دونوں اتحادیوں کے درمیان داؤ بازی شروع ہو گئی۔ امریکہ نے پیش کش کی کہ پاکستان اور بھارت دونوں مل کر اتحادی فوجوں کی واپسی کے بعد والے انتظامات میں افغان حکومت کی مدد کریں۔ پاکستان کا موقف ہے کہ دہشت گردی کے خلاف اتحادیوں کی جنگ میں سب سے زیادہ عملی حصہ پاکستان نے لیا۔ نقصانات بھی اسی نے اٹھائے اور اتحادیوں کی واپسی کے بعد اگر کوئی افغانستان کے معاملات کو سمجھتا اور جانتا ہے' تو وہ بھی پاکستان ہے اور پاکستان جنگ میں بھی اتحادی ہے۔ لہٰذا امن کے لئے جو بھی انتظامات کئے جائیں' ان میں پاکستان کا عمل دخل ہونا چاہیے' جس کا وہ اصولی طور پر حقدار ہے۔ مگر ایسا لگتا ہے کہ امریکہ افغانستان ہی نہیں' پاکستان کو بھی بھارت کے زیراثر دیکھنے کا خواہش مند ہے۔ اب صورت حال کچھ یوں بن رہی ہے کہ امریکہ افغانستان میں نئے معاہدوں اور نئے انتظامات کے ساتھ ساتھ پاکستان میں بھی ایسے حالات پیدا کرنے کے لئے کوشاں ہے' جن کے نتیجے میں پاکستان کو امریکی دباؤ میں آ کر اس کے اسٹریٹیجک ڈیزائن کا حصہ بننے پر مجبور ہونا پڑے۔

پاکستان کا معاشی ڈھانچہ تو مشرف حکومت کے زمانے میں ہی مسمار ہو گیا تھا۔ جمہوری انتظامات کر کے جو حکومت پاکستان میں قائم کی گئی' وہ شروع میں ہی پیش عملی کی صلاحیت سے محروم ہو گئی۔ اس نے جامع مذاکرات کا سلسلہ شروع کرنے کی کوشش کی' تو ممبئی کا واقعہ ہو گیا اور امن کی باتوں کی جگہ جنگ کی باتوں نے لے لی۔ اس حکومت نے آئی ایس آئی پر کنٹرول قائم کرنے کی کوشش کی' تو اسے منہ کی کھانا پڑی۔ مختلف لوگوں نے عدلیہ میں ایسے مقدمات دائر کر دیئے' جن کے نتیجے میں حکومت اپنے دفاع کے لئے مجبور ہو گئی اور عدلیہ نے بھی اپنے اختیارات کا دائرہ اتنا وسیع کر لیا جس کی ماضی میں کوئی مثال نہیں ملتی۔ ایسا لگتا ہے کہ امریکہ پاکستان میں کسی بھی طرز کی حکومت سے' اپنے علاقائی ایجنڈے کو آگے بڑھانے میں تعاون اور مدد حاصل کرنے سے مایوس ہو چکا ہے اور اسے اسلام آباد میں موجودہ یا آئندہ کسی بھی حکومت سے کوئی امید نہیں رہ گئی اور اب اس نے دوستی کے ساتھ ساتھ دیگر حربوں کا استعمال بھی شروع کر دیا ہے۔ اگر میرا اندازہ درست ہے' تو پاکستان کا مالیاتی نظام مزید شکستہ ہو گا۔ امن و امان کی صورتحال مزید بگڑے گی۔ سیاسی انتشار میں بھی

مزید اضافہ ہوگا۔علاقائی قوتوں اوراسلام آباد کے مابین کشمکش میں تیزی آئے گی اور جتنے بھی علاقائی اورسیاسی گروہ ایک دوسرے کے خلاف یا اسلام آباد کے ساتھ زورآزمائی کریں گے‘ان میں سے بیشتر کوامریکہ کی شہہ کے ساتھ مدد بھی حاصل ہونے لگے گی۔مقبوضہ کشمیر کے حالات سے پریشان‘ بھارتی حکمران اپنی مشکلات سے نکلنے کے لئے پاکستان کے ساتھ واردات کرنے کا بہانہ ڈھونڈیں گے۔اس کھیل میں ان سارے من موجیوں کے لئے وہ انہونیاں سامنے آئیں گی‘جن کا انہیں وہم وگمان بھی نہیں۔یہ لوگ حکومتیں بنانے اورتوڑنے کی عیاشیوں میں مصروف رہیں گے۔عدلیہ سے سزائیں پانے والوں اوررسوا ہونے والوں کا تماشہ دیکھیں گے۔اس خیال میں مخمور رہیں گے کہ سندھ کارڈ ختم ہوگیا اوراس سندھ کارڈ کو بے اثر کرتے کرتے‘ سندھ کارڈ بھارت کے ہاتھ میں دے دیں گے۔مجھے 1970ء کے متکبرانہ لفظ یاد آرہے ہیں کہ ”عوامی لیگ کی کیا حیثیت ہے؟ مجیب کو چار پولیس والے اٹھا کے بند کردیں گے۔“مجیب کو پولیس والوں نے اٹھالیا۔پھر کیا ہوا؟ صدرزرداری کے مخالفین کے بقول آصف زرداری سندھ کارڈ کھیلنے کے قابل نہیں رہ گئے۔پھر یہ کارڈ کون کھیلے گا؟امریکہ کے ساتھ عشق وعداوت کے اس رشتے کا آخرکار کوئی انجام ہونا ہے۔وہ انجام کیا ہوگا؟بہت انہونیاں ہوں گی۔

جنگ کی دستک

نذیر ناجی

(روزنامہ جنگ، کراچی)

اگر اس خبر کو درست مان لیا جائے کہ امریکہ نے کوئٹہ میں طالبان کے ٹھکانوں پر ڈرون حملے کرنے کی اجازت مانگی تھی، تو پھر یہ بھی ماننا پڑے گا کہ جو ڈرون حملے اس وقت ہو رہے ہیں' ان کے لئے بھی اجازت مانگی گئی ہوگی۔ لیکن حکومت پاکستان' ان حملوں پر مسلسل احتجاج کر رہی ہے' جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ حملے اس کی منظوری کے بغیر ہو رہے ہیں۔ کیا نئے حملے بھی اسی طرح منظوری کے بغیر ہوں گے؟ اور ہم اسی طرح احتجاج کیا کریں گے؟ جنگوں کی اپنی حرکات ہوتی ہیں۔ کوئی بھی فریق میدان جنگ میں اترنے کے بعد مرضی کے نتائج پیدا کرنے پر قادر نہیں ہوتا۔ ایسا ممکن ہوتا' تو امریکہ کو ہر بیرونی جنگ میں کودنے کے بعد مرضی کے نتائج حاصل ہو جاتے۔ مگر ویتنام سے لے کر افغانستان تک' امریکہ کہیں بھی پہلے سے طے شدہ نتائج حاصل نہیں کر سکا۔ ویتنام میں وہ قبضہ صرف اسی ملک پر کرنے گیا تھا' مگر جنگ اسے تین ملکوں میں لڑنا پڑی اور ایک ملک کے بجائے تین ملکوں سے ہاتھ دھو کر پسپا ہوا۔ عراق میں وہ صدام حسین اور اس کے ساتھیوں کی حکومت ختم کرنے میں تو کامیاب ہو گیا لیکن جو منصوبہ بنا کر وہاں فوج کشی کی گئی تھی' اس میں کامیابی حاصل نہیں ہو سکی۔ بظاہر اعلانات کئے جا رہے ہیں کہ امریکہ نے عراق سے اپنی فوجیں نکال لی ہیں لیکن اس کے 50 ہزار فوجی ایک غیر محفوظ ملک میں رہنے پر مجبور ہیں۔ ان 50 ہزار فوجیوں کو سامان رسد کی ترسیل اور قیام کے اخراجات کا بوجھ مسلسل اٹھایا جا رہا ہے' جو ایک باقاعدہ جنگ کے خرچ کے مساوی ہے۔ کوئی نہیں جانتا کہ امریکہ کو کب تک اسی مشکل میں رہنا پڑے گا؟

افغانستان پر فوج کشی کرتے وقت امریکیوں کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ وہ پاکستان میں فوجی کارروائیوں کے لئے جا رہے ہیں۔ افغانستان پر حملے کے دو برس بعد امریکہ اور اس کے اتحادی اسی زعم میں رہے کہ انہوں نے معرکہ سر کر لیا ہے اور اب وہ افغانستان میں اپنی مرضی کی حکومت مسلط کر کے واپس چلے جائیں گے۔ لیکن آج 10واں سال شروع ہے اور امریکی' افغانستان سے واپس نہیں جا سکے۔ گزشتہ دنوں نیٹو کانفرنس میں غور و خوض کے بعد انخلا کا جو فارمولا طے ہوا' وہ 2011ء سے آگے بڑھ کر 2014ء پر چلا گیا۔ 2014 کو بھی انخلا کا عمل شروع کرنے کی خبر دی گئی ہے۔ 2015ء کو اس میں احتیاطاً شامل کر دیا گیا ہے اور جس طرح 2011ء کے بعد تین سال کی جست لگا کر 2014ء میں قدم رکھ دیا گیا ہے' عین ممکن ہے مزید 4 سال کی جست لگانا پڑے۔ افغانستان کی بدقسمتی اسی دن شروع ہو گئی تھی' جب پہلے سوویت فوجی نے اس بدنصیب ملک کی سرزمین پر قدم رکھا۔ سوویت فوج واپس چلی گئی لیکن افغان

جنگ ختم نہیں ہو سکی۔ وہ مسلسل جاری رہی اور اسی دوران امریکہ اور اس کے اتحادی اس جنگ میں آن کودے۔ 9 سال سے زیادہ عرصہ ہو چکا یہ جنگ جاری ہے۔ جب امریکہ اور اتحادی انخلا کا شیڈول دیتے ہیں‘ تو مقررہ تاریخ آنے سے بہت پہلے نئی جنگ کے خدوخال ابھرنے لگتے ہیں۔ یعنی امریکی اس جنگ سے نکلیں گے‘ تو نئے کھلاڑی اس میں کود پڑیں گے۔ یہ ملک ایک تہائی صدی سے جنگ کی خونریزیوں کا شکار ہے۔ مزید 4 سال اضافے کی نوید آچکی ہے۔ اول تو یہی جنگ طول پکڑے گی اور اگر امریکہ اور اس کے اتحادی واپس جانے لگے‘ تو نئے کھلاڑی میدان میں اترنے کے لئے لنگر لنگوٹ کس چکے ہیں۔ ایران اور پاکستان تو سرحدوں پر موجود ہیں جبکہ بھارت‘ چین اور روس اتحادی افواج کے انخلا کے بعد اپنا کردار ادا کرنے کے لئے پر تول رہے ہیں۔ گویا اتحادی گئے تو یہ 5 کھلاڑی افغان سرزمین پر قسمت آزمائی کرنے اتر آئیں گے۔ میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ کون کس کا اتحادی ہوگا؟ اور کون حریف؟ مگر باہمی مقابلہ انہی چاروں کے درمیان ہوگا اور مختلف گروہوں اور وار لارڈز میں تقسیم شدہ افغان انہی چاروں میں سے کسی ایک کے اتحادی بن کر‘ ایک دوسرے کا خون بہائیں گے۔ اس جنگ کا صرف ایک پہلو نہیں‘ ان گنت پہلو ہیں۔ طاقت اور اثر ورسوخ حاصل کرنے کی کشمکش تو ملکوں اور قوموں کے درمیان ہے لیکن ایک اور بڑا کھلاڑی انٹرنیشنل ڈرگ مافیا ہے۔ گزشتہ 30 برسوں میں اس مافیا کی جڑیں افغانستان میں بہت گہری ہو چکی ہیں۔ ایک پوری نسل ان مافیاؤں کے لئے کام کرتے کرتے عالمی ڈرگ مارکیٹ سے منسلک ہو چکی ہے۔ پیداوار کا نظام بن چکا ہے۔ پروڈکشن کے مقامات مستحکم کئے جا چکے ہیں اور عالمی ڈسٹری بیوشن کا تانا بانا بھی تیار ہو چکا ہے۔ یہ تینوں نظام تین عشروں کے دوران اتنے پختہ اور فعال ہو چکے ہیں کہ نہ ملکوں کی سرحدیں ان کے راستے میں رکاوٹیں بن سکتی ہیں اور نہ ہی فوجیں اور خفیہ ایجنسیاں۔ یہ مافیا ہر کسی کو اپنی لپیٹ میں لے چکا ہے۔ ایک مافیا پیداواری نظام کا ذمہ دار ہے اور دوسرا مارکیٹنگ میں ماہرانہ خدمات سے مالا مال ہو چکا ہے۔ مقامی وار لارڈز اور بیرونی افواج کے کمانڈر حتیٰ کہ چھوٹے افسر بھی اس میں اپنا اپنا حصہ وصول کرتے ہیں اور جو پس جاتا ہے‘ اپنی جگہ نئے متبادل کا انتظام کر دیتا ہے۔ افغانستان کے تمام حکمران طبقے جو اس وقت حالت جنگ میں ہیں‘ ان سب کا ناجائز دولت میں کوئی نہ کوئی حصہ ہے۔ پینٹاگون اور سی آئی اے‘ طالبان کمانڈروں کو خریدنے کے لئے خفیہ طور سے جو رقوم تقسیم کرتی ہیں‘ انہیں حاصل کرنے والے ڈرگ مافیاؤں سے الگ نہیں۔ جو افرادی قوت خفیہ رقوم تقسیم کرنے پر مامور ہے‘ اس کے اپنے مفادات بھی اس خفیہ دولت سے وابستہ ہو چکے ہیں۔ یہ ایک ایسا عفریت ہے‘ جسے دنیا کے تمام ممالک مل کر بھی ختم نہیں کر سکتے۔ بیشک‘ سرزمین افغانستان کی استعمال ہوتی ہے لیکن اس کالی دولت کے حصے دار امریکہ‘ برطانیہ‘ بھارت اور روس تک پھیلے ہوئے ہیں۔ یہ سب اپنے اپنے ملکوں میں بااثر طاقتوں کے ساتھ منسلک ہیں۔ یہاں تک کہ پالیسی سازی کے عمل میں بھی ان کا حصہ ہوتا ہے۔ یہ بات یاد رکھنا چاہیے کہ سرمایہ دار ملکوں کی حکومتیں‘ جو جنگیں چھیڑتی ہیں‘ وہ عوامی مفاد کے لئے نہیں ہوتیں۔ یہ جنگیں مقامی طاقتوں کو تشکیل دینے والے طبقوں کے مفادات کی خاطر لڑی جاتی ہیں۔ مثلاً عراق اور افغانستان کی جنگیں عالمی منڈی میں سرمایہ کاریاں کرنے والے گروہوں کی خاطر چھیڑی گئیں۔ عراق کا حساب کتاب نکال کر دیکھا جائے‘ تو جتنے ٹھیکے اور خدمات مہیا کرنے کے کنٹریکٹ نجی اداروں نے حاصل

کئے' ان کی مالیت جنگی اخراجات سے کئی گنا زیادہ ہے۔ جنگی اخراجات سرکاری خزانے کے ذریعے امریکی عوام کی جیبوں سے گئے' مگر جنگ کا سارا نفع حکمران طبقوں کے اتحادیوں کو ملا۔ یہی صورتحال افغانستان میں ہے۔ عراق کی جنگ اس لئے خاتمے کی طرف بڑھ رہی ہے کہ وہاں تیل کی وافر دولت موجود ہے' جسے ریگولر تجارت کے نظام میں آسانی سے لایا جاسکتا ہے اور لایا جارہا ہے۔ لیکن ڈرگ ٹریڈ کو ریگولر نہیں کیا جاسکتا۔ اسے جنگ کی پھیلائی ہوئی بدانتظامی کی ضرورت رہے گی' جس میں کالے دھندے پروان چڑھتے ہیں۔

فی الحال تو امریکہ ہی افغانستان سے واپس جاتا دکھائی نہیں دے رہا۔ اسے یہ جنگ بلوچستان کی طرف پھیلانا ہوگی۔ مگر جیسے ہی اس جنگ کا دائرہ بلوچستان کی طرف بڑھا' تو جنگ کو طول دینے والی قوتوں میں نئے مفادات کا اضافہ ہو جائے گا۔ یہ اسی طرح کے مفادات ہوں گے' جو اس وقت عراق میں سرگرم ہیں۔ وہاں تعمیر نو کے ٹھیکوں کے ساتھ ساتھ تیل سے متعلقہ شعبوں میں سرمایہ کاری ہو رہی ہے اور کئی بڑے بڑے ٹھیکیدار طویل مدتوں کے لئے کنٹریکٹ حاصل کر چکے ہیں۔ ان سب کی نگاہیں افغانستان کے بعد پاکستان پر ہیں۔ وہ امریکہ کے زیراثر مالیاتی اداروں کے ذریعے پاکستان میں داخل ہوں یا افغان جنگ کے پھیلاؤ کے پیچھے بلوچستان میں آئیں' ان کی پیش قدمی ناگزیر نظر آتی ہے۔ روس اور امریکہ کی حکومتیں شاید کبھی ایک دوسرے کی اتحادی نہ بنتیں' مگر اب روس میں بھی بڑے بڑے مافیا طاقت پکڑ چکے ہیں اور روس افغانستان میں امریکی اتحادی کی حیثیت سے آگے بڑھتا نظر آتا ہے۔ یہ اتحاد دونوں ملکوں کے مافیاؤں کے زیراثر وجود پذیر ہو رہا ہے۔ تو کیا افغان جنگ جاری رہے گی؟ مجھے شک ہے' یہ مزید اتنی ہی مدت تک جاری رہے گی' جتنی مدت سے جاری ہے۔

دہشت گردی کا پس منظر

حمید اختر

(پہلا حصہ)......روزنامہ ایکسپریس، 10 ستمبر 2010ء

ابھی چند روز قبل (ایکسپریس مورخہ 3 ستمبر) ہم نے معروف امریکی صحافی جان کے کولی کی نہایت اہم کتاب ''غیر مقدس جنگیں'' کے بارے میں اپنے کالم میں اظہار خیال کیا تھا۔ آج کی دنیا دہشت گردی کے جس خطرے سے دوچار ہے، اس کے پس منظر کے بارے میں اس کتاب میں اتنا اہم مواد موجود ہے کہ اس کا احاطہ کرنا ایک کالم میں ممکن نہیں تھا اس لئے میں بیان کردہ بعض حقائق کو ہم نے آئندہ کسی وقت کے اٹھا رکھا تھا۔

گزشتہ چند روز میں سیلاب میں گھرے ہوئے ہمارے اس ملک میں لاہور، کوئٹہ، مردان، پشاور اور کراچی میں دہشت گردی کے واقعات اتنی تیزی سے ہوئے ہیں اور مقتدر حلقوں کی طرف سے ان کا مقابلہ کرنے کے سلسلے میں بے بسی کا جس طرح اظہار کیا گیا ہے اس کے پیش نظر آج پھر ہمیں اس کتاب سے رجوع کرنا پڑ رہا ہے۔ پنجاب کے وزیر قانون رانا ثناء اللہ نے بجا طور پر یہ کہا ہے کہ آج کی دہشت گردی کے واقعات کے ڈانڈے جہاد افغانستان سے ملتے ہیں۔ اس جہاد کے سلسلے میں امریکہ کی خفیہ ایجنسی سی آئی اے اور پاکستان کی فوج کے متعلقہ شعبوں نے تباہی اور بربادی پھیلانے کے لئے دنیا بھر کی اقوام سے متعلق اتنے لوگوں کو دہشت گردی کی تربیت اتنے وسیع پیمانے پر دی کہ جہاد کے خاتمے کے بعد یہ تربیت یافتہ دہشت گرد دنیا کے امن کے لئے مستقل خطرے کی حیثیت اختیار کر گئے ہیں۔ کتاب ''غیر مقدس جنگیں'' کے مصنف نے اپنی اس تصنیف کے باب ''رضا کار، بھرتی کار، تربیت کار'' کے آغاز میں ایک اور امریکی مصنف مارک ٹوئین کے ایک مضمون کا یہ اقتباس پیش کیا ہے کہ ''کوئی شخص اپنی تربیت سے متضاد رویہ نہیں اپنا سکتا'' اس پر تبصرہ کرتے ہوئے جان کے کولی لکھتا ہے کہ افغان جنگ کے اس مقولے کی سچائی مجاہدین کے طرز عمل سے ظاہر ہوئی ہے۔ انہیں تشدد، قتل و غارت گری اور دہشت گردی کی تربیت دی گئی تھی، لہٰذا افغان جنگ کے بعد بھی دنیا کے مختلف حصوں میں اس تربیت کے عملے مظاہرے دکھائی دے رہے ہیں۔ اس کتاب کے مطابق جسے ہم اپنے گزشتہ کالم میں اس موضوع پر معلومات کا بیش قیمت خزانہ قرار دے چکے ہیں، افغان جہاد کے زمانے میں دہشت گردی کی جس پیمانے پر تربیت دی گئی، اس سے متعلق اس کے کچھ اقتباسات ہم آج اپنے اس کالم میں پیش کر رہے ہیں تاکہ دہشت گردی کے اس عفریت کے بارے میں جس نے دنیا بھر کو بالعموم اور ہمارے ملک کو بالخصوص اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے، واضح طور سے دیکھا جا سکے۔

مصنف کے بیان کے مطابق ''پاکستان اور افغان قبائلی علاقوں میں جہاد کے لئے بھرتی کے عمومی طریقہ کار کے برعکس غیر ملکی

رضا کاروں کی بھرتی سی آئی اے اور آئی ایس آئی کی بجائے مذہبی تنظیموں کے سپرد کر دی گئی۔ کچھ تنظیمیں سی آئی اے کی اپنی بنائی ہوئی تھیں۔ ان میں سے ایک تنظیم ایسی ہے جسے اس قدر اہمیت اور توجہ نہیں دی گئی جس کی وہ حق دار ہے۔ تبلیغی جماعت کا ہیڈ کوارٹر تو پاکستان ہے لیکن یہ پوری دنیا حتی کہ شمالی امریکا تک میں اپنی شاخیں اور جڑیں رکھتی ہیں۔ تبلیغی جماعت نے افغان جہاد کے لیے شمالی امریکا سے بھی رضا کار بھرتی کئے۔ بھرتی کا کام دوسرے ملکوں میں بھی ہوا۔ تبلیغی جماعت کے رابطے امریکا اور یورپ کے بیشتر ملکوں میں موجود تھے۔ 1988ء میں شکاگو میں ہونے والے (تبلیغی جماعت کے) اجتماع میں ساری دنیا سے جماعت کے چھ ہزار مندوبین نے شرکت کی تھی۔ ایک پاکستانی اسکالر ممتاز احمد کے مطابق یہ شمالی امریکا میں ہونے والا مسلمانوں کا سب سے بڑا اجتماع تھا (ص 132)"۔ یعنی جس امریکا کو آج ہماری تمام مذہبی جماعتیں اسلام کا سب سے بڑا دشمن قرار دے رہی ہیں اس کی نگرانی اور اہتمام میں آج سے 22 سال قبل امریکا کے ایک اہم اور بڑے شہر شکاگو میں "فروغ اسلام" کی تبلیغ کرنے والے چھ ہزار افراد جمع ہوتے ہیں اور امریکا کے اصل مقاصد یعنی دنیا کی دوسری بڑی عالمی طاقت سوویت یونین کے خلاف جہادیوں کو بھرتی کرنے کا سامراجی فریضہ انجام دیتے ہیں۔ مصنف کے بیان کے مطابق 80ء کی دہائی کے وسط تک افغان جہاد کے لئے قائم تربیتی کیمپوں میں غیر افغانی اور غیر پاکستانی مجاہدین نمایاں تعداد میں دکھائی دینا شروع ہو گئے تھے۔ درحقیقت تبلیغی جماعت شمالی افریقہ اور یورپ میں سرگرم عمل تھی۔ خصوصا تیونس میں اس جماعت نے خاموشی سے نوجوانوں میں تبلیغ شروع کی اور بڑے پیانے پر کامیابی حاصل کی۔ وہاں کے نوجوانوں میں سے بیشتر کو پاکستانی مدرسوں میں مذہبی تعلیم کی پیشکش کی جاتی۔ عموماً چھ ہفتوں پر مشتمل اس مذہبی تعلیمی کورس کے دوران طالب علموں سے افغانستان میں "اللہ کے دشمنوں" کے ساتھ جنگ کے بارے میں کوئی بات نہ کی جاتی۔ کورس کے اختتام پر سی آئی اے کے افسران طالب علموں کو عسکری تربیت کی پیشکش کرتے۔ کچھ تیونسی طلباء یہ پیشکش قبول کر لیتے۔ کچھ پاکستان ہی میں رہنے کو ترجیح دیتے۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ ان کے اپنے ملک تیونس میں ان کے خلاف گرفتاری کے وارنٹ تھے۔ عسکری تربیت کی پیشکش قبول کرنے والوں کو کیمپوں میں بھیج دیا جاتا۔ ایسے ہزاروں مصریوں، الجزائریوں، سوڈانیوں اور دیگر غیر ملکیوں میں سے اگر کوئی باصلاحیت مجاہد سامنے آجاتا تو اسے مزید اعلیٰ تربیت کے لئے امریکا یا یورپ بھیج دیا جاتا (ص 134) مصنف نے ایسی ایک امریکی تربیت گاہ کا بھی ذکر کیا ہے جو شمالی کیرولینا کے فورٹ بریگ میں واقع تھی۔ یہیں گوریلا تربیت کا جان کینیڈی اسپیشل وار سینٹر بھی قائم تھا۔ اس مرکز میں تربیت دینے کا احوال اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ "افغان جنگ کے تربیت کاروں کو یہاں جو تربیت دی جاتی تھی اس میں آتش گیر مادوں کی پہچان، جاسوسی اور جاسوسی کا توڑ، سی آئی اے کے معیارات کے مطابق رپورٹیں لکھنا، مختلف قسم کا اسلحہ چلانا اور نیم فوجی و گوریلا کارروائیاں شامل تھیں۔ اسی طرح نئے ایجنٹوں کی بھرتی، معلومات کی فراہمی وغیرہ جیسے امور کے لئے بھی خصوصی کورس تیار کئے گئے تھے۔ شمالی کیرولینا میں ایک اور کیمپ ہاروے پوائنٹ بھی موجود تھا جہاں پیرا ملٹری ٹریننگ دی جاتی تھی (ص 139) امریکی اور مغربی ماہرین نے افغان مجاہدین کو جو تباہ کن مہارتیں سکھائیں، اور جن کی زد میں آج پاکستان اور اس خطے ہی کے نہیں دنیا بھر کے لوگ ہیں، اس کا ذکر کل ہوگا۔

دہشت گردی کا پس منظر

حمید اختر

(دوسرا حصہ)......روزنامہ ایکسپریس، 11 ستمبر 2010ء

دہشت گردی کے موضوع پر ہمارے بار بار قلم اٹھانے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ہم دیانت داری سے یہ محسوس کر رہے ہیں کہ موجودہ صورتحال کے پس منظر سے آگاہ ہونے کے باوجود ہمارے ہاں اس فتنے کا نظریاتی اور فکری بنیاد پر مقابلہ کرنے کی کوئی کوشش نظر نہیں آتی۔ بلکہ شاید یہ کہنا بھی غلط نہ ہوگا کہ مذہبی انتہا پسندی کی تعلیم یا تبلیغ کا سلسلہ آج بھی جاری ہے۔ ہمارے اہل قلم لوگوں کی ذہنی تربیت کرنے کے بجائے انہیں ماضی کے سنہرے خیالی خواب دکھا رہے ہیں۔ ٹیلی وژن کے مذہبی پروگرام میں دین اسلام اور عصری تقاضوں کے درمیان ہم آہنگی پیدا کرنے کی بجائے جہاد اور خلافت کی غلط تاویلات پیش کی جا رہی ہیں۔ مثلاً ایک گلوکار تبلیغی کارکن کو ہم نے ٹی وی کے ایک پروگرام میں یہ کہتے بھی سنا کہ عورتوں کو پردے میں بٹھا دیا جائے تو اس ملک کے تمام مسائل چشم زدہ میں حل ہو جائیں گے۔

چیف آف آرمی اسٹاف جنرل کیانی نے اگلے روز ایک تقریب میں دہشت گردی کو بجا طور پر ملکی سلامتی کے لئے سنگین خطرہ قرار دیا ہے۔ ہمارے کچھ سیاسی رہنما بھی ایسے بیانات دیتے رہتے ہیں مگر انہی میں سے کچھ فرقہ پرست تنظیموں اور افغان جہاد کی باقیات مسلح تربیت یافتہ اشخاص کی سرپرستی بھی کر رہے ہیں۔ سوچنے کی بات یہ ہے کہ دہشت گرد آخر عبادت گاہوں بالخصوص تعلیمی اداروں کو نشانہ کیوں بنا رہے ہیں۔ یہ ان کی اسی تربیت کا نتیجہ ہے کہ علم ماضی کی طرف لوٹنے کی بجائے آگے بڑھنے کا ذریعہ ہے اس لئے علمی ادارے ختم ہونے چاہئیں مگر ہمارے اہل قلم اور اہل سیاست دہشت گردی کو ملکی سلامتی کے لئے خطرہ بھی قرار دیتے ہیں اور بالواسطہ طور پر دہشت گردوں کی حوصلہ افزائی کا ذریعہ بھی بن رہے ہیں۔ ہمارا اصل مسئلہ یہ ہے کہ افغان جہاد کے خاتمے کے بعد دنیا بھر کے تربیت یافتہ مسلح افراد نے افغانستان میں طالبان کے اقتدار کے زمانے میں وہاں پناہ لی اور کابل میں ان کی حکومت ختم ہونے کے بعد وہ پاکستان کے قبائلی علاقوں میں آ گئے مگر ہم نے آنکھیں بند رکھیں بلکہ انہیں اپنا اثاثہ قرار دیتے رہے۔ ان کا پس منظر اور ان کی تربیت کے بارے میں جاننے کے لئے ہم ایک دفعہ پھر جان کے کولی کی کتاب "غیر مقدس جنگیں" کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں امریکی اور مغربی ماہرین نے مجاہدین کو جو تباہ کن مہارتیں سکھائیں ان کی تعداد ساٹھ سے زائد تھی ان میں خطرناک اور پیچیدہ ٹائم بموں کا استعمال، خودکار ہتھیاروں کا استعمال، ریموٹ کنٹرول ہتھیاروں کا استعمال اور دیگر جسمانی مہارتیں شامل تھیں (ص 141) افغان مجاہدین کو دی جانے والی گوریلا تربیت میں عمارتوں کو تباہ کرنے کی خصوصی تربیت دی جاتی تھی۔ اس کے لئے آتش گیر مادہ اور دیگر متعلقہ امور سے متعلق تفصیلی معلومات فراہم کی جاتیں مثلاً یہ کہ کسی عمارت کے لئے کیسا بم ہونا چاہئے اور اسے کہاں نصب کیا جانا

چاہیے(ص143)

اگر ہم غور سے جائزہ لیں تو یہ فیصلہ کرنا مشکل نہیں ہے کہ دہشت گرد یہی تمام حربے ہمارے ملک میں آزمارہے ہیں۔ افغان جہاد میں منشیات کے کاروبار کے ذریعے سرمائے کی فراہمی کا جو سلسلہ شروع ہوا تھا وہ آج بھی جاری ہے اور دہشت گردوں کو معاوضوں کی ادائیگی اسی ذریعے سے کی جارہی ہے۔ فاضل مصنف کے بیان کے مطابق افغانستان اور پاکستان سے افغان جہاد کے دوران منشیات کی برآمد میں سی آئی اے اور پاکستانی افواج کے خفیہ شعبے برابر کے شریک تھے، اس کے بیان کے مطابق طالبان کے اقتدار کے زمانے میں بھی یہ کاروبار عروج پر رہا۔ یہ دعویٰ اس نے سراسر غلط قرار دیا ہے کہ اس زمانے میں افغانستان میں پوست کی کاشت ختم ہوگئی تھی۔ افغانستان میں اس کے استعمال پر ضرور پابندی لگ گئی مگر پوست کی پیداوار اور افیون اور ہیروئن کی برآمد برابر جاری رہی۔ حتیٰ کہ گلبدین حکمت یار جیسا شریف جماعت اسلامی کا پیروکار بھی اسی کاروبار میں باقاعدہ ملوث رہا۔ مصنف جان کے کولی کا کہنا ہے کہ ''افغان مجاہدوں کو تربیت اور امداد فراہم کرنے والے بیرونی کرداروں کا ذکر اس وقت تک مکمل نہیں ہوسکتا جب تک ایران اور اسرائیل کا تذکرہ نہ کیا جائے۔ عسکری تربیت اور اسلحہ کی فراہمی میں ایران کا غالب کردار تاریخی دستاویزات میں رقم ہے لیکن اسرائیل کے کردار کے شواہد اتنے ٹھوس نہیں۔ مجھے کم از کم آدھی درجن افراد نے اصرار کے ساتھ بتایا کہ اسرائیل افغان مجاہدین کو تربیت اور مادی امداد کی فراہمی میں شامل تھا۔ تربیتی پروگراموں میں حصہ لینے والے کئی امریکی اور برطانوی افسران نے مجھے بتایا کہ اسرائیلی افسران مجاہدین کی تربیت میں شامل رہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مجاہدین کو تربیت اور فوجی امداد فراہم کرنے والے تمام ترملکوں میں اسرائیل واحد ملک ہے جو اپنی شمولیت کے ثبوت اور شواہد چھپانے میں کامیاب ہوا (ص156)'' افغان جہاد کے مالیاتی پہلو سے متعلق باب میں مصنف نے اسامہ بن لادن کی مالی معاونت کا بھی تفصیلی ذکر کیا ہے اور یہ بھی بتایا ہے کہ اگرچہ اس کے بھرتی ہوئے بہت سے رضا کار متقی اور پرعزم مسلمان اور بہادر جنگجو ثابت ہوئے تاہم ان میں سے کئی کا پس منظر مجرمانہ تھا۔ مصر کا ایک شہری محمد عامر ایسا ہی شخص تھا۔ وہ نومبر دسمبر 1979ء میں خانہ کعبہ پر قبضہ کرنے والے گوریلوں میں شامل تھا (ص181)'' حیرت ہے یہ کیسا جہاد تھا جس میں اسرائیلی، چینی، ایرانی، امریکی، برطانوی اور افریقی مجاہدین مجرموں کے ساتھ مل کر ''ایک ہی صف میں کھڑے ہوگئے محمود و ایاز'' کا منظر پیش کررہے تھے اور جواب کھلے بندوں کفار ہی کا نہیں، مسلمانوں کا خون بہانے کے کام میں لگے ہوئے ہیں۔ مثلاً افغان جہاد سے فارغ ہونے والے الجزائری مجاہدوں میں سے اس ملک کے حکومتی حلقوں اور سفارت کاروں کے مطابق ''افغان جہاد سے واپس آنے والے انتہا پسند جنگ وجدل کی سختیاں جھیل چکے ہیں اور انتہائی تربیت یافتہ گوریلے ہیں، وہ الجزائر پر افغانستان کا بنیاد پرستی پرمبنی (اسلامی) ماڈل نافذ کرنے کے لئے کچھ بھی کرنے کو تیار ہیں'' قتل وغارت گری کے ''مشغلے'' میں مصروف افغان جہاد کی ہزاروں لاکھوں باقیات کی سرگرمیوں کا احاطہ افغانستان سے پسپا ہونے والے ایک روسی فوجی کے اس بیان سے کیا جاسکتا ہے کہ ''منشیات اور اسلحہ استعمال کرنے کی عادت، تشدد کرنے اور سہنے کی عادت کا عذاب ہے جس میں ہم مبتلا ہیں (ص240)'' افغان جہاد میں حصہ لینے والے مجاہدین اور

ان کا مقابلہ کرنے والے روسی فوجی بھی اس عذاب میں مبتلا ہیں جس کی زد میں ان دنوں ہمارا وطن پاکستان آیا ہوا ہے مگر ہم ہیں کہ اس مسئلہ کی تہہ تک پہنچنے کی بجائے انتہا پسندی کا وہی فلسفہ دہرا رہے ہیں جس کی پیداوار یہ مجاہدین ہیں۔ جب تک ہمارے حکمران مذہب کی بنیاد پر سیاست کرنے والوں کا قلع قمع نہیں کرتے اور جب تک ہمارے اہل قلم ماضی کی طرف لوٹنے کی بجائے عصری تقاضوں کے مطابق آگے بڑھنے کا راستہ دریافت نہیں کرتے، اس فتنے کا سدباب ممکن نہیں ہے۔ احمدیوں کی عبادت گاہوں پر حملوں یا شیعوں کے جلوسوں پر خودکش حملہ آوروں کو روکنے کے لئے ہمارے علماء کو بھی "لا اکراہ فی الدین" اور "لکم دینکم ولی دین" کی صحیح اسلامی اسپرٹ کی تلقین کرنی ہوگی۔ حقیقت یہ ہے کہ ثقافتی سرگرمیوں پر جو انسانی جذبات کے اظہار کے ذریعے انسانی ذہن کی تربیت کرتی ہیں، پابندیاں عائد کرنے، عورتوں کو پردے میں بٹھانے اور بچیوں پر تالے ڈالنے کی تعلیم سے جو ٹی وی چینلوں پر ان دنوں برابر جاری ہے، انتہا پسندوں اور دہشت گردوں کے خاتمے کی بجائے ہمارے یہ حلقے دراصل ان کی تقویت کا باعث بن رہے ہیں۔ بدقسمتی سے اس ملک کے جس اہم ترین سیاسی رہنما نے آج پاکستان کو درپیش خطرات کا اب سے پندرہ برس قبل ادراک کیا تھا جہادیوں نے اس کی زندگی کا چراغ بھی گل کر دیا۔ اپریل 1995ء میں اپنے دورہ امریکا سے کچھ روز قبل اخبار نویسوں سے گفتگو کرتے ہوئے بے نظیر بھٹو شہید نے واضح طور سے کہا تھا کہ افغانستان میں قائم عسکری تربیتی کیمپ اور منشیات کی تجارت سے پاکستان کی بقاء کو خطرہ ہے" ہمیں اس ملک کے کسی بھی دوسرے سیاسی رہنما کی طرف سے اس واضح خطرے کی نشاندہی کی مثال نہیں ملتی۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے حکمران، سیاسی مفکر اور دانشور دہشت گردوں کی سوچ تک پہنچ سکتے ہیں اور نہ ان کا خاتمہ کرنے کا کوئی صحیح راستہ دریافت کرنے کی استعداد رکھتے ہیں۔ لیکن یہ صاف نظر آ رہا ہے کہ بے نظیر بھٹو نے ملک کی بقاء کے جس خطرے کو پندرہ برس قبل محسوس کیا تھا وہ حقیقت کا روپ اختیار کر رہا ہے۔

☆☆☆

سیلاب زدگان سے (پاکستانی) طالبان کا مذاق

تنویر قیصر شاہد

(روزنامہ ایکسپریس، 13 اگست 2010ء)

جس خونی گروہ کے ہاتھوں گزشتہ چار برسوں کے دوران پاکستان کے تقریباً دس ہزار معصوم شہری قتل کیے گئے، جنھوں نے افواج پاکستان کے سیکڑوں افسروں اور جوانوں کو دھوکے سے شہید کیا، لاتعداد خودکش حملوں سے جنھوں نے پاک سرزمین کو جہنم زار بنانے کی کوشش کی، جو پاکستان کے وجود کے دشمنوں کے اشارے پر جی ایچ کیو پر چڑھ دوڑے، پاکستان کے دشمن ملک سے اعانت حاصل کر کے جس گروہ نے سوات میں خون کی ندیاں بہادیں اور قبروں سے مردے اکھاڑ کر درختوں سے لٹکا دیے اور جنھوں نے مساجد کی تقدیس و تحریم کی بھی پرواہ نہ کرتے ہوئے سجدے میں گرے ہوؤں کو خنجروں سے ذبح کیا، اب وہ گروہ اعلان کر رہا ہے کہ ہم پاکستان کے سیلاب زدگان کی مدد کرنا چاہتے ہیں۔ تحریک طالبان پاکستان کے ترجمان کی طرف سے ایک بیان یوں آیا ہے "حکومت پاکستان کو امریکی اور مغربی ممالک سے (سیلاب زدگان کی) مدد کیلئے ایڈ نہیں لینی چاہیے۔ اگر پاکستان ہماری بات مان لیتا ہے تو ہم امداد کے لئے 20 ملین ڈالر فراہم کریں گے اور اپنے لیڈر حکیم اللہ محسود کی قیادت میں خود ہی سیلاب کے متاثرین تک یہ امداد پہنچائیں گے"۔ جس کسی نے بھی یہ خبر پڑھی اور سنی ہے، حیرت و استعجاب سے دانتوں میں انگلیاں دبالی ہیں۔ کیا اس اسلوب میں بھی ہمارے جسم و جاں کے دشمنوں کی جانب سے ہمیں للکارا جائے گا، کبھی ہم نے یہ سوچا تھا؟

پاکستان کے ہر کوچہ و بازار کا غسل دینے اور اس کے وجود کو مجروح کرنے والی "تحریک طالبان پاکستان" کا پاکستان سے کیا رشتہ و ناطہ ہے؟ جس ملک کو برباد کرنے اور اس کی اینٹ سے اینٹ بجانے میں انھوں نے کوئی کسر نہیں چھوڑی، وہ کس منہ سے اس ملک کے سیلاب زدگان کی مدد کرنے کی بات کرتے ہیں؟ ڈھٹائی کا کوئی حد سے گزرنا دیکھئے۔ ان طالبان کی شقاوت قلبی اور سنگدلی کا یہ عالم ہے کہ ادھر سیلاب کی تند و تیز لہروں نے خیبر پختونخوا میں قیامت برپا کر رکھی تھیں اور ادھر یہ ظالمان خیبر پختونخوا کے دارالحکومت اور اس کے مضافات میں خودکش حملے کر کے درجنوں انسانوں کو موت کے گھاٹ اتار رہے تھے اور بڑے فخر سے اس کی ذمہ داری بھی قبول کر رہے تھے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے جناب اسفندیار ولی خان کی ہمشیرہ محترمہ پر گزشتہ روز ہی قاتلانہ حملہ کیا ہے حالانکہ عورت پر حملہ کرنا نامردانگی ہے اور نہ ہی اسلام کا جھنڈا اٹھانے والوں کے لئے عزت کا کوئی مقام، لیکن ظالمان نے ہر قدر کو پامال کر کے رکھ دیا ہے۔ کیا یہ لوگ اب سیلاب کے متاثرین کی مدد کرنے کا دعویٰ کر سکتے ہیں؟ ان پر اعتبار کون کرے گا؟ جس گروہ کے ہر شخص کے ہاتھ معصوموں کے خون ناحق سے لتھڑے ہوں، انہیں قریب کون پھٹکنے دے گا؟

سبحان اللہ! ہم نے یہ وقت بھی دیکھنا تھا کہ جن لوگوں نے پاکستان کو گزند اور زک پہنچانے کے لئے مملکت خداداد کے دشمنوں سے مالی و اسلحی امداد حاصل کرنے میں بھی کوئی عار اور شرم محسوس نہیں کی، آج وہی لوگ بے محابہ پاکستان کے شہریوں اور حکمرانوں سے کہہ رہے ہیں، سیلاب زدگان کے لئے امریکا اور مغربی ممالک سے امداد نہ لیں۔ ہم آپ کو 20 ملین ڈالر امداد دیں گے اور خود ہی سیلاب کے متاثرین میں تقسیم کریں گے۔ ظلم و جبر کا کوئی گوشہ بھی رہ گیا ہے کہ طالبان سے امداد لینے کے لئے انہیں ہم اپنے ہاں آنے دیں؟ اور یہ ان کے بیس ملین ڈالر؟ پاکستانی سکے میں یہ رقم ڈیڑھ ارب روپے سے زائد بنتی ہے۔ سوال یہ ہے کہ ظالمان کے پاس اتنی بڑی رقم آئی کہاں سے ہے؟ ان کا کون سا کاروبار ہے جس کے منافع میں سے وہ 20 ملین ڈالر کی خطیر رقم علیحدہ کرکے اور نہایت فیاضی کا مظاہرہ کرتے ہوئے پاکستان میں سیلاب کے مارے ہوؤں پر خرچ کرنا چاہتے ہیں؟ پاکستان میں معصوموں کے خون کے لاتعداد دریا بہانے والا یہ گروہ کیا ہمیں بتا سکتا ہے کہ اس کا ذریعہ معاش کیا ہے؟ اور وہ کہاں تک حلال ہے؟ بظاہر تو ان کا کاروبار قتل و غارت گری کے سوا کچھ نہیں۔ پھر اتنی بڑی رقم وہ کہاں سے لا سکتے ہیں؟ کیا وہ بھارت سے یہ روپیہ لائیں گے یا ان پاکستان دشمن قوتوں سے یہ رقم بٹوریں گے جن کی آنکھ میں رمضان کی ستائیسویں شب کو معرض وجود میں آنے والا یہ ملک کانٹے کی طرح کھٹکتا رہتا ہے۔

یاد رکھا جائے وطن عزیز کے بہت سے بدخواہ آئے اور آخرکار وہ سب کے سب فنا کے گھاٹ اتر گئے۔ لیکن اللہ نے اس ملک کو محفوظ و مامون رکھا۔ یہ تا ابد قائم رہے گا۔ انشاء اللہ۔ ظالمان نے اس ملک کی جڑوں کو کھوکھلا کرنے اور اس کے شہریوں کو اپنا ہمنوا بنانے کے لئے ہر ہتھکنڈہ استعمال کرکے دیکھ لیا ہے لیکن اکثریت ان کے دھوکے میں آ سکی ہے، نہ آئے گی۔ اب وہ اپنے چہرے پر نیا ماسک لگا کر نقب لگانا چاہتے ہیں۔ ہمدردی، دستگیری اور دلجوئی کا ماسک لیکن ہم سب ان کے نقابوں کو اتارنا اور نوچنا جانتے ہیں۔ ظالمان کہتے ہیں کہ ہم 20 ملین ڈالر (حیرانی ہے کہ امریکا سے نام نہاد نفرت کرنے والے امریکی کرنسی میں بات کرتے ہیں) خود سیلاب زدگان میں تقسیم کریں گے۔ گویا ہمدردی کے بھیس میں وہ سیلاب زدگان کے گھروں میں گھسنا چاہتے ہیں۔ وہاں نقب لگا کر کیا اپنی نئی پناہ گاہیں بنانے کے عزم و ارادے ہیں؟ حکومت کو ایسے گروہوں اور عناصر پر گہری نگاہ اور کڑی نظر رکھنا ہوگی۔ یہ ظالمان پاکستان بھر میں اپنا اعتبار اور اعتماد کھو چکے ہیں۔ انہوں نے یزیدی قوتوں کا ساتھ دے کر اس ملک پر یلغار کی ہے۔ اب یہ ثابت بھی ہو چکا ہے کہ ان کا نان و نفقہ اور ان کے کندھوں پر لٹکتے جدید ہتھیار کہاں سے آ رہے تھے۔ اب یہ چلے ہیں پاکستان کے سیلاب زدگان کی مدد کرنے۔

☆☆☆

بدگمانی

حمید اختر

(پہلی قسط......روزنامہ ایکسپریس، 12 اگست 2010ء)

"اپنے اللہ سے ہمیشہ اچھا گمان رکھو کیونکہ اس کی ذات سے جیسا گمان رکھو گے اس کو ویسا ہی پاؤ گے" ہمیں صحیح طور سے یاد نہیں کہ یہ کسی بزرگ کا قول ہے، کوئی حدیث شریف ہے یا کسی قرآنی آیت کا ترجمہ ہے۔

یہ سنہری قول ہمیں البتہ ان دنوں یاد بہت آ رہا ہے، خاص طور پر ایسے وقت میں جب خلق خدا کے آفات میں مبتلا ہونے یا انتہا پسندوں کے ہاتھوں قتل و غارت کی زد میں آنے والوں کو ہمارے علماء صاحبان ہی نہیں، دانشور اور اہل قلم بھی توبہ واستغفار کرنے کا مشورہ دیتے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ ان کے جانی و مالی نقصان کو ان کے گناہوں کی سزا قرار دینے کا اعلان بھی کرتے ہیں۔ یہ دہشت گردی کے نتیجے میں ہلاک ہونے والے بے گناہ اور معصوم شہریوں کے لواحقین کے زخموں پر نمک چھڑکنے کے مترادف ہے۔ یہ سیلاب کی زد میں آنے والے لاکھوں کروڑوں پاکستانیوں کو، جن کی عمر بھر کی پونجی، تمام مالی وسائل اور گھر بار بھی چھن گئے ہیں، ان کے اس حق میں محروم کرنے کی مذموم کوشش ہے کہ وہ اپنے حکمرانوں کا اپنی حفاظت کے معاملے میں غفلت کرنے پر محاسبہ کرسکیں۔ توبہ واستغفار کا دروازہ تو ہر مسلمان کے لئے ہر وقت کھلا ہے مگر حکومتوں کی طرف سے دریاؤں کے بند مضبوط نہ کرنے، پانی کا ذخیرہ کرنے کے لئے ڈیم نہ بنانے اور زیادہ بارشوں کی پیش گوئیوں کے باوجود ضروری حفاظتی اقدامات نہ کرنے کے نتیجے میں تباہ و برباد ہونے والوں سے یہ کہنا کہ سب ان کے گناہوں کا نتیجہ ہے، مرے کو مارے شاہ مدار کے مترادف ہے۔ یہی نہیں یہ ذات باری تعالیٰ پر بدگمانی کرنے کے برابر بھی ہے جو غفور الرحیم ہے، جو کافروں، گنہ گاروں اور خود خدا کے وجود سے انکار کرنے والوں کو بھی رزق مہیا کرتا ہے۔ جس نے اپنے محبوب پیغمبر ﷺ پر اہل مکہ کے ظلم و ستم کے باوجود ان پر عذاب نازل نہیں کیا بلکہ انہیں بھی رزق اور وسائل سے مالا مال کرتا رہا۔ جو علماء صاحبان اور جو اہل قلم خلق خدا پر نازل ہونے والی ان آفتوں کو اس کے گناہوں کا نتیجہ اور خدا کے غیظ و غضب کا مظہر قرار دے رہے ہیں وہ یقیناً اللہ تعالیٰ کو بھی (نعوذ باللہ) انتقامی کارروائیوں کا مرتکب قرار دینے کے گناہ کا ارتکاب کر رہے ہیں۔

یہ بات ہم کسی مفروضے کی بنیاد پر نہیں کہہ رہے بلکہ سیلاب کی تباہ کاریوں کے بارے میں حالیہ ردعمل کے علاوہ دیوبندی علماء کے چار ماہ قبل ہونے والے ایک نمائندہ اجتماع میں ہونے والے فیصلوں کی روشنی میں جاری ہونے والے بیان کے مطالعے کے بعد کہنے پر مجبور ہوئے ہیں۔ گزشتہ اپریل میں جامعہ اشرفیہ لاہور میں منعقد ہونے والے اس اجتماع میں ملک کے تقریباً ڈیڑھ سو علمائے کرام نے شرکت کی جن میں مولانا فضل الرحمٰن، مولانا سمیع الحق، مولانا سلیم اللہ خاں، مفتی رفیع عثمانی، مفتی تقی عثمانی، مولانا زاہد الراشدی، مولانا

قاری حنیف جالندھری، مولانا احمد لدھیانوی اور حافظ حسین احمد کے علاوہ دیگر اہم علماء شامل ہوئے۔ یہ اجتماع خودکش حملوں اور تخریبی کارروائیوں کے بارے علمائے دیوبند کی متفقہ رائے کے حصول کے لئے منعقد کیا گیا۔ خیال یہ تھا کہ یہ علمائے کرام خودکش حملوں کو حرام قرار دینے کا اعلان فرمائیں گے۔ اس کی کوشش بھی کی گئی مگر کئی روزہ کانفرنس کے بعد جو اعلامیہ جاری کیا گیا اس میں اور سب کچھ موجود ہے، خودکش حملوں کو اسلامی تعلیمات کے خلاف قرار دینے کی بات نہیں ہے بلکہ مولانا زاہد الراشدی صاحب نے تو یہ بھی فرمایا کہ "جو قوتیں بیرونی افواج کی مداخلت اور تسلط کے خلاف آزادی کی جنگ لڑ رہی ہیں انہیں دہشت گردی کا مرتکب قرار دینا ناانصافی ہوگی" اپریل کے اس اجتماع کی کارروائی کے ضمن میں روزنامہ ڈان (2 مئی 2010ء) کی ایک خبر میں بتایا گیا ہے کہ علمائے دیوبند میں سخت گیر موقف کے حامل حافظ حسین احمد اور مولانا احمد لدھیانوی نے اجتماع کے منتظمین کو اس بات پر مجبور کیا کہ وہ اپنے مشترکہ موقف کو حکومت اور امریکہ کی مخالفت تک محدود رکھیں اور عسکریت پسندوں کے خلاف کسی بھی قسم کے سخت موقف کے اظہار سے پرہیز کریں چنانچہ اس اجتماع میں خودکش حملوں کے خلاف متفقہ قرارداد نہیں لائی جا سکی حالانکہ اجتماع میں شامل بعض سنجیدہ علماء نے کوشش بھی کی کہ دیوبندی علماء کو نئے حقائق کا ادراک کرتے ہوئے مفاہمتی پالیسی اختیار کرنی چاہئے۔ دہشت گردی پر گفتگو بھی ہوئی اور بعض علماء نے اس امر پر زور بھی دیا کہ دہشت گردی کے واقعات میں دیوبندی مسلک کو ملوث کئے جانے کے بعد تمام علمائے دیوبند کو ایسے واقعات سے لاتعلقی کا اعلان کر کے خودکش حملوں کے خلاف متفقہ فتویٰ جاری کرنا چاہئے مگر یہ کوشش سیاسی ضرورتوں اور مصلحتوں کے تحت ناکام بنادی گئی۔ البتہ اس اجتماع کے بعد جو متفقہ اور مشترکہ بیان جاری کیا گیا اس میں دیگر نکات کے علاوہ یہ نکتہ بھی شامل تھا کہ تمام مسلمان اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور ہر طرح کے گناہوں سے توبہ کر کے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوں اور شرعی فرائض بجالائیں۔ جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں توبہ کا دروازہ تو ہر مسلمان کے لئے ہر وقت کھلا ہے مگر دہشت گردی کے نتیجے میں ہلاک ہونے والوں کو یہ راستہ دکھانا یقیناً ان کے ساتھ زیادتی ہے۔ افسوس کہ قوم کو علماء کے جس اجتماع سے رہنمائی کی جو توقع تھی، وہ میسر نہ آسکی۔ اس سلسلے میں جو مصلحتیں کارفرما ہیں ان کا ذکر ہم کل کریں گے۔

بدگمانی

حمید اختر

(آخری قسط......روزنامہ ایکسپریس، 13 اگست 2010ء)

علمائے دیوبند کی طرف سے خودکش حملوں کی کھل کر مخالفت نہ کرنے کی ایک وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ علمائے دیوبند کے متذکرہ اجتماع سے کچھ عرصہ قبل متحدہ علماء کونسل نے جو پاکستان میں علماء کا سب سے بڑا پلیٹ فارم ہے، اعلان کیا تھا کہ اسلام کسی فرد یا گروہ کو انفرادی طور پر جہاد کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ اس پر تحریک طالبان پاکستان نے ملک بھر کے علماء کو دھمکی دی تھی کہ وہ خودکش حملوں کے خلاف فتویٰ دینے سے باز رہیں۔

کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ علمائے دیوبند کے متذکرہ اجتماع میں خودکش حملوں کے خلاف فتویٰ دینے سے جو گریز کیا گیا ہے، اس کی وجہ اس دھمکی کا خوف ہے۔ ہمارے خیال میں یہ رائے درست نہیں ہے بلکہ اس کی اصل وجہ دینی جماعتوں کا وہ رویہ ہے۔ جس کی بنیاد پر یہ جماعتیں مذہبی نعروں اور عوام کے مذہبی جذبات کی بنیاد پر اقتدار حاصل کرنے کے لئے کوشاں ہیں۔ مثلاً اس اجتماع کے بعد جن متفقہ نکات پر مبنی بیان جاری کیا گیا ہے ان میں پہلا نکتہ یہ ہے کہ "یہ ملک اسلام کے نام پر بنا تھا اور اسلام ہی اسے بچا سکتا ہے" سوال یہ ہے کہ اگر انکا یہ دعویٰ ہے تو پھر علمائے دیوبند اسلام کے نام پر بننے والے اس ملک کے قیام کی تحریک کی مخالفت کیوں کرتے رہے اور ان کے بزرگوں نے اس ملک کے قیام میں رکاوٹیں ڈالنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور کیوں لگایا؟ نفاذ شریعت کی بات علمائے دیوبند ہی نہیں جماعت اسلامی بھی کرتی ہے۔ ابھی اگلے روز جماعت کے سابق امیر قاضی حسین احمد نے اپنے ایک اخباری بیان میں یہ مطالبہ دہرا چکے ہیں۔ ان سے بھی یہ سوال پوچھا جا سکتا ہے کہ جماعت اسلامی سمیت یہ دینی جماعتیں مرد مومن ضیاء الحق کی حکومت میں شامل رہیں، اس دوران انہوں نے نفاذ شریعت کی ذمہ داری کیوں نہ نبھائی؟ متحدہ مجلس عمل کی پانچ برس تک ایک صوبے پر حکومت رہی، اس نے بسوں میں موسیقی بند کرنے کا اعلان کرنے اور شراب پر پہلے سے عائد پابندی عائد کرنے کے سوا اس تمام عرصے میں نفاذ شریعت کا کون سا مرحلہ طے کیا؟ تمام مذہبی جماعتوں کے اس متحدہ محاذ کے نام پر حکومت کرنے والے علماء تو ضرورت سے زیادہ مال نہ رکھنے کے قرآنی حکم تک پر عمل نہ کر سکے تو آج وہ کس منہ سے نفاذ شریعت کو تمام مسائل کا حل قرار دے رہے ہیں؟

اصل بات یہ ہے کہ پاکستان کے علمائے دیوبند ہوں یا جماعت اسلامی، وہ عوام کے مذہبی جذبات بھڑکا کر اقتدار پر قبضہ کرنے کے خواب دیکھ رہے ہیں۔ اس کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ پاکستان میں علمائے دیوبند اور بھارت میں دیوبندی مکتبہ فکر کے علماء کا موقف یکسر مختلف ہے۔ پاکستان میں دیوبندی علماء کے اجتماع میں مذہبی انتہا پسندی اور خودکش حملوں کے خلاف بات کرنے سے گریز

کیا گیا جبکہ اس مکتبہ فکر کے بھارتی علماء نے 2008ء میں دارالعلوم دیوبند میں منعقد ہونے والی ایک کانفرنس میں متفقہ طور پر ایک فتویٰ جاری کیا جس میں اسلام کے نام پر کی جانے والی ہر قسم کی دہشت گردی کی مذمت کی گئی اور یہ کہا گیا کہ اسلامی تعلیمات میں ہر قسم کی زیادتی، تشدد اور دہشت گردی کی سختی سے ممانعت کی گئی ہے۔ یہی حال جماعت اسلامی کا ہے جو پاکستان میں اپنے قیام کا مقصد شرعی حکومت کا قیام اور آخرت میں رضائے الٰہی کا حصول قرار دیتی ہے مگر ہندوستان کی جماعت اپنے متذکرہ تاسیسی دستور میں تبدیلی کر دیتی ہے اور اپنے وجود اور قیام کا یہ مقصد متعین کرتی ہے کہ "جماعت اسلامی کا نصب العین اور اس کی تمام کوششیں دنیا میں اقامت دین اور آخرت میں رضائے الٰہی کے حصول کے لئے ہیں" گویا نفاذ شریعت پاکستان کی حد تک ہی ضروری ہے، بھارت یا دنیا کے دوسرے ممالک کے لئے اقامت دین پر ہی گزارہ کافی ہے۔ اس صورتحال کو دینی معاملات میں تحریف کا نام دینا غلط نہ ہوگا۔ دینی جماعتوں کی یہ وہ دوعملی ہماری پوری تاریخ کا حصہ ہے۔ جس میں ہزاروں ایسے واقعات موجود ہیں کہ یہ جماعتیں اقتدار پر قبضہ کرنے کے لئے مذہبی نعرے استعمال کرتی ہیں، اس مقصد کے لئے پہلے کیمونسٹوں کو نشانہ بنایا جاتا ہے، کیونکہ وہ دولت اور مالی وسائل پر سب انسانوں کے برابر کے حق کی بات کرتے ہیں پھر لبرل لوگوں کو ختم کیا جاتا ہے، اس کے بعد اقتدار پر قبضہ ہونے کی صورت میں اپنے مسلک کے مخالف لوگوں کو تہ تیغ کیا جاتا ہے۔ اگر ہم یہ کہیں کہ ذوالفقار علی بھٹو اور بے نظیر بھٹو کی شہادت بھی انتہا پسندوں کی ایسی ہی کاوشوں کا بالواسطہ نتیجہ تھی تو شاید یہ غلط نہ ہو مگر حالیہ زمانے میں اس کی اہم ترین مثال سوڈان کے محمود محمد طٰہٰ کی شہادت ہے جنہیں 18 جنوری 1985ء میں خرطوم کے جیل خانے میں تختہ دار پر لٹکایا گیا۔ طٰہٰ ایک بڑے مصنف، سیاست دان اور اسلام کے مبلغ تھے مگر وہ مصر اور سوڈان کی جماعت اسلامی، اخوان المسلمین کے متشددانہ تصور اسلام کے مخالف تھے۔ ان کے خیال میں جب مسلمان عروج پر تھے اس وقت بھی وہ کوئی مثالی اسلامی ریاست قائم نہ کر سکے۔ اس وقت ایسی کوئی کوشش ان کی ترقی کے راستے میں رکاوٹ ہوگی۔ اخوان المسلمین کے لئے ان کا وجود خطرہ بن گیا تو پہلے تو اس جماعت نے سوڈان میں کیمونسٹوں پر پابندی لگوائی، پھر لبرل لوگوں کا صفایا کیا اور آخر میں طٰہٰ جیسے عالم اور مفکر کو تختہ دار پر لٹکا دیا۔ یہی نہیں جس وقت اس عالم کی زندگی ختم کی جا رہی تھی اخوان المسلمین کے ہزاروں کارکن جیل کے باہر اللہ اکبر کے نعرے بلند کر رہے تھے اور اپنی فتح کا جشن منا رہے تھے۔ طٰہٰ کا جرم یہ تھا کہ پھانسی سے چند ہفتے قبل انہوں نے ایک پمفلٹ کے ذریعے یہ مطالبہ کیا تھا کہ ملک میں شہری آزادیوں کو یقینی بنایا جائے اور جمہوری عمل کے ذریعے اسلام کے حقیقی اور جمہوری تصور کی تلقین کی جائے۔ طٰہٰ ایک سچے مسلمان تھے مگر وہ اسلامی یا مسلمانوں کی تاریخ میں آمروں اور بادشاہوں کی خونریزی کے عمل میں علماء کی شرکت اور تعاون کے پرانے استبدادی دور میں واپس جانے کے خلاف تھے اور اسلامی ریاست کی بجائے مسلمانوں کی جدید ریاست کے قیام کے خواہاں تھے جس کی سزا انہیں دی گئی۔ ہماری دینی جماعتیں بھی کبھی اقتدار میں آ گئیں تو یہی کچھ کریں گی۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ ہم بھی مذہب کے نام پر سیاست کرنے والوں سے بچنے کی کوشش کریں اور دینی جماعتوں کو مجبور کریں کہ وہ اچھے مسلمان بنانے کے لئے تبلیغ کا راستہ اپنائیں اور اقتدار پر قبضہ کرنے کی کوششیں ترک کریں۔ اقتدار کی خواہش ہے تو خالص سیاسی عمل کا حصہ بنیں اور مذہب کے نام پر لوگوں کو گمراہ نہ کریں۔

لہولہو پاکستان

انور احسن صدیقی

(روزنامہ ایکسپریس،24اگست2010ء)

پاکستان کو غیر مستحکم کرنے اور معاشی اور معاشرتی طور پر مفلوج اور بے یارومددگار کرنے کا سب سے زیادہ موثر اور کارگر طریقہ یہ ہے کہ پاکستان کی شہ رگ کراچی پر پاؤں رکھ کر اسے مسلسل دبایا جائے اور وہ عناصر جن کے مفادات پاکستان کے عدم استحکام اور اس کی تباہی سے وابستہ ہیں، وہ بڑے تسلسل، اطمینان اور استقامت کے ساتھ یہی کام کر رہے ہیں۔ان عناصر کا اپنا ایک مخصوص ایجنڈا ہے اور یہ اس ایجنڈا کی تکمیل کے لئے بڑی عیاری اور ثابت قدمی کے ساتھ کام میں مصروف ہیں۔ان عناصر کے لئے یہ ممکن نہیں ہے کہ ایک ہی جھٹکے میں اپنے ایجنڈے کو عملی جامہ پہنادیں،انہیں اپنے ایجنڈے پر بتدریج آہستہ آہستہ عمل کرنا ہے۔انہیں یہ بات بھی اچھی طرح معلوم ہے کہ پاکستان میں جو عوامی قوتیں ان کے گھناؤنے ایجنڈے کی راہ میں فی الحقیقت، قابل ذکر مزاحمت کرسکتی ہیں، انہیں گزشتہ نصف صدی سے زیادہ کی مدت کے دوران اتنا کمزور اور بے بس کردیا گیا ہے کہ وہ ملک کے سماجی نشوونما میں کوئی موثر کردار ادا نہیں کرسکتیں اور نہ ہی اس بات کا کوئی امکان ہے کہ مستقبل قریب میں یہ قوتیں کوئی موثر کردار ادا کرنے کی اہل ہوسکیں گی۔چنانچہ پاکستان کی تباہی کے منصوبہ سازوں کو کسی طرف سے بھی کوئی خطرہ نہیں ہے۔وہ اطمینان کے ساتھ بیٹھے ہوئے اپنا کام کر رہے ہیں اور کوئی بھی طاقت ان کا ہاتھ نہیں روک سکتی۔وہ اپنی مرضی سے منصوبے بناتے ہیں اور بلا خوف عقوبت ان پر عمل کرتے ہیں۔وہ جب اور جس وقت اور جس کو چاہتے ہیں، ماردیتے ہیں۔ان میں سے کوئی پکڑا نہیں جاتا۔کسی کو سزا نہیں ہوتی۔''مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچانے'' کے ہزارہا وعدوں اور دعوؤں کے باوجود کسی ایک بھی مجرم کو سزا نہیں ملتی۔

پچھلے دنوں جنداللہ نامی دہشت گرد گروپ نے جس کا ہیڈ کوارٹر اطلاعات کے مطابق پاکستان کے شہر کوئٹہ میں واقع ہے اور جس کا سرغنہ عبدالمالک ریگی نامی ایک دہشت گرد تھا، ایران میں دہشت گردی کی کچھ کارروائیاں کیں اور بہت سے بے گناہ انسانوں کو قتل کر ڈالا۔ایرانی حکومت کی ایجنسیوں نے تقریباً فوراً ہی اصل مجرموں کا پتا لگایا اور ان کے خلاف کارروائی شروع کردی۔اصل مجرم عبدالمالک ریگی واردات کرنے کے بعد ایران سے فرار ہوگیا، لیکن ایرانی حکومت نے اس کو تلاش کرلیا اور عین اس وقت اسے گرفتار کرلیا جب وہ طیارے میں بیٹھ کر روانہ ہورہا تھا۔اسے طیارہ رکوا کر طیارے میں سے اتروایا گیا اور پھر گرفتار کرلیا گیا۔عبدالمالک پر دہشت گردی کے الزام میں مقدمہ چلایا گیا اور اسے پھانسی کی سزا سنائی گئی۔اس سزا پر عمل درآمد کرنے میں کسی غیر ضروری تاخیر کا مظاہرہ نہیں کیا گیا اور اسے پھانسی دے دی گئی۔پاکستان سے ملحقہ چین کے صوبے سنکیانگ میں حالیہ برسوں کے دوران کتنے لوگوں کو

پھانسی کی سزا دی گئی۔ یہ سب کے سب وہ دہشت گرد تھے جو چین میں تخریبی کارروائیوں میں مصروف تھے۔ چینی حکومت نے کئی بار پاکستانی حکومت سے اس امر کی شکایت کی کہ پاکستان کی دہشت گرد تنظیمیں مسلح تخریبی کارروائی کی غرض سے مسلح لوگوں کو چینی سرحدوں کے اندر بھیج رہی ہیں۔ چینی حکومت نے ان دراندازوں کے ساتھ کوئی رعایت نہیں کی اور انہیں پکڑ پکڑ کر عبرتناک سزائیں دیں۔

ایران میں تو مذہبی دہشت گردی کے اکا دکا واقعات ہی ہوئے، اور سنکیانگ میں بھی یہ سلسلہ زیادہ آگے نہ بڑھ سکا، کیونکہ جو لوگ بھی ان مذموم کارروائیوں میں ملوث تھے، انہیں وہاں کی حکومتوں نے پکڑ کر قرار واقعی سزائیں دے دیں۔ ان حکومتوں میں یا ان ممالک کی سیاسی قوتوں میں، کوئی بھی ایسے عناصر موجود نہیں تھے جو در پردہ دہشت گردوں سے نہ صرف ہمدردی رکھتے ہوں، بلکہ ان کی سرپرستی بھی کرتے ہوں اور انہیں اخلاقی، سیاسی اور مادی مدد بھی فراہم کرتے ہوں۔ ایران یا چین کی اشرافیہ ایسے عناصر کے وجود سے خالی ہے جو خود اپنے ملک کو سیاسی، معاشی اور معاشرتی طور پر غیر مستحکم اور مفلوج بنانے کے خواہشمند ہوں۔

لیکن پاکستان میں کیا صورتحال ہے؟ گزشتہ برسوں کے دوران ملک بھر میں بالعموم اور صوبہ سرحد میں بالخصوص، مذہبی دہشت گردی کی کتنی کارروائیاں ہو چکی ہیں جن میں ہزارہا بے گناہ افراد مارے جا چکے ہیں۔ لڑکیوں کے اسکولوں، دیگر تعلیمی اداروں، اسپتالوں، فلاحی مراکز، دفاتر، دکانوں، ہوٹلوں وغیرہ کی کتنی بڑی تعداد کو بموں کا نشانہ بنا کر تباہ کیا جا چکا ہے۔ دہشت گردوں کو جو چیز بھی ناپسند ہوتی ہے یا جسے وہ اپنے ایجنڈے کی تکمیل کی راہ میں رکاوٹ سمجھتے ہیں، وہ اسے بڑی آسانی کے ساتھ ملیامیٹ کر دیتے ہیں۔ انہیں اپنی ہر کارروائی میں کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ ایک کارروائی میں کامیابی حاصل کر لینے کے بعد وہ دوسری کارروائی کے لئے تیاری شروع کر دیتے ہیں۔ بڑا غل غپاڑہ مچتا ہے "خودکش حملہ آور کا سر مل گیا...... ٹانگیں مل گئیں...... حملہ آوروں کے خاکے تیار کر لئے گئے......" وغیرہ کے نعرے بلند ہوتے ہیں اور عوام کو یقین دلایا جاتا ہے کہ مجرموں کو عنقریب گرفتار کر لیا جائے گا۔ لیکن پھر کیا ہوتا ہے؟ نہ کوئی اصلی مجرم پکڑا جاتا ہے، نہ کسی پر مقدمہ چلتا ہے، نہ کسی کو سزا ہوتی ہے۔ سارے مجرم مکمل طور پر محفوظ رہتے ہیں، انہیں نہ جانے کون کون سی پراسرار اور خفیہ قوتوں کا تحفظ حاصل رہتا ہے کہ کوئی ان پر ہاتھ ڈالنے کی جرأت بھی نہیں کر سکتا۔ اب تک جتنے خودکش حملہ آوروں کے سر ملنے کے اعلانات کیے گئے ہیں۔ ان کی تعداد اتنی زیادہ ہے کہ ان سے تو سروں کا ایک مینار کھڑا کیا جا سکتا ہے۔ ان "سرکٹوں" کی پرورش کرنے والوں، انہیں اس حرام موت کے لئے تیار کرنے والوں، انہیں ذاتی مفاد پرستی، خود غرضی، حرص و ہوس اور بے رحمی کا شکار بنا کر جنت کے حصول کا جھانسہ دینے والوں میں سے کسی ایک شخص کے خلاف بھی کوئی کارروائی کی گئی؟ ان کا سارا کاروبار حسب سابق بے خوفی کے ساتھ چل رہا ہے۔ ان کے برین واشنگ کے ذریعے تربیت گاہیں، اور جنگی کیمپ اسی طرح کام کر رہے ہیں، اور ان کے پاس مالی وسائل کی وہی فراوانی ہے جو کہ پہلے تھی۔ ان کی قوت میں کوئی کمی نہیں آئی۔ کبھی کبھار کچھ لوگ پکڑے جاتے ہیں۔ کوئی نہیں جانتا کہ یہ گرفتاریاں حقیقی ہوتی ہیں یا یہ بھی اس کھیل کا ایک حصہ ہوتی ہیں، کیونکہ گرفتار شدگان کے

بارے میں پھر کچھ پتا نہیں چلتا۔ان کے بارے میں کوئی خبر نہیں آتی کہ ان کا کیا ہوا، کس کس پر جرم ثابت ہوا، اور کس کس کو سزا ملی۔ کچھ دنوں کے بعد لوگ ان گرفتار شدگان کے بارے میں سب کچھ بھول جاتے ہیں اور نئی وارداتوں میں مارے جانے والے بے گناہ افراد کے ماتم میں مصروف ہوجاتے ہیں۔ ماتم کا یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہتا ہے۔لوگ ایک گروہ کشتگان کے لئے نوحہ خوانی سے فارغ نہیں ہوپاتے کہ مقتولین کے مزید کٹے پھٹے لاشے ان کی نظروں کے سامنے نمودار ہوجاتے ہیں اور اپنے اپنے حصے کے آنسوؤں کا مطالبہ کرنے لگتے ہیں۔

ہر واردات کے بعد گھسے پٹے اور پامال بیانات کا ایک پر فریب اور منافقانہ سلسلہ شروع ہوجاتا ہے۔صدر، وزیر اعظم اور طرح طرح کی بولیاں بولنے والے وزراء کی طرف سے اس ''عزم'' کا اعلان کیا جاتا ہے کہ ''دہشت گردوں کو بخشا نہیں جائے گا'' ملک کا امن وامان برباد کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی'' ''ہم نے دہشت گردوں کی کمر توڑ دی ہے'' وغیرہ وغیرہ......لیکن دہشت گرد نہ کسی بخشائش کے طلب گار ہیں، نہ انہیں کی ''اجازت'' کی ضرورت ہے، ان کی کمر کتنی مضبوط ہے، اس کا مظاہرہ وہ آئے دن کرتے رہتے ہیں۔

دہشت گردی کے خودکش حملے ہوں یا کراچی میں ٹارگٹ کلنگ کے نام پر ہر چند ماہ کے بعد بے گناہ انسانوں کا ہونے والا قتل عام جو پورے شہر کی فضا پر لرزہ طاری کر دیتا ہے، یہ سب ایک ہی سلسلے کی کڑی ہے۔ کراچی میں صوبائی رکن اسمبلی کا قتل ہو یا خیبر پختونخوا کے وزیر کے بیٹے اور اعلیٰ افسر کے قتل، ان سب کارروائیوں کے پیچھے ایک ہی ہاتھ کارفرما ہے اور کیا حکومت واقعی اتنی بھولی ہے کہ اسے اس کے بارے میں کچھ بھی علم نہیں......!!!

☆☆☆

انتہا پسندوں کی علم دشمنی، تاریخی حوالوں کی روشنی میں

حمید اختر

(روزنامہ ایکسپریس کراچی، 21 ستمبر 2010ء)

طالبان کا درس گاہوں، تعلیمی اداروں اور اسکولوں کو نشانہ بنانے کا عمل جن لوگوں کے لئے نا قابل فہم ہے، وہ اگر اپنی تاریخ کا سنجیدگی سے مطالعہ کریں تو انہیں اس سوال کا جواب آسانی سے مل جائے گا۔ مسلمانوں کی چودہ سو سالہ تاریخ میں انتہا پسندی کے علم بردار گروہوں میں خوارج، قرامطہ اور مراکش کے مواحدین کا نام سرفہرست نظر آئے گا اور یہ سبھی علم دشمنی کی شہرت رکھتے ہیں۔

آج کے طالبان بھی انہی کے نقش قدم پر چل رہے ہیں، خوارجیوں اور قرامطیوں کا ذکر تو ہم اپنے کالموں میں متعدد بار کر چکے ہیں۔ مواحدین کے متعلق پاکستانی نژاد کینیڈین دانش ور طارق فتح کی کتاب Chasing a mirage سے ایک اقتباس ملاحظہ فرمایئے۔ لکھتے ہیں "الموحد آج کے طالبان جیسے تھے، ان کی افواج نے اندلس (اسپین) کی اسلامی حکومت کو زوال سے ضرور بچایا مگر اس کے بعد انہوں نے نہایت منظم طریقے سے تہذیب و ثقافت کے ان تمام نشانات کو مٹانا شروع کر دیا، جو اسلام کے انتہا پسندانہ نظریات سے ان کے خیال میں موافقت نہیں رکھتے تھے۔ طارق بن زیاد کے جبرالٹر میں وارد ہونے کے بعد پہلی بار غیر مسلموں کو جبری طور پر اسلام قبول کرنے کا حکم سنا دیا گیا۔ اس طرح اندلسیہ تہذیب کو دوہرے خطرات کا سامنا کرنا پڑا، یعنی شمال میں عیسائی صلیبی جنگوں اور جنوب میں اسلامی انتہا پسندوں سے۔ اگلے کئی عشروں میں ان کے درمیان جنگ جاری رہی اور اس طرح اندلس ایک محکوم ریاست کی حیثیت میں سکڑ کر رہ گیا (ص 189)" اسپین میں مسلمانوں کے عروج کے جس زمانے میں انتہا پسندوں نے اس کا یہ حشر کیا۔ اس کی اہمیت سے ہم سب واقف ہیں تاہم طارق فتح نے اپنی متذکرہ کتاب میں ان کا ان الفاظ میں ذکر کیا ہے "اس کے بعد (آٹھویں صدی عیسوی کے آغاز میں) اسپین سات سو برس کے جس دور میں سے گزرا، وہ روشن خیالی، کلچر، فن تعمیر اور سیکولر سوسائٹی میں علم کے حصول کا زمانہ تھا، جس نے پوری دنیا کو ترقی کا راستہ دکھایا۔ مسلم اسپین میں دنیا بھر کے عالموں کی آمد کا سلسلہ جاری رہا۔ عظیم الشان لائبریریاں تعمیر ہوئیں، اسٹریٹ لائٹس اور صحت مند تازہ پانی کی فراہمی کا نظام دنیا میں پہلی بار متعارف کرایا گیا۔ یہ اس لئے ممکن ہوا کہ اسپین کے ابتدائی مسلمان حکمرانوں نے رواداری اور برداشت کا راستہ اختیار کیا جو بنو امیہ اور خالص اسلام کا نعرہ لگانے والے عباسیوں اور خوارجیوں کے تصور اسلام سے ہٹ کر تھا (ص 177)"

ہماری مسلمانوں کی تاریخ میں جسے غلط طور پر اسلامی تاریخ کا نام دیا جاتا ہے، انتہا پسندوں نے ہمیشہ علم کے دروازے بند کرنے اور وحشت و بربریت کے ذریعے مسلمانوں ہی کا خون بہانے کا عمل جاری رکھا۔ اگر بغداد میں کتابوں کو جلا کر دریائے دجلہ کا پانی سیاہ

کرنے والے وحشی منگول اور تاتار تھے تو غرناطہ کی 195 لائبریریوں کو جلا کر خاکستر کرنے والے بھی مسلمان انتہا پسند تھے اور اب اگر طالبان یہی عمل دہرا رہے ہیں تو اس پر کسی کو حیرت نہیں ہونی چاہئے۔ اس کی تازہ مثال 18 ستمبر کو پشاور شہر کے ایک علاقے میں لڑکیوں کے اسکول کو بم سے اڑانے کا واقعہ ہے۔ 6 ستمبر کو اسی شہر کے ایک اور علاقے لنڈی ارباب میں واقع لڑکیوں کے ہائی اسکول کو طالبان بم کے ذریعے منہدم کر چکے ہیں۔ برصغیر بالخصوص پاکستان کے مسلمان مذہب اور عقیدے کی حد تک انتہائی جذباتی ہیں وہ مذہب کے نام پر نعرے باز کو اسلام کا سپاہی قرار دے دیتے ہیں۔ خواہ اگر اسلامی تعلیمات کے پابند نہ بھی ہوں تو اسلام کا نعرہ لگانے والوں کی حمایت کرنے کو کار ثواب تصور کرتے ہیں۔ یہ ایک نہایت اچھا جذبہ ہے لیکن اپنی کم علمی کی وجہ سے گمراہ ہونے والے ان عام مسلمانوں کی رہنمائی کرنے والوں کا فرض ہے کہ وہ انہیں حقائق سے آگاہ کریں۔ یہ ذمے داری علمائے کرام کی بھی ہے اور اہل قلم کی بھی۔ افسوس کہ یہ دونوں طبقے مصلحتوں بلکہ منافقتوں کے شکار ہیں۔ اگر ہمارے علمائے کرام اس نکتے پر متفق ہو جائیں کہ جو آدمی اسلام کے پانچ ارکان خدا کی وحدانیت، نماز، روزے، حج اور زکوٰۃ کی پابندی قبول کرتا ہے وہ مسلمان ہے اور ایسے کسی مسلمان کو کافر قرار دینے یا دائرہ اسلام سے خارج قرار دینے کا حق کسی کو نہیں ہے تو ہمارے ہاں فرقہ پرستی کے عفریت پر قابو پایا جاسکتا ہے مگر ہماری بدقسمتی یہ ہے کہ ہمارے علمائے کرام سیاسی اور مسلکی مصلحتوں کے تحت خود ہی فرقہ پرستی کو ہوا دے رہے ہیں۔ مذہب کے نام پر اقتدار کے حصول کی دوڑ اور اس کے نتیجے میں قتل و غارت گری کا سلسلہ اسلام کے ابتدائی دور ہی سے شروع ہو گیا تھا۔ اس کو بڑھاوا دینے کی بجائے ختم کرنے کی ضرورت ہے۔ عباسیوں کے پانچ سو سالہ دور میں مسلمانوں نے اس زمانے میں بے مثال ترقی کی جب روشن خیالی معتزلہ کو دربار کی سرپرستی حاصل تھی۔ جب انتہا پسندوں نے معتزلہ کے رسوخ کا خاتمہ کیا تو عباسیوں کا زوال شروع ہو گیا۔ اسپین میں مسلمانوں نے علم و ادب اور دانش کے چراغ اس وقت روشن کئے جب وہاں بین المذہبی برداشت کو حکومتی سطح پر روا رکھا گیا مگر جب وہاں پر انتہا پسندوں کا غلبہ ہوا تو نہ صرف یہ سلطنت ختم ہو گئی بلکہ اس خطے سے مسلمانوں کا وجود ہی ختم ہو گیا کیونکہ اس پالیسی کے نتیجے میں سلطنت میں اٹھارہ بیس امیر اس کے مختلف حصوں پر قابض ہو گئے اور امیر اپنے آپ کو صحیح خلیفہ قرار دے کر دوسروں کے خلاف جہاد کرنے لگا۔ ایک معتبر مورخ کے بیان کے مطابق جتنے مسلمان آپس کی آویزشوں میں مارے گئے عیسائیوں یا یہودیوں سے جنگوں میں شہید ہونے والوں کی تعداد ان کے مقابلے میں انتہائی کم ہے۔ پاکستان آج اپنی تاریخ کے جس نازک دور سے گزر رہا ہے اس کے پیش نظر ہمارے لئے یہ فیصلہ کرنا ضروری ہے کہ ہم اپنی بقاء کے لئے کون سا راستہ اختیار کریں۔ اسلام ایک الوہی مذہب ہے۔ اس کو سیاسی اقتدار کا زینہ بنانے کی بجائے اس کی ان تعلیمات کو عام کرنے کی ضرورت ہے جن کا تعلق بنی نوع انسان کی فلاح سے ہے۔ اصل مقصد خدا کی مخلوق کی نگہبانی کا ہے۔ اس کی مخلوق کو خودکش حملوں کا نشانہ بنانا اسلام نہیں، نری وحشت اور بربریت ہے۔ اگر ہم خدا کے اس فرمان کو مثال بنالیں کہ "میرے حقوق پورے نہ کرنے والوں کو معافی مل سکتی ہے مگر میرے بندوں کے حقوق پورے نہ کرنے یا غصب کرنے والوں کو معافی نہیں مل سکتی"...... تو ہماری بہت سی مشکلات ختم ہو سکتی ہیں۔

ایک صحافی اور قتل

ڈاکٹر توصیف احمد خان

(روزنامہ ایکسپریس کراچی، 22 ستمبر 2010ء)

روزنامہ ایکسپریس کے ہنگو میں نمائندے مصری شاہ کو قتل کرنے کی ذمہ داری انتہا پسند تنظیم طالبان نے قبول کر لی۔ ایکسپریس کراچی کے رپورٹر ناصر الدین بھی نامعلوم افراد کے حملے میں زخمی ہو گئے۔ کہا جاتا ہے کہ 2009ء اور 2010ء پاکستان کے صحافیوں کے لئے انتہائی خطرناک سال رہے۔ سچ کی تلاش میں صحافی جان سے جاتے رہے۔ 23 صحافی قتل ہوئے اور پیشہ ورانہ فرائض انجام دیتے ہوئے 45 صحافی زخمی ہوئے۔ 2001ء سے 2009ء تک شروع ہونے والی دہشت گردی کے خلاف جنگ میں 50 صحافی شہید ہوئے تھے۔ بتایا جاتا ہے کہ پاکستان میں اب تک 72 صحافی قتل ہوئے ہیں جبکہ 1947ء سے 2001ء تک 19 صحافی قتل ہوئے تھے۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ پاکستان صحافیوں کے لئے ایک خطرناک ملک بن گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آزادی صحافت کے بین الاقوامی انڈیکس میں 175 ممالک میں پاکستان کا 159 واں نمبر ہے۔ فروری 2008ء کے عام انتخابات کے بعد امید تھی کہ اب حکومتیں آزادی صحافت کے تحفظ کو اپنے فرائض منصبی میں اولیت دیں گی مگر ان واقعات سے ظاہر ہوتا ہے کہ جمہوری حکومت قائم ہونے کے باوجود آمرانہ دور حکومت کا کلچر موجود ہے۔ اور اہل صحافت کیلئے ابھی اور دشوار مرحلے طے کرنے ہوں گے۔ یوں تو پورے ملک میں صحافیوں کے فرائض کی ادائیگی میں بے تحاشا رکاوٹیں موجود ہیں مگر قبائلی علاقوں، صوبہ خیبر پختونخوا اور بلوچستان طالبان کی سرگرمیاں اور فوجی آپریشن میں آزادانہ رپورٹنگ ایک انتہائی مشکل مسئلہ ہے۔ اس علاقے میں فرائض انجام دینے والے صحافیوں کا کہنا ہے کہ ان علاقوں میں آزادانہ طور پر رپورٹنگ ممکن نہیں ہے۔ طالبان اور فوجی حکام صحافیوں سے ایک جیسا سلوک کرتے ہیں۔ وہاں صرف Embedded Journalism ہی ممکن ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دہشت گردی کی جنگ کے دوران ہلاک ہونے والے صحافیوں کی تعداد میں قیام پاکستان کے بعد سے 1988ء تک جاں بحق ہونے والے صحافیوں کے مقابلے میں 100 گنا سے زیادہ اضافہ ہوا ہے۔ پرویز مشرف حکومت نے قبائلی علاقوں میں ہلاک ہونے والے صحافیوں کی تحقیقات کرائیں، اس تحقیقات میں شمالی وزیرستان کے صحافی ہدایت اللہ کیس خاصا مشہور ہوا۔ صحافیوں کی تنظیم پاکستان فیڈرل یونین آف جرنلسٹس (PFUJ) کے سابق سیکریٹری جنرل مظہر عباس کا کہنا ہے کہ مشرف حکومت نے کسی صحافی کے قتل کے بارے میں رپورٹ شائع نہیں کی اور صحافیوں کے بار بار مطالبے کے باوجود اس حکومت نے بھی اس بارے میں توجہ نہیں دی۔ یہ ارباب اختیار کی صحافیوں کی زندگیوں کو درپیش خدشات اور لاحق خطرات سے متعلق غیر انسانی انداز نظر کی ایک ہلکی سی جھلک ہے۔ افغان جنگ کے اثرات نے جہاں پورے ملک کو متاثر کیا وہاں اس سے آزادی صحافت کو بھی ایک نئے خطرے سے دوچار ہونا پڑا۔ سیاسی جماعتوں، لسانی و مذہبی تنظیموں میں جرائم کی مافیاز کے پریشر گروپ وجود میں آ گئے۔ ان پریشر گروپوں نے آزادی صحافت پر نہ نظر آنے والی پابندیاں عائد کیں۔ اخبارات کے دفاتر پر حملے ہوئے،

نامعلوم افراد نے مختلف شہروں میں صحافیوں کو قتل کیا۔ بعض اخبارات نے ان پریشر گروپوں سے اعلانیہ اور بعض صورتحال میں خفیہ معاہدے کیئے۔ اخبارات کے صفحات پر ان گروپوں کے پریس ریلیز کو بطور خبر شائع کرنے کے لیے جگہیں مختص کر دی گئیں۔ ان معاہدوں کا اطلاق بعض نجی ٹیلی ویژن چینلز کے خبروں اور حالات حاضرہ کے پروگراموں پر بھی ہوا۔ سیاست پر تحقیق کرنے والے ایک سینئر پروفیسر کا کہنا ہے کہ کراچی میں گزشتہ ماہ ہونے والے ٹارگٹ کلنگ کے واقعات میں اسپتالوں میں لائے گئے زخمیوں کے فوٹیج اور ان کے انٹرویوز کو ٹیلی ویژن چینلز پر پیش نہ کرنا دراصل ان پریشر گروپوں سے کیئے گئے معاہدوں کی پابندی کرنا تھا۔ 2010ء کی صورتحال سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس سال بھی صحافیوں کو تشدد کا نشانہ بنانے کا سلسلہ جاری ہے۔ آزادی صحافت پر تحقیق کرنے والے اسکالرز کا کہنا ہے کہ صحافیوں کے خلاف تشدد کے واقعات میں عمومی طور پر انتہا پسند تنظیمیں یا سیکورٹی کا کوئی ادارہ ملوث ہوتا ہے جہاں پریشر گروپ صحافیوں کو اپنے انتقام کا نشانہ بناتے ہیں یا ریاستی ادارے ان گروہوں کی سرپرستی کر رہے ہوتے ہیں اور دوسری صورت میں ان گروہوں کی سرگرمیوں کو نظر انداز کر کے ان لوگوں کو اپنے اہداف پورے کرنے کا موقع فراہم کیا جاتا ہے۔ اگر کسی واقعہ میں کوئی ریاستی ادارہ ملوث نہیں ہے تو پھر پولیس کو آزادانہ طور پر تحقیقات کرنی چاہئے۔ اس طرح ملزموں کا بچنا ممکن نہیں ہے۔ جمہوری نظام میں یوں تین ستون مقننہ، انتظامیہ اور عدلیہ ریاست کے جمہوری نظام کو برقرار رکھنے میں بنیادی کردار ادا کرتے ہیں مگر جب تک ریاست کا چوتھا غیر رسمی ستون یعنی ذرائع ابلاغ ان تینوں ستونوں کی نگرانی کا بے لاگ فریضہ انجام نہ دے تو پھر جمہوری نظام قائم نہیں رہ سکتا۔ نراجیت اور فسطائیت جمہوریت کو دیمک کی طرح کھوکھلا کر دیتی ہیں۔ ایک شفاف ریاستی نظام کے قیام کے لئے عوام کے جاننے کے حق (Right to know) کو تسلیم کرنا ضروری ہے۔ عوام کے جاننے کا حق ذرائع ابلاغ کی آزادی سے منسلک ہے۔ ذرائع ابلاغ کی آزادی صحافیوں کو پیشہ ورانہ فرائض کی مکمل آزادی میں مضمر ہے۔ جب صحافی آزادی سے مواد جمع نہیں کر سکیں گے اور معروضیت کے اصولوں کے تحت اخبارات، ریڈیو، ٹیلی وژن اور انٹرنیٹ کے ذریعے عوام تک پہنچانے کا فریضہ انجام نہیں دیں گے تو اس وقت تک جمہوری نظام مستحکم نہیں ہوگا اور عوام کی ریاست پر بالادستی کا معاملہ التوا کا شکار رہے گا۔ مصری خان اور دیگر صحافیوں کی شہادت سے محسوس ہوتا ہے کہ ذرائع ابلاغ کی آزادی کو خطرہ ہے۔ اب ریاستی اداروں کے علاوہ انتہا پسند تنظیمیں ذرائع ابلاغ کو کنٹرول کرنے کے لئے صحافیوں کو قتل کر رہی ہیں۔ جب ذرائع ابلاغ آزادی سے اپنا فریضہ انجام نہیں دے سکیں گے تو شفاف نظام کا خواب شرمندہ تعبیر رہے گا۔ صدر اور وزیر اعظم نے مصری خان کے قتل کا نوٹس لیا ہے۔ اعلیٰ ریاستی عہدیداروں کا اس واقعہ کے خلاف ردعمل مثبت علامت ہے، مگر بنیادی مسئلہ یہ ہے کہ جب تک ریاست کی اعلیٰ سطح سے لے کر نچلی سطح تک آزادی صحافت کی اہمیت کو تسلیم نہیں کیا جائے گا، آئین کے آرٹیکل 19 پر عمل نہیں ہوگا اور قاتلوں کو کیفر کردار تک نہیں پہنچایا جائے گا۔ صحافیوں کو خراب صورتحال کا سامنا رہے گا۔ تاہم انتہا پسندوں اور ریاستی اداروں کے ساتھ ذرائع ابلاغ کا بھی ایک منفی رویہ توجہ کا باعث ہے۔ اب بعض میڈیا ہاؤسز کے اخبارات اور ٹیلی ویژن چینلز دوسرے اخبارات اور ٹیلی ویژن چینلز کے صحافیوں کے قتل کی مذمت کے لئے تیار نہیں۔ پسماندگی پر مبنی اس صحافتی کلچر کا خاتمہ بھی ضروری ہے۔ مگر تمام تر اندوہ ناک صورتحال کے باوجود صحافیوں کا عزم حالات کی تبدیلی کی نوید دے رہا ہے۔

کراچی میں مذہبی، لسانی اور عسکری تنازعات

لطیف چوہدری

(روزنامہ ایکسپریس کراچی، 14 اگست 2010ء)

موجودہ دور میں قلم اٹھانے سے پہلے حوصلہ پیدا کرنا پڑتا ہے۔ چہار سو دکھ اور الم بکھرے پڑے ہیں اور ماتم کی دلدوز صدائیں بلند ہو رہی ہیں۔ ایک جانب سیلاب بلا ہے اور دوسری جانب دہشت گردوں کا بے رحم لشکر اور ان کے درمیان پاکستان سینڈوچ بنا ہوا ہے۔ پہلے سوچا سیلاب کی نذر ہونے والوں کا نوحہ لکھ کر اپنے ضمیر کو مطمئن کر لوں، چلو مگر مچھ کے ہی سہی، آنسو تو بہا لئے لیکن پھر کراچی میں متحدہ کے ایم پی اے رضا حیدر اور ان کے گن مین کی شہادت نے خوفزدہ کر دیا۔ ٹی وی اسکرین پر جب یہ خبر چلی، پھر جو مناظر دیکھنے کو ملے تو خوف کے سائے مزید گہرے ہو گئے۔ تیس چالیس بے گناہ لوگ شہید کر دیئے گئے۔ آگے کیا ہوگا، بتانے کی ہمت نہیں پڑ رہی۔ متحدہ قومی موومنٹ اور عوامی نیشنل پارٹی ایک دوسرے سے گتھم گتھا ہیں۔ یہ ہے وہ منظر نامہ جس سے مجھے ڈر لگ رہا ہے۔ بزکشی کے اس کھیل میں دہشت گرد اور ان کے سرپرست فتح یاب نظر آ رہے ہیں۔ ان کا گیم پلان کامیاب ہو گیا۔ اب وہ کراچی میں جسے چاہیں ہٹ کریں، لڑائی متحدہ قومی موومنٹ اور اے این پی کے درمیان ہوگی۔ دونوں موجودہ جمہوری سیٹ اپ کا حصہ ہیں اور ان کا نعرہ سیکولرازم ہے، دہشت گردوں کی بیخ کنی کرنے کا دعویٰ بھی کرتی ہیں کیا یہ ہمارا المیہ نہیں ہے۔ قارئین آپ ہی بتائیں ایسے حالات میں دہشت گردوں کا مقابلہ کون کرے گا؟

کراچی میں جو کچھ ہو رہا ہے، اس کے پس پردہ کون سی قوتیں ہیں، یہ کسی سے ڈھکی چھپی بات نہیں ہے۔ چلیں میں بھی کچھ حقائق پیش کرتا ہوں، ممکن ہے، کسی کی سمجھ میں آ جائیں۔

کراچی میں لسانی اور نسلی گروہوں کے ساتھ ساتھ درجنوں کالعدم مذہبی عسکری تنظیمیں خفیہ طور پر اپنی سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہیں۔ ان میں سپاہ صحابہ، سپاہ محمد، لشکر جھنگوی، جیش محمد، جماعت الفرقان، حرکت المجاہدین، جنداللہ، لشکر طیبہ اور حرکت الجہاد اسلامی قابل ذکر ہیں۔ دس جون 2004ء کو کور کمانڈر کراچی احسن سلیم حیات کے قافلے پر حملے کے تین روز بعد جب سات دہشت گرد پکڑے گئے تو جنداللہ نامی تنظیم منظر عام پر آئی۔ یہ بھی سننے میں آیا ہے کہ کراچی میں لشکر جھنگوی کے چھ گروپ متحرک ہیں۔ ان میں مضبوط ترین قاری ظفر گروپ ہے۔ یہ خود کش حملوں میں ملوث رہا ہے۔

کالعدم الرشید ٹرسٹ، الاختر ٹرسٹ اور الفرقان ٹرسٹ وغیرہ بھی اپنا کام جاری رکھے ہوئے ہیں۔ ان شدت پسند گروہوں کے حمائد ایک دوسرے سے متصادم ہیں بلکہ یہ نسلی اور سیاسی کھچاؤ میں بھی اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔ کراچی میں تقریباً 200 جرائم پیشہ گینگ

متحرک ہیں۔ ان میں داؤد ابراہیم گروپ اور لیاری گینگ نے کراچی کے کمزور انتظامی ڈھانچے کا خوب فائدہ اٹھایا ہے۔ انہوں نے اپنے آپ کو مضبوط کرنے کے لئے تجارتی حوالے سے بھی اقدامات کیے ہیں۔ تجارتی بنیادوں پر ہونے والی جرائم کی سرگرمیاں عموماً سیاسی پس منظر رکھتی ہیں اور براہ راست یا بالواسطہ طور پر دہشت گردی سے جڑی ہوتی ہیں۔ ان منظم جرائم نے کراچی کے امن اور سیاسی ڈھانچے کے لئے خاصے خطرات پیدا کر دیے ہیں۔

کراچی میں اراکان کے برمی مسلمانوں کی انتہا پسند تنظیم بھی موجود ہے۔ کورنگی کا ایک علاقہ برمی ٹاؤن کے نام سے بھی جانا جاتا ہے اور اسے "چھوٹا اراکان" بھی کہتے ہیں۔ 130 اراکانی مدارس یہاں پر کام کر رہے ہیں۔ ان مدارس کے استادوں اور طلباء کی کوششوں سے کراچی میں حرکت الجاہد الاسلامی اراکان کی پاکستانی شاخ بھی قائم کی گئی ہے۔

اس تنظیم کے حرکت الاسلامی عالمی سے بھی تعلقات ہیں۔ کراچی میں موجود ان کے 48 مدارس میں سے 30 مدارس برمی کالونی میں واقع ہیں۔ حرکت الجاہدین العالمی درحقیقت حرکت الجاہدین ہی ہے۔ کچھ ذرائع کا کہنا ہے کہ اس کا قیام 2002ء میں آخر الذکر سے اختلافات کے بعد علیحدگی پر ہوا۔ حرکت الجاہدین کا افغان اور کشمیر کے جہاد میں کافی عرصہ تک عمل دخل رہا۔ یہ بنیادی طور پر کراچی کی جماعت ہے۔

پاکستان میں موجود جہادی عسکریت پسند اپنی کارروائیاں شروع کرنے سے پہلے اکثر اپنے نام تبدیل کرتے رہتے ہیں۔ یہ جہادی گروپ اپنے لیڈروں کی باہمی چپقلش کے نتیجے میں تقسیم ہونے کے بعد نئے ناموں سے کام شروع کر دیتے ہیں۔ حکومت کے مختلف جہادی تنظیموں پر پابندی عائد کرنے کے بعد "حرکت الجاہدین العالمی" وجود میں آئی۔ آصف ظہیر جس نے القاعدہ کے افغانستان کیمپ میں بم اور کیمیائی ہتھیار بنانے کی ٹریننگ حاصل کی ہوئی تھی، اس کا بانی ہے۔ اسے فرانسیسی انجینئروں کے قتل کی منصوبہ بندی کرنے پر سزائے موت دی گئی۔ اس کے زیادہ تر قائدین آج کل قانون کی گرفت میں ہیں۔ 7 جولائی 2007ء کو یہ دونوں صدر مشرف پر قاتلانہ حملے کی منصوبہ بندی میں مبینہ طور پر ملوث ہونے کے الزام میں گرفتار کر لئے گئے۔ 14 اپریل 2007ء کو کراچی کی انسداد دہشت گردی کی عدالت نے انہیں سزائے موت سنا دی۔

تحریک اسلامی لشکر محمدی (TILM) ایک اور سفاک دہشت گرد گروپ ہے جو کئی کالعدم عسکری تنظیموں کے سابق ممبران پر مشتمل ہے۔ یہ تنظیم غیر مسلموں اور غیر ملکی تنظیموں کو نشانہ بناتی ہے۔ TILM دراصل کالعدم جیش محمد اور حرکت الجاہدین کے ممبران نے لال مسجد کے ملٹری آپریشن 2007ء کے بعد بنائی۔

اب آتے ہیں طالبان فیکٹر کی طرف۔ طالبان کی کراچی میں آمد افغانستان میں امریکی حملے کے بعد شروع ہوئی اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس میں اضافہ ہوتا گیا اور یہ سلسلہ اب تک جاری ہے۔ اب ان لوگوں نے پختون قوم پرستی کا لبادہ اوڑھ لیا ہے۔ انٹیلی جنس کے اداروں نے پیپلز پارٹی، ایم کیو ایم اور اے این پی کو کراچی میں آگاہ کیا ہے کہ ان کے کئی رہنما طالبان کی ہٹ لسٹ

پر ہیں۔ الطاف حسین بھی دعویٰ کر چکے ہیں کہ ٹرکوں کے ذریعے بہت سارے لوگوں کو خیبر پختونخوا اور قبائلی علاقوں سے کراچی لایا جاتا ہے۔ یہاں ان کے القاعدہ اور کراچی میں سرگرم دیگر کالعدم عسکری گروپوں سے بھی تعلقات ہیں۔ یہ ہے کراچی کا وہ منظر نامہ جو عام شہریوں کی نظروں سے اوجھل ہے لیکن جن کی آنکھیں ہیں انہیں سب کچھ نظر آ رہا ہے۔ آج میں ایک بات یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ دہشت گرد متحد اور پرامن سیاست کے حامی منتشر ہیں۔ مجھے ایم کیو ایم کا عزم تو واضح نظر آتا ہے لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اے این پی کی قیادت وہ کردار ادا نہیں کر رہی جو اسے کرنا چاہئے۔ اے ایم کیو ایم سے جھگڑا نہیں بلکہ محبت کا رشتہ استوار کرنا چاہئے۔ اندھی قوم پرستی بھی دہشت گردوں کی طرح ایک عفریت ہے۔ اے این پی محض پشتو بولنے والوں کی جماعت کے بجائے سب پاکستانیوں کی جماعت بنے۔ اسی میں اس کی جیت ہے اور اسی میں کراچی اور پاکستان کی فتح ہے۔ باقی آپ کی مرضی

☆☆☆

نائن الیون کا قرض

ایم جے گوہر

(روزنامہ ایکسپریس کراچی، 3 فروری 2011ء بروز جمعرات)

ملک کے دو اہم شہروں لاہور اور کراچی میں ایک مرتبہ پھر خون کی ہولی کھیلی گئی۔ محض ڈیڑھ گھنٹے کے وقفے سے پہلے لاہور اور پھر کراچی میں دو بم دھماکے ہوئے جن میں 15 افراد شہید اور 100 کے قریب زخمی ہو گئے۔ اخباری اطلاعات کے مطابق لاہور میں 13 سے 14 سال تک ایک نوعمر لڑکے نے داتا دربار اور کربلا گامے شاہ جانے والے راستے پر قائم چیک پوسٹ پر سیکورٹی اہلکاروں کی جانب سے چیکنگ کے لئے روکے جانے پر خود کو دھماکے سے اڑا لیا۔ حادثے کے مقام سے چند سو گز کے فاصلے پر داتا دربار واقع ہے جہاں حضرت علی ہجویری رحمتہ اللہ علیہ کے عرس کی تقریبات کی آخری محفل ہو رہی تھی اور زائرین کا جم غفیر وہاں موجود تھا۔ اگر یہ نوعمر خودکش بمبار کسی طرح وہاں پہنچ کر خودکش حملہ کرتا تو بھاری جانی نقصان ہو سکتا تھا۔ لیکن پولیس اہلکاروں نے جرأت و بہادری اور اپنے فرائض کی ادائیگی کا شاندار مظاہرہ کرتے ہوئے اپنی جان قربان کر کے سیکڑوں جانوں کو بچا لیا۔ ابھی لاہور دھماکے کی گونج ختم بھی نہ ہوئی تھی کہ کراچی کے گنجان آباد علاقے ملیر میں ایک موٹر سائیکل میں نصب بم پھٹنے سے تین پولیس اہلکاروں سمیت چار افراد لقمۂ اجل بن گئے۔ عینی شاہدین کے مطابق عزاداران کی ایک بس کے تعاقب میں آنے والی مشکوک موٹر سائیکل کو جب پولیس اہلکاروں نے روکنا چاہا تو اس نے اپنی موٹر سائیکل پولیس موبائل سے ٹکرا دی جس کے نتیجے میں پولیس اہلکار شہید ہوئے۔ مذکورہ دونوں واقعات میں خودکش بمبار امام عالی مقام کے ماتمی جلوس میں شامل عزاداروں کو نشانہ بنانا چاہتے تھے جس کا واحد مقصد ملک میں شیعہ سنی فسادات کو ہوا دینا تھا لیکن پولیس اہلکاروں نے جرأت و بہادری کے ساتھ دہشت گرد عناصر کے مذموم عزائم کو ناکام بنا دیا۔ ہمارے پولیس اہلکاروں کو بہت سے حوالوں سے بدنامی اور رسوائی کا سامنا کرنا پڑتا ہے تاہم انہوں نے اپنی جانوں پر کھیل کر جس طرح قوم کو امکانی بڑے سانحہ سے بچایا ہے، وہ قابل تعریف ہے جس کی ہر مکتبہ فکر کی جانب سے تحسین کی جا رہی ہے۔ حکومت کو شہید پولیس اہلکاروں کے لواحقین کے لئے نقد مالی اور ان کے قریبی عزیز کو پولیس میں نوکری دینے کا اعلان کرنا چاہئے، اسی طرح ان عناصر کی بیخ کنی کے لئے اب حکومت، اپوزیشن اور عوام کو کمربستہ ہو جانا چاہئے جو 13 تا 14 سال کے ناپختہ ذہن معصوم بچوں کو برین واشنگ کر کے انہیں خودکش بمبار بنا کر اپنے مذموم مقاصد کے حصول کے لئے استعمال کر رہے ہیں۔ آپ کو شاید یاد ہو گا کہ 2009ء کے اواخر میں سیکورٹی فورسز نے جنوبی وزیرستان میں بیت اللہ محسود کی زیرنگرانی قائم تربیتی مرکز میں ایک ایسی جنت کو دریافت کیا تھا جہاں 15 سے 18 سال کے معصوم بچوں کو جو، ابھی زندگی کے حقیقی مفہوم سے بھی نا آشنا ہوتے ہیں، انہیں خودکش حملہ آور بننے کی ذہنی تربیت دی جاتی تھی۔

انہیں بعد از موت جنت کے خوبصورت خواب دکھا کر خودکش حملہ کرنے پر آمادہ اور ذہنی طور پر پختہ کیا جاتا تھا، اسی مخصوص جنت کے کمروں کی دیواروں پر رنگ برنگی پینٹنگ بنائی گئی تھیں جس میں دودھ اور شہد کی نہریں بہتے ہوئے دکھایا گیا تھا اور نہروں کے کناروں پر خوبصورت حوروں کی تصاویر بنائی گئی تھیں۔ معصوم نونہالان وطن کو حسین وجمیل حوروں کی قربت کا احساس اور دودھ وشہد سے اپنی پیاس بجھانے کا یقین دلا کر دنیا و مافیا سے بے خبر کر دیا جاتا ہے اور پاکستان کے وہ معصوم و بھولے بھالے بچے جو ابھی اپنی زندگی صحیح طریقے سے شروع بھی نہیں کر پائے، خودکش بمبار بننے پر تیار ہو جاتے ہیں اور سمجھ بیٹھتے ہیں کہ دھماکے میں زندگی ختم ہوتے ہی وہ سیدھے جنت میں حوروں کے پاس پہنچ جائیں گے۔

اس امر میں کوئی کلام نہیں کہ مخصوص انداز میں تربیت یافتہ خودکش بمباروں کو روکنے کا کوئی خاص میکنزم نہیں ہے۔ نتیجتاً ملک میں دہشت گردی، خودکش حملوں اور بم دھماکوں کی وارداتوں میں اضافہ ہو رہا ہے جس میں نہ صرف معصوم و بے گناہ عام شہری بلکہ حکومتی عہدیدار، ڈاکٹر، مذہبی رہنما، سیاست داں، عسکری فورسز اور پولیس اہلکار سب ہی لوگ نشانہ بنتے رہے ہیں۔ ایسے ہی ایک دلخراش سانحے میں ملک کی مقبول اور ہر دلعزیز سیاست دان محترمہ بے نظیر بھٹو بھی شہید ہو چکی ہیں۔ دستیاب اعداد وشمار کے مطابق امریکا میں نائن الیون دہشت گردی کے واقعہ کے نتیجے میں امریکا کی افغانستان پر چڑھائی کے بعد سے 60 سے زائد حملوں میں 1500 سے زائد افراد شہید، دو ہزار سے زائد افراد زخمی ہو چکے ہیں۔ اس حوالے سے سب سے زیادہ 21 حملے خیبر پختونخوا میں ہوئے۔ دوسرے نمبر پر پنجاب ہے جہاں 18 حملے ہوئے۔ اس کے بعد سندھ میں 12، بلوچستان میں چار، فاٹا میں 11 اور آزاد کشمیر میں ایک حملہ ہوا۔ متذکرہ حملوں میں زیادہ تر فرقہ وارانہ نوعیت کے تھے اور دہشت گرد عناصر کے مساجد، امام بارگاہوں، قادیانیوں کی عبادت گاہوں، مدارس اور مزارات مقدسہ کو نشانہ بنایا۔ پاک فوج نے دہشت گردی کے خاتمے کا بیڑہ اٹھایا اور جنوبی وزیرستان، باجوڑ اور سوات میں کامیاب آپریشن کیے۔ تاہم دہشت گرد عناصر بار بار اپنے ٹھکانے بدلتے اور وقفے وقفے سے دوبارہ سرگرم ہو جاتے ہیں جس کے باعث نہ صرف ملک میں امن وامان کا قیام مشکل ہوتا جا رہا ہے بلکہ عالمی سطح پر بھی "ڈومور" کے مطالبے میں اضافہ ہو رہا ہے۔ بالخصوص امریکا شمالی وزیرستان میں فوجی آپریشن کے لیے مسلسل دباؤ بڑھا رہا ہے۔ صدر اوباما نے اپنے حالیہ "اسٹیٹ آف دی یونین" کے سالانہ خطاب میں کہا ہے کہ طالبان پر پاکستان کے اندر بھی دباؤ شدید کر دیا گیا ہے اور افغانستان میں بھی طالبان کا دائرہ محدود اور تنگ کیا جا چکا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ دہشت گردی اور طالبان کے خلاف مزید سخت جنگ کا سامنا ہے اور امریکا دہشت گردوں کے خاتمے تک یہ جنگ نہیں روکے گا۔ اوباما کے خطاب سے ان کے مستقبل کے عزائم کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ پاکستان کی ایک اور بدقسمتی یہ ہے کہ دنیا کے کسی بھی ملک میں ہونے والی دہشت گردی کی واردات کے تانے بانے بھی پاکستان سے جوڑ دیئے جاتے ہیں۔ اس کی تازہ مثال چند روز پیشتر روس کے ایک ایئرپورٹ پر ہونے والا خودکش حملہ ہے۔ جس کے بارے میں روسی ماہرین کا کہنا ہے کہ ماسکو ایئرپورٹ پر حملہ کرنے والوں کو پاکستان میں تربیت ملی۔ اس سے قبل گزشتہ برس 29 مارچ کو ماسکو میں ہونیوالے خودکش حملے کے

حوالے سے روسی وزیر خارجہ نے کہا تھا کہ پاکستانی سرحد پر سرگرم دہشت گردوں نے ممکنہ طور پر اس خودکش حملے کا انتظام کرنے میں مدد فراہم کی۔ یہ صورتحال ملک کی سلامتی اور مستقبل کے حوالے سے نہایت تشویش ناک اور فکر انگیز ہے۔ وقت آ گیا ہے کہ ملک کی تمام سیاسی و مذہبی جماعتیں اپنے اختلافات بھلا کر دہشت گردی و انتہا پسندی کے خاتمے کے لئے عسکری قیادت کے ساتھ مل کر کوئی متفقہ حل تلاش کریں۔ محض روایتی اخباری بیانات اور زبانی دعوؤں اور وعدوں سے اب کام نہیں چلے گا۔ آخر کب تک لوگ اپنے پیاروں کے لاشے اٹھاتے رہیں گے۔ 9/11 کے سانحہ کا قرض کس دن اہل وطن کے سروں سے اترے گا......؟

☆☆☆

5 جولائی ابتداء یکم جولائی انتہا

زاہدہ حنا

(روزنامہ ایکسپریس کراچی، 7 جولائی 2010ء)

5 جولائی 1977ء

یکم جولائی 2010ء

جولائی کی ان دو تاریخوں کے درمیان 33 برس کا فاصلہ۔

33 برس...... ایک طویل مدت جس میں بچے جوان ہو جاتے ہیں، جوان بڑھاپے کی دہلیز پر پہنچ جاتے ہیں اور بوڑھے قبر میں اتر جاتے ہیں۔

جولائی کی ان دو تاریخوں کے بیچ دہشت گردی کا وہ دائرہ مکمل ہوا جس کا آغاز 5 جولائی 1977ء کو ہوا تھا۔ سنگین کی نوک نے ظلم وجبر، ریاستی دہشت گردی، سیاسی اور سماجی ناانصافی کی وہ تاریخ لکھی جس کا پہلا شکار پاکستان کا آئین، دوسرا شکار ذوالفقار علی بھٹو اور تیسرا شکار خلق خدا ہوئی۔ اقتدار پر قبضہ کرنے والا جرنیل شاید آسمان سے اتارا گیا تھا، کسی ماں کے بطن سے پیدا نہیں ہوا تھا۔ اسی لئے اس کے دور حکمرانی میں پاکستانی عورت ظلم کی چکی میں پیسی گئی اور ڈھول بنا دی گئی، بے حرمتی اور ناانصافی کی اس صلیب پر چڑھائی گئی جس پر سے آج تک اسے کوئی اتار نے نہیں آیا۔ وہ دوسرا جرنیل بھی نہیں جو 12 اکتوبر 1999ء کو بغل میں دو کتے دبائے ہوئے پاکستان کے افق پر طلوع ہوا تھا اور جس کا دعویٰ تھا کہ وہ روشن خیال ہے۔ عورتوں کا ہمدرد ہے۔ عقیدے یا روشن خیالی کا مکھوٹا چڑھا کر قبضہ کرنے والے اندر سے ایک ہوتے ہیں۔ ظالم، غاصب اور خلق خدا کے پیدائشی انسانی حقوق کو پامال کرنے والے۔

5 جولائی 1977ء کو اس ڈرامے کے دوسرے منظر پر سے پردہ اٹھا جس کا آغاز ذوالفقار علی بھٹو کے خلاف چلائی جانے والی سیاسی مہم کو مذہب کی سربلندی کا لبادہ اوڑھا کر کیا گیا تھا۔ بھٹو پر ایک ایسا مقدمہ چلا جسے کبھی کوئی بڑا ڈرامہ نگار میسر آیا تو اس کا نام "انصاف کا خون" رکھے گا اور 12 اکتوبر 1999ء کو اقتدار پر کیا جانے والا قبضہ "قتل جمہوریت" کے نام سے پیش کرے گا۔

"نظام مصطفیٰ" کو نافذ کرنے کے نام پر لاہور میں نکلنے والے جلوسوں کی آڑ میں جنرل ضیاء الحق نے اقتدار پر قبضہ کر کے جن قدار کو فروغ دیا، وسیع المشربی اور صوفیانہ روایات کو جس بے دردی سے ذبح کیا گیا۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ یکم جولائی 2010ء کو لاہور ہی نہیں، برصغیر کی سب سے قدیم مسلم صوفی درگاہ کی بے حرمتی کی گئی۔ مسلم تصوف کی وہ روایات جو اس درگاہ اور خانقاہ سے نکل کر برصغیر کے کونے کونے تک پھیلی تھیں، ان کی توہین کی گئی، ان روایات کے ماننے والوں کو بتایا گیا کہ تم کافر، مشرک، بدعتی اور جہنمی ہو۔

تمہارے مقدس مقامات کی توہین...... ہم اسلام کی سربلندی کے لئے کر رہے ہیں۔ ہم نے اس سے پہلے بھی یہ کیا ہے اور آئندہ بھی کرتے رہیں گے۔ ہم حق پر ہیں اور باطل کو مٹانے کے لئے ہم کچھ بھی کر گزریں گے۔

یہ سب کچھ اس لئے ہوا اور ہو رہا ہے کہ ہم اس وقت خاموش رہے تھے، جب ہمارے مقدس ترین اکابرین کی قبروں پر بلڈوزر چلے، وہ اتنا سنگین سانحہ تھا جس پر امت مسلمہ کو ایک آواز ہو کر اٹھ کھڑا ہونا چاہیے تھا لیکن جن شاہوں سے طلائی سکوں کی اور سیال سونے کی خیرات لی جاتی ہو، ان کے سامنے بھلا کون آواز بلند کرتا ہے؟ یہ وہ سانحہ ہے جو ہماری سرحدوں سے ہزاروں میل دور ہوا تھا۔ ہوسکتا ہے کچھ لوگوں کو اس کی خبر نہ ہوئی ہو، لیکن پشتو کے بے بدل شاعروں رحمان بابا اور امیر حمزہ شنواری کے مزاروں کی بے حرمتی تو ہماری سرحدوں ے اندر ہوئی، ابو سید بابا، حاجی صاحب تورنگ زئی، بابا عبدالشکور ملنگ، دوسرے پیروں اور فقیروں کے مزاروں کا تقدس پامال کیا گیا۔ بری امام کا مزار خودکش حملے کا نشانہ بنا، متعدد مساجد اور امام بارگاہوں میں نماز ادا کرنے والے بوڑھے، بچے اور جوان لوتھڑوں میں بدل دیے گئے۔ یہ سب کچھ کیوں ہوا؟ کیوں ہو رہا ہے؟ یہ 5 جولائی 1977ء کو آغاز ہونے والے ریاستی دہشت گردی کے دائرے کا سفر تھا جو یکم جولائی 2010ء کو علی ہجویری کی درگاہ پر خودکش حملے کے ساتھ مکمل ہوا۔

بری امام کا عرس بند ہوا کہ وہاں خودکش حملہ ہوا تھا، میلہ چراغاں میں دھمال ڈالنے والوں اور عورتوں کی شرکت پر پابندیاں یہ کہہ کر لگائی گئیں کہ دہشت گرد دھمکیاں دیتے ہیں۔ یکم جولائی کو داتا دربار پر حملے کے فوراً بعد میاں میر، مادھولال حسین اور لاہور کی دوسری درگاہوں سے زائرین کو یہ کہہ کر نکال دیا گیا کہ دہشت گردی کا خطرہ ہے۔ سلام ان لوگوں پر جو دوسرے دن داتا دربار پہنچے۔ مبارکباد انہیں جنہوں نے دہشت گردوں کے سامنے سر جھکانے سے انکار کر دیا۔ اور سوال محکمہ پولیس، خفیہ ایجنسی اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کے سربراہوں سے کہ کیا دہشت گردی کا مقابلہ کرنے کی بجائے ان کے سامنے سپر ڈال دینا ہی ان محکموں کی حکمت عملی ہے؟ شاید اگلا ہدف نامہ ان اداروں کی طرف سے یہ جاری ہو کہ بھٹائی، بگل، بابا فرید، بلھے شاہ اور دوسری تمام درگاہوں پر تالے ڈال دیے جائیں۔ زائرین ادھر کا رخ نہ کریں اور پھر ان مسجدوں اور امام باڑوں کی تالا بندی ہو، جو کچھ شاہوں کی نظر میں کھٹکتی ہیں، احمدی تو ہیں ہی گردن زنی، پاکستان میں رہ جانے والے ہندو، عیسائی اور سکھ اگر فوری طور پر مسلمان بنالیے جائیں تب ہی ہم دہشت گردوں کے حملوں سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔

یہ محاورہ اب سمجھ میں آیا کہ دوسرے کی آنکھ کا تنکا نظر آ جاتا ہے، اپنی آنکھ کا شہتیر نظر نہیں آتا۔ تب ہی ہمارے کچھ اکابرین کو ملک بھر میں ہونے والی دہشت گردی میں بلیک واٹر، امریکی میرین، اسرائیل، ہندوستان سب نظر آتے ہیں۔ اگر کچھ دکھائی نہیں دیتے تو وہ لوگ جو ان کے اردگرد ہیں اور دکھائی بھی کیسے دیں کہ ان کے لئے دلوں میں نرم گوشہ ہے جن سے مذاکرات پر آج سے نہیں مہینوں سے مسلسل اصرار کیا جا رہا ہے۔ جن کے لئے یہ کہا جاتا ہے کہ اگر ان کے خلاف کارروائی نہ ہوئی ہوتی تو یہ خودکش کارروائیاں بھی نہ ہوتیں، کچھ عناصر جنہیں آج بھی ہندوستانی کشمیر کو فتح کرنے کے لئے ایک ''اثاثہ'' قرار دیتے ہیں۔

آج اس ملک کی اکثریت دہشت گردوں کے اژدھے کی گرفت میں ہے۔ ہمارے یہاں جو کچھ ہوا، جو کچھ ہو رہا ہے، اس کا بیج 5 جولائی 77ء کو بویا گیا۔ غلاف کعبہ تمام کر کیا جانے والا ہر وعدہ اس شخص نے وفا نہ کیا، جس نے اس ملک کو نفاذ اسلام کے مقدس نام پر

اپنے قبضے میں کیا تھا۔ اس شخص نے ذاتی اقتدار کو طول دینے کے لئے ہر وہ حربہ استعمال کیا جس نے یہاں کی صوفی ثقافت اور رواداری کی روایت کو پامال کیا، نصاب بدلا گیا، ذہن گروی ہوئے اور آج یہ عالم ہے کہ ہنستے کھیلتے اپنے حال میں مست، گاتے بجاتے لوگ لاشیں اٹھاتے ہیں۔ بین کرتے ہیں، مائیں سوچتی ہیں، کہ انہوں نے بیٹیاں اور بیٹے کیا اسی دن کے لئے جنے تھے؟ باپ بیٹوں کے گہوارے اٹھاتے ہیں اور اپنی پیدائش کے دن کو روتے ہیں۔

پرانی بات ہے، بہت پرانی شاید 80ء کی دہائی آغاز ہوئی تھی، جب محمد سلیم الرحمٰن نے ایک نظم لکھی تھی، اس کا عنوان تھا "ظالم بادشاہوں کے لئے ایک نظم" کی چند سطریں آپ کی نذر کر رہی ہوں:

اس تمہارے ایندھنوں اور پھانسیوں کے
شہر نا پرساں میں نومولود چہرے
جن کے کانوں میں اذانوں کے بجائے
کولھو کی چرچراہٹ
مقتلوں میں کس اگھوری دیوتا کا روپ دھارے
اپنی میاتی رعیت کو مسلسل
کرگسی آنکھوں سے بیٹھے گھورتے ہو۔
روغنی زورِ خطابت صرف کر کے
رات کو سونے سے پہلے نیم بالغ
نازنینانِ حرم پر خوں چکاں چابک سواری
آئے دن تم کو سلامی دینے والی
خارشی سہ سرخیوں میں نشتروں کی نیک نامی
سائرن اور سیٹیاں
درسی کتب کے ہر صفحے پر

ظالم بادشاہ رخصت ہو جاتے ہیں، ہمارا ظالم بادشاہ بھی رخصت ہوا لیکن 5 جولائی 1977ء کے دن اس نے دیوانگی، عدم رواداری اور نفرت کے جس دائرے کو کھینچنے کا آغاز کیا تھا، یکم جولائی 2010ء کو اس کی تکمیل ہوگئی ہے۔

آج کے دہشت گردوں کو صرف مکانوں، چائے خانوں، حجروں اور اوطاقوں میں نہ ڈھونڈیئے۔ ان کی کھیتیوں کے بیج ان ذہنوں اور نصابی کتابوں سے چنئے کہ زہریلی بوٹیاں آخر کار چننی ہی پڑتی۔

☆☆☆

دہشتگردی اور میری خوش فہمی

حمید احمد سیٹھی

(روزنامہ ایکسپریس، کراچی)

میاں صاحب کے لہجے میں غصے کے بجائے حیرت کا عنصر غالب تھا جب ہم چند دوستوں کو بتا رہے تھے کہ برٹش ایمبیسی نے ان کے ویزے کی درخواست مسترد کر دی ہے۔ میاں صاحب گزشتہ چالیس برس سے بیرون ملک بغرض سیر و تفریح کاروبار اور علاج جاتے رہتے ہیں اور دو ماہ قبل ہی خرابی صحت کا شک پڑنے پر پندرہ روز سنگاپور میں رہ کر میڈیکل چیک اپ کروا کر واپس آئے تھے۔ ان کے پاسپورٹوں کی تعداد اتنی ہے کہ بمشکل ایک ہاتھ میں آتے ہیں۔ کئی دوستوں نے اپنے اپنے تجربے کی بنیاد پر ان کا ویزہ reject ہونے کی تاویل کر لی تو میں نے ہنستے ہوئے ان کو تجویز دی کہ دوبارہ پچاس ہزار روپے فیس جمع کروا کر اپلائی کریں ویزہ مل جائے گا۔ ایک دوست نے پوچھا کیا ویزہ افسر تم ہو جو اتنے اعتماد سے کہہ رہے ہو۔ میں نے جواب دیا ان دنوں ویزہ reject ہونے کی ایک وجہ درخواست دہندہ کا غیر معمولی امیر ہونا بھی ہے۔ جس ویزہ افسر نے میاں صاحب کی آٹھ دس کروڑ روپے کی بینک اسٹیٹمنٹ پڑھی اور کاروبار کے کاغذات کی پڑتال کی ہے، اسے اندازہ ہو گیا ہوگا کہ یہ ایسی اسامی ہے کہ اس نے دوبارہ ضرور ویزہ اپلائی کرنا ہے اور وہ دوبارہ ویزا فیس دینا بھی با آسانی افورڈ کر سکتا ہے لہٰذا میاں صاحب کا ویزہ ریجیکٹ ہونے کی وجہ سے میری دانست میں ان کا جرم امیری ہے۔ ویسے بھی کئی سفارت خانوں کا خرچہ اب ویزہ فیسوں ہی سے اور بصورت خسارہ ایمبیسی بجٹ دو دوبارہ ویزہ فیس وصول کرنے سے پورا کیا جا سکتا ہے۔

میاں صاحب کو مشورہ دے کر میں نے گھر پر اپنا پاسپورٹ دیکھا تو معلوم ہوا کہ امریکا کے موجودہ ویزہ پر میں نے ابھی تک سفر نہیں کیا تھا اور اس کے ایکسپائر ہونے میں صرف تین ماہ رہ گئے ہیں۔ اب میں نے میاں صاحب سے مشورہ طلب کیا تو انہوں نے بتایا کہ اگر ان کا دیا ویزہ بغیر استعمال کئے رہ جاتے تو امریکی ویزہ افسر بھی ناراض ہو کر آئندہ ویزہ دینے میں انکاری فیصلہ کر کے ڈبل جرمانے والی پالیسی کو ترجیح دیتے ہیں۔ چنانچہ میں نے فیصلہ کیا کہ میاں صاحب جیسا خمیازہ بھگتنے کی بجائے ٹکٹ پر رقم خرچ کر دی جائے۔ یہی وجہ ہے کہ گزشتہ بدھ کے روز میرا کالم لکھنے کا پہلا ناغہ ہوا اور میں براستہ دوحہ، قطر سترہ گھنٹے کے ہوائی سفر کے بعد اس وقت لاہور سے ملتے جلتے موسم والے شہر ہیوسٹن کے علاقے Spring میں بیٹھا ہوں جہاں طارق حمید کی رہائش ہے۔ دوحہ ایئرپورٹ داخلے اور امریکا کے لئے وہاں سے جہاز میں سوار ہونے سے قبل تمام مسافر جوتے، بیلٹ اتروا اور پرس، موبائل، کرنسی نکلوا کر سکینر سے گزارے گئے لیکن ہیوسٹن (امریکا) ایئرپورٹ سے باہر نکلنے میں کوئی دشواری نہیں ہوئی۔ انگلیوں، انگوٹھوں اور چہرے کی تصاویر تو

تری لیکن امیگریشن اہلکار اپنا روایتی فقرہ Have good time کہنا نہ بھولا۔ معلوم ہوتا ہے کہ امریکیوں کو دوحہ (قطر) پر دوبارہ ہونے والی سیکورٹی پڑتال پر اعتماد ہے۔ میں نے لاہور سے ٹن پیکنگ کروا کر امریکا میں مقیم بیٹے بیٹی کے لئے رحیم یار خان والے دوست چوہدری منیر اور نواب فاروق کی طرف سے آئے آم انور رٹول اور چونسہ امریکا لے جانے کی بابت مشورہ کیا تو پی آئی اے کے رانا ادریس نے بتایا کہ ایک ماہ کے دوران اسی قسم کا شوق فرمانے والے تین پاکستانیوں کے آموں میں سے ہیروئن برآمد ہو چکی ہے۔ یہ سن کر میری خواہش نے وہیں دم توڑ دیا جبکہ بارہ سال قبل میں نے اپنے نیوجرسی میں مقیم عزیز کے لئے لاہور سے چونسے کے آموں کی گودے والی قاشیں بارہ ڈبوں میں ٹن پیک کروا کے بھیجی تھیں اس پر مجھے ایک گیت کا مصرعہ یاد آ گیا:

کبھی ہم خوبصورت تھے......اور اب؟

امریکا میں آ بسنے والے کچھ پرانے دوستوں نے جمعرات کی شب لاہور میں ہونے والے ایک اندوہناک سانحہ کی خبر سنا کر مجھے شرمسار کر دیا۔ میں امریکا آ کر انہیں ایک ہفتے سے یہی باور کرا رہا تھا کہ حکومت دہشت گردوں کے ٹھکانے تلاش کر چکی ہے اور اب وہ خودکش بمباروں کی تربیت گاہوں کو بہت جلد بے نقاب و ملیامیٹ کرے گی۔ میرے ان دوستوں کا اصرار تھا کہ حکومت کو یقیناً تمام معلومات حاصل ہیں لیکن وہ دہشت گردوں کا نیٹ ورک توڑنے کے بجائے اپنے گھٹیا مفادات کے پیش نظر قطعی غیر سنجیدہ ہے۔ دربار داتا گنج بخش جہاں دنیا بھر سے زائرین آتے، نوافل و نماز ادا کرتے اور سکون قلب حاصل کرتے ہیں، خودکش بمباروں کا نشانہ بنا، وہاں پچاس زائرین شہید اور پونے دوسو کے لگ بھگ زخمی ہوئے ہیں۔ ساری دنیا نے یہ خونیں مناظر جو سی سی ٹی وی کی ریکارڈنگ میں آئے، بار بار چینلز پر دیکھے۔ یہاں کوئی ماننے کو تیار نہیں کہ یہ محض دربار پر موجود سیکورٹی عملے کی غفلت و نااہلی کا نتیجہ ہے۔ اسے لوگ مکمل کرسیکورٹی کے انتظامات کی ناکامی اور ان کی ذمے داری قرار دیتے ہیں، جن کے ہاتھوں میں عنان حکومت ہے۔

میرے نادان دوست مجھے ازراہ ہمدردی سمجھانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ اب آ گئے ہو تو مرنے کے لئے واپس مت جاؤ۔ وہ محمد علی جناح کا پاکستان نہیں رہا، وہاں تو مسجدیں، امام بارگاہیں، پولیس کے تھانے، فوج کے ہیڈکوارٹر، ہوٹل، مارکیٹیں، عدالتیں، بازار، بے نظیروں کی جلسہ گاہیں، اقلیتوں کی عبادت گاہیں، اسپتال، بچوں کے اسکول اور صوفیاء کے مزار بھی محفوظ نہیں رہے۔ وہاں تو محافظ اور امن قائم رکھنے کے ذمے دار بھی بلٹ پروف گاڑیوں میں شوٹروں اور ایمبولینسوں کے جلوں میں اپنی محفوظ پناہ گاہوں سے نکل کر باہر آتے اور بلٹ پروف اسکرینوں کے پیچھے کھڑے ہو کر عوامی خطاب کرتے ہیں۔ میں انہیں جواب دیتا ہوں کہ فرشتہ اجل ہی تو خود میرا محافظ ہے۔ میں بچہ تھا تو اپنے بزرگوں کے ہمراہ ہجرت کر کے پاکستان آیا۔ دہشت گردوں، تنگ نظروں اور مفاد پرستوں نے جو نفرت اور جہالت کی فصل بوئی تھی وہ اگرچہ پک چکی ہے لیکن اسے جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کا جذبہ اور عزم رکھنے والے اگر اس وقت اکٹھے نہ ہوئے تو میرا پاکستان جہنم سے بدتر ہو جائے گا۔ اس وقت پاکستان کی سول سوسائٹی خواب غفلت سے جاگنا شروع ہو چکی ہے۔ ہم سب مل کر اس سوچ کے کینسر کا علاج کریں گے جو پاکستان کو دارالامان اور محمد علی جناح کی سوچ کا امین بنائے گا۔

☆☆☆

کاش! میاں صاحب ایسا نہ کہتے

لطیف چوہدری

(روزنامہ ایکسپریس، کراچی)

میرا ارادہ عوام کے نمائندوں کی جعلی ڈگریوں پر لکھنے کا تھا لیکن حضرت داتا گنج بخش کی درگاہ کو بدبختوں نے خون سے رنگین کر کے دل میں ایسا گھاؤ لگایا ہے کہ ٹیسیں کم ہونے کا نام ہی نہیں لیتیں۔ میاں محمد نواز شریف نے جب یہ فرمایا کہ طالبان سے مذاکرات کئے جانے چاہئیں تو زخم مزید گہرے ہو گئے۔ مجھے یاد ہے انہوں نے اپنے دوسرے دور حکومت میں بھی اعلان کیا تھا کہ ہم ملک میں طالبان کا نظام نافذ کریں گے۔ ایسا لگتا ہے کہ خونریز واقعات بھی ان کے فکر و فلسفے میں کوئی تبدیلی نہیں لا سکے یا ان کے اردگرد موجود انتہا پسندوں نے ان کی سوچ پر غلبہ حاصل کر رکھا ہے اور وہ ان کے حصار سے باہر نکلنے کی کوشش بھی نہیں کر رہے۔

طالبان کی حقیقت سمجھنے کے لئے تھوڑا سا ماضی میں جانا پڑتا ہے، چلیں چلتے ہیں۔ افغانستان سے سوویت افواج کی واپسی کے بعد نام نہاد مجاہدین تخت کابل پر قبضے کے لئے آپس میں لڑ پڑے۔ پاکستانی اسٹیبلشمنٹ حزب اسلامی کے قائد گلبدین حکمت یار کی پشت پناہی کر رہی تھی۔ دائیں بازو کی پاکستانی اشرافیہ کو امید تھی کہ اگر کابل پر حکمت یار کی حاکمیت قائم ہو جاتی ہے تو ان کی وسط ایشیائی ریاستوں تک رسائی ممکن ہو جائے گی اور حکمت یار ڈیونڈ لائن کو بین الاقوامی سرحد کے طور پر بھی تسلیم کر لے گا۔ لیکن حزب اسلامی احمد شاہ مسعود کی ملیشیا کا مقابلہ نہ کر سکی۔ یوں کابل میں برہان الدین ربانی کی قیادت میں تاجک، ازبک غلبہ والی پاکستانی مخالف حکومت قائم ہو گئی۔ ربانی برائے نام تھے، اصل طاقت احمد شاہ مسعود، دوستم، کریم خلیلی، مارشل فہیم اور اسماعیل خان کے پاس تھی۔

محترمہ بے نظیر بھٹو کے دور میں وزیر داخلہ نصیر اللہ بابر کی مشاورت سے پاکستانی اسٹیبلشمنٹ نے طالبان کی حمایت کا فیصلہ کر لیا۔ چنانچہ 1994ء سے 2001ء تک پاکستان پشتون طالبان کو مستقل طور پر عسکری، سفارتی اور اقتصادی مدد پہنچاتا رہا، پاکستانی پالیسی سازوں کی سوچ یہ تھی کہ طالبان ایک ایسی قوت بن سکتے ہیں جو افغانستان میں خانہ جنگی کے بعد امن کی ضمانت ثابت ہوں گے اور پاکستان وہی مقاصد حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے گا جن کی امید حکمت یار سے باندھی گئی تھی۔

لیکن طالبان نے بھی اسلام آباد کو مایوس کیا۔ وہ کابل پر قابض تو ہو گئے لیکن انہوں نے بتدریج پاکستان کی ترجیحات اور مفادات کو اہمیت دینا چھوڑ دیا۔ پاکستان کو کسی حد تک جو کامیابی ملی وہ یہ تھی کہ طالبان کی موجودگی میں بھارت افغانستان سے دور رہا لیکن اس کے شمالی اتحاد والوں سے گہرے مراسم قائم رہے۔ میرے خیال میں اس کے سوا پاکستان کو کچھ حاصل نہیں ہوا۔ وسط ایشیا تک رسائی اور ڈیورنڈ لائن کا معاملہ پہلے سے زیادہ الجھ گیا۔ یوں پاکستان میں مسلمان بھائی بھائی کا نعرہ لگانے والوں کی امیدوں پر پانی پھر گیا۔

طالبان نے پاکستانی فرقہ پرست دہشت گردوں اور مجرموں کو تحفظ فراہم کرنا شروع کر دیا۔ کہا جاتا ہے کہ پاکستانی حکومت نے بعض مجرموں کو حوالے کرنے کی درخواست کی لیکن اسے رد کر دیا گیا۔ سیکولر اور قوم پرست افغانوں کی طرح طالبان کے حلقوں سے بھی ایسی آوازیں ابھرنا شروع ہو گئیں کہ پاکستان کے قبائلی علاقوں، پورے صوبہ سرحد اور بلوچستان کے علاقوں پر افغانستان کا حق ہے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ طالبان پاکستان کے لئے دردِ سر بنتے گئے۔

پاکستان کی اسٹیبلشمنٹ اور طالبان قیادت کے درمیان دراڑ اس وقت پیدا ہوئی جب اسامہ بن لادن اور ان کے ساتھیوں کا اثر و رسوخ بڑھنا شروع ہوا۔ خطرے کی گھنٹی اس وقت بجی جب القاعدہ نے کینیا اور تنزانیہ میں امریکی سفارت خانوں پر حملے کیے۔ نتیجتاً امریکا نے خوست میں القاعدہ کے خفیہ ٹھکانوں پر کروز میزائلوں کی بارش کر دی۔

پاکستانی اسٹیبلشمنٹ کے ایک حصے کو یقین ہو گیا کہ طالبان القاعدہ کے زیر اثر آ چکے ہیں۔ اس کا دوسرا ثبوت اس وقت سامنے آیا جب بامیان میں گوتم بدھ کے تاریخی مجسموں کو تباہ کیا گیا اور ایک منصوبے کے تحت پروپیگنڈہ کیا گیا کہ یہ سب کچھ پاکستان کی شہ پر کیا گیا ہے۔ بالآخر ستمبر 2001ء میں ورلڈ ٹریڈ سینٹر کا الیہ رونما ہو گیا۔ اس وقت پاکستان کے پاس اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں تھا کہ وہ طالبان کو ان کے حال پر چھوڑ دے۔ پاکستان نے ملا عمر اور ان کے ساتھیوں کو آنے والی تباہی سے آگاہ کیا اور مناسب راستے کی نشاندہی بھی کی لیکن اسے ٹھکرا دیا گیا۔

پاکستان نے حکمت یار اور بعد ازاں طالبان کی اندھی حمایت کر کے اپنا بھاری نقصان کیا۔ بھارت سے بچاؤ کے لئے جو حکمت عملی اختیار کی گئی، وہ الٹی پڑ گئی۔ 1990ء کی دہائی میں ازبکستان، تاجکستان، ترکمانستان، چین (صوبہ سنکیانگ) روس (چیچنیا داغستان) وغیرہ میں بھی عسکریت پسندوں نے شورشیں برپا کرنا شروع کر دیں۔ ان ریاستوں نے براہ راست پاکستان کو ذمے دار قرار دیا۔ ازبکستان کے صدر کریموف نے تو پاکستان پر ازبک عسکریت پسندوں کو تربیت دینے کا الزام عائد کیا۔

1980ء کی دہائی میں چیچن، یوغور، تاجک، ازبک اور عرب عسکریت پسندوں نے افغانستان میں روسی مداخلت کے دوران امریکا، مغرب اور عرب ریاستوں کی سرپرستی میں پاکستان میں قائم تربیتی مراکز سے عملی تربیت حاصل کی تھی۔ جونہی روسی فوجوں کی وطن واپسی شروع ہوئی مذکورہ خطوں کے عسکریت پسندوں نے پاکستان میں پناہ حاصل کر لی۔ بعض نے قبائلی علاقوں میں شادیاں کر کے مستقل رہائش قائم کر لی۔ اس طرح ان عسکریت پسندوں کو پاکستانی تنظیموں اور مقامی طالبان کی حمایت حاصل ہو گئی اور انہوں نے دینی مدارس میں داخلے تک ممکن بنا لئے بلکہ انہیں جماعت اسلامی اور جمعیت علمائے اسلام جیسی مذہبی جماعتوں کی سرپرستی بھی حاصل ہو گئی۔ یہی وہ گروہ ہیں جو آج پاکستان کے لئے وبال جان بن گئے ہیں۔ پنجاب میں جن کالعدم تنظیموں کے نام سامنے آ رہے ہیں، یہ دراصل میں القاعدہ اور طالبان کے ذیلی ونگ بن چکے ہیں اور وہ پاکستانی اسٹیبلشمنٹ کے کنٹرول سے باہر ہو چکے ہیں۔ اب وہ پاکستان کے مفادات کے لئے نہیں، بلکہ اپنے نظریاتی آقاؤں کے مفادات کا تحفظ کر رہے ہیں۔ میاں نواز شریف نے جب طالبان

سے مذاکرات کا مشورہ دیا تب انہیں یہ بھی بتانا چاہیے تھا کہ کون سے طالبان سے مذاکرات کرنے چاہئیں۔ کیا پاکستان کو حقانی گروپ سے رحم کی بھیک مانگنی چاہیے، یا حافظ گل بہادر کو آقا مان لینا چاہیے۔ حکیم اللہ محسود سے مذاکرات کرنے چاہئیں یا فضل اللہ سے کیونکہ طالبان تو یہی کہلاتے ہیں۔ باقی سب تو کوئی جیش محمد ہے، سپاہ صحابہ یا لشکر طیبہ ہے، یہ لوگ پہلے ہی کسی نہ کسی شکل میں حکومت میں شامل ہیں۔ مجھے سید منور حسن، مولانا فضل الرحمٰن یا عمران خان سے تو کوئی خوش گمانی نہیں لیکن میاں صاحب آپ نے تو دل چھلنی کر دیا۔ کاش! آپ مذاکرات کے بجائے یہ کہتے کہ ہم قاتلوں کو ان کے انجام تک پہنچائیں گے۔

☆☆☆

مولانا کے منہ میں اندرا گاندھی کی زبان

تنویر قیصر شاہد

(روزنامہ ایکسپریس کراچی، 19 جولائی 2010ء)

ایک ہی دن میں دو دو چھکے لگے ہیں۔ ہمیں قومی سطح پر یہ دن بھی دیکھنا نصیب ہونا تھا؟ افغانستان ایسے ملک کے مفاد میں ہمیں امریکی دباؤ پر ایک ایسے معاہدے پر دستخط کرنا پڑے ہیں جس میں افغانستان کے ساتھ بھارت کے بھی مفادات وابستہ ہیں۔ اس معاہدے کو "پاک افغان ٹرانزٹ ٹریڈ" کا نام دیا گیا ہے۔ 18 جولائی کو اسلام آباد میں ہمارے وزیر اعظم گیلانی صاحب اور امریکی وزیر خارجہ ہیلری کلنٹن کی موجودگی میں اس دل آزار معاہدے پر دستخط کیے گئے۔ پاکستان کی طرف سے مخدوم امین فہیم اور افغانستان کی طرف سے انوار الحق نے معاہدے کی دستاویزات پر دستخط ثبت کیے۔ کیا اسے "سرنڈر" کا عنوان دیا جاسکتا ہے؟ کہ پاکستان نے سب کچھ جانتے ہوئے اور اس حقیقت کے باوجود کہ ہمارے بعض حساس ادارے اس معاہدے کے بارے میں اپنے شدید تحفظات رکھتے ہیں، افغان اور بھارتی مفادات کے حامل اس معاہدے پر دستخط کر دیے۔ گزشتہ چند ہفتوں کے دوران اسلام آباد کی فضاؤں میں سرگوشیاں سنائی دے رہی تھیں کہ ایسا معاہدہ وقوع پذیر ہونے والا ہے۔ اسی کی بو سونگھ کر ہم نے 15 جولائی 2010ء کو انہی صفحات پر کالم لکھا تھا جس میں خبردار کیا گیا تھا کہ پاک افغان ٹرانزٹ ٹریڈ معاہدہ ہونے والا ہے جو ہمارے مالی اور اسٹریٹیجک مفادات کے منافی ہوگا۔ اس لئے احتیاط ضروری ہے لیکن اسے درخور اعتنا نہ سمجھا گیا۔ پیپلز پارٹی کی حکومت کے بارے میں ویسے بھی کہا جاتا ہے کہ اخبارات اور مختلف ٹی وی چینلز پر جو کچھ شائع اور نشر ہوتا ہے، یہ حکومت ان سب سے بے پروا اور بے اعتنا رہتی ہے۔ اوپر سے ہیلری کلنٹن آ گئیں پھر "ملکہ عالیہ" کے سامنے بھلا کون اور کیسے لب کشائی کرتا۔

عجب طرفہ تماشا ہے، معاہدے میں کہا گیا ہے کہ افغانستان اپنی مصنوعات بھارت کو برآمد کر سکے گا۔ افغانستان ایک برباد شدہ ملک ہے۔ وہاں کوئی کارخانہ ہے، نہ زراعت۔ پوچھا جاسکتا ہے کہ پھر افغانستان اپنی کون سی مصنوعات بھارت کو بھیج سکے گا؟ یوں کہا جاسکتا ہے کہ امریکا نے محض افغانستان اور بھارت کو نوازنے اور پاکستان کے مفادات کو زک پہنچانے کے لئے پاکستان سے اس معاہدے کی دستاویزات پر دستخط کروائے ہیں۔ اگر سرکاری عمال اور حکمران برا نہ مانیں تو یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ وہائٹ ہاؤس نے اپنی وزیر خارجہ کے توسط سے پاکستان کے گلے پر انگوٹھا رکھ کر پاک افغان ٹرانزٹ ٹریڈ معاہدے پر دستخط کروائے ہیں۔ بھارت کو اس معاہدے سے کتنا فائدہ ہوگا، اس کے بارے میں ایکسپریس کے رپورٹر جناب اشتیاق حسین نے انکشاف کرتے ہوئے بتایا کہ پاکستان سے تین ارب ڈالر کی افغان مارکیٹ بھارت لے گیا ہے اور اس معاہدے سے اسلام آباد میں مقیم مغربی سفارت کار کتنے خوش ہیں کہ

بھی کو بھارتی خوشی مطلوب ہے؟ اس کا اندازہ ایک مثال سے لگایا جا سکتا ہے۔ 18 جولائی کی شام برطانوی ہائی کمیشن میں برطانوی مسلمان سیاستدان محترمہ سعدیہ وارثی کے اعزاز میں ایک ڈنر کا اہتمام کیا گیا تھا۔ ہم بھی مدعو تھے۔ وہیں برطانوی ہائی کمشنر جناب ایڈم تھامسن سے ملاقات ہوگئی۔ انہوں نے مسکراتے ہوئے گرمجوشی سے مصافحہ کیا تو ہم نے پوچھا: جناب عالی! پاک افغان ٹرانزٹ ٹریڈ معاہدے پر آپ کا تبصرہ؟ وہ مزید زور سے مسکرائے اور بولے "یہ ابھی آغاز ہے اور یہ ایک شاندار فیصلہ ہے"

واقعہ یہ ہے کہ اس معاہدے سے پاکستان کو ایک دھچکا لگا ہے لیکن ہم سہہ گئے ہیں اور پاکستان کے 18 کروڑ عوام کے 99 فیصد حصے کو معلوم ہی نہیں ہے کہ ان کے ساتھ امریکا نے کیا حال کیا ہے۔ ابھی ہم اس دھچکے کی شدت کے حصار ہی میں تھے کہ بھارت کے ایک سیاسی مولانا صاحب نے پوری پاکستانی قوم کو دوسرا دھچکا دیا ہے۔ یہ مولانا صاحب دیوبندی مسلک کے حامل ہیں۔ ان کے اسلاف نے بھی پاکستان بننے کی مخالفت کی تھی اور ان کے اخلاف بھی پاکستان کے وجود کو ایک آنکھ برداشت نہیں کر رہے۔ ان صاحب کا اسم گرامی ہے "مولانا محمود احمد مدنی" آنجناب نے ایکسپریس نیوز کے معروف پروگرام فرنٹ لائن کو انٹرویو دیتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے کہ "دوقومی نظریہ غلط تھا۔ ہم نے تقسیم کے وقت بھی اس کی مخالفت کی تھی، اب بھی کر رہے ہیں۔ بمبئی حملوں میں پاکستانی ایجنسیاں شامل ہیں۔ کشمیر کی جنگ جہاد نہیں بلکہ سیاسی لڑائی ہے۔ ہمارے آباؤ اجداد نے قائداعظم کے نظریہ (پاکستان بنانے کے حوالے) سے اختلاف کیا تھا۔ کشمیریوں کے احتجاج کرنے کا طریقہ درست نہیں۔"

مدرسہ دیوبند کی آنکھ میں کل بھی پاکستان اور بانی پاکستان کانٹے کی طرح کھٹکتے تھے اور 63 سال گزرنے کے باوجود آج بھی کھٹک رہے ہیں۔ پاکستان میں بھی ان کی ذریت موجود ہے۔ یاد رکھا جائے کہ سب پاکستانیوں کو سب سے پہلے پاکستان اور بانی پاکستان کی حرمت عزیز ہے۔ مولانا محمود مدنی نے دوقومی نظریہ کو غلط قرار دینے اور تشکیل پاکستان کی مخالفت میں جو بیان دیا ہے، اس کا اگر غور سے جائزہ لیا جائے تو واضح ہوتا ہی کہ مولانا مدنی دراصل وہی زبان استعمال کر رہے ہیں جو سابق بھارتی وزیراعظم اندرا گاندھی کرتی تھیں۔ یہ وہی اندرا تھی جس نے 1971ء میں پاکستان پر زبان طعن دراز کرتے ہوئے کہا تھا "آج ہم نے خلیج بنگال میں دوقومی نظریہ کو غرق کر دیا ہے" اس دوقومی نظریہ جس کی بنیاد پر پاکستان کی عمارت استوار کی گئی، سے بھارتی ہندوؤں کو بہت تکلیف ہوتی ہے۔ نہ جانے مولانا محمود احمد مدنی بھی اس آزار میں کیوں مبتلا ہو گئے ہیں؟ کیا ہم کہہ سکتے ہیں کہ آنجناب نے دوقومی نظریہ، جہاد کشمیر، تشکیل پاکستان اور حضرت قائداعظم کی مخالفت میں جو کچھ کہا ہے، وہ دراصل بھارتی خفیہ ایجنسی "را" کی پڑھائی گئی پٹی ہے؟

اگر کشمیر کی تحریک آزادی جہاد نہیں ہے تو پھر "جیش محمد" ایسی تنظیموں کا کیا بنے گا جو جہاد کشمیر کو اپنا جزو ایمان بنائے بیٹھی ہیں؟ اور جو مولانا محمود احمد مدنی کے ہم مسلک بھی ہیں؟ لشکر طیبہ کس بنیاد پر مقبوضہ کشمیر میں برسرپیکار رہی ہے؟ حضرت مولانا محمد مدنی نے یہ بھی "ارشاد" فرمایا ہے کہ بھارتی مسلمانوں کی حالت پاکستانیوں سے بہتر ہے۔ اس سلسلے میں ہم حضرت کو ایک واقعہ یاد دلانا چاہتے ہیں۔ جناب محمود مدنی کے بزرگ مولانا اسعد مدنی کچھ عرصہ قبل بھارت سے پاکستان آیا کرتے تھے۔ وہ لاہور، گوجرانوالہ، کراچی وغیرہ سے

زکوۃ کے پیسے اکھٹے کرتے اور ان رقوم کو لاہور کی ایک سوڈا فیکٹری کے مالک کے ہاں بطور امانت رکھواتے جاتے۔ جب خاصی رقم اکٹھی ہوجاتی تو اپنے دوستوں کے توسط سے یہ رقم بھارت مدرسہ دیوبند لے جاتے۔ کیا مولانا محمود مدنی سے پوچھا جاسکتا ہے: قبلہ! اگر بھارتی مسلمانوں کی حالت پاکستانیوں سے بہتر ہے تو آپ کے بزرگ چندے کے حصول کے لئے پاکستان کیوں آیا کرتے تھے؟

پاکستان میں یہ ریت روایت رہی ہے کہ جب بھی کسی شخص نے ان کے نام نہاد جہاد سے انکار کیا، یہ (دیوبندی) مولوی لوگ لٹھ لے کر اس کے پیچھے پڑ جاتے ہیں۔ اسے کافر تک قرار دینے سے نہیں چوکتے۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ اب جب کہ مولانا محمود احمد مدنی نے جہاد کشمیر کے خلاف فتویٰ دیا اور کشمیریوں کی جنگ آزادی سے انکار کیا ہے تو جماعت اسلامی کے قاضی حسین احمد صاحب اور سید منور حسن صاحب، جماعت الدعوہ (سابق لشکر طیبہ) کے پروفیسر حافظ محمد سعید صاحب، جیش محمد کے مولانا مسعود اظہر صاحب "مفتی اعظم پاکستان" جناب تقی عثمانی صاحب اور جمعیت علمائے اسلام کے مولانا فضل الرحمٰن صاحب اور مولانا سمیع الحق صاحب کی مبارک اور مسعود زبانوں سے مولانا محمود احمد مدنی کے بارے میں ایک لفظ تک ادا نہیں ہوسکا۔ گویا ان سب حضرات کو پاکستان کے بجائے اپنی ہم مسلک شخصیات عزیز تر ہیں۔ اس سے قبل بھارت ہی کے ایک اور عالم دین مولانا وحید الدین خان صاحب نے اپنے جریدے "الرسالہ" اور اپنی تقاریر میں جب بھی جہاد کشمیر کے خلاف کوئی لفظ لکھا اور ادا کیا، یہ پاکستانی علماء ان کے خلاف فتوے صادر فرمانے لگے، انہیں بھارتی اسٹیبلشمنٹ کا ایجنٹ کہا گیا اور ان کے خلاف کتابیں تک لکھ ماری گئیں لیکن صد افسوس کہ اب مولانا محمود احمد مدنی نے پاکستان، دوقومی نظریہ، قائداعظم اور جہاد کشمیر کے خلاف بیان بازی کی ہے تو ساری زبانوں کو قفل لگ گیا ہے۔ کوئی اس خاموشی کی وجہ بیان کرسکتا ہے؟

مذاکرات کا مطالبہ کیوں؟

ایاز خان

(روزنامہ ایکسپریس کراچی، 6 جولائی 2010ء)

داتا صاحب کے مزار پر حملہ کرنے والوں کے خلاف اعلان جنگ کرنے کا وقت ہے اور میاں نواز شریف ان سے مذاکرات کی بات کر رہے ہیں۔ ان سے مذاکرات کیوں کئے جائیں۔ ہمارے سیاستدان سوگوار عوام کے زخموں پر مرہم رکھنے کے بجائے انہیں اور زیادہ دکھی کر رہے ہیں۔ میاں صاحب کہتے ہیں کہ ملک میں امن قائم کرنے کے لئے حملہ آوروں سے مذاکرات ضروری ہیں۔ انہیں یقیناً معلوم ہوگا کہ ماضی میں دہشت گردوں کے ساتھ بات چیت کبھی کامیاب نہیں رہی۔ مذاکرات کی آڑ میں یہ لوگ اور زیادہ مضبوط ہوتے گئے اور آج حالت یہ ہے کہ ان سے کچھ بھی محفوظ نہیں۔ میاں صاحب کہتے ہیں کہ دہشت گرد اپنے ٹارگٹ سیٹ کرنے میں خود مختار ہیں۔ حیرت ہے مسلم لیگ (ن) ملک کی دوسری بڑی جماعت ہے اور اس کے قائد دہشت گردوں کے سامنے بے بسی کا اظہار کر رہے ہیں۔ نواز شریف صاحب معاف کیجئے گا، مذاکرات کی تجویز کے لئے یہ مناسب وقت نہیں تھا۔ آپ اس قسم کے مشورے دینے والے مشیروں سے اپنی جان چھڑائیں ورنہ مزید نقصان اٹھانا پڑے گا۔

حضرت علی ہجویری نے اس خطے میں اسلام اپنی روحانی تعلیمات سے پھیلایا۔ انہوں نے زور زبردستی سے جہالت کے اندھیروں میں روشنی نہیں پھیلائی۔ انہوں نے صرف محبت کا پیغام دیا اور یہ پیغام بلاامتیاز، مذہب وملت اور رنگ ونسل تھا۔ داتا دربار میں آنے والے دوسروں کو بھی محبت کا درس ہی دیتے رہے ہیں لیکن ظالموں نے ایسا ظلم کمایا ہے جس میں کروڑوں مسلمانوں کے دل زخمی کر دیے ہیں۔ ایک دوست کہہ رہا تھا کہ ہزار سال کی تاریخ میں پہلی بار ایسا ہوا کہ داتا دربار کے احاطے میں خودکش حملے کے اگلے چند روز سیکڑوں غریب بھوکے سوئے۔ اس سے پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا کہ کوئی روٹی کی تلاش میں یہاں آیا اور بے مراد لوٹ گیا۔ پورے پاکستان سے یہاں زائرین آتے ہیں۔ کسی کو یہ غم نہیں ہوتا کہ انہیں کھانا نہیں ملے گا۔ جو یہاں پہنچا اس کے پاس پیسے ہیں یا نہیں لیکن وہ بھوکا نہیں سویا۔ یہی حضرت علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کی درگاہ کا اعزاز ہے۔ لوگوں کی عقیدت کا یہ عالم ہے کہ سیکڑوں میل سے پیدل دربار کی زیارت کے لئے آتے ہیں۔ ان کے ہمراہ بچے، بوڑھے اور خواتین بھی ہوتی ہیں لیکن وہ ننگے پاؤں بڑی خوشی سے پیدل چلتے ہوئے یہاں پہنچتے ہیں اور یہاں آکر شکرانے کے نوافل ادا کرتے ہیں۔

دہشت گرد جو خود کو طالبان کہتے ہیں کس مذہب کے پیروکار ہیں۔ یہ میری سمجھ سے باہر ہے۔ وہ کون سا مذہب ہے جو بے گناہوں کا خون بہانے کی اجازت دیتا ہے۔ ان کے حملوں میں معصوم لوگ مارے جاتے ہیں۔ ان کی وجہ سے ہزاروں خاندان بھوکے

مرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ ان کے کسی لیڈر سے پوچھا جائے، تم لوگ بے گناہوں کو کیوں مارتے ہو تو ان کا جواب ہوتا ہے یہ سب جہنمی ہیں۔ ان کا یہی انجام ہونا چاہئے۔ اگر ان سے کوئی یہ پوچھے کہ نوجوان بزرگ تمہارے بقول جہنمی ہیں انہیں تم اس لئے مار دیتے ہو تو پھر معصوم بچوں کا کیا قصور ہے؟ تب ان کا جواب یہ ہوتا ہے کہ اس غیر اسلامی معاشرے میں پیدا ہونے والے یہ بچے بڑے ہو کر گناہ گار ہو جاتے ہیں، اس لئے ہم نے انہیں مار کر جنت میں پہنچا دیا ہے۔ کیا استدلال ہے؟ جنت کے یہ ٹھیکیدار از خود اس مرتبے پر فائز ہو چکے ہیں اور ہمارے سیاسی اور مذہبی لیڈر ان سے مذاکرات کا مطالبہ کرتے ہیں۔ میرے خیال میں تو انہیں ایسا کہتے ہوئے سو بار سوچنا چاہئے تھا۔ پاک فوج ان دہشت گردوں کے خلاف یکسو ہے۔ ہمارے فوجی جوان جان کی قربانی دے کر ان کے خلاف کامیاب کارروائیاں کر رہے ہیں لیکن وہ مذاکرات کا مطالبہ نہیں کرتے۔ جہاں تک افغانستان کا تعلق ہے تو امریکا اور برطانیہ مذاکرات کی بات اس لئے کرتے ہیں کہ وہ وہاں قابض ہیں اور جلد یا دیر انہیں وہاں سے جانا ہے۔ میاں صاحب ملک میں امن چاہئے تو مذاکرات کی نہیں، ان درندوں کا خاتمہ کرنے کی بات کریں۔

داتا صاحب کے عقیدت مندیوں تو پوری دنیا میں ہیں لیکن اہل لاہور کے لئے اس مزار کی عقیدت کسی بھی دوسرے سے بہت زیادہ ہے۔ لاہوریے اس حملے پر بہت دکھی ہیں۔ ان کا بس نہیں چلتا کہ وہ حملہ کرنے والوں کو تباہ و برباد کر دیں۔ لاہوریوں کا دکھ اپنی جگہ اس سانحہ پر پورا پاکستان اور دنیا میں جہاں جہاں داتا گنج بخش کے عقیدت مند موجود ہیں، وہ سب سراپا احتجاج ہیں۔ لوگوں کے جذبات مشتعل ہیں۔ دہشت گردوں نے ہزاروں قیمتیں جانیں لیں۔ بڑی بڑی دینی اور سیاسی شخصیات ان کا نشانہ بنیں لیکن اتنے بڑے پیمانے پر دکھ کا اظہار نہیں ہوا۔ دہشت گردوں کا یہ سب سے بڑا حملہ ہے، انہیں معافی نہیں ملے گی۔ مجھے یقین ہے کہ انہوں نے ایک عظیم ہستی کے دربار پر حملہ کر کے اپنی تباہی کا سامان پیدا کر لیا ہے۔ دعوے سے کہتا ہوں کہ یہ ہارے ہوئے لشکر کی کارروائی ہے۔ ان کے ہمدرد اور سرپرست بھی سن لیں، کوئی دن جاتا ہے، ان کی داستان بھی نہ ہوگی داستانوں میں۔

اتنے بڑے سانحہ کے بعد اس قوم میں اتحاد نظر آنا چاہئے تھا۔ وہ متحد قومیں ہی ہوتی ہیں جو بڑے سے بڑے چیلنج کا مقابلہ کر لیتی ہیں۔ ہماری طرح جو قومیں انتشار کا شکار ہوتی ہیں، وہ کامیابی کو ترستی رہتی ہیں۔ دہشت گردوں کے خلاف جنگ کا مثبت پہلو یہ ہے کہ اس قوم کی اکثریت ان کے خاتمے پر یکسو ہے۔ دہشت گردوں کے حامیوں کی تعداد ہر گزرتے دن کے ساتھ کم ہو رہی ہے۔ کسی قسم کے جذبات کی نمائندگی اس کے سیاستدان کرتے ہیں۔ ہمارے سیاستدانوں کی موجودہ حالت افسوسناک ہے۔ یوں نہیں ہونا چاہئے تھا کہ داتا دربار پر حملے کے بعد سیاست دان چند دن کے لئے اپنے اختلافات ایک طرف رکھتے اور حملہ آوروں کو للکارتے۔ بیک آواز انہیں ملک اور قوم کا دشمن قرار دیتے۔ لیکن افسوس! یہ آج بھی ایک دوسرے کو طعنے دے رہے ہیں۔ انہیں اپنی جان بچانے کی فکر ہے، قوم اور ملک کی فکر بالکل نہیں ہے۔ یہ بات ان کی سمجھ میں کیوں نہیں آ رہی کہ کمزوری کا مظاہرہ کیا تو یہ خود بھی محفوظ نہیں رہیں گے۔ ایک دن ان کی باری بھی آ جائے گی لیکن اس وقت کچھ نہیں ہو سکے گا۔ کسی کو انٹیلی جنس شیئرنگ نہ ہونے کا گلہ ہے اور کچھ ایک دوسرے کو نیچا دکھانے

میں لگے ہوئے ہیں۔ان میں ایسے بھی ہیں جو فوجی آپریشن کی مخالفت کر رہے ہیں۔فوجی آپریشن کا آغاز نہ ہوتا تو اب تک جو تباہی ہوتی اس کے تصور سے بھی روح کانپ اٹھتی ہے۔

کیا یہ محض اتفاق ہے کہ جناب شہباز شریف نے طالبان سے پنجاب میں حملے نہ کرنے کا مطالبہ کیا تھا اور اب ان کے بڑے بھائی ان سے مذاکرات کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ہمارے لیڈر سخت سیکورٹی میں گھومتے پھرتے ہیں۔انہیں تو کوئی خوف نہیں ہونا چاہیے۔یہ خوف تو ہم جیسے نہتوں کو ہونا چاہیے۔یہ اپنی حفاظت کے لیے سیکورٹی رکھتے بھی ہیں اور اس حوالے سے کوئی سوال پوچھا جائے تو اسے نامناسب قرار دے کر جواب دینے سے بھی انکار کر دیتے ہیں۔کوئی لیڈر اگر یہ کہتا ہے کہ اس کی جان کو کوئی خطرہ نہیں اور اس کی سیکورٹی واپس لے لی جائے تو نیک کام میں دیر نہیں ہونی چاہیے۔ہمارے بہادر لیڈر ایک ایک کر کے اپنی سیکورٹی واپس کرنے کا اعلان کریں تا کہ انہیں محفوظ بنانے والی ایجنسیاں عوام کی حفاظت کے لیے بھی کچھ کر سکیں۔دہشت گردوں کے خلاف کارروائیاں اس ملک کی بقاء کے لیے ضروری ہیں۔یہ کوئی عام لڑائی نہیں، ایک مکمل جنگ ہے۔یہ جنگ آخری مورچے کی فتح تک جاری رکھنا ہوگی۔پنجاب کے بعض علاقوں سے دہشت گردوں کی بھرتیاں ہو رہی ہیں تو وہاں بھی کارروائی کریں۔کہیں تربیتی کیمپوں کا وجود ہے تو انہیں تباہ کر دیں۔کالعدم تنظیموں کی سرگرمیاں روکنے کی بھی اشد ضرورت ہے۔یہ کسی ایک صوبے یا علاقے کا مسئلہ نہیں، پورے پاکستان کی بقاء کا معاملہ ہے۔میاں صاحب جنگ شروع ہو جائے تو اس میں فتح یا شکست ہوتی ہے، مذاکرات نہیں کیے جاتے۔

☆☆☆

داتا دربار پر دہشت گردی کا حملہ

ایکسپریس کا اداریہ

(3 جولائی 2010ء، بروز ہفتہ)

لاہور میں جمعرات کے روز رات گیارہ بجے کے قریب حضرت علی ہجویری رحمتہ اللہ علیہ المعروف داتا گنج بخش کے دربار کے اندر اور باہر یکے بعد دیگرے 3 خودکش دھماکے ہوئے جن میں 44 زائرین شہید اور 175 زخمی ہو گئے۔ ایک نجی ٹی وی کے مطابق پہلا دھماکہ تہہ خانہ میں واقع وضوخانے میں ہوا جبکہ دوسرا دھماکہ داتا دربار کے باہر گیٹ پر اور تیسرا دھماکہ دربار کے احاطے میں مزار کے قریب ہوا۔ دھماکوں کے بعد پولیس نے علاقے کو چاروں طرف سے گھیرے میں لے لیا۔ زخمیوں کو فوری طور پر اسپتالوں میں منتقل کر دیا گیا۔ دربار کے احاطے میں واقع مسجد کے وضوخانے سے ایک دستی بم برآمد کر لیا گیا جسے بم ڈسپوزل اسکواڈ نے ناکارہ بنا دیا۔ اگر یہ دستی بم پھٹ جاتا تو خودکش حملوں کی وجہ سے جو بھگدڑ مچی ہوئی تھی۔ اس کے باعث جانی نقصان کہیں زیادہ بڑھ بھی سکتا تھا۔ ایک خبر کے مطابق دو خودکش بمباروں کے سر مل گئے۔ ان کے چہرے قابل شناخت ہیں اور پولیس نے ایک دہشت گرد کی شناخت کا دعویٰ بھی کیا ہے، اس کا نام پہلے عثمان اور بعد میں رفیق بتایا گیا ہے اور یہ لاہور کے علاقے برکی روڈ کا رہائشی بتایا گیا ہے۔ ان دھماکوں کی آواز دور دراز تک سنی گئی۔ اس سانحہ کی وجہ سے جمعہ کے روز شہر بھر کی بڑی مارکیٹیں احتجاجاً بند رہیں۔ جبکہ ملک بھر میں مزارات اور دیگر اہم مقامات کی سیکورٹی سخت کر دی گئی ہے۔ صدر آصف علی زرداری، وزیراعظم سید یوسف رضا گیلانی، وزیراعلیٰ پنجاب شہباز شریف اور دیگر متعدد حکومتی عہدے داران اور اپوزیشن سے تعلق رکھنے والے ارکان نے اس واقعہ کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے داتا دربار جیسے مقدس مقام پر دھماکے کرنے والوں کو اسلام اور انسانیت کا دشمن قرار دیا اور اس سانحہ کی ٹھوس تحقیقات کرانے کے لئے کہا ہے۔ کمشنر لاہور خسرو پرویز نے میڈیا کو بتایا کہ دھماکوں کے پیچھے بڑی گھناؤنی سازش ہے جس میں مقامی لوگ آلہ کار کے طور پر استعمال ہو رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس بات کی تحقیقات کی جا رہی ہے کہ سیکورٹی میں کہاں غفلت ہوئی ہے۔ سی سی پی او اسلم ترین نے کہا کہ دربار کے باہر واک تھرو گیٹ نصب تھے۔ اس کے علاوہ مزار کی اپنی سیکورٹی بھی موجود تھی جبکہ پولیس اہلکار بھی تعینات ہیں اور دربار کے اندر داخلے کے لئے ہر شخص کو کسی نہ کسی گیٹ سے ہی داخل ہونا پڑتا ہے۔ اب اس بات کی تحقیق کروائی جائے گی کہ کس طرح واک تھرو گیٹس کی موجودگی کے باوجود خودکش جیکٹس اور بمبار اندر داخل ہو گئے۔

داتا دربار لاہور میں ہونے والے خودکش حملوں کی جتنی مذمت کی جائے، کم ہے۔ اس سانحے میں قیمتی انسانی جانوں کا ضیاع افسوس ناک ہے۔ یہ خودکش حملے جہاں اس امر کا ثبوت ہیں کہ انسانیت کے ان دشمنوں کا کوئی مذہب اور کوئی عقیدہ نہیں بلکہ یہ صرف اپنے مذموم مقاصد پر مبنی ایجنڈے کی تکمیل میں لگے ہوئے ہیں وہاں ان واقعات کے رونما ہونے سے یہ بھی واضح ہو جاتا ہے کہ تمام تر دعووں کے باوجود اہم پبلک مقامات پر سیکورٹی کے معاملات تاحال فول پروف نہیں بنائے جا سکے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وقفے وقفے سے

دہشت گرد اپنی کارروائیاں کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں جن کے نتیجے میں ہمیں مالی کے ساتھ ساتھ بھاری جانی نقصان بھی اٹھانا پڑتا ہے۔ایسے ہر سانحے کے بعد حکام کی جانب سے نہ صرف واقعے کی تحقیقات کا حکم جاری کیا جاتا ہے بلکہ سیکورٹی بھی یکدم سخت کر دی جاتی ہے لیکن جونہی کچھ روز گزرتے ہیں اور اس واقعے کی گرد بیٹھتی ہے تو سیکورٹی ہائی الرٹ رہتی ہے اور نہ اہم پبلک مقامات کی حفاظت کو ضروری تصور کیا جاتا ہے اور جونہی انتظامیہ ریلیکس ہوتی ہے، دہشت گرد پھر سے سرگرم ہو کر ایک اور کارروائی کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں اور یوں پھر سے نئے دعوے اور وعدے شروع کر دیئے جاتے ہیں جو طفل تسلیوں سے زیادہ کچھ نہیں ہوتے۔ ہر بار دہشت گردوں کا کامیاب ہو جانا ظاہر کرتا ہے کہ بہر حال ہمارے سیکورٹی انتظامات میں کوئی نہ کوئی ایسا سقم موجود ہوتا ہے، انتہا پسند جس کا فائدہ اٹھانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔غفلت اور غیر ذمے داری بہت ہو چکی، وقت آ گیا ہے کہ ملک میں جاری حالات کا گہرائی تک جائزہ لیا جائے اور ماضی میں رونما ہونے والے دہشت گردی کے واقعات کو مدنظر رکھ کر سیکورٹی کے ایسے انتظامات کیے جائیں کہ یہ انتہا پسند اپنے مذموم ایجنڈے کی تکمیل میں کامیاب نہ ہو سکیں۔اس حوالے سے ایک تجویز یہ ہے کہ جب تک یہاں سے دہشت گردوں کا مکمل خاتمہ نہیں ہو جاتا اور انتہا پسندی پر مکمل طور پر قابو نہیں پا لیا جاتا، اس وقت تک شہروں اور قصبوں میں سیکورٹی کو ہائی الرٹ رکھا جائے اور اس میں کسی بھی طور کمی نہ ہونے دی جائے۔سیکورٹی کی ناکامی کا اس سے بڑا ثبوت اور کیا ہوگا کہ دو روز قبل دہشت گردوں کی جانب سے اطلاع دی گئی تھی کہ وہ داتا دربار میں دھماکہ کریں گے لیکن اس اطلاع بلکہ دھمکی کے باوجود قانون نافذ کرنے والے ادارے فول پروف سیکورٹی کا انتظام کرنے میں ناکام رہے۔یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ دہشت گرد باقاعدہ حملے کی جگہوں کو پن پوائنٹ کر چکے اور اطلاع دے کر حملے کر رہے ہیں لیکن ہمارے قانون نافذ کرنے کے ذمے دار ادارے اس کے باوجود ان واقعات کو رونما ہونے سے روکنے میں ناکام ہو رہے ہیں۔یہ صورتحال ایک لمحہ فکریہ ہے۔پوری قوم کے لئے، حکمرانوں کے لئے اور انتظامیہ کے لئے بھی۔گزشتہ کچھ عرصے سے مختلف اطراف سے کہا جا رہا ہے کہ پنجاب میں دہشت گرد موجود ہیں اور کچھ کالعدم قرار دی گئی تنظیمیں ان کے لئے مددگار ثابت ہو رہی ہیں۔بعض حکام کے ان تنظیموں کے ساتھ رابطے کی باتیں بھی زبان زد عام ہیں۔دہشت گردوں کی جانب سے کارروائیاں بھی تسلسل سے جاری ہیں لیکن لگتا ہے کہ صوبائی حکومت نے اس مسئلے پر سنجیدگی کے ساتھ غور نہیں کیا جس کے باعث یہ معاملہ گھمبیر شکل اختیار کرتا جا رہا ہے، دہشت گردوں اور انتہا پسندوں کے حوصلے بڑھتے جا رہے ہیں اور انہوں نے ان بزرگان دین کے مزاروں کو بھی نشانہ بنانا شروع کر دیا ہے۔انتظامیہ اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کی نااہلی اور نااہلی سے زیادہ فرائض سے غفلت کھل کر سامنے آ چکی ہے،لوگ اب تحقیقات کریں گے، آہنی ہاتھوں سے نمٹیں گے، ذمے داران کو کیفر کردار تک پہنچائیں گے اور سیکورٹی سخت کر دی گئی ہے یا کر دی جائے گی، جیسی نعروں اور مذہبی بیانات سے مرعوب نہیں ہوتے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ ہوگا کچھ بھی نہیں۔یہ سب زبانی جمع خرچ ہے۔اس لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ اس سارے معاملے کی گہرائی تک جائزہ لیا جائے اور پھر کوئی ٹھوس حکمت عملی اختیار کی جائے۔اب محض طفل تسلیوں سے بات نہیں بنے گی۔ایک صوفی بزرگ کے مزار کی عمارت میں خودکش حملے ان لوگوں کے منہ پر ایک طمانچہ ہے جو کسی نہ کسی حوالے سے ان دہشت گردوں اور انسانیت کے دشمنوں کی حمایت کرتے ہیں۔ان سے پوچھا جانا چاہئے کہ انسانیت کے خون سے ہاتھ رنگنے والوں سے کسی قسم کی ہمدردی کی جا سکتی ہے؟ یہ بات طے ہے کہ آج اگر عام آدمی ان دہشت گردوں کا نشانہ بن رہا ہے تو کل کو ان کی حمایت کرنے والے بھی ان کی خوں آشامی سے بچ نہیں سکیں گے۔

اگرچہ ماضی قریب میں صوبہ خیبر پختونخوا میں رحمان بابا سمیت بعض مزارات کو دہشت گردی کا نشانہ بنایا گیا لیکن پنجاب میں یہ اپنی نوعیت کا پہلا واقعہ ہے کہ ایک مزار کو دہشت گردی کا نشانہ بنایا گیا ہے اور وہ بھی داتا گنج بخش کے مزار کو جن کے عقیدت مند پاکستان میں ہی نہیں بلکہ پوری دنیا میں ہیں۔ پنجاب کی تاریخ میں بھی داتا دربار کو پہلی مرتبہ ایک مذموم کارروائی کا نشانہ بنایا گیا ہے ورنہ یہاں لاہور میں کئی انقلابات برپا ہوئے اور کئی غیر مسلم حکمران بھی آئے لیکن داتا دربار کی اس طرح کی بے حرمتی اس سے پہلے کبھی نہیں ہوئی۔ اس مزار پر گزشتہ سیکڑوں برسوں میں پہلی مرتبہ کوئی حملہ ہوا ہے۔ یہ حملہ اس امر کا ثبوت ہے کہ انسانیت کے دشمنوں کے نزدیک حضرت علی ہجویری رحمتہ اللہ علیہ جیسی مقدس ہستیوں کی بھی کوئی اہمیت نہیں۔ یہ لوگ جہالت کے اس مرتبے پر فائز ہیں کہ انہیں کسی صورت راہ راست پر لانا ممکن نہیں لگتا۔ ان کا ایک ہی حل ہے کہ ان کو صفحۂ ہستی سے مٹا دیا جائے۔ ان کے ساتھ مذاکرات کیوں اور کیسے ہوسکتے ہیں؟ داتا دربار میں ناداروں اور بے سہارا افراد کے لئے 24 گھنٹے لنگر جاری رہتا ہے اور روزانہ ہزاروں افراد یہاں سے پیٹ بھرتے ہیں۔ اس واقعہ سے ان کا اعتماد بھی مجروح ہوا ہوگا۔ ایک مزار پر ہونے والا یہ حملہ ملک میں فرقہ وارانہ فسادات پھیلانے کی سازش بھی ہوسکتی ہے کیونکہ یہاں صوفیائے کرام اور بزرگان دین کے کروڑوں عقیدت مند موجود ہیں، ان کی جانب سے احتجاج کا سلسلہ جمعہ کے روز پورا دن جاری رہا جن پر پولیس کا لاٹھی چارج اور شیلنگ بھی ہوئی۔ یہ صورتحال عقیدت مندوں کے جذبات کو مزید مجروح کرنے کے مترادف ہے۔ اس معاملے کو سنبھالا نہ گیا تو حالات کنٹرول سے باہر بھی ہوسکتے ہیں۔ حالات کا تقاضا ہے کہ احتجاج کرنے والوں کے جذبات کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کی جائے اور اسکا بہترین طریقہ یہ ہے کہ اس واقعہ کی جلد از جلد مکمل اور تفصیلی تحقیقات کی جائے اور اس کے نتائج کے ذریعے ان لوگوں تک پہنچنے کی کوشش کی جائے جو دہشت گردی کی وارداتوں کے ماسٹر مائنڈ ہیں۔ لاہور میں جس نوعیت کی دہشت گردی کی وارداتیں ہورہی ہیں، ان سے واضح ہوجاتا ہے کہ ان کو مقامی سطح پر حمایت اور تعاون حاصل ہے۔ یہ طے ہے کہ جب تک ان کی حمایت کرنے والوں پر کڑا ہاتھ نہیں ڈالا جائے گا، اس وقت تک حالات بہتر نہیں ہوسکتے چنانچہ حکومت کو محض باتیں کرنے کی بجائے کچھ عملی طور پر بھی کرنا چاہئے۔ کالعدم قرار دی گئی تنظیموں پر کریک ڈاؤن کرکے اس حوالے سے کچھ کامیابی حاصل کی جاسکتی ہے۔ اس حوالے سے آگے بڑھنا چاہئے۔ انسانیت کے دشمنوں کا مکمل صفایا ہی اس ملک میں پائیدار امن کے قیام کا ضامن ہوسکتا ہے۔ اس کے ساتھ ضروری ہے کہ ملک کے شمالی مغربی علاقوں میں دہشت گردوں کے خلاف جو آپریشن جاری ہے اسے اس وقت تک جاری رکھا جائے، جب تک ان کا مکمل خاتمہ نہیں ہوجاتا۔ انتہا پسندوں نے اس ملک کے امن کو ہی تباہ نہیں کیا، اس کی معیشت اور معاشرت کو بھی زوال کے دھانے پر پہنچا دیا ہے۔ ایسے واقعات کی وجہ سے اقوام عالم میں ہمارے ملک کی جو ساکھ خراب ہوئی ہے وہ اس کے علاوہ ہے۔ لہٰذا انتہا پسندوں کے حوالے سے غفلت کا ارتکاب جاری رہا تو ہمیں مزید نقصانات سے دوچار ہونا پڑے گا۔ وقت آ گیا ہے کہ ہم بطور ایک قوم ان لوگوں کے خلاف متحد ہوجائیں جو اس ملک اور اس کے باسیوں کے حال اور مستقبل سے کھیلنے کی مذموم کوششیں کررہے ہیں۔ اس حوالے سے سبھی اپنے اپنے حصے کی ذمہ داریاں پوری کریں گے تو ہی اس عفریت سے نجات حاصل کرنے کی کوئی صورت سامنے آسکے گی۔

☆☆☆

پراسرار طاقتیں

ظہیر اختر بیدری

(روزنامہ ایکسپریس کراچی، 4 مارچ 2011ء)

وقت کبھی کبھار ملکوں اور قوموں کو ایسے دوراہے پر لا کر کھڑا کر دیتا ہے اور فیصلے کا اختیار بھی انہیں دے دیتا ہے کہ وہ تاریک راستوں کا انتخاب کریں یا روشن راستوں کی طرف پیش قدمی کریں۔ ہر چند کہ یہ وقت 1947ء میں قیام پاکستان کے ساتھ ہی عوام کے سامنے موجود تھا، لیکن پاکستان کی سیاسی قیادت نے اپنی حتمی منزل فکر کی وجہ اس وقت واضح طور پر قوم کے لئے کسی راستے کا تعین نہیں کیا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ بعد میں آنے والی سیاسی اور فوجی قیادت نے اس ملک کے عوام کو شکوک وشبہات غیر یقینی نظریاتی مستقبل کے اس طرح حوالے کر دیا کہ اس ملک کی عوام دشمن اشرافیہ اس ملک کی ناعاقبت اندیش مذہبی قیادت کے گٹھ جوڑ سے عوام کے ذہنوں میں تذبذب اور وسوسوں کا سیاہ زہر بھر دیا کہ عوام ٹکڑوں میں بٹ کر اپنی اصل اور حقیقی نظریاتی ذمے داری سے دور ہوتے چلے گئے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہندوستان کی تقسیم کا ایک بڑا سبب فرقہ وارانہ انتہا پسندی رہا ہے لیکن متحدہ ہندوستان کی بڑی اکثریت جن میں ہندو اور مسلمان دونوں شامل تھے۔ فرقہ وارانہ تعصب اور مذہبی منافرت سے دور برصغیر میں مل جل کر رہنے کی خواہش مند تھی لیکن مذہبی انتہا پسند اقلیت خاموش غیر متعصب اکثریت پر اس لئے غالب آ گئی کہ اس کے پاس نظریاتی کارکنوں کی بڑی تعداد موجود تھے اور سماج دشمن عناصر کی ٹولیاں بھی ان کے ہمراہ تھیں۔

اس ملک کی شدید بدقسمتی یہ رہی ہے کہ جنوبی عناصر اس ملک کے مستقبل کو تاریک کرنے میں دانستہ طور پر اس قدر طاقتور بنا دیے گئے کہ مذہبی انتہا پسند اقلیت اس ملک کو ایک مبہم اور مجرد تصور "پاکستان کا مطلب کیا؟" کی طرف دھکیلنے میں کامیاب ہوگئی اور اس سازش کو مستقل اور مستحکم بنانے کے لئے پاکستانی آئین میں وہ "قرارداد مقاصد" کاشت کرنے میں کامیاب ہوگئی جس کی فصل آج ہمارے سارے ملک میں مذہبی انتہا پسندی کی بدترین شکل دہشت گردی اور خودکش حملوں کی شکل میں کاٹ رہے ہیں۔ اس ملک کی آبادی کا 95 فیصد سے زیادہ حصہ مسلمانوں پر مشتمل ہے اور ہر دور میں مسلمانوں کو مکمل مذہبی آزادی رہی ہے۔ لیکن مذہبی قیادت نے اس کا غلط استعمال کرتے ہوئے مسلمانوں کو اتنے فرقوں میں بانٹ دیا کہ ان کی اجتماعی طاقت ہی پاش پاش نہیں ہوگئی بلکہ فرقہ وارانہ جنون کو اس حد تک بڑھاوا ملا کہ مسجدیں، امام بارگاہیں، مندر، چرچ، خدا کے گھروں کے بجائے دہشت گرد شیطانوں کی شکار گاہیں بن گئے۔

افغانستان میں روسی مداخلت دو سپر پاوروں کے اس خطے میں سیاسی اور اقتصادی مفادات کی جنگ تھی۔ اس جنگ کو امریکا اپنی

فوج کو استعمال کئے بغیر جیتنا چاہتا تھا۔ سو اس کے منصوبہ سازوں نے اس جنگ میں مسلم انتہا پسند طاقتوں کو استعمال کرنے کا فیصلہ کرلیا اور روس سے لڑنے کے لئے پاکستان کے شمالی علاقوں میں ایسے دینی مدرسوں کا جال بچھا دیا گیا جہاں دنیا بھر کے مجاہدین کو تربیت سے لیس کر کے روس کے خلاف "جہاد کی آگ" میں جھونک دیا گیا۔ اس جہاد کی کامیابی کے لئے امریکا نے ڈالروں اور جدید اسلحے کے پاکستان میں انبار لگا دیے۔ مذہب کے نام پر قیادت کرنے والے بزرگوں نے ان جہادی ڈالروں سے اپنی جھولیاں بھر لیں اور سادہ لوح بندے اس امریکی جہاد میں مارے جاتے رہے۔ اس امریکی جہاد نے پاکستان میں مذہبی انتہا پسندی کو اس قدر پھیلا دیا کہ سرحد سے شروع ہونے والے تربیتی مراکز دینی مدرسوں کی شکل میں سارے ملک میں پھیل گئے۔ اگر یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہا تو پاکستان مستقبل قریب میں ایک کلیسائی ریاست میں بدل جائے گا۔ مذہبی قیادت اس حقیقت سے پوری طرح واقف ہے کہ مذہب کے نام پر سیاست کرنے والوں کے پاس سوائے مجرد، جذباتی نعروں کے عوام کو دینے کے لئے کچھ نہیں اور عوام ان کے اسلام خطرے میں ہے اور نشاۃ ثانیہ جیسے بے معنی نعروں میں نہیں آئیں گی جس کا تجربہ ان محترم بزرگوں کو 1970ء سے 2008ء تک ہونے والے ہر الیکشن میں ہوتا رہا ہے۔

پاکستان کے قیام کا مقصد ایک ایسی فلاحی ریاست قائم کرنا تھا جو اس ملک کے رہنے والے باشندوں کو ایک آسودہ زندگی مہیا کرے لیکن اس اصل اور بنیادی مقصد کو پس پشت ڈال کر اس ملک کے حکمران طبقے نے ملا ملٹری گٹھ جوڑ کے ذریعے نہ صرف لوٹ مار کا بازار گرم کر رکھا بلکہ اس حقیقت کو تسلیم کرنے سے بھی انکار کر دیا کہ اقتصادی اور سیاسی انصاف کے بغیر کسی ملک کو محض مذہب کے نام پر متحد نہیں رکھا جا سکتا۔

روس کو افغانستان سے نکالنے کے لئے مجاہدین کی جو کاشت کی گئی تھی، وہ طالبان کی شکل میں اس پورے خطے میں لہلہا رہی ہے۔ اس حوالے سے سب سے بڑی بدقسمتی یہ ہے کہ ان اسلام کے محافظوں نے نشاۃ ثانیہ کے لئے جو راستہ اختیار کیا، وہ راستہ دہشت گردی اور خودکش حملوں کا راستہ ہے۔ ذہنی پسماندگی کے اس گھپ اندھیرے میں مجاہدین اسلام نے جگہ جگہ خود اپنے دینی بھائیوں کو بہیمانہ طور پر، بم دھماکوں، بارودی گاڑیوں، خودکش حملوں کے ذریعے قتل کرنا شروع کیا اور اس حوالے سے جہل کا عالم یہ ہے کہ ہر حملے، ہر تباہی، ہر قتل و غارت گری کے بعد جنونی تنظیموں کی طرف سے ان انسان دشمن وارداتوں کی فخریہ ذمے داری بھی قبول کی جاتی ہے۔ اس قتل و غارت کا نشانہ صرف معصوم اور بے گناہ مسلمان ہی نہیں بن رہے ہیں بلکہ صدیوں پہلے دنیا چھوڑ جانے والے صوفی بزرگوں کے مزاروں کو بھی نہیں بخشا جا رہا ہے۔ اسلام آباد میں بری امام، پشاور میں رحمٰن بابا، لاہور میں داتا گنج بخش، ملک میں اولیاء کے مزار سمیت بے شمار صوفی بزرگوں کے مزاروں کو محض اس لئے تباہ کیا جا رہا ہے کہ یہ بزرگ ہر مذہب کے ماننے والے عوام میں مقبول رہے ہیں اور اپنی ساری زندگی مذہبی منافرت کے خاتمے اور مذہبی یکجہتی اور رواداری کے فروغ میں گزارتے رہے ہیں۔ پاکستان میں رہنے والے ہر پاکستانی کی خواہش ہے کہ ان کا ملک ترقی کرے، یہاں صنعتیں لگیں، روزگار کے مواقع حاصل ہوں۔ ملک میں جدید علوم کا دور دورہ

ہو، سائنس، ٹیکنالوجی اور آئی ٹی کے شعبوں میں پیش رفت ہو اور ملک ترقی یافتہ ملکوں کی صف میں کھڑا ہو لیکن مایوسی اور خوف کی بات یہ ہے کہ انتہا پسندوں کی ایک چھوٹی سی اقلیت تھوڑے تھوڑے وقفے کے بعد کسی نہ کسی مذہبی نان ایشو کو بنیاد بنا کر عوام کو سڑکوں پر لے آتی ہے، اور عام غیر متعصب اور غیر جانبدار شہری بھی مذہبی انتہا پسندی کی لپیٹ میں آ کر مذہبی قیادتوں کے نادانستہ طور پر ہاتھ مضبوط کرنے اور انہیں بلیک میلنگ کی طاقت مہیا کرنے کا ذریعہ بن جاتے ہیں۔ اب ایک خطرناک صورتحال یہ پیدا ہو گئی ہے کہ اس ملک کی ''پراسرار طاقتیں'' میڈیا میں بھی ایسے قلمی طالبان کو بھر رہی ہیں جو مذہب کے نام پر سیاست کرنے والی عوام دشمن طاقتوں کے ہاتھوں میں کھیلتے ہوئے عام آدمی کو انتہا پسند بنانے کا نیک کام انجام دے رہے ہیں۔ جن حلقوں کی طرف سے ''پاکستان کا مطلب کیا'' کے نعرے لگائے جاتے ہیں، ان حلقوں نے آج تک اس مطلب کی پوری طرح نہ وضاحت کی، نہ کوئی ایسا اقتصادی پروگرام پیش کیا، جس سے اس ملک کے 18 کروڑ عوام دو فیصد بالادست طبقے کی اقتصادی غلامی سے آزاد ہو سکیں۔ ان حقائق کی روشنی میں پاکستان کا مطلب مذہبی انتہا پسندی، فرقہ وارانہ قتل و غارت، دہشت گردی اور خودکش حملوں کے علاوہ اور کیا ہو سکتا ہے۔

☆☆☆

ایک نیا امتحان

تنویر قیصر شاہد

(روزنامہ ایکسپریس، کراچی)

وزیراعظم سید یوسف رضا گیلانی 4 دسمبر کو کابل جا کر پاکستان بھی آ گئے اور آج آپ ترکی جا رہے ہیں۔ کابل میں انہوں نے کون سی نئی سفارتی کامیابیاں حاصل کیں، اس راز سے تو ہنوز پردہ نہیں اٹھایا جا سکا ہے، لیکن یہ بات اہم خیال کی گئی ہے کہ گیلانی صاحب نے واضح الفاظ میں کرزئی صاحب کی موجودگی میں ساری دنیا کو پیغام دیا ہے کہ پاکستان کے بغیر دہشت گردی کی جنگ نہیں جیتی جا سکتی۔ اہم بات یہ بھی ہے کہ جس روز ہمارے وزیراعظم صاحب افغانستان کے دارالحکومت میں تھے، اس سے ایک روز قبل امریکی صدر باراک اوباما بھی افغانستان میں موجود تھے۔ حیرت خیز بات یہ ہے کہ امریکی صدر خود کو صرف بگرام ایئر بیس (جو اب امریکیوں کا مضبوط قلعہ بن چکا ہے) تک محدود رکھ سکے۔ کہا گیا ہے کہ امریکی صدر کا یہ دورہ دراصل افغانستان سے امریکیوں کی روانگی کا آغاز ہے۔ یہ امریکی فوجیوں کے لئے بے پناہ خوشی کی بھی خبر ہے جو افغانستان کے بے آب و گیاہ میدانوں، پہاڑوں اور غیر دلچسپ شہروں سے بیزار ہو چکے ہیں۔ ویسے امریکی جرنیل اور دانشور افغان عوام اور عمومی طور پر ساری دنیا کو اس سوال کا جواب دینے سے قاصر ہیں کہ امریکا نے جن مقاصد کے حصول کے لئے افغانستان پر (تقریباً دس سال قبل) یلغار کی تھی، کیا وہ مقاصد پورے ہو سکے؟ کیا افغانستان، امریکا کے لئے دوسرا ویت نام ثابت نہیں ہوا؟

سچی بات یہ ہے کہ امریکی افغانستان کو دوسرا ویت نام تسلیم کرنے سے ہچکچاتے ہیں کہ اس میں ندامت کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں ہے۔ پہلے جارح روسی ریچھ کو افغانستان سے ہزیمت اٹھا کر واپس جانا پڑا تھا تو امریکا نے خوش ہو کر تالیاں بجائی تھیں اور اب امریکا کی باری ہے۔ امریکی شکست پر روس ہی نہیں ساری دنیا امریکا کے خلاف تالیاں بجا رہی ہے۔ کیا یہ مناسب نہیں تھا کہ امریکا طالبان حکومت کے خاتمے کے لئے خونخوار اور خونریز قدم نہ اٹھاتا؟ طالبان کو اگرچہ اس یلغار سے بھاری نقصان اٹھانا پڑا ہے اور انہیں یہ درس بھی ملا ہے کہ وہ دنیا سے الگ تھلگ ہو کر اپنی من مانیاں کر سکتے ہیں، نہ ایک ''جزیرے'' میں رہ کر زندگی گزارنا ممکن ہے، لیکن بحیثیت مجموعی طالبان سے زیادہ امریکیوں کا نقصان ہوا ہے اور ان کا یہ گھمنڈ ٹوٹ گیا ہے کہ وہ ناقابل شکست ہیں۔ اس کا کریڈٹ کسے جاتا ہے ہم ذکر نہ بھی کریں تو پھر بھی سب لوگ اس سے واقف ہیں۔

پاکستان کو افغانستان میں امریکی فوجوں کی موجودگی سے افغانستان اور امریکا سے بھی زیادہ نقصانات برداشت کرنا پڑے ہیں۔ امریکا نے ہم سے دہرا کھلواڑ کیا ہے اور ہمارے ساتھ ہی دوغلی پالیسی کا کھیل کھیلا ہے۔ اس کا خوفناک نتیجہ یہ نکلا ہے کہ امریکیوں کی

خاطر (اور عالمی برادری کا ساتھ دیتے ہوئے) پاکستان نے دہشت گردی کے خلاف جو جنگ لڑی ہے، اس کی وجہ سے پاکستان کی اپنی جیب سے 38 ارب ڈالر تو نکل گئے لیکن امریکا سمیت دنیا کے کسی ملک نے یہ رقم دوبارہ ہماری جیب میں ڈالنے کی زحمت گوارا نہ کی۔ محض خالی شاباش دی جاتی رہی لیکن اس ''دودھ'' میں بھی ''ڈومور'' کہہ کر مینگنیاں ڈالی جاتی رہیں۔ افغانستان میں امریکیوں کی موجودگی سے ہمیں دو اور بڑے نقصان اٹھانے پڑے۔ اول یہ کہ طالبان کی ذریت (ظالمان) نے پاکستان بھر میں ہمارے دشمنوں کی شہ اور اعانت سے دہشت و خونریزی کا بازار گرم کر دیا۔ اس طوفان سے ہماری فوج محفوظ رہی نہ پولیس۔ اسکول محفوظ رہے نہ یونیورسٹیاں۔ ہمارے انٹیلی جنس اداروں کے کئی اہم دفاتر بھی خودکش حملوں میں اڑا دیے گئے۔ پاکستان کے پاس کوئی ایسا مصدقہ ڈیٹا نہیں ہے جس سے یہ معلوم ہو سکے کہ ظالمان نے افغانستان پر امریکی یلغار کا بدلہ لینے کے نام پر ہمارے کتنے بہن بھائی، عزیز و اقارب خاک و خون میں ملا دیے۔ انہی ظالمان کے ہاتھوں افواج پاکستان کے چار ہزار سے زائد جوان اور افسر شہید ہو گئے۔ فوج کو اتنا بڑا جانی نقصان تو 65ء اور 71ء کی جنگوں میں بھی نہیں اٹھانا پڑا تھا۔

اب جبکہ امریکا، افغانستان سے (انخلاء کے نام پر) بھاگنے کی تیاریاں کر رہا ہے، پاکستان اور افواج پاکستان پر ایک نیا امتحان آنے والا ہے۔ اس سے قبل بھارت، روس اور متحدہ عرب امارات جس بھیانک طریقے سے (افغانستان کے راستے) بلوچستان کو نقصان پہنچاتے رہے ہیں۔ پاکستان اور ہماری افواج اس کا مقابلہ جس انداز میں کر رہی ہیں، اس کی تحسین کی جانی چاہئے (بلوچستان میں تینوں مذکورہ ممالک کی شیطانیوں کو وکی لیکس نے بھی تسلیم کیا ہے، ہمیں تو سب سے زیادہ افسوس متحدہ عرب امارات ایسے مسلمان ملک کے کردار پر ہوا ہے۔ خدا کرے یہ جھوٹ نکلے) کوئی بھی پاکستانی امریکا کے اس ظالمانہ کردار کو معاف نہیں کر سکتا کہ اس کے اشارے اور توسط سے بھارت کو افغانستان میں قدم جمانے اور پاکستان کے خلاف سازشیں کرنے کے کھلے مواقع فراہم کیے گئے۔ لیکن اب دیکھنا یہ ہے کہ افغانستان میں تیزی سے بدلتے حالات میں حکومت کے مختلف طاقتور اور باوسائل ادارے کیا کردار ادا کرتے ہیں؟ اس نئے امتحان سے کیسے سرخرو ہوتے ہیں؟ اور یہ بھی کہ افغان صدر حامد کرزئی سے کس لہجے میں بات کرنی ہے تاکہ پاکستان کی مغربی سرحدیں پہلے کی طرح پھر سے محفوظ و مامون ہو جائیں۔

کہا تو یہ جاتا ہے کہ افغان صدر کرزئی اور جنرل پرویز کیانی کے درمیان تعلقات بہتر ہیں لیکن واقعہ یہ ہے کہ انہیں فی الحال بہترین نہیں کہا جا سکتا۔ افغان امور کے عالمی شہرت یافتہ پاکستانی ماہر جناب احمد رشید (جن کا دعویٰ ہے کہ حامد کرزئی سے ان کی دوستی 26 سال پر محیط ہے) کا بیان ہے کہ جنرل کیانی اور کرزئی میں اعتبار اور اعتماد کا فقدان ہے لیکن یہ اچھی بات ہے کہ ہمارے انٹیلی جنس چیف جنرل پاشا صاحب اب تک تین بار حامد کرزئی سے ملاقاتیں کر چکے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اس تعلق کو مزید مضبوط کرنا ہوگا۔ کرزئی نہیں چاہیں گے کہ امریکا جلد از جلد افغانستان سے نکل جائے کہ امریکیوں کی موجودگی میں کرزئی اینڈ کمپنی کے اندوختوں میں اضافہ ہو رہا ہے لیکن پاکستان اس منظر کا زیادہ دنوں تک متحمل نہیں ہو سکتا۔ بھارت بھی امریکا کے افغانستان سے جلد نکلنے کے حق میں نہیں ہے

مگر پاکستان کی یہ خواہش نظر آتی ہے کہ امریکا ''کل'' ہی افغانستان سے بوریا بستر سمیٹ کر دفع ہو جائے۔

لیکن کیا پاکستان کی یہ تمنا پوری ہو سکتی ہے؟ انگریزی اسلوب کے مطابق اس میں ابھی بہت سے ''اگر'' اور ''لیکن'' آتے ہیں۔ اوباما صاحب کے انداز و اطوار بتاتے ہیں کہ وہ افغانستان سے جلد انخلا چاہتے ہیں لیکن اس سلسلے میں پینٹا گون اور اوباما کی سوچ میں تصادم نظر آ رہا ہے۔ جنرل پیٹریاس نہیں چاہتے کہ امریکی افغانستان سے جلد نکل جائیں۔ ہیلری کلنٹن بھی امریکی جرنیلوں (یعنی پینٹا گون) سے ملی ہوئی ہے۔ اوباما نے یہ جو اعلان کیا ہے کہ ہم 2014ء تک افغانستان سے نکل جائیں گے، اس کا مطلب یہ ہے کہ اوباما نے بھی پینٹا گون کے زیر اثر یہ سگنل دیا ہے کہ ہم افغانستان سے بھاگ نہیں رہے۔ یہ تاخیر ہمارے اعصاب اور اسٹریٹجی کا اصل امتحان ہے لیکن ہمارے لئے پریشانی کی سب سے بڑی بات یہ ہے کہ بھارت آئندہ عرصے میں افغانستان میں رہ کر پاکستان کو کتنا اور کہاں کہاں نقصان پہنچا سکتا ہے؟ ہمیں افسوس ہے کہ جناب احمد رشید ایسے بعض پاکستانی دانشور اور اخبار نویس یہ کہتے سنائی دے رہے ہیں کہ ہمیں افغانستان سے بھارت کے نکل جانے کا مطالبہ ہی نہیں کرنا چاہئے۔ یہ عناصر ہمارے طاقتور اداروں کے لئے چیلنج ہے لیکن یہ بات طے ہے کہ پاکستان کی مدد کے بغیر افغانستان سے امریکیوں کا پرامن انخلا ممکن نہیں ہو سکتا۔ اس سلسلے میں گزشتہ ہفتے ریان سی کروکر (جو پاکستان میں امریکا کے سفیر بھی رہے ہیں) کا ایک چشم کشا آرٹیکل ''واشنگٹن پوسٹ'' میں شائع ہوا ہے۔ کروکر کہتے ہیں ''امریکا آئندہ دنوں میں افغانستان میں جو کچھ بھی کرنا چاہتا ہے، کرے لیکن میرا مشورہ ہے کہ وہ پاکستان کو ضرور اپنے ساتھ بٹھائے'' ہمارے وزیر اعظم صاحب نے 4 دسمبر 2010ء کو کابل میں یہی تو کہا ہے۔

☆☆☆

اصلی چہرہ

رئیس فاطمہ

(روزنامہ ایکسپریس کراچی، 14 اکتوبر 2010ء، بروز جمعرات)

حسب معمول ایک اور بم دھماکا...... اور حسب معمول پھر وہی گھسے پٹے بیانات...... جنھیں دہرانے کی ضرورت نہیں...... سب پہلے سے کمپوز ہوئے فوٹو کاپی کیئے ہوئے بیانات ہر اہم فرد کے پی آر او کے پاس پہلے سے موجود ہوتے ہیں۔ جس دن ملک میں کوئی بڑا سانحہ ہوتا ہے، پہلے سے تیار شدہ بیانات دھڑا دھڑ آنے لگتے ہیں۔

دھماکوں کے بعد ''غیبی طاقت'' کے زیر اثر ہمارے مدیران کو فوراً پتا چل جاتا ہے کہ دھماکہ خودکش تھا۔ وہ یہ تک نہیں جانتے کہ لفظ خودکُش ہے۔ کاف پر زبر نہیں بلکہ پیش ہے اور دونوں لفظوں کے معنی الگ الگ ہیں۔ خودکش بمبار کا سر بھی فوراً مل جاتا ہے...... بعد میں سیانے بتاتے ہیں کہ دھماکا پلانٹڈ تھا۔

میں ذاتی تجربہ اور مشاہدے کی بناء پر کہوں گی کہ یہ سراسر ناکام سیکورٹی تھا کیونکہ داتا دربار میں دھماکے سے پہلے، یہاں مین گیٹ سے ٹیکسیوں اور پرائیویٹ گاڑیوں کو دس یا بیس روپے کی پرچی دے کر اندر داخل ہونے دیا جاتا تھا اور گاڑیوں کی کسی قسم کی چیکنگ نہیں ہوتی تھی۔ نہ ہی ڈگی اور بونٹ کو کھول کر دیکھا گیا، نہ ہی ڈیٹونیٹر سے چیکنگ ہوئی۔ عملہ صرف پرچیاں کاٹنے میں مصروف نظر آیا۔ گاڑی پارک کر کے جب مزار کی سیڑھیوں کے قریب آئے تو سیڑھیوں سے ذرا پہلے واک تھرو گیٹ تھا۔ داتا دربار پر حملے کے بعد گاڑیوں کو اندر جانے کی اجازت نہیں تھی لیکن مزار پر جانے سے پہلے ایک عجیب افراتفری ہمیشہ نظر آئی۔ یہ صورتحال دیکھ کر اکثر میرے ساتھ جانے والے لوگ سوچتے تھے کہ باوجود اس کے کہ ایک ''مکتبہ فکر'' مزارات کو منہدم کر رہا ہے، عبداللہ شاہ غازی کے مزار پر بھی وہ سیکورٹی نظر نہ آئی جو وہاں ہونی چاہیے تھی۔ حکومت نے یقیناً سیکورٹی بڑھائی ہوگی...... لیکن وہ نظر نہیں آتی تھی۔ ہماری حکومت کے جمہوری بقراط کسی بھی سانحہ کے اور انسانی جانوں کے عظیم اور ناقابل تلافی نقصان کے بعد پندرہ بیس روز تک سیکورٹی کا خیال رکھتے ہیں لیکن جونہی انہیں لگتا ہے کہ ''سب اچھا ہے'' وہ دوبارہ اپنے پرانے مشاغل میں مصروف ہو جاتے ہیں...... اور...... اور...... پھر...... ایک اور دھماکا ہو جاتا ہے...... فضا میں معصوم، بے گناہ لوگوں کی چیخ و پکار سے گونجنے لگتی ہے۔ انسانی اعضاء بکھر کر انتظامی امور پر نوحہ کناں ہوتے ہیں۔ لاتعداد گھر اجڑ جاتے ہیں۔ بے شمار معذور ہو جاتے ہیں۔ مرنے والوں اور معذور ہونے والوں کی قیمتیں لگ جاتی ہیں...... کہیں بے روزگاری اور غربت سے تنگ آئے ہوئے لوگ اب بم دھماکوں اور خودکش حملوں میں مرنے کی دعا نہ کرنے لگیں۔ مزارات پر جمعرات اور جمعہ کو مزید رش نہ بڑھنے لگے کہ جب بم دھماکے میں لوگ مریں گے تو کم از کم پانچ لاکھ تو ضرور ہی مل جائیں

گے جو وہ زندگی میں کبھی نہیں کما سکتے۔

حضرت عبداللہ شاہ غازی کا مزار اس لحاظ سے بھی منفرد ہے کہ یہاں مرد وعورت کی تخصیص نہیں۔ مزار پہ رسی لگی ہے ایک طرف سے مرد آتے ہیں، فاتحہ پڑھتے ہیں اور نکل جاتے ہیں۔ دوسری جانب سے خواتین کی آمد و رفت جاری رہتی ہے۔ احاطے میں بیٹھی خواتین قرآن خوانی اور سورۂ یٰسین کی تلاوت میں مصروف نظر آتی ہیں۔ ایک سحر انگیز سی خاموشی چھائی رہتی ہے۔ صرف دلوں کے دھڑکنے کی آوازیں سنائی دیتی ہیں۔ یہ ایک ایسا احترام اور عقیدت ہے جو روح کے اندر سے پیدا ہوتا ہے۔ اس کے لئے کسی تربیت کی ضرورت نہیں ہوتی۔ داتا دربار لاہور میں بھی میں نے یہ مناظر ہمیشہ اسی طرح دیکھے ہیں۔ گو کہ اب مزار کے پاس خواتین کو جانے نہیں دیا جاتا، لیکن وہ جو بچپن سے ایک عقیدت اور روحانیت کا سفر اپنے والدین کے ساتھ داتا دربار پہ کیا ہے، وہ آج بھی میرے ساتھ رہتا ہے۔

مزار خواہ کوئی بھی ہو، داتا دربار ہو، حضرت نظام الدین اولیاء ہوں، پیر مہر علی شاہ آف گولڑہ شریف ہو، چراغ دہلی کی درگاہ ہو، حضرت معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کا مزار مبارک ہو یا حضرت بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کا مزار مبارک یا ملتان میں کسی بھی صوفی بزرگ کا مزار مبارک...... ہر جگہ غریب، سہمے ہوئے، دل برداشتہ، مایوس اور دل میں ہزاروں آرزوئیں اور منتیں لے کر آنے والوں کی ہی تعداد زیادہ ہوتی ہے۔ یہ بھی سچ ہی کہ یہاں وہی آتے ہیں جن کے دل غم نے کشید کر دیئے ہیں۔ یہاں بے شمار لوگ ایسے بھی آتے ہیں جن کا پردہ ان بزرگان دین کی وجہ سے ہے۔ انہیں بغیر ہاتھ پھیلائے لنگر میں سے کھانے کو مل جاتا ہے۔ یہ کون لوگ ہیں؟ جن کا فیض وصال کے بعد بھی جاری ہے، ہزاروں لوگوں کا روزگار ان سے وابستہ ہے۔ ہزاروں کا پیٹ یہاں سے بھرتا ہے، ہزاروں اپنے اپنے دلوں میں خواہشیں چھپائے، ان کے وسیلے سے خدا سے دعائیں مانگتے ہیں کہ اللہ ان کی ضرور سنے گا۔

آخر کیا وجہ ہے کہ ان مزارات پہ ہندو، مسلم، سکھ، عیسائی، ہر مذہب کے لوگ بلا تفریق آتے ہیں، مل کر بیٹھتے ہیں، محبت اور عقیدت کے پھول چڑھاتے ہیں۔ ان صوفیائے کرام کے مزارات پہ کبھی کوئی مذہبی یا مسلکی فساد نہیں ہوا...... برصغیر میں اسلام انہی صوفیائے کرام کی ... سے پھیلا کیونکہ صوفیوں کا مذہب صرف اور صرف محبت اور اخوت ہوتا ہے۔ ان کا پیار سب کے لئے ہے...... بالکل اسی طرح جیسے سورج کی روشنی، چاند کی چاندنی، برستی بارش، ٹھنڈی ہوائیں اور سمندر کسی مخصوص مذہب والوں کے لئے نہیں ہے۔ میں نے کسی کالم میں بتایا تھا کہ ایک یورپین ہومیو پیتھ لیڈی ڈاکٹر حضرت عبداللہ شاہ غازی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کی سیڑھیوں کے پاس اکثر ویشتر درود شریف پڑھتی نظر آتی ہیں۔ وہ مفت دوائیں بھی دیتی ہیں اور ضرورت مند زائرین کو دواؤں کے نام بغیر کسی فیس کے لکھ دیتی ہیں۔ آخر کیوں۔ اس لئے کہ انہیں انسانیت کی خدمت کر کے سکون ملتا ہے۔ وہ کسی فائیو اسٹار ہوٹل میں اپنا دربار نہیں لگاتیں۔ لیکن کیا اس واقعہ کے بعد وہ وہاں آنا چاہیں گی؟ اسی طرح دہلی میں حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر مجھے ایک اٹالین خاتون لیکچرر ملی تھی، جو اٹلی کی یونیورسٹی میں پڑھاتی ہے اور جس کا تفصیلی ذکر میں نے اپنے سفرنامے ”خواب نگر کی کلیاں 2009ء“ میں

کیا ہے، وہ کہتی تھی کہ اسے یہاں آ کر بے حد سکون ملتا ہے۔ وہ گھنٹوں ننگے پاؤں درگاہ میں سر جھکائے بیٹھی رہتی ہے۔ آخر کیوں وہ وہاں جانا چاہتی ہے؟ اس کا نام ہےAMRTA FRANCESC HKINI...... مارتا فرانسسکو کینی۔ اس نے مجھے اپنا ای میل ایڈریس بھی دیا۔ وہ دہلی جامعہ ملیہ میں حکومت کی طرف سے اردو پڑھنے آئی تھی، اور اس کا کہنا تھا۔

"I LOVE URDU" "مجھے آرڈو سے بوت پیار ہے" اس کی اپنی تحریر میرے پاس ہے جس میں ایک جگہ وہ لکھتی ہے "میں جس روز ہندوستان پہنچی، میں اسی روز جامع مسجد گئی، اور جب سے میں ننگے پاؤں چلنے کا مزہ لے رہی ہوں۔ حضرت نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ علیہ کی میرے دل میں عقیدت بڑھتی گئی۔ جب بھی مجھے موقع ملتا ہے، میں وہاں پہنچ جاتی ہوں۔ میں وہاں زیادہ سے زیادہ وقت گزارنا چاہتی ہوں۔ میں نے جتنے لوگ گزشتہ چھ مہینے میں یہاں دیکھے، اتنے لوگ اپنی گزشتہ 27 سالہ زندگی میں کہیں اور نہیں دیکھے"

یہ سب روحانیت اور محبت کی تاثیر ہے۔ لیکن بدقسمتی سے پاکستان میں جو گروہ سر ابھار رہا ہے، وہ صوفیائے کرام کا دشمن ہے۔ یہ لوگ باقاعدہ تنخواہیں لے کر دہشت گردی پھیلا رہے ہیں کیونکہ جوان کے پیچھے ہیں، ان کا اپنا ایک ایجنڈا ہے کوئی ان سے پوچھے کہ مزارات پر جا کر سکون حاصل کرنے والے پر امن لوگ ہوتے ہیں پھر آپ کیوں اپنی "بادشاہت" کے استحکام کے لئے دہشت گردوں کو فنڈز مہیا کر رہے ہیں۔ آپ پوری دنیا کو اسلام کا کون سا چہرہ دکھانا چاہتے ہیں۔ وہ جو "مارتا" اور یورپین ڈاکٹرز کو نظر آتا ہے، امن اور بھائی چارے کا اصلی چہرہ یا دہشت گردی کا وہ خوفناک چہرہ جسے آپ اپنی مذموم مقاصد کی تکمیل کے لئے زبردستی دنیا کے سامنے پیش کر کے انہیں اسلام سے برگشتہ کرنا چاہتے ہیں؟

☆☆☆

مسلم قوم کی برتری کا نسخہ

ظہیر اختر بیدری

(روزنامہ ایکسپریس کراچی، 20 دسمبر 2010ء)

دہشت گردی کی کارروائیوں میں دینی مدرسوں کے ملوث ہونے کے الزامات کی سب سے بڑی وجہ ہے کہ افغانستان سے روس کو نکالنے کے لئے امریکا نے جو پالیسی بنائی تھی، اس میں بنیادی کردار ضیاء حکومت کو دیا گیا تھا۔ بدقسمتی سے ضیاء حکومت نے روس کے خلاف امریکی جہاد کی جو عاقبت نااندیش پالیسی بنائی، اس پر عملدرآمد کی ذمے داری جن خفیہ ایجنسیوں کو دی گئی، انہوں نے مجاہدین کی تیاری کا کام دینی مدرسوں کو سونپ دیا اور یہ مجاہدانہ کام بعض معروف دینی اور مشہور دینی رہنماؤں کی نگرانی میں منظم طریقے سے شروع کیا گیا کہ دینی مدرسوں کا جال پھیلا دیا گیا اور ان مدرسوں میں کم عمر نوجوانوں کو تعلیم کے بجائے فوجی تربیت دی جانے لگی اور یہی مدرسوں کے تربیت یافتہ نوجوان طالبان کے نام سے مشہور ہوئے اور اس میں ذرہ برابر شک کی گنجائش نہیں کہ ان ہی طالبان نے روسی افواج کے خلاف گوریلا جنگ لڑی اور آخر کار روس کو افغانستان سے واپس جانا پڑا۔

اصولاً تو یہ ہونا چاہئے تھا کہ روس کی واپسی کے بعد امریکی خدمت کا یہ کاروبار ختم کر دیا جاتا لیکن دو وجوہات ایسی رہیں کہ یہ کاروبار نہ صرف جاری رہا بلکہ اتنا پھیل گیا کہ سارا ملک مدرسوں کی زد میں آ گیا۔ اس کی پہلی وجہ تو یہ تھی کہ ”جہاد“ ختم ہوتے ہی امریکا نے افغان جنگ سے اس طرح آنکھیں پھیر لیں کہ روس کے خلاف جہاد کرنے والوں کا کوئی مستقبل نہ رہا۔ دوسری بڑی وجہ یہ رہی کہ امریکا نے اس جہاد کے دوران خود کو الگ تھلگ رکھنے کی خاطر ڈالروں کی اس بری طرح بارش کر دی کہ ہر راہ چلتے کی جیبیں ڈالروں سے بھر گئیں، جنگ کے لئے ہتھیاروں کی اس طرح بھرمار کر دی کہ پاکستان کا چپہ چپہ امریکی جدید ہتھیاروں کے گوداموں میں بدل گیا۔ پاکستان میں مذہب کے نام پر سیاست کرنے والوں کو مدرسوں کا کاروبار اس قدر نفع بخش لگا کہ شہر شہر مدرسوں کی دکانیں کھل گئیں اور امریکا کی جگہ بعض عرب ملکوں نے لے لی۔ اس جہاد کے دو بڑے مراکز بنائے گئے۔ ایک خیبر پختونخوا اور دوسرا بلوچستان۔ بدقسمتی سے پرویز مشرف دور میں جو قتل و غارت ہوئی اس کے نتیجے میں بلوچستان میں آزادی کی جنگ کا وہ سلسلہ شروع ہوا جو دہشت گردی کے ساتھ مل کر دو آتشہ بن گیا۔

بلوچستان اس وقت جس قسم کی صورتحال سے دوچار ہے، اس کے حوالے سے ہمارے حکمران مسلسل یہ کہہ رہے ہیں کہ اس بدقسمت صوبے کی خطرناک شورش میں بیرونی طاقتیں ملوث ہیں۔ ان خدشات کی تصدیق وکی لیکس نے کی ہے کہ بلوچستان کی بغاوت میں بھارت، روس اور متحدہ عرب امارات ملوث ہیں۔ عام طور پر یہ تاثر موجود رہا ہے کہ بیرونی مداخلت کاروں میں اسرائیل بھی شامل ہے لیکن وکی لیکس کے انکشاف میں بوجوہ اسرائیل کا نام شامل نظر نہیں آتا۔ حالانکہ ایک مسلم ایٹمی طاقت ہونے کی وجہ سے اسرائیل کی طرف سے پاکستان کے لے مشکلات پیدا کرنا، اسرائیل کی پالیسیوں کا ناگزیر حصہ سمجھا جاتا رہا ہے۔ بھارت کشمیر کی جنگ کی ذمے داری پاکستان پر ڈالتا آ رہا ہے اور اس آزادی کی لڑائی کو دہشت گردی کا نام دے کر امریکا سمیت مغربی ملکوں کی حمایت حاصل کرتا رہا

ہے۔ ہر ملک کی دوستی اور دشمنی اس کے ریاستی مفادات کے تابع ہوتی ہے اور بھارت دنیا کا ایک بڑا ملک ہی نہیں بلکہ دنیا کی ایک بڑی منڈی بھی ہے، اس لئے بھارت سے دوستی اور تعلقات کو ترقی یافتہ ملک ناگزیر سمجھتے ہیں اور بھارت اس ضرورت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ان ملکوں سے ایسی مدد حاصل کر رہا ہے جس کا مقصد پاکستان کو نقصان پہنچانا بلکہ تباہ کر دینا ہے۔ اس حوالے سے اس کا مرکز بلوچستان بنا ہوا ہے، جہاں کا نوجوان طبقہ پاکستانی حکومت کی مضبوط مرکز کی پالیسیوں سے مایوس ہو کر ہتھیار اٹھا رہا ہے۔ اور اسی صوبے میں دہشت گردوں نے بھی اپنا دوسرا محاذ کھول رکھا ہے۔ اسی جنگ کا نتیجہ بلکہ خوفناک نتیجہ یہ سامنے آرہا ہے کہ پورا بلوچستان آگ اور خون کی لپیٹ میں آ گیا ہے۔ اس دوہری جنگ کے دو تازہ ثبوت مہمند ایجنسی میں امن جرگہ پر خودکش حملے ہیں جن میں 40 سے زیادہ لوگ جاں بحق اور درجنوں زخمی ہوگئے اور دوسرا شاہکار کوئٹہ میں وزیر اعلیٰ بلوچستان کے قافلے پر خودکش حملہ ہے، جس میں خوش بختی سے رئیسانی تو بچ گئے لیکن ان کے چیف سیکورٹی افسر سمیت 12 افراد زخمی ہوگئے۔ رئیسانی نے الٹی میٹم دے دیا ہے کہ اگر اس قسم کے حملے جاری رہے تو بلوچستان خانہ جنگی کا شکار ہو جائے گا۔ دہشت گردی کی سب سے بڑی پہچان خودکش حملے ہیں۔ 7 دسمبر کو کوئٹہ میں ہونے والی سیاسی دہشت گردی میں خودکش بمبار کو استعمال کیا گیا۔ کیا ''جنگ آزادی'' کا اس سے کوئی تعلق ہے؟

ہم نے اپنے کالم کا آغاز روس کے خلاف جہاد کے لئے قائم کیے جانے والے دینی مدرسوں سے کیا تھا۔ 7 دسمبر 2010ء کو ایک ٹی وی چینل کے ٹاک شو میں جس کا موضوع بحث دینی مدرسے تھا، پی پی کے رہنما رضا عابدی، متحدہ کے رہنما بابر غوری اور ایک مولانا نے جو دینی مدرسوں کی نمائندگی کر رہے تھے، شریک تھے۔ عابدی اور غوری کا اصرار تھا کہ دینی مدرسوں میں دہشت گردی کی تربیت دی جاتی ہے۔ بحث میں شریک مولوی صاحب کا کہنا تھا کہ سارے دینی مدرسے دہشت گردوں کی تربیت نہیں کرتے۔ مولوی صاحب کا کہنا تھا کہ دہشت گردوں میں پاکستان کے علاوہ کئی اور ملکوں کے دہشت گرد بھی شامل ہیں لہٰذا ان کے خلاف بھی رائے عامہ کو بیدار کرنا چاہئے اور جہاں جہاں دینی مدارس دہشت گردی میں ملوث ہیں، انہیں بھی بند کرنا چاہئے۔

اصل مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے ملک میں دہشت گردی دو قسم کی ہے، ایک افغانستان اور عراق میں وہ دہشت گردی ہے جس کا مقصد ان ملکوں سے امریکا کو نکال باہر کرنا ہے۔ دوسری دہشت گردی اپنے ہم مذہب اور ہم قوم کے بے گناہ انسانوں کو ہلاک کرنا ہے۔ ان دونوں اقسام کی دہشت گردی کا ماخذ دینی مدرسے ہی سمجھے جاتے ہیں۔ بدقسمتی یہ ہے کہ ہر قسم کے دہشت گرد اپنا مقصد دین کی سربلندی اور اقوام عالم میں مسلمانوں کی برتری بتاتے ہیں۔ اگر مقصد واقعی یہی ہے تو پھر سب سے پہلا اور ضروری کام یہ ہے کہ موجودہ مخصوص قسم کی تعلیم و تربیت دینے والے مدرسوں کو ایسے جدید تعلیمی اداروں میں بدل دیا جائے جو ملک کے نوجوان طبقے کو سائنس، ٹیکنالوجی، آئی ٹی انجینئرنگ، طب، خلائی، سائنس وغیرہ کے شعبوں میں ماہر بنا سکیں کیونکہ آج دنیا کے ترقی یافتہ ملکوں کا مطالعہ کریں تو یہی پتا چلتا ہے کہ ان ملکوں نے مذہبی مدرسوں میں مذہبی انتہا پسند تیار نہیں کیے بلکہ جدید علوم کی درس گاہوں میں سائنس دان، ٹیکنالوجسٹ، آئی ٹی کے ماہرین، خلائی ماہرین، محقق، موجد، ڈاکٹرز، انجینئرز پیدا کیے۔ اس کھلی حقیقت کے پیش نظر اب ضرورت اس امر کی ہے کہ مدرسوں کو جدید علوم کی درس گاہوں میں بدل دیا جائے اور تدریس کے نام پر جہل پھیلانے والے ذہنی پسماندگان سے نوجوان طبقے کو نجات دلا دی جائے۔ یہ کام اس لئے آسان نہیں کہ ان مدرسوں کو چلانے والوں کے مالی مفادات ان مدرسوں سے وابستہ ہیں۔ کئی کئی ایکڑ زمین اور قیمتی عمارتوں پر ان کا قبضہ ہے، جس کو بچانے کے لئے یہ محترم حضرات سخت مزاحمت کریں گے۔

ہمارا ہراول دستہ کہاں ہے؟

حمید اختر

(روزنامہ ایکسپریس کراچی، 20 دسمبر 2010ء)

انقلاب انقلاب کے نعرے ان دنوں بہت سننے میں آ رہے ہیں۔ ملکی حالات ہی ایسے ہیں کہ کچھ لوگ تو واقعی انقلاب کے منتظر ہیں مگر بیشتر اصحاب اپنے سیاسی قد وقامت میں اضافے کے لئے انقلاب انقلاب کی رٹ لگا رہے ہیں۔ یہ بات ان کو بھی معلوم نہیں کہ انقلاب آتا نہیں بلکہ لانا پڑتا ہے اور اس مقصد کا حصول بعض شرائط پوری کئے بغیر ممکن نہیں ہے۔

کسی معاشرے میں انقلاب برپا کرنے کے لئے سب سے پہلے لوگوں کے ذہن تبدیل کرنے کی ضرورت ہوتی ہے اور یہ ذمے داری بالعموم اہل قلم کی ہوتی ہے۔ حالیہ انسانی تاریخ کے نمایاں اور اہم انقلابات کی تیاری کا کام اہل قلم ہی نے کیا جنہیں انقلاب کے ہراول دستے کا نام دیا جاتا ہے۔ انقلاب فرانس کے لئے والٹیئر، روس اور دوسرے فرانسیسی لکھنے والوں نے فضا تیار کی۔ انقلاب روس کے لئے روسی قوم کو متحرک کرنے کی ذمے داری بھی انیسویں صدی کے آخری اور بیسویں صدی کے شروع کے زمانے کے متعدد لکھنے والوں کے کندھوں پر ہے۔ ان کے خیالات کو عام لوگوں تک پہنچانے میں ایک منظم انقلابی پارٹی کی ضرورت بھی لازمی ہوتی ہے۔ روس کے انقلاب کا تجزیہ کرتے ہوئے معروف مارکسی دانشور ٹیڈ گرانٹ کہتا ہے "انقلاب کا راستہ ہموار کرنے اور رائے عامہ کو تبدیل کرنے کی ابتدائی جنگ میں بنیادی کردار ان رسائل وجرائد کا ہوتا ہے جو انقلابی دانشوروں کی فکر، فلسفہ اور دوسرا مواد عام لوگوں تک پہنچانے کا کام کرتے ہیں اور یوں وہ اولین مرحلہ جو رائے عامہ کی ذمہ اور فکری طاقت پر مشتمل ہوتا ہے، ہراول دستے کا کردار ادا کرتا ہے" ٹیڈ گرانٹ کے بیان کے مطابق "روسی انقلاب کے ابتدائی ایام میں روس کے طول وعرض میں بے شمار رسائل، اخبارات، پمفلٹ اور کتابچے شائع کرکے راتوں رات لوگوں کے گھروں تک پہنچائے جاتے تھے" ہمارے ہاں صورتحال یہ ہے کہ انقلاب کے نعرے لگانے والے تو قدم قدم پر موجود ہیں مگر اس کے لئے عام لوگوں کو ذہنی طور پر تیار کرنے والا ہراول دستہ کہیں نظر نہیں آتا۔

ہمارے بیشتر لکھنے والے نہ صرف روایتی توہمات اور تعصبات کے خود شکار ہیں بلکہ وہ اپنے پڑھنے والوں کو بھی ان تعصبات کا اسیر بنانے اور روایات کے حصار میں بند کرنے کے عمل میں مصروف ہیں۔ رسائل وجرائد پمفلٹ کتابچے ہمارے ہاں بھی ان دنوں کثیر تعداد میں شائع ہو رہے ہیں، مگر یہ وہ جہادی لٹریچر ہے جو آگے بڑھ کر انقلاب برپا کرنے کی بجائے ماضی کی طرف لوٹ جانے کا درس دیتا ہے۔ ہمارے اہل قلم کا عالم یہ ہے کہ ان میں سے بیشتر سیکولرازم کو لادینیت یا الحاد قرار دیتے ہیں حالانکہ اس نظریئے کی روح یہ ہے کہ مذہب کو ریاستی امور سے علیحدہ فرد کی ذات تک محدود رکھا جائے۔ اسی مقصد کے حصول کے لئے یورپ کے مسیحی دانشوروں نے دو ڈھائی سو برس قبل جدوجہد کا آغاز کیا، کیونکہ انہوں نے یہ سمجھ لیا تھا کہ ریاستی امور میں مذہب کا غلبہ معاشرے کی ترقی کی راہ میں سب

سے بڑی رکاوٹ ہے۔ یہ بات یاد رکھنے کی ہے۔ نیکی اور سچائی کے اجزا تو سبھی مذاہب کا بنیادی حصہ ہیں لیکن مذاہب کے درمیان فساد اس وقت پیدا ہوتا ہے جب اس کے ماننے والے اپنے عقائد کو دوسروں پر زبردستی مسلط کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ فرانسیسی، روسی اور دوسرے یورپی ممالک کے "ہراول دستے" نے جب اس نکتے پر زور دیا کہ ریاست کو اپنے شہریوں کے مذہبی عقائد سے اس وقت تک کوئی واسطہ نہ ہونا چاہئے، جب تک یہ عقائد شہریوں کے اخلاق پر منفی اثر نہ ڈالیں یا شہری فرائض کی ادائیگی میں رکاوٹ نہ بنیں۔ ہر شخص کو اپنی مرضی کا مذہب اختیار کرنے کا حق ہونا چاہئے۔ اس جدوجہد کے نتیجے میں مسیحیت گرجا کی گرفت سے آزاد ہوئی اور اس کے ماننے والوں پر ترقی کے دروازے کھل گئے۔ یہ بات بھی یاد رکھنے کی ہے کہ عیسائی مذہب کے ماننے والے دو فرقوں پروٹسٹنٹ اور کیتھولک میں بٹے ہوئے تھے۔ جبکہ ہم درجنوں فرقوں اور مسالک پر تقسیم ہیں۔ ہمارے لئے یہ ممکن ہی نہیں کہ کسی ایک فرقے کے عقائد کو ریاستی مذہب کے طور پر نافذ کریں۔ کیونکہ باقی کے درجنوں فرقے اس پر صاد نہیں کریں گے اور فتنہ وفساد کا دروازہ مستقلاً کھل جائے گا۔ قرآن شریف اگر یہ کہتا ہے کہ دین میں جبر نہیں ہے یا یہ کہ تمہارا دین تمہارے لئے، میرا دین میرے لئے تو اس کی وجہ امہ کو فتنہ وفساد سے محفوظ رکھنا ہے۔ قائداعظم کی 11 اگست 1947ء کی تقریر بھی اس نکتے کی وضاحت کرتی ہے۔ اس لئے ہماری سب سے اہم ذمے داری مذہبی رواداری کے فروغ کی ہے۔ اب سے دو سو برس قبل فرانسیسی دانشور نے یہ کہا تھا کہ جہاں کہیں مذہبی تشدد اور عدم رواداری عام ہوگی، وہاں سیاست پر اس کے منفی اثرات مرتب ہوں گے۔ حکمران دنیاوی معاملات میں بھی حکمران نہیں رہتے بلکہ اصل اقتدار پادریوں یا مذہبی ملاؤں کو منتقل ہو جاتا ہے۔ حکمران ان کے ہاتھوں میں کٹھ پتلی بن جاتے ہیں۔ یہ بات ہماری آج کی ریاستی صورتحال کا نقشہ نظر آتی ہے۔ مولانا فضل الرحمٰن حکومت سے الگ ہوتے ہی توہین رسالت کے قانون کے تحفظ کے لئے تحریک کا حصہ بن جانے کا اعلان کرتے ہیں حالانکہ وفاقی وزیر قانون اور حکمران جماعت کی سیکریٹری اطلاعات واضح طور پر یہ اعلان کر چکے ہیں کہ حکومت یہ قانون ختم کرنے یا اس میں ردوبدل کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی، لیکن مذہب کے نام پر اقتدار حاصل کرنے والے مفروضوں کی بنیاد پر مورچہ بند ہونے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ یہ کھیل بھی کوئی نیا کھیل نہیں ہے۔ گزشتہ چودہ سو سال سے برابر کھیلا جاتا رہا ہے۔ خوارج جنھوں نے خلافت راشدہ کے زمانے ہی میں مذہب کو سیاسی اقتدار کے لئے استعمال کرنا شروع کر دیا تھا۔ یہی کچھ کرتے تھے جو آج طالبان، جو ان کے پیروکار ہیں، کر رہے ہیں۔ بعد کے زمانے میں قرامطہ نے بھی، جو حجر اسود اٹھا کر لے گئے تھے، جس کی وجہ سے کئی برس حج نہ ہو سکا۔ مسلمانوں کو مسلمانوں سے لڑانے کا "فریضہ" انجام دیا۔ یوں ہماری تاریخ گواہ ہے کہ غیر مسلموں نے اتنے کلمہ گو نہیں مارے، جتنے خود مسلمانوں نے، افسوس ہے کہ یہ عمل اب بھی نہ صرف جاری ہے بلکہ شدت پکڑ رہا ہے اور فرقہ وارانہ اور مسلکی اختلافات کو ہوا دے کر حصول اقتدار کی کوششیں کرنے والے بدستور اس "نیک" کام میں لگے ہوئے ہیں۔ وقت آ گیا ہے کہ دین کی اصل روح سے آشنا علمائے کرام، دانشور اور اہل قلم اس صورتحال سے نمٹنے کے لئے کسی واضح لائحہ عمل کی تیاری کے کام کا آغاز کریں اور فرقہ واریت کے خاتمے، نیز مختلف مسالک کے درمیان ہم آہنگی پیدا کرنے کی عملی کوششوں کی طرف متوجہ ہوں۔

☆☆☆

ہم نے بڑی دوستی نبھائی

شبیر احمد ارمان

(روزنامہ ایکسپریس کراچی، 19 اکتوبر 2010ء بروز منگل)

ہم اور آپ سوائے افسوس، اظہار مذمت کرنے، سوگوار رہنے اور احتجاج کرنے کے کر بھی کیا سکتے ہیں۔ انسانیت کے دشمن اس قدر طاقتور نظر آتے ہیں کہ ان کا جب جی چاہے، وہ جہاں چاہیں، درندگی وسفاکی کا مظاہرہ کرتے ہوئے بے گناہ انسانوں کا خون بہادیں۔ داتا دربار پر خودکش حملے کے بعد یہ رپورٹ دی گئی تھی کہ کراچی میں حضرت عبداللہ شاہ غازی رحمتہ اللہ علیہ کے مزار پر بھی خودکش حملہ ہوسکتا ہے۔ اس تناظر میں شروع دنوں میں سیکورٹی کے انتظامات سخت کردیے گئے۔ بعدازاں پھر وہی بے نیازی اور غیر ذمے داری کا رویہ جو اکثر ہمارے سرکاری اداروں میں نظر آتا ہے، اپنایا گیا اور بالآخر بے گناہ انسانی خون کے پیاسے 8 اکتوبر 2010ء کی شام 6 بج کر 45 منٹ پر اپنے ناپاک عزم میں کامیاب ہوگئے۔ پہلا دھماکا اس وقت ہوا جب حضرت عبداللہ شاہ غازی کے مرکزی گیٹ پر لگے ہوئے واک تھرو گیٹ کے قریب ایک مبینہ خودکش حملہ آور نے خود کو اڑالیا، جس کے باعث مزار میں موجود زائرین میں بھگدڑ مچ گئی اور اسی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے دوسرے خودکش بمبار نے مزار کے احاطے میں داخل ہوکر مزار کی 2 سیڑھیاں چڑھ کر اوپر جانے کی کوشش کی تاہم ناکامی پر اس نے خود کو دھماکے سے اڑالیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے خواتین اور بچوں کی چیخوں اور آہ وبکا سے فضا گونج اٹھی۔ ہر طرف زخمی، لاشیں، انسانی اعضا اور گوشت کے لوتھڑے پھیل گئے، مزار کا احاطہ سرخ ہوگیا۔

افسوس! دشمن ہماری صفوں میں گھس آیا ہے اور ہم اسے پہچاننے سے انکاری ہیں۔ پاکستانی قوم شکی مزاج نہیں ہے بلکہ حقیقت پسند ہے اور ہم لوگ اسی حقیقت کو بیان کرتے رہتے ہیں جس حقیقت کو امریکا شکوک وشبہات قرار دے کر تاریخ کو مسخ کررہا ہے۔ تاریخی حقیقت یہ ہے کہ امریکا کے کہنے کے مطابق افغانستان سے سوویت یونین کی فوجوں کو نکالنے کے لئے "جہاد" کا نعرہ بلند کیا گیا تھا اور جب ان فوجیوں کا انخلاء ہوا اور سوویت یونین کا شیرازہ بکھر گیا تو ہمیں (پاکستان) کو کیا ملا؟ اوجڑی کیمپ کا دھماکا جس میں افغان جنگ میں استعمال ہونے والا گولا بارود تھا جس کے نتیجے میں بیک وقت 5 ہزار سے زائد گھر تباہ ہوگئے اور ہزاروں پاکستانی بے گناہ بے موت مارے گئے۔ اس وقت کے وزیراعظم محمد خان جونیجو (مرحوم) نے اس واقعہ کی سچائی سے قوم کو آگاہ کرنا چاہا تو اس وقت کے صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق نے امریکا کے اشارے پر ان کی حکومت برطرف کردی، لیکن خود بھی اپنے رفقاء کار سمیت امریکی مفاد پرستی، خودغرضی سے محفوظ نہ رہ سکے۔ 17 اگست 1988ء کو انہیں C-130 جہاز میں بٹھا کر فضا میں اڑادیا گیا۔ قبل ازیں افغان وار کی صرف ملک میں کلاشنکوف کلچر متعارف ہوچکا تھا۔ ہیروئن کی تجارت معمول بن چکی تھی۔ پبلک مقامات، بم دھماکوں کی زد میں آچکے تھے اور امریکا ہمیں بھول چکا تھا۔ نیویارک 9/11 کے بعد اگر امریکی ترجیحات بدل گئی ہیں اور ایک مرتبہ پھر ہم امریکا کے لئے اہم ہیں

تو یہ کھلا راز بھی دعوت فکر دیتا ہے کہ امریکا پاکستان پر اس قدر کیوں مہربان ہے؟ اس مہربانی کے ایک نہیں، کئی پہلو ہیں جنھیں سمجھنے کی ضرورت ہے جنہیں دودھ پلا کر پالا پوسا گیا، انہیں جن بنانے میں امریکی کردار سے انکار ممکن نہیں۔ اب انہیں بوتل میں بند کرنے کے لئے یا ہوا میں تحلیل کرنے کے لئے جو امریکی اسٹیج سجا ہوا ہے۔ اس کی میعاد اتنی طویل نہیں ہے، جتنی کہ سمجھی جا رہی ہے۔ اس بات کو یوں بھی سمجھا جاسکتا ہے کہ کل تک جن ممالک نے امریکی مفادات پر مبنی افغان جنگ میں اپنے اپنے حصے کا کردار ادا کیا تھا، آج ان ہی ممالک کے توسط سے بتوں کو شوکیس میں بند کیا جا رہا ہے، انہیں توڑا جا رہا ہے اور ساتھ ساتھ ممالک کے اندر مختلف النوع دہشت گردیاں بھی عروج پر ہیں۔ اگر غور کیا جائے تو دہشت گردی کی کڑیاں ایک جیسی نہیں ہیں بلکہ دہشت گردی کے بعض واقعات سے گمان گزرتا ہے کہ انہیں دانستہ طور پر مذہبی انتہا پسندی سے تعبیر کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے، جسے جواز بنا کر اگلا قدم اٹھایا جاسکتا ہے۔ جس سے بچنے کے لئے مسلم ممالک امریکی پالیسیوں کے مضمرات سے واقفیت حاصل کریں۔ ماضی قریب میں یہ بات سعودی ولی عہد نے اپنے ایک انٹرویو میں کہی تھی کہ "سعودی عرب میں گزشتہ ماہ دہشت گردوں کے حملے میں دو امریکیوں سمیت متعدد مغربی باشندے ہلاک ہوگئے تھے اور ان حملوں کے بعد یہ واضح ہوگیا ہے کہ ان کے پیچھے یہودیوں کا ہاتھ ہے۔ یہودیوں اور القاعدہ کے مقاصد ایک ہی ہیں۔ سو فیصد یقین سے تو نہیں کہہ سکتا لیکن 95 فیصد مجھے یقین ہے کہ دونوں کے مقاصد ایک ہی ہیں اور وہ اپنے مفادات کی خاطر سعودی عرب کو کمزور اور سعودی حکومت کو تبدیل کرنا چاہتے ہیں"

اس وقت کے سعودی وزیر داخلہ شہزادہ نائف بن سلطان نے بھی اس بیان کی تصدیق کی تھی کہ اسرائیل اور یہودی لابی القاعدہ کی پس پردہ حمایت کر رہی ہے۔ "اگر 9/11 کے سانحہ کے ہلاک شدگان کی فہرست پر نظر ڈالیں تو آپ کو ان میں ایک بھی یہودی کی لاش نہیں ملے گی اور نہ ہی زخمی ہونے والے متاثرین میں یہودی ملازمین کا کوئی ذکر ہے جبکہ ورلڈ ٹریڈ ٹاورز میں پانچ ہزار یہودی ملازمت کرتے تھے۔" جس روز 9/11 کا واقعہ پیش آتا ہے، اس روز ایک یہودی ملازم بھی نوکری پر نہیں آتا۔ افسوس صد افسوس! 11 ستمبر کے حوالے سے امریکی کمیشن کی رپورٹ بھی خاموش ہے کہ ایسا کیوں ہوا؟ کیا اس روز سب کی طبیعت خراب تھی؟ کیا سب کو فرداً فرداً کوئی کام آن پڑا تھا؟ غور طلب پہلو ہے۔

اب جبکہ دھیرے دھیرے حقائق سامنے آ رہے ہیں تو ایسے میں مسلم ممالک بھی اس جاری امریکی پالیسی پر غور کریں اور صرف اس زاویے پر نظر نہ کریں کہ دہشت گردی کے واقعات، دہشت گردی کے خلاف جاری جنگ کا ردعمل ہے۔

پاکستان 13 ستمبر 2001ء کی رات سے عالمی دہشت گردی کے خلاف جنگ میں مصروف ہے۔ اس وقت سے تادم تحریر اس جنگ کے اثرات پاکستان میں دن بدن نمایاں ہوتے جا رہے ہیں۔ غور و فکر کی ضرورت ہی کہ غیر محسوس طور پر پاکستان کے ساتھ وہی کھیل کھیلا جا رہا ہے جو افغانستان اور عراق میں ہو رہا ہے۔ قوم دیکھ رہی ہے کہ اتحادی فوج اب تک درجنوں مرتبہ پاکستانی علاقے میں گھس کر دراندازی کر چکی ہے اور ڈرون حملوں میں سینکڑوں بے گناہ پاکستانیوں کو ہلاک کر چکی ہے۔ کیا ہم اس دن کا انتظار کر رہے ہیں، جب ہم سے کہا جائے کہ "عالمی سطح پر دوستیاں مفادات کے تابع ہوا کرتی ہیں" شاید تب ہمیں احساس ہوگا کہ ہم نے بڑی دوستی نبھائی لیکن بدلے میں مونگ پھلی کا دانا ملا۔ پھر ہمیں امریکی اسلحہ و گولہ بارود کا خریدار بنا کر معاشی اور اقتصادی دھوکا دے کر خود مالا مال ہو گئے۔

رحمٰن بابا سے عبداللہ شاہ غازی تک

ظہیر اختر بیدری

(روزنامہ ایکسپریس، 10 اکتوبر 2010ء، بروز اتوار)

پشاور میں رحمٰن بابا، اسلام آباد میں بری امام، لاہور میں داتا دربار کے بعد کراچی میں عبداللہ شاہ غازی کے مزار پر خودکش حملے سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ یہ ساری دہشت گردی کی کارروائیاں نہ اتفاقی ہیں، نہ ان کا مقصد صرف دہشت پھیلانا ہے بلکہ یہ ایک مربوط پلان کا حصہ ہیں جس کا مقصد ان تمام آثار کو مٹا دینا ہے جو دہشت گردوں کے نظریات سے مطابقت نہیں رکھتے۔ افغانستان میں طالبان کی حکومت کے دوران بدھا کے ہزاروں سال پرانے مجسموں کو تباہ کرنا بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی تھی۔ ہندوستان میں صوفیائے کرام کی ایک خصوصیت یہ رہی ہے کہ ان کے دروازے بلا تفریق رنگ، نسل، زبان، مذہب و ملت ہر ضرورت منداور ہر معتقد کے لئے کھلے رہتے تھے۔ اس حوالے سے صوفیائے کرام کا رویہ ہمیشہ غیر متعصبانہ اور غیر امتیازی رہتا تھا، جسے اپنے مخصوص مذہبی فلاسفی رکھنے والے دہشت گرد اپنے عزائم کی تکمیل کی راہ میں رکاوٹ سمجھتے ہیں۔ عبداللہ شاہ غازی کا تعلق اسلام کے ابتدائی دور سے ہے۔ وہ انسانیت کے عظیم کاز کی خدمت کے لئے دوسری صدی ہجری میں سندھ آئے اور پھر کراچی کو انہوں نے اپنی تعلیمات کا مرکز بنا لیا۔ ان کا مزار سطح زمین سے کافی بلندی پر ہے۔ یہاں تباہی پھیلانے والے دہشت گردوں کا اصل ٹارگٹ مزار ہی تھا لیکن انہیں مزار تک پہنچنے کا موقع نہ مل سکا اور مزار کی سیڑھیوں ہی پر انہوں نے دو دھماکے کر ڈالے جن میں آٹھ بے گناہ افراد ہلاک اور اسی سے زیادہ بے گناہ زائرین جن میں بچے اور خواتین بھی شامل ہیں، زخمی ہو گئے۔

روایت کے مطابق سندھ کے اعلیٰ حکام نے جائے وقوعہ کا معائنہ کیا اور متعلقہ اداروں کو مجرمان کو فوری گرفتار کرنے کی ہدایت کی اور اپنے حاکمانہ فرض سے سبکدوش ہو گئے۔ اس سانحے کے بعد ہمارے زیرک اور لائق ترین وزیر داخلہ نے تاحکم ثانی کراچی کے تمام مزارات کو سیل کرنے کے بے سروپا حکم صادر فرمایا لیکن عوام کے شدید ردعمل کی وجہ سے نملا اس حکم کو واپس لے لیا گیا اور عبداللہ شاہ غازی کے مزار کو بھی زائرین کے لئے کھول دیا گیا۔ ہمارا حکمران طبقہ دہشت گردی کی اب تک ہونے والی کارروائیوں کے خلاف بیان بازی کے علاوہ کچھ نہ کر سکا۔ اس کا ایک سبب تو یہ نظر آتا ہے کہ دہشت گردی کی کارروائیوں میں جاں بحق ہونے والے بے گناہ عوام ان کے سامنے بھیڑ بکریوں سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتے۔ دوسرے یہ طبقہ اقتداری جھگڑوں میں اس قدر مصروف ہے کہ دہشت گردی کو روکنے کے لئے نہ اس کے پاس وقت ہے، نہ کسی قسم کی کوئی منصوبہ بندی۔ اور سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ کسی اہل سیاست میں اتنی سیاسی بصیرت نہیں کہ وہ تھوڑے تھوڑے وقفے سے ملک کے مختلف حصوں میں ہونے والی دہشت گردی کی ان وارداتوں کے پیچھے ان مقاصد

کو سمجھ سکے، جن کا مقصد اس ملک میں ایک ایسی مذہبی فاشٹ حکومت کا قیام ہے جس میں کسی بھی دوسری فقہ یا مذہبی نظریات رکھنے والوں کے لئے قطعی کوئی گنجائش نہیں ہوگی۔ یہ سارا ڈراونا اور دہشت ناک کھیل ایک منظم اور مربوط فاشٹ نظریے کا حصہ ہے اور اگر دہشت گردی کی اس خطرناک وبا کو روکنا ہے تو اس کے فکری نظام کا سنجیدگی اور گہرائی سے جائزہ لے کر اس کی روک تھام اور خاتمے کے لئے ایک سائنٹفک طریقہ کار اختیار کرنا ہوگا جس میں عوام کی شرکت کو لازمی بنانا ہوگا اور ان گہری جڑوں تک پہنچنے کی کوشش کرنا ہوگا جو پاکستان کے قبائلی علاقوں، افغانستان، عراق اور فلسطین تک پھیلی ہوئی ہیں۔

عبداللہ شاہ کے مزار پر وقوع پذیر ہونے والے اس المیے کا افسوس ناک پہلو یہ بھی ہے کہ خود پولیس ابھی تک یہ طے نہیں کر سکی کہ آیا یہ حملے خودکش تھے یا پلانٹیڈ۔ پولیس کی اس روایتی نااہلی کا نقصان یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنی تفتیش اور تحقیق کا رخ متعین نہیں کر سکتی۔ عام طور پر یہ کہا جاتا ہے کہ خودکش بمبار جب خود ہی ان حملوں میں ٹکڑے ٹکڑے ہو کر بکھر جاتے ہیں تو پھر تفتیش کے لئے کون سا راستہ رہ جاتا ہے۔ اس سلسلے میں ہمیں عوامی شعور کا اندازہ اس وقت ہوا جب ٹی وی کے پبلک انٹرویو میں عوام نے یہ کہا کہ دہشت گرد کسی محلے سے نکلتے تو ہوں گے اور دہشت گردی کی تیاری کسی جگہ تو کی ہوگی۔ وہ گھر وہ جگہ آسمان پر نہیں زمین پر ہی ہے۔

اس حوالے سے یہ بات بڑی حوصلہ افزا ہے کہ مذہبی جماعتوں کا ایک حصہ کھل کر دہشت گردی کی مخالفت کر رہا ہے اور اس حقیقت پسندانہ موقف کی وجہ سے ان جماعتوں کے کارکن ٹارگٹ کلنگ کا نشانہ بھی بن رہے ہیں۔ اس حوالے سے موجودہ پی پی حکومت کا موقف واضح اور مثبت ہے۔ وہ دہشت گردی کو ختم کرنے کا برملا اعلان کر رہی ہے۔ یہ ایک حوصلہ مند بات ہے لیکن ایسا لگتا ہے کہ ہماری حکومت نے اس بھیانک مسئلے کے حل کے لئے نہ دانشورانہ سطح پر کوئی ٹھوس اور جامع پالیسی بنا سکی، نہ اس کے اقدامات میں کوئی ایسا تسلسل اور گہرائی نظر آتی ہے جو دہشت گردی کے اس خوفناک عفریت سے نمٹنے کے لئے ضروری ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ حکومت نے پوری ذمے داری فوج کے حوالے کر دی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس مسئلے کا حل صرف فوجی اقدامات نہیں ہو سکتے لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ حکومت اکیلی اس بڑے اور خطرناک مسئلے کا کوئی شافی حل تلاش نہیں کر سکتی۔ دہشت گردی کا یہ مسئلہ نہ صرف ہمارا ایک اہم قومی مسئلہ بن گیا ہے بلکہ یہ اپنے پھیلاؤ کے حوالے سے ایک بین الاقوامی مسئلہ بن گیا ہے۔ حکومت کا فرض ہے کہ وہ پہلے قدم کے طور پر پہلے ایک قومی کانفرنس کا اہتمام کرے، جس میں تمام سیاسی اور مذہبی جماعتوں کو شریک کیا جائے اور اس کانفرنس کے شرکاء جماعتی اور فقہی مفادات سے بالاتر ہو کر اس عفریت سے قوم و ملک کو بچانے کی کوشش کریں اور ایک مربوط، منظم اور ٹھوس پالیسی وضع کریں جو دہشت گردی کو ختم کرنے میں موثر کردار ادا کر سکے۔ اگر ضرورت محسوس ہو تو مسلم ملکوں کی سطح پر بھی ایک کانفرنس کا اہتمام کیا جائے۔ کراچی پاکستان کا صنعتی حب اور معیشت کا بادنما ہے۔ اگر اس شہر میں ہمارے حکمرانوں نے دہشت گردی کو راستہ دے دیا تو یہ حماقت پاکستان کی تباہی کے مترادف ہوگی۔

☆☆☆

مزار گنج بخش کو خون کا غسل

تنویر قیصر شاہد

روزنامہ ایکسپریس کراچی، 3جولائی 2010ء، بروز ہفتہ)

خطۂ پنجاب کے مکینوں میں ایمان اور امن کی دولت بانٹنے والے عالمی شہرت یافتہ صوفی اور برگزیدہ ہستی خواجہ ہجویری، جن کے نام سے لاہور کی شان وشوکت آباد ہے، کے مزار کو گزشتہ روز بارود، آگ اور خون کا غسل دیا گیا۔ اجمیر کے ایک مرد قلندر حضرت خواجہ معین الدین چشتی ان کے مزار شریف پر حاضر ہوئے اور روحانی فیض یابی کے بعد انہوں نے اپنے شیخ کے بارے میں شعر کی زبان میں جو خراج عقیدت پیش کیا، اس کی بازگشت گزشتہ کئی صدیوں سے چہار دانگ عالم میں سنائی دے رہی ہے اور آئندہ بھی سنائی دیتی رہے گی:

گنج بخش فیض عالم ۔ مظہر نور خدا

ناقصاں را پیر کامل کاملاں را راہنما

لیکن دہشت گردوں اور مغربی سرحدوں سے آنے والی خونیں ہواؤں نے حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف کو اپنی نفرت کا نشانہ بنا کر اس تقسیم کو مزید واضح اور گہرا کر دیا ہے جو وطن عزیز میں مسلک اور فرقے کی بنیاد پر اپنی دکان چلانے اور سجانے والوں نے پہلے سے قائم کر رکھی ہے۔ ظالمان نے یہ ظالمانہ اور فاسقانہ فعل اس وقت انجام دیا جب سیکڑوں لوگ مزار شریف کے اردگرد موجود تھے۔ دن بھی جمعرات کا چنا، جب عقیدت مندوں کی ایک کثیر تعداد یہاں روحانی فیض حاصل کرنے آتی ہے۔ ظالمان، جو مزاروں کو بموں سے اڑانے کی خاص شہرت رکھتے ہیں، نے جمعرات کا دن اس لئے بھی منتخب کیا تاکہ اگلے روز (جمعہ) داتا صاحب کے عقیدت مندوں اور عشاق کو مساجد کے محراب ومنبر میں سینہ کوبی کا خوب موقع مل سکے۔

حضور داتا گنج بخش علیہ رحمہ کے مزار شریف کو گزشتہ دس صدیوں سے ہمیشہ گلاب کے عطر سے غسل دیا جاتا رہا ہے، لیکن پہلی مرتبہ امن واسلام کے دشمنوں، اولیائے کرام سے عداوت اور ان کے مزاروں سے بغض رکھنے والوں نے اسے خون کا غسل دیا ہے۔ لاہور پر تقریباً ایک ہزار سال کے دوران ہندو بھی حکمران رہے، سکھوں کا پرچم بھی یہاں لہراتا رہا اور انگریز بھی اس شہر بے مثال پر تقریباً ایک صدی سے زائد عرصے تک حکمرانی کرتے رہے لیکن کسی کو یہ جرأت نہیں ہو سکی کہ وہ داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی نیند میں مخل ہوتے اور ان کے مرقد شریف کی طرف بدبختی سے انگلی بھی اٹھاتے۔ یہ بدبختی اب ہماری مغربی سرحدوں سے آنے والے مجاہدین، جنہیں عرف عام میں افغانی طالبان یا تحریک طالبان پاکستان کے وابستگان کہا جاتا ہے، کے حصے میں آئی ہے۔ یہ دراصل ان لوگوں کا قاتل

مذمت اقدام ہے جو سید علی ہجویری علیہ الرحمہ کی پر امن تعلیمات سے حسد بھی کرتے ہیں اور ان کی زندہ رہ جانے والی لاثانی تصنیف **کشف المحجوب** کے خلاف دلوں میں کینہ بھی رکھتے ہیں۔ سرزمین لاہور کی سب سے بڑی فیض رساں ہستی جو صدیوں سے مسلمانوں اور غیر مسلموں کی عقیدتوں اور محبتوں کا مرکز ومحور رہی ہے، کو آتش وآہن سے ہدف بنانے والے وہ لوگ ہیں جنہوں نے افغانستان کے قدیم ثقافتی ورثے (بامیان کے بدھ مجسموں) کو بموں سے اڑا کر خود کو مزید تہی دست اور علم دشمن ثابت کیا حالانکہ یہ وہ مجسمے تھے جنہیں خود کو بت شکن کہلانے والے محمود غزنوی نے بھی گزند پہنچانے سے گریز کیا تھا۔

داتا دربار کو اپنی نفرت کی بھینٹ چڑھانے والے دراصل اس مسلک کے حامل ہیں جنہوں نے سوات اور اس کے مضافات میں واقع مزاروں کو آگ لگائی، انہیں بموں سے اڑایا اور ان مقابر میں آرام کرنے والے بزرگان دین کی میتوں کو قبروں سے نکال کر درختوں سے پھانسیاں دیں۔ پھانسی دینے والے یہ گروہ اور گماشتے دراصل وہ لوگ تھے جو دشمنان دین وملت بھی ہیں اور جو امن کی فاختہ کو اپنی بندوق کی سنگین میں پرو کر قلبی راحت محسوس کرتے ہیں۔ جناب صدر مملکت آصف علی زرداری، جناب وزیر اعظم سید یوسف رضا گیلانی اور سپہ سالار پاکستان جنرل پرویز کیانی صاحب کی مشترکہ متفقہ اسٹریٹیجی اور حکمت عملی نے اگرچہ سوات اور جنوبی وزیرستان کے اسلام وامن دشمنوں کا ٹیٹو ادبا دیا ہے اور کئی اہم مجرم پس دیوار زنداں دھکیل دیئے گئے ہیں لیکن ان کا مکمل قلع قمع اور صفایا نہیں کیا جاسکا ہے۔ غالباً اسی پس منظر میں وزیر داخلہ جناب رحمٰن ملک بار بار کہتے اور قوم کو بیدار رہنے کا پیغام دے رہے ہیں کہ یہ شکست خوردہ اور اسلام دشمن گروہ اب جنگلوں اور پہاڑوں میں بنی اپنی کمین گاہوں سے نکل کر شہروں میں آچکے ہیں۔ داتا دربار پر سنگ دلوں اور امن کے دشمنوں نے حملہ کیا تو مجھے اولین یہ خیال آیا کہ ہمارے صدر صاحب اور وزیر اعظم صاحب دونوں ہی اولیائے کرام کی مقدس آستانوں پر احترام میں جبیں جھکانے والوں میں سے ہیں، اب وہ ان قاتل گروہوں اور ان کی سرپرست تنظیموں کا مزید عزم صمیم سے گھراناپے کا اعلان کریں گے۔ کیا وزیر اعلیٰ پنجاب جناب شہباز شریف اب بھی اس بات پر مصر رہیں گے کہ جنوبی پنجاب طالبان کا گڑھ نہیں بن چکا؟ کیا پنجاب کے حکمران مجرموں کے خلاف آہنی ہاتھ اٹھانے سے قبل اب اس وقت کا انتظار کریں گے جب لاہور میں حضرت میاں میر، حضرت مادھولال حسین، قصور میں حضرت بابا بلھے شاہ، جھنگ میں حضرت ذکریا اور پاک پتن میں حضرت بابا فرید گنج شکر رحمتہ اللہ علیہم کے مزاروں کو بھی دہشت گرد خون کا غسل دے دیں گے؟ اور وہاں آنے والے سیکڑوں ہزاروں زائرین کو خاک و خون میں لٹا دیا جائے گا؟

اب بھی کہا جائے گا کہ بیرونی ہاتھ نے خون کی یہ ندی بہائی ہے اور خونخواروں کا تعلق اسلام سے نہیں ہے۔

جناب والا! یہ گھسا پٹا بیان قابل قبول ہے، نہ حقیقت پر مبنی۔ جو گروہ یا جہادی تنظیمیں ملک کے اندر آگ وخون کا یہ بہیمانہ کھیل کھیل رہی ہیں، وہ ہمارے مدارس میں پلے بڑھے ہیں اور وہ خود کو مسلمان اور اپنے مخالف مسلک کو مشرک اور غیر مسلم قرار دیتے اور انہیں گردن زدنی کہتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے لاہور کی عدالت عالیہ میں اپنے ایک ساتھی کے رہا ہونے پر طالبان زندہ باد، جج

صاحب زندہ باد اور شہباز شریف زندہ باد کے نعرے لگائے لیکن کسی نے ان کی زبان روکی نہ ان پر توہین عدالت کا مقدمہ چلایا۔ گڑھے مردے اکھاڑنے کی ضرورت نہیں ہے، لیکن یاددہانی اور آئینہ دکھانے کے لئے یہ ضروری بھی ہے۔ جب لاہور کے مضافات میں واقع مناواں پولیس اکیڈمی پر (جب کہ پنجاب پر گورنر راج نافذ تھا) طالبان نے خونخوار حملہ کیا تو میاں شہباز شریف نے کہا تھا "اگر میں پنجاب کا حکمران ہوتا تو میں دیکھتا ایسے حملے کیونکر ہو سکتے ہیں؟" آج میاں صاحب پنجاب کے حکمران ہیں اور ان کے صوبے کے دل پر حملہ ہوا ہے اور مسجد و مزار کی بے حرمتی کر کے اسے خون کے دریا میں ڈبو دیا گیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اب انہیں اس حقیقت کا ادراک ہو گیا ہو گا کہ آہنی ہاتھ استعمال کئے بغیر دہشت گردوں کو قتل و غارت گری سے نہیں روکا جا سکتا۔

☆☆☆

پنجاب کی باری

طلعت حسین

(روزنامہ ایکسپریس کراچی، 3 جولائی 2010ء، بروز ہفتہ)

داتا دربار کے سبز گنبدوں کو خون کی سرخی میں نہلانے والوں کے مذموم ارادے کامیاب نہیں ہو سکے۔ کل کی طرح آج بھی معتقدین کے جوق در جوق زیارت کے لئے موجود ہیں۔ نہ ہی کوئی ایسی خبر ہے کہ جمعرات کو ہونے والے خودکش حملوں نے دور دراز سے آنے والوں کے ارادوں میں دراڑ ڈال دی ہو اور نہ ہی زائرین نے شہر لاہور کے سفر کو موخر کیا ہے۔ دربار کے باہر فٹ پاتھ پر موجود کمی انسانیت کے علمبردار بھی جوں کے توں موجود ہیں۔ عینی شاہدین نے تو یہ گواہی بھی دی ہے کہ رات کو دھماکوں کے فوراً بعد ہنگاموں کے تھمتے ہی اردگرد کی دکانوں کے تھڑے پھر سے غرباء کے بستر بن گئے اور انہوں نے بہت سوں کو ہر طرف پھیلی ہوئی تباہی سے غافل چین کی نیند سوتے ہوئے پایا۔

داتا دربار پر ہونے والے حملے اور اس سے جنم لینے والے سانحے کی یہ پہلی انہونی نہیں ہے۔ ہزار سال سے جاری فیض یابی کا یہ چشمہ اتنے گھروں کو سیراب کر چکا ہے کہ دہشت گردوں کی چیرہ دستیاں اور ان کی آنکھوں میں اترا ہوا خون نہ تو اس مرکز عقیدت کو تباہ کر سکتا ہے اور نہ ہی اس پر تکیہ کرنے والوں کے دلوں کو کمزور کر سکتا ہے۔ ویسے بھی اس معاشرے میں اتنے غم بکھرے ہوئے ہیں کہ غم گساری کا کوئی ذریعہ لوگوں کے ہجوم سے کبھی خالی ہو ہی نہیں سکتا۔ دہشت گرد لاکھ بم پھاڑیں، انسان دل کی تسلی اور روح کی تسکین کا در نہیں چھوڑیں گے۔

مگر اس کے ساتھ ساتھ اس حملے کے محرکات سے آنکھ ہٹانا بھی انتہائی بے وقوفی بلکہ خطرناک حماقت ہوگی۔ پنجاب میں بالخصوص اور ملک بھر میں بالعموم اس واقعہ کے تناظر میں اندرونی خلفشار کے خطرات عود کر سامنے آئے ہیں۔ کسی طور بھی دیکھیں یہ معمولی واقعہ نہیں ہے۔ اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ اس خطے میں بسنے والوں کے تاریخی اور دیرینہ نظریاتی اختلافات اس حد تک بڑھ گئے ہیں کہ مزاروں اور خانقاہوں کے ماننے والوں کے مخالفین اب برداشت کا مادہ کھو چکے ہیں تو بھی اس واقعہ کی یہ وضاحت مکمل طور پر قابل یقین نہیں ہے۔ اپنی عبادت کے طریقے کے دائرے سے باہر لوگوں کو کافر کہنے والے تو یہاں کب سے آباد ہیں۔ صرف اپنے نظریہ توحید کو جنت کی کنجی گرداننے والوں کا تعصب بھی نیا نہیں ہے، اگرچہ فرقہ واریت ماضی میں خون آلودہ جھگڑوں کا باعث بنی مگر پھر بھی اتنا لحاظ ضرور برتا گیا کہ کبھی داتا دربار پر حاضری دینے والوں کو باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت قتل کرنے کا گھناؤنا کام نہیں کیا گیا۔ جہان فانی سے رخصت ہونے والے بزرگوں سے رابطہ جوڑنے والوں کو مشرک تو کہا گیا مگر کبھی اتنے بڑے پیمانے پر ایک عبادت گاہ پر حملہ نہیں ہوا۔ یقیناً مسجد اور امام بارگاہوں میں بہیمانہ قتل عام ہوتا رہا ہے مگر سلسلہ فیض کی ایسی آماجگاہیں جہاں سے بھوکوں کا پیٹ بھی بھرتا ہو اور آزردہ روحیں چین بھی پاتی ہوں، اس تباہ کاری سے پنجاب کی حد تک محفوظ رہی ہیں۔

اس سے مراد یہ ہے کہ داتا دربار پر حملہ محض ان نظریات اور فکری نفرتوں کا نتیجہ نہیں ہوسکتا جنھوں نے ہمیں اندر سے گھنکی طرح کھالیا ہے۔ پھر داتا دربار ہی کیوں؟ پنجاب کے چپے چپے پر بزرگان دین کی تجلیات پھیلی ہوئی ہیں، جن سے خلق خدا خود کو نہ صرف منسوب کرتی ہے بلکہ جن پر اپنا سب کچھ مٹانے کے لئے ہر وقت تیار رہتی ہے۔ لاہور میں داتا دربار کو ہی کیوں چنا گیا؟ سوال قابل غور بھی ہے باعث فکر بھی۔ اس کا جواب تلاش کرنے سے پہلے لاہور ہی میں احمدیوں کے عبادت خانے پر کمانڈو طرز کے حملے کو بھی ذہن میں رکھنا ہوگا اور خود کو یہ یاددہانی بھی کروانی ہوگی کہ کس طرح پچھلے دوسالوں میں پنجاب کے اس مرکز میں بدامنی اور شورش کے نہ ختم ہونے والے واقعات کا ایک سلسلہ جاری ہے جس نے پاکستان کے اندر اور باہر ایک خاص طبقہ فکر کو یہ کہنے کا موقع فراہم کیا ہے کہ اس ملک کا اصل مسئلہ اس کے سب سے بڑے صوبے میں طالبنائزیشن کا عمل ہے جس کے انسداد کے لئے واحد تجویز اس قسم کا ملٹری آپریشن ہے جو ہم نے سوات اور مالاکنڈ کے دوسرے علاقوں میں دیکھا۔ اس طبقہ فکر کے مطابق پنجابی طالبان کی حقیقت سے نظر چرا کر یہاں کی حکومت اس ملک کو آگ میں جھونک رہی ہے اور یہ کہ جب تک ان طالبان کے خلاف طاقت کا بے دریغ استعمال نہیں ہوتا، داتا دربار اور سری لنکا کی ٹیم پر ہونے والے حملوں جیسے واقعات ہوتے رہیں گے۔

یہ ایک عجیب اتفاق ہے کہ جوں جوں پنجابی طالبان کے قلع قمع کرنے کے حق میں خاص طبقہ آواز اٹھا رہا ہے، توں توں دہشت گردی کی وارداتوں میں نہ صرف شدت آ رہی ہے بلکہ ان کی نوعیت سنجیدہ سے سنجیدہ تر ہوتی چلی جارہی ہے۔ اگرچہ یہ کہنا ناانصافی ہوگی کہ پنجابی طالبان کے خلاف اقدامات کرنے کی ضرورت پر زور دینے والے ان واقعات کا موجب بن رہے ہیں یا ان کے مطالبے اور بڑھتی ہوئی دہشت گردی میں کوئی سازش سے بھرا ہوا تعلق موجود ہے مگر ہمیں یہ ضرور سوچنا چاہئے کہ پنجاب میں آپریشن کرنے کے حق میں بولنے والے کیا داتا دربار جیسے واقعات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے نقطہ نظر کو زیادہ پرزور انداز سے بیان نہیں کریں گے؟ کیا اب امریکا کی جانب سے پاکستان میں دہشت گردوں کے "نئے راج" کے حوالے سے کئے جانے والے تجزیے یا اس سے متعلق خطرات کا اظہار زیادہ معقول اور باوزن محسوس نہیں ہوگا؟

ہمیں یاد ہے کہ سوات میں طالبان کے خلاف کارروائی ہو یا وزیرستان میں فوجی آپریشن، پاکستان کی ریاست اور حکومت دونوں نے اس وقت تک حتمی اقدامات نہیں اٹھائے تھے جب تک پانی سر سے گزر جانے کی خوفناک صدائیں حقیقت بنتی ہوئی نظر نہیں آئیں۔ سوات کے آپریشن کا آغاز بونیر میں طالبان کی آمد اور اس کی مشہور خانقاہ پر قبضے کے بعد ہوا یعنی اس وقت کہ جب بین الاقوامی میڈیا نے اسلام آباد پر القاعدہ کے قبضے کے امکانات کو کھلے عام خبروں میں بیان کرنا نہیں شروع کیا۔ لاہور میں بھی اس قسم کے حالات بنتے ہوئے نظر آ رہے ہیں۔ داتا دربار کے سانحے کا تعلق نہ تو دربار سے ہے نہ ہی فرقہ واریت کی دھکتی ہوئی تاریخی بھٹی ہے۔ یہ تو ایک دعوت نامہ ہے، جس پر لکھا ہے "آ فوج اب طالبان کو پنجاب میں مار"

☆☆☆

دہشت گردی کا پھیلاؤ

ظہیر اختر بیدری

(روزنامہ ایکسپریس کراچی، 3 جولائی 2010ء، بروز ہفتہ)

لاہور میں برصغیر کی معروف درگاہ داتا دربار میں تین خوفناک اور وحشیانہ خودکش دھماکے ہوئے جس میں 44 زائرین شہید اور 175 زخمی ہوگئے۔ اس سانحے نے پورے پاکستان کے مسلمانوں کے دل دکھی کردیے ہیں۔ دہشت گردوں نے لاہور کے دل پر وار کیا ہے۔ اس سانحے سے چند دن پہلے لاہور کے بڑے تجارتی مرکز ہال روڈ پر ڈی ڈی مارکیٹ میں دو بم دھماکے کیے گئے جس میں بہت ساری دکانیں تباہ ہوگئیں۔ مارکیٹ میں شدید خوف وہراس پھیل گیا اور دکاندار اپنی دکانیں چھوڑ کر ننگے پاؤں بھاگ نکلے۔ کچھ عرصہ پہلے بھی لاہور میں دہشت گردی کی کارروائیاں ہوچکی ہیں۔

خیبر پختونخوا کے مختلف علاقوں میں بھی دہشت گردی ڈی مارکیٹس پر حملے کرکے انہیں تباہ کرتے رہے اور بے شمار گرلز اسکول بھی دہشت گردی کی نذر ہوگئے۔ دہشت گردوں نے سابق صوبہ سرحد میں مختلف مزاروں پر بھی دہشت گردی کی وارداتیں کی ہیں۔ دہشت گرد ہر اس چیز کو مٹا دینا چاہتے ہیں جو ان کے جاہلانہ نظریات سے مطابقت نہیں رکھتی۔ لاہور میں داتا دربار کے سانحے سے قبل بھی دہشت گردی کے بہت سارے واقعات ہوئے، جن میں بہت ساری جانوں کا نقصان ہوا۔ اس کے علاوہ پنجاب کے بعض دوسرے شہر بھی دہشت گردی کا شکار ہوئے۔ ہمارے مرکزی وزیر داخلہ کا کہنا ہے کہ خیبر پختونخوا سے بھاگنے والے دہشت گرد اب پنجاب کے مختلف شہروں کے علاوہ کراچی میں روپوش ہورہے ہیں۔ کراچی میں بھی دہشت گردی کی وارداتیں ہوئی ہیں جن میں بیسیوں لوگ شہید ہوئے۔ پنجاب میں دہشت گردی کی مسلسل وارداتوں کی وجہ سے اس علاقے کے دہشت گردوں کو پنجابی طالبان کا نام دیا جارہا ہے۔ اس حوالے سے ممبئی بم حملوں میں زندہ پکڑے جانے والے دہشت گرد اجمل قصاب کا تعلق بھی پنجاب ہی سے ہے۔ خیبر پختونخوا کے بعد پنجاب میں دہشت گردی کی مسلسل کارروائیوں سے یہ تاثر عام ہے کہ اب ان علاقوں سے پیش قدمی کرکے مذہبی انتہا پسند گروہ پنجاب تک پہنچ گئے ہیں۔ بلاشبہ پنجاب اب دہشت گردوں کا ٹارگٹ بن گیا ہے۔ پنجاب کی حکومت پر یہ الزام لگایا جارہا ہے کہ وہ انتہا پسندوں کے لئے نرم گوشہ رکھتی ہے۔ یہ تاثر بھی پیدا ہورہا ہے کہ دہشت گردی کے خلاف پنجاب کی حکومت نے اب تک کسی قسم کی کوئی سخت کارروائی نہیں کی۔ اس لئے بھی دہشت گردوں کو حوصلہ مل رہا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ دہشت گردی کی مسلسل وارداتوں کی بڑی وجہ خفیہ ایجنسیوں کی ناکامی ہے۔ اگر خفیہ ایجنسیاں فعال ہوں تو دہشت گردوں کو ان بہیمانہ کارروائیوں سے روکا جاسکتا ہے، لیکن افسوس کی بات ہے کہ نہ پنجاب کی حکومت نے خفیہ ایجنسیوں کا محاسبہ کیا، نہ خیبر پختونخوا میں خفیہ ایجنسیوں کی ناکامی کا کوئی نوٹس لیا گیا۔ خفیہ

ایجنسیوں کی ناکامی کی ایک وجہ یہ ہے کہ خفیہ ایجنسیوں کے اہلکار جدید دور کے تقاضوں پر پورے نہیں اترے۔ دوسری طرف سیاست دانوں کی مصلحتوں نے بھی حالات کو خراب کیا ہے۔ بیوروکریسی میں بھی ایسے لوگ موجود ہیں جو ایسے نظریات کے حامل ہیں جن سے انتہاپسندوں کو تحفظ ملتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دہشت گردوں پر آہنی ہاتھ نہیں ڈالا جاسکا۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ خیبر پختونخوا کے مختلف علاقوں میں فوجی آپریشن کے نتیجے میں جنوبی وزیرستان، سوات وغیرہ کے علاقوں سے دہشت گرد فرار ہوئے ہیں لیکن یہ لوگ جن شہروں میں پناہ لے رہے ہیں، ان شہروں میں دہشت گردی کر رہے ہیں۔ اگر حکومتی ایجنسیاں حقیقی معنوں میں کوئی کردار ادا کرتیں تو کراچی اور لاہور میں دہشت گردی کی وارداتیں روکی جاسکتی تھیں۔ بعض مذہبی سیاسی جماعتوں کی پالیسیوں نے بھی حالات کو بگاڑنے میں کردار ادا کیا ہے۔

طالبان پاکستان میں ہونے والی اکثر وارداتوں کی ذمے داری قبول کر چکے ہیں۔ پنجاب میں بعض ایسی کالعدم تنظیمیں موجود ہیں جن کے روابط طالبان سے ہوسکتے ہیں۔ پنجابی طالبان کی اصطلاح سے بھی اس تاثر کی تائید ہوتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ افغان طالبان اور پاکستانی طالبان کی کنفیوژن بھی موجود ہے۔ افغانستان میں جو لڑائی لڑی جارہی ہے، وہ افغانوں کا اپنا معاملہ ہے۔ طالبان افغانستان میں ایک بڑی طاقت ہیں۔ غالباً یہی وجہ ہے کہ امریکی حکام اور امریکا کے فوجی جنرل طالبان سے مذاکرات کی باتیں کر رہے ہیں۔ یہ بھی کہا جارہا ہے کہ امریکا اپنی تمام تر طاقت اور کوششوں کے باوجود طالبان کا خاتمہ نہیں کرسکا۔ امریکا کو افغان جنگ میں جس جانی اور بھاری نقصان کا سامنا ہے، اس نے اوباما انتظامیہ کو مجبور کر دیا ہے کہ وہ اب افغانستان سے نکلنے میں دیر نہ کریں۔ امریکا یہاں سے نکلنے سے پہلے طالبان کے معتدل گروہ سے کوئی ایسا سمجھوتہ کرنا چاہتا ہے جو اس کے انخلا کے بعد افغانستان میں امن کی ضمانت بن جائے۔ طالبان کے لئے یہ ایک بہترین موقع ہے کہ وہ امریکا سے مذاکرات کر کے اپنے ملک سے امریکا کو نکلنے کا موقع دیں۔ امریکا افغانستان سے نکلتا ہے یا وہ وہاں رہتا ہے، اس سوال کا جواب امریکی انتظامیہ کے پاس ہوگا یا پھر حامد کرزئی بہتر جواب دے سکتے ہیں۔

بدقسمتی یہ ہے کہ افغانستان میں طالبان کو حکومت کرنے کا جو موقع ملا تھا، اس میں طالبان نے اپنے ملک کو سیاسی اور اقتصادی طور پر مضبوط کرنے اور اپنے قبائلی معاشرے میں تعلیم کو عام کر کے یہاں جمہوریت کی راہ ہموار کرنے کے بجائے اوٹ پٹانگ حرکتوں میں وقت گزار دیا۔ مذہب کے نام پر افغان عوام کے ساتھ جو سلوک کیا گیا، اس کی وجہ سے افغانستان اور زیادہ نظریاتی پس ماندگی کا شکار ہوگیا۔ طالبان کی قیادت کو یہ احساس کرنا چاہئے کہ جدید دنیا کے شانہ بشانہ چلنا ہی افغان عوام کے بہتر مستقبل کی ضمانت ہے۔ اگر طالبان اس حوالے سے اپنی پالیسی متعین نہیں کرتے تو ساری دنیا میں وہ تنہا ہو کر ہی نہیں رہ جائیں گے بلکہ دنیا کے عوام کی نفرت کا بھی سامنا کرنا پڑے گا۔ اگر انہوں نے روایتی پالیسی جاری رکھی تو پھر تباہی اور بربادی کا سلسلہ جاری رہے گا اور کسی کے ہاتھ کچھ نہیں آئے گا۔

کراچی پاکستان کا معاشی مرکز اور شہ رگ ہے۔ رحمٰن ملک کا کہنا ہے کہ بڑی تعداد میں دہشت گرد کراچی کی ان بستیوں میں پناہ لے رہے ہیں جہاں کے باشندے قبائلی علاقوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ دہشت گرد انہی علاقوں میں پناہ لیتے ہیں جہاں خیبر پختونخوا کے باسی رہتے ہیں اور پختونوں کی روایت ہے کہ وہ بڑے مہمان نواز ہوتے ہیں اور مہمانوں کو پناہ دینا قبائلی علاقوں کی روایت ہے۔ کراچی میں اے این پی اب بڑی طاقتور جماعت ہوگئی ہے اور اس کے کارکن کراچی بھر میں سرگرم ہیں۔ اے این پی ایک لبرل جماعت ہے اور پختونخوا میں اے این پی کی حکومت دہشت گردوں کے خلاف مسلسل کارروائیاں کررہی ہے اور اے این پی کی مرکزی قیادت بار بار یہ اعلان کررہی ہے کہ وہ دہشت گردوں کے خلاف ہر ممکنہ کارروائیاں کرکے انہیں ختم کردے گی۔ اے این پی کی مرکزی قیادت کے اس عزم کے حوالے سے کراچی کی اے این پی کا فرض ہے کہ وہ پختون بستیوں میں روپوش دہشت گردوں کی نشاندہی کرکے انہیں ان علاقوں سے نکالنے کی کوشش کرے۔ اگرچہ اب تک کراچی میں دہشت گردی کی کوئی بڑی واردات نہیں ہوئی لیکن چند ماہ پہلے بلدیہ کالونی میں دہشت گردوں کی ہلاکت اور ہلاک ہونے والے دہشت گردوں کے بارے میں یہ انکشاف ہوا کہ وہ دہشت گردی کی کسی بڑی واردات کی تیاری کرنے کے دوران خودکش جیکٹوں کے بلاسٹ سے ہلاک ہوئے۔ یہ بات عین ممکن ہے کہ کہیں دہشت گرد کراچی میں بھی اپنی مذموم کارروائیاں نہ شروع کردیں۔ ان خدشات کے ازالے کے لئے کراچی میں مقیم دہشت گردوں کے خلاف موثر کارروائی ضروری ہے۔

افغانستان میں طالبان امریکی قبضے کے خلاف جنگ لڑ رہے ہیں، جس کی حمایت کی جانی چاہئے۔ لیکن طالبان کے نام پر خیبر پختونخوا سمیت پنجاب کے شہروں میں جو دہشت گردی ہو رہی ہے، اس کا نشانہ بے گناہ شہری بن رہے ہیں۔ بعض حلقوں کا کہنا ہے کہ طالبان کے علاوہ مختلف مذہبی انتہا پسند مختلف آزاد گروہوں کے ساتھ بے گناہ شہریوں کو ہلاک کررہے ہیں۔ اس حوالے سے بعض کالعدم مذہبی تنظیموں کا نام لیا جارہا ہے۔ لاہور میں سی ڈی مارکیٹ میں بم حملوں کی ذمے داری ایک مذہبی انتہا پسند تنظیم "دفاع نظریہ پاکستان" نے قبول کی ہے۔ دہشت گردی کی کارروائیوں میں یہ تنظیم نئی کہلا رہی ہے۔ ایسا محسوس ہورہا ہے کہ مختلف انتہا پسند گروہ اپنی مرضی سے آزادانہ کارروائیاں کررہے ہیں۔ اگر اس قسم کے گروہوں کو نہ روکا گیا تو پورا ملک انتہا پسند دہشت گرد گروہوں کی لپیٹ میں آجائے گا۔

☆☆☆

دوسرا باب

خوارج (دہشت گرد)

1: قرآن وحدیث کی روشنی میں

2: خوارج (دہشت گردوں) کی نشانیاں اور ابتداء

3: خوارج (دہشت گردوں) کے بنیادی عقائد ونظریات

4: خوارج (دہشت گرد) ائمہ اربعہ کی نظر میں

5: پاکستان میں خوارج (دہشت گردوں) کی ابتداء

6: پاکستان میں خوارج (دہشت گردوں) کے مددگار اور حمایتی

7: پاکستان میں جہاد کے نام پر خوارج کو مضبوط کیا جارہا ہے

(حقائق ملاحظہ فرمائیں)

قرآن مجید کی نظر میں فسادی

القرآن: **الذین ضل سعیھم فی الحیوٰۃ الدنیا وھم یحسبون انھم یحسنون صنعاہ** (سورۂ کہف، پارہ16، آیت104)

ترجمہ: ان کے جن کی ساری کوشش دنیا کی زندگی میں گم ہوگئی اور وہ اس خیال میں ہیں کہ ہم اچھا کام کر رہے ہیں۔

القرآن: **من اجل ذٰلك، کتبنا علیٰ بنی اسرآئیل انه من قتل نفسا بغیر نفس او فساد فی الارض فکانما قتل الناس جمیعا ومن احیاھا فکانمآ احیا الناس جمیعا، ولقد جآء تھم رسلنا بالبینٰت ثم ان کثیرا منھم بعد ذٰلك فی الارض لمسرفون٥** (سورۂ مائدہ، آیت32، پارہ 6)

ترجمہ: اس سبب کے ہم نے بنی اسرائیل پر لکھ دیا کہ جس نے کوئی جان قتل کی بغیر جان کے بدلے یا زمین میں فساد کئے تو گویا اس نے سب لوگوں کو قتل کیا اور جس نے ایک جان کو جلایا اس نے گویا سب لوگوں کو جلایا اور بے شک ان کے پاس ہمارے رسول روشن دلیلوں کے ساتھ آئے پھر بے شک ان میں بہت اس کے بعد زمین میں زیادتی کرنے والے ہیں۔

القرآن: **واذا قیل لھم لاتفسدوا فی الارض، قالوا انما نحن مصلحون ٥ الا انھم ھم المفسدون ولٰکن لایشعرون٥** (سورۂ بقرہ پارہ1، آیت11-12)

ترجمہ: اور جو ان سے کہا جائے زمین میں فساد نہ کرو، تو کہتے ہیں ہم تو سنوارنے والے ہیں، سنتا ہے وہی فسادی ہیں مگر انہیں شعور نہیں۔

القرآن: **ومن اظلم ممن منع مسٰجد اللہ ان یذکر فیھا اسمه وسعیٰ فی خرابھا، اولٰئك ماکان لھم ان یدخلوھا الا خائفین ، لھم فی الدنیا خزی ولھم فی الاخرۃ عذاب عظیم٥** (سورۂ بقرہ، پارہ2، آیت114)

ترجمہ: اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ کی مسجدوں کو روکے، ان میں نام خدا لئے جانے سے اور ان کی ویرانی میں کوشش کرے۔ ان کو نہ پہنچتا تھا کہ مسجدوں میں جائیں مگر ڈرتے ہوئے ان کے لئے دنیا میں رسوائی ہے اور ان کے لئے آخرت میں بڑا عذاب۔

مذکورہ آیات میں فسادیوں کا ذکر ہے جو اپنے گمان میں یہ سمجھتے ہیں کہ ہم اچھے کام کر رہے ہیں۔ درحقیقت وہ فسادی ہیں، ظالم ہیں اور زیادتی کے مرتکب ہو رہے ہیں جو لوگ مسلمانوں کا ناحق خون بہاتے ہیں، بم سے اڑاتے ہیں، گردنیں کاٹتے ہیں، املاک پر قبضہ کرتے ہیں اور ڈراتے دھمکاتے ہیں، وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم بڑا اہم کارنامہ انجام دے رہے ہیں۔ ایسے لوگ یاد رکھیں کہ ان کیلئے آخرت میں بڑا عذاب تیار ہے

خوارج کی ابتداء اور ان کی نشانیاں احادیث کی روشنی میں

حدیث شریف: ابن ابی نعیم سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں کچھ خام سونا مٹی میں لگا ہوا بھیجا تو آپ نے وہ چار آدمیوں میں تقسیم فرما دیا (یعنی اقرع بن حابس حنظلی مجاشعی، عینیہ بن بدر الفزاری، زید الخیل طائی اور علقمہ بن علاثہ عامری کے درمیان۔ قریش اور انصار اس پر ناراض ہوئے اور کہا کہ نجد کے رئیسوں کو مال عطا فرما دیا اور ہمیں نظر انداز کر دیا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں ان کے دلوں میں اسلام کی الفت ڈالتا ہوں۔ پس ایک آدمی آگے بڑھا جس کی آنکھیں دھنسی ہوئی تھیں، گال پھولے ہوئے تھے، پیشانی ابھری ہوئی تھی اور داڑھی گھنی تھی۔ اس نے کہا: اے محمد ﷺ اللہ تعالیٰ سے ڈر! آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی اطاعت کون کرے گا، اگر میں اس کی نافرمانی کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے تو مجھے زمین والوں پر امانتدار شمار فرمایا ہے لیکن کیا تم مجھے امانتدار نہیں سمجھتے؟ پس ایک آدمی نے اسے قتل کرنے کا سوال کیا۔ میرے خیال میں وہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ ﷺ نے منع فرمایا۔ جب وہ لوٹ گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اس کی نسل یا پیٹھ سے ایسے لوگ ہوں گے جو قرآن مجید پڑھیں گے لیکن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ اسلام سے نکلے ہوئے ہوں گے جیسے کمان سے تیر نکل جاتا ہے۔ وہ اہل اسلام کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیا کریں گے۔ اگر میں انہیں پاؤں تو قوم عاد کی طرح مٹا کر رکھ دوں۔ (ابوداؤد، عربی اردو، جلد سوم، کتاب السنۃ، حدیث نمبر 1337، ص 497، مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور پاکستان)

ف: خوارج کا ذکر مختلف احادیث میں آیا ہے۔ یہ ہر دور میں مختلف رنگوں کے اندر موجود رہیں گے اور اپنے ظاہری اعمال و افعال اور عبادت گزاری کے لحاظ سے راسخ العقیدہ مسلمانوں سے ممتاز نظر آئیں گے۔ مسلمانوں کے دلی بدخواہ اور بت پرستوں کے خیر خواہ ثابت ہوں گے۔ ان کا آخری گروہ دجال کے ساتھ ہوگا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے نزدیک یہ ساری مخلوق سے بدترین ہیں۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے انہیں نہروان کے مقام پر تہہ تیغ کر کے ان کی طاقت توڑ دی تھی۔ رحمت دوعالم ﷺ نے ان کی معصرت کے پیش نظر فرمایا کہ اگر میں انہیں پاتا تو قوم عاد کی طرح ہلاک کر کے رکھ دیتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

حدیث شریف: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ آخری زمانے میں ایک قوم پیدا ہوگی جن کی عمریں کم ہوں گی، بے عقل ہوں گے۔ قرآن پاک پڑھیں گے لیکن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ احادیث رسول پیش کریں گے، دین سے ایسے نکلیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔ اس باب میں حضرت علی، ابوسعید اور ابوذر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کے علاوہ بھی حضور ﷺ سے ان لوگوں (خارجیوں) کے اوصاف منقول ہیں۔ وہ یہ کہ وہ لوگ قرآن پڑھیں گے لیکن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔ ان لوگوں سے حروری اور دیگر خوارج مراد ہیں۔

(ترمذی، عربی اردو، جلد دوم، ابواب الفتن، حدیث نمبر 65، ص 43، مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور پاکستان)

نوٹ: خوارج کا ظہور ہر دور میں ہوا۔ وہ مختلف ناموں سے ظاہر ہوئے اور تا قیامت ہوتے رہیں گے جس طرح مشکوٰۃ شریف ص 309 میں اسی مضمون کی حدیث میں ہے اور اس میں "لایزالون یخرجون" (وہ ہمیشہ ظاہر ہوتے رہیں گے) کے الفاظ ہیں۔ اس دور کے خوارج کے بارے میں علامہ سید محمد امین المعروف ابن عابدین شامی، ردالمحتار شرح درمختار میں فرماتے ہیں "جیسا کہ ہمارے زمانے میں عبدالوہاب (نجدی) کے تبعین جو نجد سے نکلے اور حرمین شریفین پر حملہ آور ہوئے کہ وہ حنبلی کہلاتے ہیں لیکن ان کے خیال میں صرف وہی مسلمان ہیں اور باقی تمام لوگ مشرک ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اس بہانے اہل سنت کا قتل مباح (جائز) قرار دیا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی شوکت کو توڑا اور 1233ھ میں مسلمانوں کے لشکر کو ان پر کامیابی عطا فرمائی۔

(ردالمحتار علی الدرمختار جلد 3 ص 309)

خوارج کی ایک علامت مشکوٰۃ شریف میں سر منڈانا بھی بیان کی گئی ہے۔ اس پر مشہور مورخ علامہ زینی دحلان مکی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ یہ علامت صراحتاً اس نجدی گروہ میں پائی جاتی ہے اور اس سے پہلے کے خارجیوں میں نہیں تھی۔

(الفتوحات الاسلامیہ جلد 2 ص 268)

حدیث شریف: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔ میرے بعد میری امت میں ایسا فرقہ پیدا ہوگا جو قرآن پڑھے گا لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر نشانے سے نکل جاتا ہے اور پھر واپس دین میں نہیں آئیں گے۔ وہ مخلوق کی بدترین قسم ہوں گے۔

(مسلم شریف، عربی اردو، جلد اول، کتاب الزکوٰۃ، حدیث نمبر 2365، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

(راوی) عبداللہ کہتے ہیں پھر میری ملاقات حضرت حکم غفاری رضی اللہ عنہ کے بھائی حضرت رافع غفاری رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ میں نے انہیں بتایا کہ میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی زبانی نبی اکرم ﷺ کی یہ حدیث سنی ہے تو انہوں نے فرمایا، میں نے بھی نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

حدیث شریف: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں "حنین" سے واپسی پر "جعرانہ" کے مقام پر نبی اکرم ﷺ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں سے چاندی نکال کر لوگوں میں تقسیم کر رہے تھے۔ اسی دوران ایک شخص وہاں آیا اور بولا! اے محمد ﷺ! عدل کیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو، اگر میں عدل نہیں کروں گا تو پھر کون عدل کرے گا۔ اگر میں عدل سے کام نہ لیتا تو ناکام اور خسارے کا شکار ہو جاتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ مجھے اجازت دیجئے تاکہ میں اس منافق کو قتل کر دوں تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: معاذ اللہ! لوگ یہ کہیں گے کہ میں اپنے ساتھیوں کو قتل کروا دیتا ہوں۔ یہ (اور اس کے بعد آنے والے اس کے ہم عقیدہ) ساتھی قرآن پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ اور یہ (دین سے) اس طرح

نکل جائیں گے جیسے تیر (کمان) نشانے سے نکل جاتا ہے)

(مسلم شریف، عربی اردو، جلد اول، کتاب الزکوۃ، حدیث نمبر 2345، ص 805، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

حدیث شریف: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت علی رضی اللہ عنہ (یمن کے گورنر کے فرائض سرانجام دے رہے تھے) تو انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں کچھ سونا بھیجا۔ نبی اکرم ﷺ نے اسے چار لوگوں میں تقسیم کردیا۔ اقرع بن حابس حنظلی، عینیہ بن بدر فزاری، علقمہ بن علاثہ عامری، جس کا تعلق بنو کلاب سے تھا۔ اور زید الخیر طائی جس کا تعلق بنو نبہان سے تھا۔ قریش اس بات سے ناراض ہو گئے اور کہنے لگے۔ نبی اکرم ﷺ نے نجد کے سرداروں کو عطا کردیا ہے اور ہمیں چھوڑ دیا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے ان کی تالیف قلب کے لئے ایسا کیا ہے۔ پھر ایک ایسا شخص آیا جو گھنی داڑھی کا مالک تھا۔ اس کے گال ابھرے ہوئے تھے، آنکھیں دھنسی ہوئی تھی، پیشانی اونچی تھی اور اس نے سر منڈوایا ہوا تھا۔ وہ بولا: اے محمد ﷺ اللہ سے ڈریئے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کروں گا تو اس کی اطاعت کون کرے گا۔ کیا ایسا ہے کہ اس نے مجھے اہل زمین کے لئے امین بنا کر بھیجا ہے اور تم مجھے امین تسلیم نہیں کرتے پھر وہ شخص چلا گیا۔ حاضرین میں سے ایک صاحب نے اسے قتل کرنے کی اجازت مانگی۔ لوگوں نے دیکھا کہ وہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اس شخص کی نسل سے ایک ایسی قوم پیدا ہوگی جو قرآن پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں جائے گا۔ یہ اہل اسلام کے ساتھ جنگ کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے۔ وہ لوگ اسلام سے اسی طرح نکل جائیں گے جیسے کوئی تیر نشانے سے نکل جاتا ہے۔ اگر میں ان لوگوں کو پالیتا تو انہیں ضرور قتل کردیتا جیسے قوم عاد کو قتل کیا گیا۔

(مسلم شریف، عربی اردو، جلد اول کتاب الزکوۃ، حدیث نمبر 2347، ص 806، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: مذکورہ احادیث میں منافقین کی جن نشانیوں کا ذکر ہے وہ یہ ہیں:

1: رسول اکرم نور مجسم ﷺ کی تعظیم وادب ان میں نہیں ہوگا۔

2: منافقین اور ان کے ساتھی قرآن مجید بہت اچھا پڑھیں گے مگر ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔

3: نماز ایسی پڑھیں گے کہ مومن ان کی نمازوں کو دیکھ کر اپنی نمازوں کو حقیر جانیں گے۔

4: جس منافق نے حضور ﷺ کی بے ادبی کی اس کی داڑھی گھنی تھی، اس کے گال ابھرے ہوئے تھے، آنکھیں دھنسی ہوئی تھیں، پیشانی اونچی تھی، سر منڈا ہوا تھا، حضور ﷺ نے فرمایا: یہ ایمان سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔

5: اس منافق کی نسل سے ایک قوم پیدا ہوگی جن میں یہ نشانیاں ہوں گی۔

معلوم ہوا کہ کلمہ طیبہ پڑھنے، اچھا قرآن مجید اور لمبی نمازیں پڑھنے، گھنی داڑھی رکھنے اور تبلیغیں کرنے کے باوجود بندہ مومن نہیں بن سکتا کیونکہ ایمان کی بنیاد اور اساس اعمال نہیں بلکہ حضور ﷺ کی تعظیم اور ادب ہے۔ اعمال اچھے ہوں، تعظیم وادب نہ ہو تو سب

کچھ بے کار ہے۔

حدیث شریف: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم ﷺ نے دعا مانگی۔ یا اللہ تعالیٰ! ہمارے لئے ہمارے شام میں برکت عطا فرما۔ اے اللہ تعالیٰ! ہمارے لئے یمن کو بابرکت بنادے (کچھ) لوگوں (نجدیوں) نے کہا اور ہمارے نجد میں بھی، حضور ﷺ نے پھر وہی دعا فرمائی۔ یا اللہ تعالیٰ! ہمارے شام میں برکت نازل فرما، الٰہی جل جلالہ! ہمارے یمن کو بابرکت بنادے۔ ان لوگوں نے (پھر) کہا "اور ہمارے نجد میں بھی" حضور ﷺ نے فرمایا، وہاں زلزلے اور فتنے ہونگے اور وہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔ (ترمذی، عربی اردو، جلد دوم، ابواب المناقب، حدیث نمبر 1888، ص 791، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: مخبر صادق ﷺ کی پیش گوئی کے مطابق تیرہویں صدی کی ابتداء میں سرزمین نجد سے محمد ابن عبدالوہاب نجدی کا ظہور ہوا۔ یہ شخص خیالات باطلہ اور عقائد فاسدہ کا حامل تھا۔ اس لئے اس نے اہل سنت وجماعت سے قتل وقتال کیا اور کتاب التوحید کے نام سے ایک کتاب لکھ کر ملت اسلامیہ کے ہر اس شخص کو تکفیر کا نشانہ بنایا جو اس کا ہم خیال نہ تھا۔ بدقسمتی سے سرزمین ہندوپاک میں مولوی اسماعیل دہلوی نے اس کا حق نیابت ادا کرتے ہوئے "تقویۃ الایمان" اور "صراط مستقیم" نام کی دو کتابیں لکھ کر مسلمانوں پر شرک و بدعت کا فتویٰ تھوپا اور اس طرح سرزمین نجد سے اٹھنے والے فتنہ نے ملت اسلامیہ کا شیرازہ بکھیر دیا (نعوذ باللہ من شرورہم) (مترجم)

حدیث شریف: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سید عالم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ! میں فلاں فلاں وادی سے گزرا تو میں نے ایک نہایت متواضع ظاہراً خوبصورت دکھائی دینے والے شخص کو نماز پڑھتے دیکھا۔ حضور اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: اس کے پاس جا کر اسے قتل کردو۔ راوی نے کہا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس کی طرف گئے تو انہوں نے جب اسے نہایت خشوع وخضوع سے نماز پڑھتے دیکھا تو اسے قتل کرنا مناسب نہ سمجھا اور حضور ﷺ کی خدمت میں (اسے بغیر قتل کئے) واپس لوٹ آئے۔ راوی نے کہا: پھر حضور ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: جاؤ اسے قتل کردو، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ گئے اور انہوں نے بھی اسے اسی حالت میں دیکھا جیسے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے دیکھا تھا۔ انہوں نے بھی اس کو قتل کرنا ناپسند کیا۔ راوی نے بیان کیا کہ وہ بھی لوٹ آئے اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں نے اسے نہایت خشوع وخضوع سے نماز پڑھتے دیکھا تو (اس حالت میں) اسے قتل کرنا پسند نہ کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے علی رضی اللہ عنہ! جاؤ اسے قتل کردو۔ راوی نے بیان کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لے گئے، تو انہیں وہ نظر نہ آیا (اتنے میں وہ شخص فارغ ہو کر جا چکا تھا) تو حضرت علی رضی اللہ عنہ واپس لوٹ آئے، عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! وہ کہیں دکھائی نہیں دیا۔ بیان کیا کہ حضور اکرم نور مجسم ﷺ نے فرمایا۔ یقیناً یہ اور اس کے ساتھی قرآن مجید پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے، جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے پھر وہ اس میں پلٹ کر نہیں آئیں گے یہاں تک کہ تیر پلٹ کر کمان میں نہ آجائے (یعنی ان کا پلٹ کر دین کی طرف لوٹنا ناممکن ہے) سو تم انہیں (جب بھی پاؤ تو ریاستی سطح پر ان کے خلاف کارروائی کر کے انہیں) قتل کردو۔ وہ بدترین مخلوق ہیں۔

(مسند امام احمد ابن حنبل، رقم الحدیث 11133، جلد 3، ص 15، مجمع الزوائد جلد 6، صفحہ نمبر 225، فتح الباری جلد 12، صفحہ نمبر 229)

خوارج کا ظہور حرمین شریفین کی مشرقی سمت سے ہوگا

حدیث شریف: یسیر بن عمرو کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا آپ نے حضور سید عالم ﷺ سے خوارج کا ذکر سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں! میں نے سنا ہے اور اپنے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ کر کے کہا: وہ (وہاں سے نکلیں گے اور) اپنی زبانوں سے قرآن مجید پڑھیں گے مگر وہ ان کے حلق سے نہیں اترے گا اور دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے پار نکل جاتا ہے۔

(مسلم شریف کتاب الزکوۃ، باب الخوارج شر الخلق والخلیقۃ، حدیث نمبر 1068، جلد دوم، صفحہ نمبر 1068)

حدیث شریف: حضور ﷺ نے دعا فرمائی۔ اے اللہ! ہمارے لئے ہمارے شام میں برکت عطا فرما۔ اے اللہ! ہمارے لئے یمن میں برکت عطا فرما (بعض) لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہمارے نجد کے لئے بھی دعا فرمائیے۔ آپ ﷺ نے (پھر) دعا فرمائی۔ اے اللہ! ہمارے لئے ہمارے شام میں برکت عطا فرما۔ اے اللہ! ہمارے لئے یمن میں برکت عطا فرما۔ (بعض) لوگوں نے (پھر) عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہمارے نجد کے لئے بھی۔ میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے تیسری مرتبہ ارشاد فرمایا: وہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور شیطان کا سینگ (یعنی گروہ) وہیں سے نکلے گا۔

(بخاری شریف، کتاب الفتن، باب قول النبی ﷺ، الفتنۃ من قبل المشرق، حدیث نمبر 6681، جلد 6 ص 2598)

سید عالم ﷺ کا یہ فرمان بے شک حق ہے جس کی حقانیت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں حرمین شریفین سے مشرق میں عراق کے بارڈر پر واقع علاقے نجد اور مرواء سے خوارج کا پہلا گروہ ظاہر ہوا تھا اور وہیں سے ان کی مسلح دہشت گردی کی ابتدا ہوئی نبی ارشادات میں آقا ﷺ نے واضح طور پر یہ بھی فرمایا دیا تھا کہ خوارج ہر دور میں نکلتے رہیں گے۔

اگر یہ تجزیہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ پاکستان میں حرمین شریفین سے مشرقی جانب واقع ہے اس لئے اہل پاکستان کے لئے نماز کی خاطر قبلہ کی سمت بھی مغرب ہی ہے۔ احادیث نبوی ﷺ میں سمت مشرق کے واضح بیان میں لفظ کے عموم کے تحت اس توسیعی اطلاق کو بھی خارج از امکان قرار نہیں دیا جا سکتا۔ یہاں بھی خوارج کی صفات وعلامات کے حاملین نے دہشت گردی اور تباہی وبربادی پھیلا کر قیامت صغریٰ بپا کر رکھا ہے۔ ہر روز درجنوں بے گناہ، بے قصور مسلمان اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔

ترجمہ: یسیر بن عمرو بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی کوئی ایسی حدیث سنی ہے جس میں آپ ﷺ نے خوارج کا تذکرہ کیا ہو۔ تو انہوں نے فرمایا: میں نے ایسی حدیث سنی ہے۔ آپ ﷺ نے مشرق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ وہاں ایک قوم ظاہر ہوگی جو زبان کے ذریعے قرآن پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے آگے نہیں جائے گا۔ وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر نشانے سے نکل جاتا ہے۔

(مسلم شریف، عربی اردو، جلد اول، کتاب الزکوۃ، حدیث نمبر 2366، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

خوارج (دہشت گردوں) کے بنیادی عقائد ونظریات

خوارج کے عقائد ونظریات بیان کرتے ہوئے امام ابو منصور عبدالقاہر بن طاہر بن محمد بغدادی الشافعی والاشعری متوفی 429ھ مطابق 1037ء اپنی کتاب الفرق بین الفرق میں فرماتے ہیں:

1: امت مسلمہ کے جو لوگ خوارج کے مخالف ہیں، وہ سب ''مشرک'' ہیں۔

2: وہ لوگ جو خوارج کے ہم خیال ہیں، مگر ہجرت کر کے ان کے ہاں نہیں آتے اور ان کے مخالفین سے قتال نہیں کرتے، وہ بھی ''مشرک'' ہیں خواہ ان کے ہم خیال وہم مذہب ہی کیوں نہ ہوں۔

3: اگر کوئی شخص خوارج کے لشکر میں آ کر یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ ان کا ہم عقیدہ ہے تو وہ لوگ اسے سخت آزمائش میں ڈال دیتے تھے اور یوں کہ اپنے مخالفوں میں سے ایک قیدی کو اس کے سامنے لا کر یہ حکم دیتے تھے کہ اسے قتل کرو۔ اگر وہ شخص اس قیدی کو قتل کر دیتا تو لوگ اس کے اس دعویٰ کو کہ وہ ان کا ہم عقیدہ ہے، صحیح مان لیتے تھے اور اگر وہ شخص اس قیدی کو قتل کرنے سے انکار کرتا تو وہ کہتے یہ شخص ''منافق'' اور ''مشرک'' ہے اور پھر اسے مار ڈالتے تھے۔

4: خوارج کے نزدیک اپنے مخالفین کی عورتوں اور بچوں کو قتل کر دینا مباح وحلال (جائز وحلال) تھا۔ ان کے خیال میں یہ بچے مشرک ہیں اور ان کا یہ پختہ عقیدہ تھا کہ ان کے مخالفوں کے بچے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دوزخ میں جلیں گے۔

خوارج کے نزدیک ان کے مخالفین کا ملک ''دارالکفر'' ہے اور اس میں بچوں اور عورتوں کو قتل کر دینا جائز ہے۔

(بحوالہ: الفرق بین الفرق، مصنف امام ابو منصور عبدالقاہر بن طاہر بن محمد بغدادی متوفی 429ھ صفحہ نمبر 128/127، مطبوعہ کراچی یونیورسٹی)

خوارج (دہشت گردوں) کو قتل کرنے والے کو اجر

حدیث: امام احمد ابن حنبل علیہ الرحمہ، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ عنقریب ایسے کم سن لوگ نکلیں گے جو نہایت تیز طرار اور شدت پسند ہوں گے اور قرآن کو بڑی روانی سے پڑھنے والے ہوں گے۔ وہ قرآن مجید پڑھیں گے لیکن وہ حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ سو جب تم ان سے ملو تو انہیں قتل کر دو۔ پھر جب (ان کا کوئی دوسرا گروہ اگر وہ نکلے اور تم (میدان جنگ میں) انہیں ملو تو انہیں بھی قتل کر دو۔ یقیناً ان کے قاتل کو اجر (عظیم) عطا کیا جائے گا۔

(مسند، امام احمد ابن حنبل جلد 5، صفحہ نمبر 44,36،) (حاکم، مستدرک، حدیث نمبر 2645، جلد 2، صفحہ نمبر 159)

خوارج (دہشت گردوں) کی زبانیں میٹھی ہوں گی

حدیث شریف: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم نور مجسم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آخری زمانے میں ایسے

لوگ سامنے آئیں گے جو دھوکہ وفریب کے ساتھ دین کے نام پر دنیا کمائیں گے، وہ لوگوں کو اپنی نرم مزاجی ظاہر کرتے ہوئے (دنیا کے سامنے) بھیڑ کی کھال پہنیں گے۔ ان کی زبانیں شکر سے زیادہ میٹھی ہوں گی۔ (یعنی وہ موثر نعرے لگائیں گے اور موثر باتیں کریں گے) مگر ان کے دل بھیڑیوں کے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ کیا میرے نام پر دھوکہ کرتے ہو یا مجھ پر جرأت کرتے ہو؟ مجھے اپنی ذات کی قسم! میں ان لوگوں پر ضرور ایک فتنہ (آزمائش ومصیبت) بھیجوں گا جو ان میں سے بردبار لوگوں کو بھی حیران وپریشان کردے گا۔ (ترمذی، کتاب الزہد، حدیث نمبر 2404، جلد 4، صفحہ نمبر 604)

خوارج (دہشت گردوں) کے چہرے انسانوں جیسے اور دل شیطانوں جیسے ہونگے

حدیث شریف: امام طبرانی حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضورﷺ نے فرمایا۔ آخری زمانے میں ایسے گروہ آئیں گے جن کے چہرے انسانوں کے اور دل شیطانوں کے ہوں گے۔ وہ خونخوار بھیڑیوں کی طرح ہوں گے۔ ان کے دلوں میں رحم نام کی کوئی چیز نہ ہوگی۔ وہ اپنی سفاکانہ کارروائیوں سے کثرت کے ساتھ خون بہائیں گے۔ کسی برے کام یعنی ظلم وزیادتی کی پرواہ نہیں کریں گے۔ اگر تو ان کی بات مانے گا تو تجھے دھوکہ دیں گے۔ اگر تو ان سے چھپے گا تو تیری برائی اور مذمت کریں گے اور اگر وہ تمہارے ساتھ مذاکرات کریں گے تو جھوٹ بولیں گے اگر تم ان کے پاس امانت رکھو گے تو وہ خیانت کریں گے۔ ان کے بچے گھر کا نظام چلائیں گے (اور بڑے بر سر پیکار ہوں گے) اور ان کے جوان شاطر ہوں گے۔ ان کا سردار انہیں نہ تو بھلائی کا حکم دے گا اور نہ ہی غلط کام سے روکے گا۔ ان کے ذریعہ عزت اور غلبے کی طلب ذلت کا باعث ہوگی اور ان کے ہاتھوں میں جو کچھ ہوگا (یعنی ان کے نظریات اور اسلحہ وغیرہ) اس کی خواہش کرنا سراسر افلاس (معیشت کی تباہی) ہوگا۔ ان میں بردبار اور ٹھنڈے مزاج کا دکھائی دینے والا شخص (بھی) دھوکے باز ہوگا۔ انہیں بھلائی کا حکم دینے والے پر تہمت لگائی جائے گی۔ صاحب ایمان ان میں کمزور شمار ہوگا اور فاسق معزز ہوگا۔ حضور اکرم نور مجسمﷺ کی اصل سنت ان کے ہاں بدعت اور بدعت سنت قرار پائے گی۔ اس وقت ان پر بدترین شر پسند مسلط کردیے جائیں گے (تب) ان کے اچھے لوگ دعا کریں گے لیکن ان کی دعائیں قبول نہ ہوں گی۔

(طبرانی، المعجم الکبیر، حدیث نمبر 11169، جلد 11 صفحہ نمبر 99) (طبرانی، المعجم الصغیر حدیث نمبر 869، جلد 2، صفحہ نمبر 111)

خوارج کی نمایاں بدعات

1: وہ کفار کے حق میں نازل ہونے والی آیات کا اطلاق مومنین پر کریں گے۔

2: مسلمانوں کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے۔

3: خوش عقیدہ مسلمانوں کے قتل کو حلال سمجھیں گے۔

4: عبادت میں بہت متشدد اور غلو کرنے والے ہوں گے۔

5: گناہ کبیرہ کے مرتکب کو دائمی جہنمی اور اس کا خون اور مال حلال قرار دیں گے۔

6: جس نے اپنے عمل اور غیر صائب رائے سے قرآن کی نافرمانی کی، وہ کافر ہے۔

7: ظالم اور فاسق حکومت کے خلاف مسلح بغاوت اور خروج کو فرض قرار دیں گے۔

امام شہرستانی نے الملل والنحل میں لکھا ہے کہ زیاد بن امیہ نے عروہ ابن ادیہ، اذینہ نامی خارجی سے پوچھا کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کا کیا حال تھا؟ اس نے کہا: اچھے تھے۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا حال دریافت کیا؟ اس نے کہا: ابتدا کے چھ سال تک ان کو میں بہت دوست رکھتا تھا، پھر جب انہوں نے نئی نئی باتیں اور بدعتیں شروع کیں تو ان سے علیحدہ ہو گیا اس لئے کہ وہ آخر میں (نعوذ باللہ) کافر ہو گئے تھے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کا حال پوچھا تو اس نے کہا وہ بھی اوائل میں اچھے تھے، جب انہوں نے حکم بنایا تو (معاذ اللہ) کافر ہو گئے اس لئے ان سے بھی علیحدہ ہو گیا۔ پھر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا حال دریافت کیا تو اس نے ان کو سخت گالی دی۔

امام شہرستانی نے مزید لکھا ہے کہ خوارج حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت عائشہ، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سمیت تمام اہل اسلام کی جو ان کے ساتھ تھے، سب کی تکفیر کیا کرتے تھے اور اب کو دائمی دوزخی کہتے تھے (معاذ اللہ)

خوارج (دہشت گردوں) کی مذمت

حدیث شریف: حضرت عبداللہ بن رباح انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: شہید کے لئے ایک نور ہو گا اور اس شخص کے لئے دس نور ہوں گے۔ جو حروریہ (خوارج) کے ساتھ جنگ کرے گا یعنی خوارج کے ساتھ جنگ کرتے ہوئے شہید ہو گا (اور ابن ابی شیبہ کی روایت میں ہے: (دیگر) شہداء کے نور کے مقابلہ میں اس کا نور آٹھ گنا زیادہ ہو گا) اور آپ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ جہنم کے کل سات دروازے ہیں اور ان میں سے تین صرف حروریہ یعنی خوارج کے لئے (مختص) ہیں۔ (مصنف عبدالرزاق، جلد 10، ص 155 / مصنف ابن ابی شیبہ جلد 7، حدیث نمبر 37911، صفحہ نمبر 557)

خارجیوں (دہشت گردوں) کی علامات

روایات میں ان فتنہ پرور خارجیوں کی متعدد علامات اور واضح نشانیاں بیان فرمائی گئی ہیں جن کا تذکرہ ذیل میں کیا جاتا ہے۔

1: وہ کم سن (کم عمر) ہوں گے۔

2: دماغی طور پر ناپختہ (برین واش) ہوں گے۔

3: (دین کے ظاہر پر عمل میں غلو سے کام لیں گے اور) گھنی داڑھی رکھیں گے۔

4: بہت اونچا تہہ بند باندھنے والے ہوں گے۔

5: یہ خارجی لوگ (حرمین شریفین سے) مشرق کی جانب سے نکلیں گے۔

6: یہ ہمیشہ نکلتے رہیں گے یہاں تک کہ ان کا آخری گروہ دجال کے ساتھ نکلے گا (یعنی یہ خوارج دجال کی آمد کی تاریخ کے ہر دور میں وقتاً فوقتاً ظہور پذیر ہوتے رہیں گے)

7: ایمان ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا (یعنی ان کا ایمان دکھلاوا اور نعرہ ہوگا، مگر اس کے اوصاف ان کے فکر و نظریہ اور کردار میں دکھائی نہیں دیں گے)

8: وہ عبادات اور دین میں بہت متشدد اور انتہا پسند ہوں گے۔

9: تم میں سے ہر ایک ان کی نمازوں کے مقابلے میں اپنی نمازوں کو حقیر جانے گا اور ان کے روزوں کے مقابلہ میں اپنے روزوں کو حقیر جانے گا۔

10: نماز ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گی (یعنی نماز کا کوئی اثر ان کے اخلاق و کردار پر نہیں ہوگا)

11: وہ قرآن مجید کی ایسی تلاوت کریں گے کہ ان کی تلاوت قرآن کے سامنے تمہیں اپنی تلاوت کی کوئی حیثیت دکھائی نہ دے گی۔

12: ان کی تلاوت ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گی (یعنی اس کا کوئی اثر ان کے دل پر نہیں ہوگا)

13: یہ وہ سمجھ کر قرآن پڑھیں گے کہ اس کے احکام ان کے حق میں ہیں لیکن درحقیقت وہ قرآن ان کے خلاف حجت ہوگا۔

14: وہ (بذریعہ طاقت) لوگوں کو کتاب اللہ کی طرف بلائیں گے لیکن قرآن کے ساتھ ان کا تعلق کوئی نہیں ہوگا۔

15: وہ بظاہر اچھی باتیں کریں گے (یعنی دینی نعرے بلند کریں گے اور اسلامی مطالبے کریں گے)

16: ان کے نعرے (ظاہری مطالبات) اور ظاہری باتیں دوسری لوگوں سے اچھی ہوں گی اور متاثر کرنے والی ہوں گی۔

17: مگر وہ کردار کے لحاظ سے بڑے ظالم، خونخوار اور گھناؤنے لوگ ہوں گے۔

18: وہ تمام مخلوق سے بدترین لوگ ہوں گے۔

19: وہ حکومت وقت یا حکمرانوں کے خلاف خوب طعنہ زنی کریں گے اور ان پر گمراہی و ضلالت کا فتویٰ لگائیں گے۔

20: وہ اس وقت منظر عام پر آئیں گے جب لوگوں میں تفرقہ اور اختلاف پیدا ہو جائے گا۔

21: وہ مسلمانوں کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے۔

22: وہ ناحق خون بہائیں گے (یعنی بے گناہ مسلم اور غیر مسلم افراد کا قتل جائز سمجھیں گے)

23: وہ راہزن ہوں گے، ناحق خون بہائیں گے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم نہیں دیا اور غیر مسلم اقلیتوں کے قتل کا حلال سمجھیں گے (فرمان عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا)

24: وہ قرآن مجید کی محکم آیات پر ایمان لائیں گے جبکہ اس کی متشابہات کے سبب سے ہلاک ہوں گے (قول ابن عباس رضی اللہ عنہ)

25: وہ زبانی کلامی حق بات کہیں گے، مگر وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گی (قول علی رضی اللہ عنہ)

26: وہ کفار کے حق میں نازل ہونے والی آیات کا اطلاق مسلمانوں پر کریں گے، اس طرح وہ دوسرے مسلمانوں کو گمراہ، کافر اور مشرک قرار دیں گے تا کہ ان کا ناجائز قتل کر سکیں (قول ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مستفاد)

27: وہ دین سے یوں خارج ہو چکے ہوں گے جیسے تیر شکار سے خارج ہو جاتا ہے۔

28: ان (خوارج) کے قتل کرنے والے کو اجر عظیم ملے گا۔

29: وہ شخص بہترین مقتول (شہید ہوگا) جسے وہ (خوارج) قتل کر دیں گے۔

30: وہ آسمان کے نیچے بدترین مقتول ہوں گے (یعنی جو دہشت گرد خوارج فوجی سپاہیوں کے ہاتھوں مارے جائیں گے تو وہ بدترین مقتول ہوں گے اور انہیں مارنے والے جوان بہترین غازی ہوں گے)

31: (یہ) دہشت گرد خوارج جہنم کے کتے ہوں گے۔

32: کفار کے حق میں نازل ہونے والی آیات کا اطلاق مومنین پر کریں گے۔

33: گناہ کبیرہ کے مرتکب کو دائمی جہنمی اور اس کا خون اور مال حلال قرار دیں گے۔

34: ظالم اور فاسق حکومت کے خلاف مسلح بغاوت اور خروج کو فرض قرار دیں گے۔

35: خوارج کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ کسی مخصوص علاقے کو گھیر کر اپنی دہشت گردانہ کارروائیوں کے لئے مرکز بنالیں گے، جیسے کہ انہوں نے خلافت علی المرتضی رضی اللہ عنہ میں حروراء کو اپنا مرکز بنالیا تھا، یعنی وہ اپنے لئے محفوظ پناہ گاہیں بنائیں گے۔

36: خوارج کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ وہ اہل حق کے ساتھ مذاکرات کو ناپسند کریں گے، جس طرح انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تحکیم کو مسترد کر دیا تھا۔

ذوالخویصرہ کی نسل میں سے پیدا ہونے والا ابن عبدالوہاب نجدی

ابوالوہابیہ: محمد بن عبدالوہاب 1114 ہجری میں بمقام عینیہ سرزمین نجد (عرب) میں پیدا ہوا۔ بچپن میں پڑھنا لکھنا اپنے والد سے سیکھا اور چونکہ اس کی جبلت سے لاابالی پن اور طبیعت میں سرکشی کا مادہ کوٹ کوٹ کر بھرا تھا، چند ابتدائی کتابیں پڑھنے کے بعد تعلیم کو خیر باد کہہ دیا اور اس طرح قرآن وحدیث وفقہ وغیرہ علوم ضروریہ سے بے بہرہ رہ گیا مگر اس کے باوجود خود کو تعلیمات اسلامی کا نہ صرف عالم وفاضل بلکہ ماہر و مجتہد سمجھنے لگ گیا اور جہل مرکب میں گرفتار ہو کر قرآن وحدیث کی تفسیر وتشریح میں محض اپنی رائے فاسد وفہم نارسا کو

ہی کافی سمجھ بیٹھا تھی کہ اس پر خود غلط شخص نے آئمہ دین و مفسرین محدثین کے مسلک حق کو غلط قرار دے کر دینی مسائل میں اپنی رائے کو حرف آخر قرار دے دیا۔

ظاہر ہے کہ اس غلط روش اور ایسی بے راہ روی کے نتیجہ میں گمراہی لازم ہے چنانچہ یہ شخص عقائد باطلہ اور خیالات فاسدہ میں پھنس کر راہ حق سے بھٹک گیا۔ مسلک اہل سنت سے کٹ گیا، سبیل المومنین سے پھسل کر ضلالت کے گہرے اندھیرے غار میں جا گرا اور بالآخر اس نے دین اسلام میں فتنہ وفساد کا ایسا خطرناک زہریلا بیج بو دیا جو بروقت رنگ لایا اور پھر اس شجر خبیثہ کی شاخیں رفتہ رفتہ عالم اسلام میں پھیلتی چلی گئیں۔

ابوالوہابیہ ابن عبدالوہاب نجدی پر مذہبی پیشوا بننے کے ساتھ ساتھ یہ خبط بھی سوار ہوا کہ وہ سیاسی لحاظ سے بھی قوت واقتدار حاصل کرے اور پھر جس طرح بھی بن پڑے ایک ایسی ریاست قائم کرلے، جس میں اپنے خانہ ساز اصول رائج کر سکے اور من مانی کرنے میں مطلقاً آزاد ہو۔

اس مقصد کے تحت اس نے ایک منصوبہ تیار کیا اور اس کی تکمیل کے لیے مسلمانوں کے متفق علیہ مسائل کو غلط اور خلاف اسلام قرار دے کر ملت اسلامیہ میں انتشار پیدا کرنا شروع کر دیا اور توحید کی آڑ میں سید المرسلین محمد رسول اللہ ﷺ کے ان فضائل وصفات عالیہ کا انکار کرنے لگا جو نصوص قرآن وحدیث سے ثابت اور علمائے امت ان پر متفق ہیں۔ انبیائے کرام علیہم السلام اور اولیاء اللہ کی شان میں دریدہ دہنی اور توہین وتنقیص میں مصروف ہو گیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام و اولیاء اللہ سے توسل کو شرک صریح قرار دے کر تمام مسلمانوں کو مشرک وکافر ٹھہرایا اور انہیں واجب القتل قرار دے دیا۔

اس نے برملا اعلان کر دیا کہ اصلی ایمان اور توحید یہی ہے، جسے میں پیش کر رہا ہوں اور جو کوئی میری ان باتوں کو صحیح نہیں مانتا وہ قطعاً کافر ہے۔ اسے قتل کرنا اور اس کے مال ومتاع کو لوٹ لینا نہ صرف جائز بلکہ واجب ہے۔ اس طرح اس نے مسلمانوں کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا۔

(1) بدعتی، مشرک وکافر مسلمان

(2) موحد مسلمان یعنی صرف وہ مسلمان جو ابن عبدالوہاب کی من گھڑت توحید کو تسلیم کریں

اس طرح اس نے صرف اپنے متبعین کو موحد مسلمان قرار دے کر دوسرے جملہ مسلمانوں کو زمرہ کفار میں شامل کر کے فتویٰ صادر کیا کہ مشرک مسلمانوں کا خون اور مال حلال ہے۔ اس کے خلاف جنگ کرنا واجب ہے۔

رفتہ رفتہ کچھ ناسمجھ، سادہ لوح مسلمان اس کے دام تزویر میں پھنس کر اور زیادہ تر لوٹ مار کے شوقین اور لالچی اس کی جماعت میں شامل ہونے لگے اور بالآخر اس کے اور اس کی جماعت کے ہاتھوں ہزاروں بے گناہ مسلمان مقتول اور لاکھوں تباہ و برباد ہو گئے۔ سفاک وہابیوں کے جارحانہ حملوں میں بچوں اور بوڑھی عورتوں تک کو تہہ تیغ کر دیا گیا اور نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کو غلام اور لونڈیاں بنا لیا گیا۔

مسلمانوں کے مال ومتاع کو لوٹ کر ان کے گھروں کو جلایا گیا اور ان کی بستیوں کو اجاڑ دیا گیا۔ الغرض ان مسلمانوں پر اس قدر مظالم ڈھائے جو تا قیامت فراموش نہ کیے جاسکیں گے مگر

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

یہ سب کچھ کر چکنے کے باوجود ابوالوہابیہ کا امیر و بادشاہ بننے کا خواب شرمندہ تعبیر نہ ہوسکا۔ اس قدر جور وتشدد کے نتیجہ میں جب ریاست وہابیہ قائم ہوئی تو اس کا امیر کوئی دوسرا بنا اور خود قرن الشیطان ابن عبدالوہاب نجدی سنگین جرائم ومظالم کا بوجھ اپنی گردن پر لاد کر آنجہانی ہوگیا۔ اب اس اجمال کی تفصیل ملاحظہ فرمائیے۔

تحریک وہابیہ کے ابتدائی ایام

ابن عبدالوہاب نجدی نے جب مسلمانوں کو بات بات پر بدعتی، مشرک اور کافر کہنے کی ابتداء کی اور من گھڑت مسائل کی تبلیغ کرنے لگا تو نتیجتاً مسلمانوں میں سخت اضطراب و ہیجان بپا ہوگیا۔ عوام وخواص میں اس کے خلاف نفرت پھیلنے لگی۔ اس کے والد عبدالوہاب نے (جو شہر عینیہ کے قاضی تھے) اپنے بیٹے کو باز رکھنے کی بہت کوشش کی مگر اس پر کچھ اثر نہ ہوا۔ تاہم کچھ عرصہ جب اس نے دیکھا کہ مسلمانوں کا اشتعال بڑھ رہا ہے، تو اس نے اپنی خیر اسی میں دیکھی کہ اس مقام کو خیر باد کہہ کر کسی دوسرے مقام پر قسمت آزمائی کرے۔

یہاں سے رخصت ہو کر مکہ مکرمہ پہنچا اور حج کے بعد مدینہ منورہ آکر شیخ عبدالوہاب ابن ابراہیم بن سیف اور محمد حیات سندھی سے تعلیم حاصل کرنا شروع کی (ملاحظہ ہو: رسالہ عربی "الشیخ محمد بن عبدالوہاب" مطبوعہ شرکۃ المدینۃ الطباعۃ جدہ) مگر یہاں بھی اس کی طبیعت نہ لگی اور بگڑے ہوئے طور طریقے درست نہ ہوسکے۔ دریں اثناء اس کے استاد بھی اس کی افتادِ طبع سے واقف ہو چکے تھے۔ ایک موقع پر تو اس کا مافی الضمیر بالکل ظاہر ہو کر رہ گیا۔ ہوا یوں کہ ایک روز جبکہ حسب معمول عاشقان رسول مقبول ﷺ روضہ نبوی پر جمع تھے اور بارگاہ رسالت میں صلوٰۃ وسلام عرض کرنے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے استمداد و توسل میں مصروف تھے اور ابوالوہابیہ نجدی وہاں کھڑا انہیں دیکھ رہا تھا کہ علامہ سندھی نے اسے اس طرح کھڑا دیکھ کر پوچھا "ان لوگوں کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے" شیخ نجدی جھٹ بول اٹھا ان هولاء متبر ما فیه وباطل ماکانو یعملون "یقیناً یہ لوگ جس کام میں ہیں، قابل تباہی و بربادی اور ان کے اعمال باطل وغلط ہیں۔

شیخ نجدی کے باطل عقائد اور ان کے اعلان سے مدینہ منورہ میں ہلچل مچ گئی۔ فرزندان توحید، عشاق رسول مقبول ﷺ مشتعل ہوگئے اور نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ اس کا مدینہ منورہ میں ٹھہرنا مشکل ہوگیا۔ آخر کار یہ وہاں سے کوچ کر کے بصرہ آگیا۔ یہاں شیخ محمد مجموعی کے پاس اس کا ایک مدت تک قیام رہا۔ یہاں اس نے شیخ محمد مجموعی کو اپنی اسکیم پر چلانے کی بڑی کوشش کی مگر ناکام رہا۔ اپنے منصوبہ کے مطابق یہاں بھی اس نے مسلمانوں پر شرک وکفر کے فتوے داغنے شروع کر دیئے تھے۔ اس لئے یہاں بھی فتنہ وفساد کی آگ

بھڑک اٹھی۔ بصرہ کے علماء اور عام مسلمان اس کی دریدہ دہنی اور بے ہودہ فتویٰ بازی سے اس قدر تنگ آ گئے کہ انہیں بصرہ سے اس کے اخراج کے سوا کوئی صورت نظر نہ آئی چنانچہ اسے ذلیل وخوار کر کے وہاں سے نکال دیا گیا۔

اب اس کا ارادہ ہوا کہ ملک ''شام'' کو اپنی سرگرمیوں کی آماج گاہ بنائے مگر اسے اپنی بے سروسامانی کی موجودہ حالت کے پیش نظر اپنا ارادہ بدلنا پڑا اور نہایت سراسیمگی کی حالت میں بمقام ''حریملا'' اپنے باپ کے پاس آ گیا (واضح رہے کہ اس کا والد شہر ''عینیہ'' کا قاضی تھا، مگر غالباً اس کے بیٹے کی شرانگیزیوں کی وجہ سے حاکم ''عینیہ'' نے اسے عہدہ قضاۃ سے معزول کر دیا تھا اور وہ 1139 ہجری میں بمقام حریملا قیام پذیر ہو چکا تھا) ابن عبدالوہاب کو چونکہ ابوالوہابیہ بننا تھا۔ اس لئے اس کی شقاوت ازلی نے اسے یہاں بھی چین سے نہ بیٹھنے دیا۔ یہاں بھی اس نے اپنی نام نہاد توحید کی آڑ میں فتویٰ بازی شروع کر دی۔ مسلمان اس انوکھے اور نئے قسم کے عقائد اور قرآن وسنت کی مخالف طریقہ کو کیونکر قبول یا برداشت کر سکتے تھے۔ لہٰذا اس شرانگیزیوں کی وجہ سے یہاں بھی غیض وغضب کی لہر دوڑ گئی۔ حتیٰ کہ اس کے والد اور بھائی بھی اس کی خانہ ساز توحید کو برداشت نہ کر سکے۔ انہوں نے بھی اس سے نفرت وبیزاری کا اعلان کر دیا۔ مگر ابوالوہابیہ اپنی مذموم حرکات سے باز نہ آیا۔ اسی دوران 1153 ہجری میں اس کے والد کا انتقال ہو گیا۔ تو شیخ نجدی نے اپنی مہم کو اور زیادہ تیز کر دیا۔ جس کے نتیجہ میں اس قدر ہیجان برپا ہوا کہ مسلمان بے قابو ہو گئے۔ چند جوشیلے مسلمانوں نے اس کے فتنہ سے نجات پانے کے لئے رات کے وقت اس کے گھر پر حملہ کر دیا۔ محلہ میں شور مچ گیا اور شیخ نجدی افراتفری کے عالم میں بچ کر حریملا سے بھاگ نکلا اور کچھ سوچ کر اپنے آبائی شہر عینیہ پہنچ کر دم لیا۔ اور کچھ عرصے بعد عینیہ کے امیر عثمان بن احمد بن معمر تک رسائی حاصل کر کے اس کی خدمت میں اپنا منصوبہ بالتفصیل پیش کیا اور اسے یقین دلا دیا کہ اگر میرے منصوبہ پر عمل کر لیں تو آپ تھوڑی سی جدوجہد کے بعد پورے نجد کے بادشاہ بن سکتے ہیں۔

امیر عثمان اس کی چکنی چپڑی باتوں میں آ گیا اور بادشاہت کے خواب دیکھنے لگا۔ اس نے اس کی اسکیم پر عملدرآمد کرنے پر آمادگی کا اظہار کرتے ہوئے اسے یقین دلایا کہ میں تمہارے مشوروں پر عمل کرنے کے لئے تیار ہوں، شیخ نجدی کو چونکہ بہت سی ذلتوں اور ناکامیوں کے بعد بڑی مشکل سے پہلی امید کی کرن نظر آئی تھی، اس لئے اس نے امیر عثمان کو اپنی کامیابی کا کچھ اس طرح یقین دلایا کہ وہ عالم تصور میں خود کو سچ مچ ایک بڑی مملکت کا بادشاہ سمجھنے لگا اور اس موہوم سلطنت کی خوشی میں اس نے عبداللہ بن معمر کی لڑکی جوہرہ کا نکاح ابن عبدالوہاب سے کر دیا۔ امیر کے رویہ کو دیکھ کر لوگ شیخ نجدی کی علی الاعلان مخالفت نہ کر سکتے تھے، لہٰذا وہ اپنی اس کامیابی پر شاداں وفرحاں اور مطمئن تھا۔

اب اس نے امیر عثمان کے تعاون سے تحریک وہابیہ کے فروغ اور اپنے منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش شروع کی۔ مسلمانوں کو مشرک وکافر کہنے کی مہم تیز کر دی گئی۔ انبیاء واولیاء کی تنقیص وتوہین بے باکی کے ساتھ کی جانے لگی۔ عقائد حقہ کی نہایت سختی کے ساتھ تردید شروع کر دی گئی اور امیر عثمان کے ماتحت علاقہ کے مسلمانوں کو بالجبر وہابی بنایا جانے لگا۔ انہیں تشدد کے ذریعہ مجبور کیا جاتا کہ وہابیہ

عقائد قبول کرلیں جو شخص اس کی تحریک میں شامل ہو جاتا، ظلم وستم سے بچ جاتا اور جو صاحب ایمان و حوصلہ انکار کرتا، اس پر بے دریغ تشدد کیا جاتا، اس پر بھی وہ نہ مانتا تو قتل کر دیا جاتا۔ اس طرح وہ اپنی ایک جمیعت بنانے میں کسی حد تک کامیاب ہو گیا اور اس کے عزائم کو تقویت حاصل ہوگئی۔

شیخ نجدی کا پہلا کارنامہ

ابن عبدالوہاب نے امیر عثمان کو اس بات پر آمادہ کیا کہ اب کوئی ایسا کارنامہ کیا جانا چاہئے جس سے ہماری تحریک کو خوب شہرت حاصل ہو۔ مخالفین پر مزید رعب بھی پڑ جائے۔ امید ہے کہ اس طرح ہماری کامیابی کے لئے نئی راہیں نکل آئیں گی اور ہماری منزل مقصود قریب تر ہو جائے گی۔ امیر کی رضامندی پا کر اس نے ایک انوکھا تجربہ کرنے کا فیصلہ کیا اور امیر عثمان کی معیت میں چھ سو مسلح آدمیوں کے ہمراہ "جبیلہ" کے مقام پر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے بھائی حضرت زید بن خطاب رضی اللہ عنہ (جو 12ھ میں مسیلمہ کذاب کے مقابلہ میں لڑتے ہوئے شہید ہوئے تھے) کے روضہ مقدس کو ڈھانے کے لئے جا پہنچا۔ روضہ مقدس کو بچانے کے لئے جبیلہ کے مسلمان مقابلہ کرنے آئے مگر امیر عثمان کے مقابلہ کی تاب نہ لا سکے۔ اب شیخ نجدی نے امیر عثمان سے کہا "یا امیر! حصول مقصد کے لئے اس کارنیک کو بسم اللہ کہہ کر سرانجام دیجئے کہ آغاز کار کے لئے یہ بہترین موقع ہے" امیر عثمان سے شیخ نجدی سے کہا "ہم روضہ کو مسمار کرنے کی ہمت نہیں کر سکتے۔ ہاں آپ خود جو چاہیں کریں۔ ویسے ہم آپ کے ساتھ ہیں" اس پر ابن عبدالوہاب قرن الشیطان نے اپنے ہاتھ میں کدال لے کر روضہ مقدس کو مسمار کرنا شروع کیا اور زمین کے برابر کر کے دم لیا (ملاحظہ ہو کتاب التوحید کا مقدمہ صفحہ 13) اور اس کے بعد اس شقی ازلی نے حضرت ضرار بن الازور کے مزار شریف کو مسمار کیا (ملاحظہ ہو رسالہ الشیخ محمد بن عبدالوہاب صفحہ 21) اور دوسرے مشاہد کو بھی پامال کر دینے کے بعد خوشی سے جھومتا ہوا واپس لوٹا مگر......

سر منڈاتے ہی اولے پڑے

ابوالوہابیہ نجدی کی شرانگیزیوں اور اس کے شرمناک کارناموں کی خبر جب والئ احساء سلیمان بن محمد تک پہنچی تو اس نے امیر عثمان کو فوراً وارننگ دے دی کہ "تمہارے پاس جو فسادی مولوی ہے، اس کی خلاف اسلام مذموم حرکات کی اطلاع مجھے مل چکی ہے اور یہ خبر پہنچی کہ اس نے تمہاری حمایت و امداد سے حضرت زید بن خطاب رضی اللہ عنہ کے روضہ مقدس اور دوسرے مزارات و مشاہد کو ڈھا دیا اور سخت توہین کا مرتکب ہوا ہے۔ اس لئے میں تمہیں وارننگ دیتا ہوں کہ تم اس فسادی مولوی کو فوراً قتل کر دو ورنہ تمہارا زر سالانہ جو ہماری طرف سے مقرر ہے، بند کر دیا جائے گا اور ہم تمہیں راہ راست پر لانے کے لئے بہت جلد فوج لے کر پہنچیں گے"

اس وارننگ نے امیر عثمان کے ہوش اڑا دیے۔ ابوالوہابیہ کے دکھائے ہوئے سبز باغ ذلت، خواری اور بربادی کے گھپ اندھیرے غار دکھائی دینے لگے، بادشاہت کا حسین خواب، خواب پریشاں بن گیا۔ انتہائی پریشانی اور قلق و اضطراب کے عالم میں اس

نے ابوالوہابیہ کو طلب کیا اور اسے وائی احساء کی وارننگ سے مطلع کیا۔ شیخ نجدی ابوالوہابیہ نے امیر عثمان کو بہت کچھ دم دلاسا دیا۔ اسے وائی احساء کے مقابلہ پر ابھارا، مگر امیر عثمان جنگ و مقابلہ پر تیار نہ ہوا۔ اس نے ابوالوہابیہ کو اپنا یہ فیصلہ سنا دیا "چونکہ وائی احساء سلیمان بن محمد نے تمہارے قتل کا مطالبہ کیا ہے اور ہم اس کی خلاف ورزی کی ہمت نہیں رکھتے اور نہ ہی ہم اس کے خلاف جنگ اور مقابلہ کی طاقت رکھتے ہیں اور چونکہ ہم تمہیں اپنے علاقہ میں قتل کرنا بھی نہیں چاہتے لہٰذا ہم تمہیں حکم دیتے ہیں کہ تم اس علاقہ سے فوراً نکل جاؤ" شیخ نجدی یہ غیر متوقع حکم سننے کے لئے تیار نہ تھا۔ اس لئے امیر عثمان کا یہ حکم اس کے لئے برق ناگہانی ثابت ہوا۔ آنکھوں میں تاریکی چھا گئی اور پاؤں تلے کی زمین سرکتی محسوس ہوئی اور اس عالم میں وہ اپنی ساری چوکڑیاں بھول گیا۔ دوسری طرف امیر عثمان نے اپنے ایک افسر کو خفیہ طور پر حکم دیا کہ چند مسلح سواروں کو ہمراہ لے کر اس کا تعاقب کیا جائے اور جب یہ شخص فلاں مقام پر پہنچے تو فوراً قتل کر دیا جائے۔

بڑے بے آبرو ہو کر تیرے کوچے سے ہم نکلے

امیر عثمان کا قطعی حکم مل جانے پر ابوالوہابیہ بصد حسرت و یاس نکل کھڑا ہوا اور تعاقب میں آنے والے سواروں کو حکم دے کر کسی نہ کسی طرح جان بچا کر ابن سعود کے علاقہ درعیہ کی حدود میں پہنچ گیا اور محمد بن سویلم عرینی کے ہاں قیام کیا۔ اس نے ابن عبدالوہاب کو ایک مسافر اور نیک آدمی جان کر اپنے ہاں ٹھہرا لیا اور خدمت تواضع کرنے لگا مگر جب اس کی سرگزشت سنی تو سخت خوفزدہ ہوا کہ مبادا ایسے خطرناک شخص کو پناہ دینے کی پاداش میں امیر ابن سعود سزا دے۔

شیخ نجدی بھی بلا کا چالاک شخص تھا۔ اس نے ابن سویلم عرینی کو چرب زبانی سے مطمئن کر دیا اور پھر رفتہ رفتہ موقع بہ موقع اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے اسے طرح طرح کے سبز باغ دکھاتا رہا۔ اور بالآخر اس نے پوری اسکیم بتا کر کہا اگر تم اس سلسلہ میں میری مدد کرنے کا وعدہ کرو تو میں تمہیں اپنا شریک کار بنا کر امیر ابن سعود تک اس منصوبہ کے پہنچانے اور اسے اس پر رضامند کرنے کی کوئی تجویز نکالوں۔ اگر ہم امیر ابن سعود کو رضامند کرنے میں کامیاب ہو گئے تو میرے ساتھ تمہارا مستقبل بھی درخشاں اور شاندار ہو جائے گا۔ دولت اور عزت تمہارے قدم چومے گی، کچھ دنوں بعد ابن سویلم شیخ نجدی کا ہمراز و دمساز بن چکا تھا اب ان دونوں نے دوسرے لوگوں کو شریک کار بنانے کی مہم شروع کر دی جس کے نتیجہ میں چند دوسرے "مخصوص" آدمی بھی ان کے ساتھ شامل ہو گئے۔ اس طرح ایک مختصری جماعت تیار کر لینے کے بعد شیخ نجدی نے براہ راست ابن سعود سے ملنے کا ارادہ کیا۔ لیکن اس ڈر سے کہ براہ راست ملاقات اور عرض حال سے ابن سعود کہیں بگڑ ہی نہ بیٹھے اور لینے کے دینے پڑ جائیں لہٰذا......

شیخ نجدی نے ابن سعود کو ہم خیال بنانے کیلئے گہری چال سے کام لیا

ابن عبدالوہاب نجدی نے ابن سویلم اور دیگر شرکاء کار سے اس مسئلہ پر مشورہ کیا کہ امیر ابن مسعود تک اپنی اس اسکیم کو کس طرح پہنچایا جائے اور اسے اس تحریک میں شمولیت پر کیوں کر رضامند کیا جائے۔ صلاح یہ ٹھہری کہ براہ راست ابن سعود سے ملنے کی بجائے

اس کی بیوی سے مل کر اسے ہم خیال بنانے کی کوشش کی جائے اور پھر اسی کے ذریعہ سے یہ منصوبہ اور اپنا پیغام ابن سعود تک پہنچایا جائے کہ یہ طریقہ نسبتاً کم خطرہ بھی ہے اور آسان تر بھی۔

ابن سوبلم نے یہ کام اپنے ذمہ لیا اور یقین دلایا کہ ابن سعود کی بیوی کو ہم خیال بنانے میں ضرور کامیاب ہوجائے گا اور پھر اس کے ذریعہ ابن سعود کو ہموار کرلینا کوئی مشکل بات نہ رہے گی۔

ابن سوبلم نے ابن سعود کی بیوی سے مل کر ابن عبدالوہاب کا تذکرہ کیا اور اس کی تعریف وتوصیف میں زمین آسمان کے قلابے ملادیئے پھر اس کے بعد اس کے منصوبے پر مفصل روشنی ڈالی اور کہا کہ شیخ نجدی نے یہ پیغام بھی دیا ہے کہ اگر آپ نے امیر کو اس منصوبہ پر عملدرآمد کے لئے راضی کرلیا تو امیر تھوڑے دنوں میں ہی ایک وسیع وعریض مملکت کا بادشاہ بن سکتا ہے۔

ابن سعود کی بیوی ابن سوبلم کی گفتگو سے بڑی متاثر ہوئی اور منصوبہ کی تفصیل سن کر نہایت خوش ہوئی یہاں تک کہ اس نے وعدہ کرلیا کہ وہ ابن سعود کو اس تحریک میں شمولیت اور منصوبہ پر عملدرآمد کرنے پر جلد ہی رضامند اور تیار کرلے گی۔ اس نے کہا "میں یہاں تک کوشش کروں گی کہ امیر خود چل کر شیخ کی ملاقات کے لئے شیخ کی جائے قیام تک پہنچے تاکہ عوام وخواص پر شیخ کی عظمت اور بڑائی کی ہیبت طاری ہوجائے"

مناسب موقع پاکر ابن سعود کی بیوی نے شیخ نجدی کا ذکر بڑے عمدہ پیرایہ میں کیا پھر اس کی اسکیم بیان کی اور اس کی افادیت پر روشنی ڈالی اور شیخ نجدی کا پیغام سنا کر پرزور مشورہ دیا کہ "اللہ نے اس شخص کو تیرے پاس بھیج دیا ہے۔ یہ بہت بڑی غنیمت ہے اسے قبول کر۔ اس کی مدد کو غنیمت جان اور تو خود جاکر اس سے ملاقات کرتا کہ لوگوں میں اس کی عظمت بڑھے"

خوارج کی پشت پناہی کرنے والے

شارح صحیح بخاری حافظ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ قعدیہ خوارج کا ہی ایک گروہ ہے جو خوارج جیسے عقائد تو رکھتا تھا مگر خود مسلح بغاوت نہیں کرتا تھا (وہ خوارج کی پشت پناہی کرتے ہوئے) اسے سراہتے ہیں (مقدمہ فتح الباری صفحہ نمبر 432، امام عسقلانی علیہ الرحمہ)

دوسرے مقام پر امام عسقلانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ خوارج وہ ہیں جنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فیصلے، تحکیم پر اعتراض کیا اور آپ رضی اللہ عنہ سے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے اور ان کی اولاد واصحاب سے برأت کا اظہار کیا اور ان کے ساتھ جنگ کی۔ اگر یہ مطلق تکفیر کے قائل ہوں تو یہی ان میں سے حد سے بڑھ جانے والا گروہ ہے جبکہ قعدیہ وہ لوگ ہیں جو مسلم حکومتوں کے خلاف مسلح بغاوت اور خروج کو سراہتے اور اس کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں، لیکن خود براہ راست اس میں شامل نہیں ہوتے (مقدمہ فتح الباری صفحہ نمبر 459، امام حجر عسقلانی علیہ الرحمہ)

خوارج (دہشت گرد) قیامت تک نکلتے رہیں گے اور مسلمانوں کو قتل کریں گے

حدیث: امام احمد اور امام نسائی حضرت شریک بن شہاب رضی اللہ عنہ سے صحیح حدیث مبارکہ میں روایت کرتے ہیں کہ مجھے اس بات کی خواہش تھی کہ حضور اکرم نور مجسم ﷺ کے کسی صحابی سے ملوں اور ان سے خوارج کے متعلق دریافت کروں۔ اتفاقاً میں نے عید کے روز حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ کو ان کے کئی دوستوں کے ساتھ دیکھا، میں نے ان سے دریافت کیا ''کیا آپ نے خارجیوں کے بارے میں حضور ﷺ سے کچھ سنا ہے؟'' آپ نے فرمایا: ''ہاں میں نے اپنے کانوں سے سنا اور آنکھوں سے دیکھا کہ سید عالم ﷺ کی خدمت اقدس میں کچھ مال پیش کیا گیا اور آپ ﷺ نے اس مال کو ان لوگوں میں تقسیم فرمادیا جو دائیں اور بائیں طرف بیٹھے ہوئے تھے اور جو لوگ پیچھے بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے انہیں کچھ عنایت نہ فرمایا۔ چنانچہ ان میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے کہا، اے محمد! آپ ﷺ نے تقسیم میں عدل نہیں کیا۔ وہ شخص سیاہ رنگ، سر منڈا اور سفید کپڑے پہنے ہوئے تھا۔ حضور اکرم ﷺ شدید ناراض ہوئے اور فرمایا: خدا کی قسم! تم میرے بعد مجھ سے بڑھ کر کسی شخص کو انصاف کرنے والا نہ پاؤ گے، پھر فرمایا: آخری زمانے میں کچھ لوگ پیدا ہوں گے۔ یہ شخص بھی انہیں لوگوں میں سے ہے، وہ قرآن مجید کی تلاوت کریں گے مگر قرآن ان کے حلق سے نیچے نہ اترے گا وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ ان کی نشانی یہ ہے کہ وہ سر منڈے ہوں گے، یہ ہمیشہ نکلتے ہی رہیں گے یہاں تک کہ ان کا آخری گروہ دجال کے ساتھ نکلے گا۔ جب تمہارا (میدان جنگ میں) ان سے سامنا ہو تو انہیں قتل کردو، وہ تمام مخلوق سے بدترین ہیں۔

(المسند امام احمد بن حنبل جلد 4، صفحہ نمبر 421) (نسائی شریف، کتاب تحریم الدم، باب من شہر سیفہ ثم وضعہ فی الناس، حدیث نمبر 4103، جلد 7، صفحہ نمبر 119)

مسلمانوں کو قتل مت کرو

حدیث شریف: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے کامل ایمان والا وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ (بحوالہ: حاکم، مستدرک جلد اول ص 54، حدیث نمبر 23)

حدیث شریف: حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا جس کو لوگ اپنے اموال اور جانوں کا محافظ سمجھیں، وہ مومن ہے۔ (ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب حرمۃ دم المومن ومالہ، حدیث نمبر 3934 جلد دوم صفحہ نمبر 1298)

حدیث شریف: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے سرکار اعظم ﷺ کو خانہ کعبہ کا طواف کرتے دیکھا اور یہ فرماتے سنا (اے کعبہ) تو کتنا عمدہ ہے اور تیری خوشبو کتنی پیاری ہے، تو کتنا عظیم المرتبت ہے اور تیری حرمت کتنی زیادہ ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! مومن کے جان و مال کی حرمت اللہ کے نزدیک تیری حرمت سے زیادہ ہے۔

ہمیں مومن کے بارے میں نیک گمان ہی رکھنا چاہیے۔

(ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب حرمۃ دم المومن ومالہ، حدیث نمبر 3932، جلد دوم، ص 1297)

حدیث شریف: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ نہ کرے، تم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ شاید شیطان اس کے ہاتھ کو ڈگمگا دے اور وہ (قتل ناحق کے نتیجے میں) جہنم کے گڑھے میں جا گرے۔

(مسلم شریف، کتاب البر والصلۃ والآداب، باب النھی عن اشارۃ بالسلاح، حدیث نمبر 2617، جلد چہارم، صفحہ نمبر 2020)

حدیث شریف: حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے چند کلمات کے ذریعہ بھی کسی مومن کے قتل میں کسی کی مدد کی تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کی آنکھوں کے درمیان پیشانی پر لکھا ہوگا "آیس من رحمۃ اللہ" (اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس شخص) (ابن ماجہ، کتاب الدیات، باب التغلیظ فی قتل مسلم ظلما، حدیث نمبر 2620 جلد دوم ص 874)

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک مسلمان شخص کے قتل سے پوری دنیا کا ناپید (اور تباہ) ہو جانا ہلکا (واقعہ) ہے۔ (ترمذی، کتاب الدیات، باب ماجاء فی تشدید قتل المومن، حدیث نمبر 1395، جلد چہارم، ص 16)

حدیث: امام بخاری، حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میرے بعد ایک دوسرے کو قتل کرنے کے سبب کفر کی طرف نہ لوٹ جانا (بخاری، کتاب الفتن، باب قول النبی لا ترجعوا بعدی کفارا یضرب بعضکم رقاب بعض، حدیث نمبر 6668، جلد چہارم، ص 2594)

حدیث: حضرت عبداللہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے کسی مومن کو ظلم سے (ناحق) قتل کیا تو اللہ تعالیٰ اس کی کوئی نفلی اور فرض عبادت قبول نہیں فرمائے گا۔ (ابوداؤد، کتاب الفتن والملاحم، باب تعظیم قتل المومن، حدیث نمبر 4270، جلد چہارم، ص 103)

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے خود کو پہاڑ سے گرا کر ہلاک کیا تو وہ دوزخ میں جائے گا ہمیشہ اس میں گرتا رہے گا اور ہمیشہ ہمیشہ وہیں رہے گا اور جس شخص نے زہر کھا کر اپنے آپ کو ختم کیا تو وہ زہر دوزخ میں بھی اس کے ہاتھ میں ہوگا جسے وہ دوزخ میں کھاتا رہے گا اور ہمیشہ ہمیشہ وہیں رہے گا اور جس شخص نے اپنے آپ کو لوہے کے ہتھیار سے قتل کیا تو وہ ہتھیار اس کے ہاتھ میں ہوگا جسے وہ دوزخ کی آگ میں ہمیشہ اپنے پیٹ میں مارتا رہے گا اور ہمیشہ ہمیشہ وہیں رہے گا (بخاری، کتاب الطب، باب شرب السم والدواء بہ وبما یخاف منہ والخبیث، حدیث نمبر 5442، جلد پنجم ص 2179)

حدیث: حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک آدمی

زخمی ہوگیا۔اس نے بے قرار ہوکر چھری لی اور اپنا زخمی ہاتھ کاٹ ڈالا۔ جس سے اس کا اتنا خون بہا کہ وہ مرگیا۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے بندے نے خود فیصلہ کرکے میرے حکم پر سبقت کی ہے لہٰذا میں نے اس پر جنت حرام کردی (بخاری، کتاب الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل حدیث نمبر 327، جلد سوم ص 1272)

حدیث: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین ﷺ جب اپنے لشکروں کو روانہ کرتے تو حکم فرماتے: غداری نہ کرنا، دھوکہ نہ دینا، نعشوں کی بے حرمتی نہ کرنا اور بچوں اور پادریوں کو قتل نہ کرنا۔

(مسند امام احمد بن حنبل، حدیث نمبر 2728، جلد اول ص 330)

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے ہم مسلمانوں پر ہتھیار اٹھایا، وہ ہم میں سے نہیں (یعنی ہماری امت سے خارج ہے) (بخاری شریف، کتاب الفتن، باب قول النبی من حمل علینا السلاح فلیس منا، حدیث نمبر 6659، جلد 6، ص 2591)

دہشت گردوں سے قتال پر امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کا فتویٰ

دہشت گرد گروہ کے ساتھ جنگ کرنے کے حوالے سے علامہ زاہد الکوثری علیہ الرحمہ نے امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے یہ کلمات نقل کئے ہیں۔امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ نے فرمایا: باغی اور دہشت گرد گروہ کے ساتھ جنگ کرو۔اس وجہ سے نہیں کہ وہ کفر پر ہیں بلکہ اس لئے کہ وہ باغی ہیں اور واجب القتل ہیں، وہ معاشرے میں بدامنی پھیلانے کے ذمہ دار ہیں۔ ہمیشہ کوشش کرنی چاہئے کہ معتدل فکر لوگوں کی سنگت اختیار کی جائے اور (اگر اتفاقاً ایسی نوبت آجائے تو) معاشرے کو بدامنی اور فساد سے محفوظ رکھنے کے لئے حکومت کا ساتھ دیا جائے نہ کہ دہشت گرد باغیوں کا۔فرض کریں کہ ہیئت اجتماعی میں جہاں کچھ لوگ اگر مفسد اور ظالم ہیں تو وہیں بعض لوگ نیکوکار بھی ہوتے ہیں۔ یہی نیک اور صالح لوگ ان گمراہ لوگوں کے خلاف آپ کی مدد کریں گے۔ بفرض محال! اگر لوگوں کی اکثریت ہی مسلح بغاوت پر اتر آئے تو اہل حق کو چاہئے کہ وہ ان باغیوں سے علیحدگی اختیار کرلیں اور ان کے علاوہ دوسرے لوگوں کی طرف ہجرت کرجائیں جیسا کہ رب تعالیٰ کا فرمان ہے (کیا اللہ کی زمین فراخ نہ تھی کہ تم اس میں (کہیں) ہجرت کرجاتے؟ اور (بے شک میری زمین کشادہ ہے سو تم میری ہی عبادت کرو)

خارجیوں (دہشت گردوں) کے خلاف امام مالک علیہ الرحمہ کا فتویٰ

مالکی فقہ کی معروف کتاب ''المدونۃ الکبریٰ'' میں امام سحنون نے امام مالک علیہ الرحمہ سے یوں روایت کیا ہے۔امام مالک علیہ الرحمہ نے (خارجیوں کے گروہ) اباضیہ، حروریہ اور اہل اہواء (گمراہ ٹولہ) کے بارے میں فرمایا کہ انہیں پہلے (انتہا پسندی اور دہشت گردی سے) توبہ کرنے کی دعوت دی جائے، اگر وہ توبہ کرلیں تو انہیں چھوڑ دیا جائے ورنہ قتل کردیا جائے۔امام ابن قاسم کہتے ہیں کہ

امام مالک نے حروریہ اوران کے مثل دیگر گمراہ (دہشت گرد) گروہوں کے بارے میں فرمایا: اگر وہ اپنی تخریبی سرگرمیوں سے توبہ نہ کریں تو انہیں قتل کردیا جائے۔ بشرطیکہ ریاست مسلم ہو۔ یہ قول ہمیں اس بات کی رہنمائی فراہم کرتا ہے کہ اگر وہ مسلمان ریاست کے خلاف بغاوت کریں اوراس کے ساتھ جنگ کا ارادہ کریں اوراس سے اپنے منشور کو قبول کرنے کا مطالبہ کریں تو انہیں پہلے مسلمانوں کی اکثریت اور قانون کے دائرے میں پلٹنے کی دعوت دی جائے، اگر وہ انکار کریں تو انہیں قتل کیا جائے۔

امام سحون کہتے ہیں: میں نے امام مالک علیہ الرحمہ سے شام کے عصبیت پسند گروہ کے بارے میں استفسار کیا تو آپ نے فرمایا میرے خیال میں حکومت کو چاہئے کہ انہیں اپنے موقف سے رجوع کرنے اور باہمی انصاف کی دعوت دے، اگر وہ پلٹ آئیں تو ٹھیک ورنہ انہیں قتل کردیا جائے۔ (سحون، المدونۃ الکبریٰ، جلد سوم، ص94)

خارجیوں (دہشت گردوں) کے خلاف امام شافعی علیہ الرحمہ کا فتویٰ

امام شافعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: اگر کوئی شر پسند گروہ کسی شہر میں یا کسی صحراو بیاباں میں خونریز کارروائی کرے اور لوگوں سے مال واسباب چھین لے تو ان (کی سزا) کا حکم راہزنوں کی طرح ہے اور لوٹ کھسوٹ اور حق تلفی شہری آبادی میں ہو یا جنگل وبیاباں میں، سنگینی کے لحاظ سے برابر ہے۔ اگر انہیں جدا جدا بھی دیکھا جائے تو شہری آبادیوں میں لوٹ کھسوٹ اور قتل وغارت گری زیادہ بھیانک ہے۔

امام شافعی علیہ الرحمہ مزید فرماتے ہیں کہ جب باغی دہشت گردوں کو راہ راست کی طرف پلٹنے کی دعوت دی جائے اور وہ اسے قبول کرنے سے گریزاں ہوں تو ان کے ساتھ جنگ کی جائے گی۔ پس باغی عناصر کے ساتھ جنگ اس وقت تک جائز ہے جب تک وہ مسلح عسکری کارروائیاں کرتے رہیں۔ وہ عسکری کارروائیاں ہمیشہ جاری نہیں رکھ سکتے بلکہ کبھی وہ سامنے آئیں گے اور کبھی ارادی طور پر مخفی (گوریلا) سرگرمیوں میں ملوث رہیں گے لہذا جب بھی وہ مکمل طور پر پرامن ہو جائیں تو وہ اپنے خلاف جنگ کے جواز کی حالت سے نکل آئیں گے اور اگر وہ عسکری کارروائیوں سے باز رہیں گے تو ان کا خون پہلے کی طرح دوبارہ حرام ہوگا (بحوالہ: کتاب الام، امام شافعی، جلد4، ص218)

خارجیوں (دہشت گردوں) کے خلاف امام احمد ابن حنبل علیہ الرحمہ کا عمل اور فتویٰ

امام احمد ابن حنبل علیہ الرحمہ نے خلق قرآن جیسے ایمانی مسئلہ پر شدید دباؤ اور بے پناہ تکلیفیں حتیٰ کہ قید وبند اور کوڑوں کی صعوبتیں برداشت کرنے کے باوجود عامۃ المسلمین کو حکومت وقت کے خلاف بغاوت پر نہیں اکسایا۔ خلق قرآن کا فتنہ امت مسلمہ کے لئے خطرناک ترین فتنوں میں سے ایک تھا جو معتزلہ کے انتہا پسندانہ عقائد کی پیداوار تھا اوراس نے حکمرانوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا۔ خوارج کے فکری وارث "معتزلہ" ریاست کے اہم امور میں اچھی خاصی مداخلت کرتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ اس دور میں بغداد اور بلاد اسلام کی بڑی بڑی شخصیات حکومتی مخالفت اور مظالم کا شکار ہوئیں، جن میں خود امام احمد ابن حنبل علیہ الرحمہ بھی شامل تھے۔ اسی فتنہ خلق

قرآن کے سبب آپ کو کوڑے مارے گئے اور آپ کی شہادت واقع ہوگئی لیکن زندگی بھر آپ نے لوگوں کو بغاوت اور حکومت کے خلاف مسلح خروج سے روکے رکھا۔ آپ کی استقامت اور صبر و تحمل کے یہ واقعات بہت سی معروف کتب میں منقول ہیں۔ چنانچہ ابوبکر بن خلال نے اپنی کتاب "السنۃ" میں صحیح اسناد کے ساتھ اس کی تفصیل بیان کی ہے۔

حضرت ابو حارث علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے امام ابو عبداللہ احمد بن حنبل علیہ الرحمہ سے بغاوت کی۔ اس تحریک کے متعلق پوچھا جو بغداد میں حکومت کے خلاف چل رہی تھی کیونکہ بنو عباس کے حکمران معتزلہ سے متاثر ہو کر عامۃ المسلمین کے لئے مشکلات پیدا کر رہے تھے۔ امام احمد ابن حنبل علیہ الرحمہ سے جب حکومت مخالف بغاوت شمولیت اور سرپرستی کی درخواست کی گئی تو آپ نے جو کلمات ادا فرمائے وہ کتنے واضح اور صریح ہیں۔

"سبحان اللہ...... خونریزی؟ خونریزی؟ میں اسے جائز نہیں سمجھتا۔ نہ میں اس کا حکم دیتا ہوں، (ہم حکومتی دباؤ کے نتیجے میں) جس صورتحال سے دوچار ہیں اس پر صبر کرنا اس فتنہ بغاوت سے بہتر ہے۔ جس میں مسلمانوں کے ناحق خون بہائے جائیں، مال لوٹے جائیں اور عزتیں اور حرمتیں پامال ہوں" (السنۃ، باب الانکار علی من خرج علی السلطان، رقم 89، صفحہ نمبر 132)

باغیوں (دہشت گردوں) کے قتل پر صحابہ کرام کا اجماع

امام نووی علیہ الرحمہ کا فتویٰ:

امام نووی علیہ الرحمہ (متوفی 676ھ) نے اپنی کتاب "روضۃ الطالبین" میں لکھا ہے کہ باغی دہشت گردوں کو قتل کرنا اجماع صحابہ سے ثابت ہے۔ تمام ترعلماء نے کہا ہے کہ باغیوں کو قتل کرنا واجب ہے اور ان کو بغاوت کی وجہ سے انہیں کافر قرار نہیں دیا جائے گا اور باغی اگر اطاعت کی طرف رجوع کرلے تو اس کی توبہ قبول کرنے والوں کے قتل پر تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان کا اجماع تھا۔

امام نووی علیہ الرحمہ مزید فرماتے ہیں۔ امام بغوی علیہ الرحمہ نے علی الاطلاق کہا ہے کہ اگر وہ جنگ کریں تو وہ فاسق اور جھوٹے لوگ ہیں۔ پس ان کا حکم ڈاکوؤں کے حکم کی طرح ہوگا۔ یہ مذہب اور نص کی ترتیب ہے۔ یہی جمہور نے کہا ہے۔ امام بغوی علیہ الرحمہ نے خوارج کی تکفیر میں بیان کیا ہے کہ اس میں دو صورتیں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر ہم ان کو کافر قرار نہ دیں تو ان کے لئے مرتدین کا حکم ہوگا اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان پر باغیوں کا حکم عائد ہوگا پھر اگر ہم انہیں مرتدین کی طرح کہیں تو ان کے احکام نافذ نہیں کئے جائیں گے (بحوالہ: روضۃ الطالبین جلد 10، صفحہ 50/51/52)

باغیوں کے خلاف جنگ حکومت پر لازم ہے

امام ابراہیم بن مفلح الحنبلی علیہ الرحمہ کا فتویٰ:

امام ابراہیم بن محمد عبداللہ بن مفلح الحنبلی (متوفی 884ھ) نے بھی امام نووی کی طرح دہشت گرد باغیوں کو رجوع کی دعوت نہ

ماننے پر قتل کرنے کا فتویٰ دیا ہے۔

دراصل جس آدمی نے اہل حق اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو کافر قرار دیا (جیسا کہ خوارج نے کیا) اور مسلمانوں کے خون حلال کر لئے تو جمہور کے قول کے مطابق یہ باغی ہیں۔ ان کے لئے یہ بات متعین ہے کہ ان سے توبہ طلب کی جائے پھر اگر وہ توبہ کرلیں تو ٹھیک ورنہ انہیں ان کے فساد پھیلانے کی وجہ سے قتل کر دیا جائے گا نہ کہ ان کے کفر کی وجہ سے۔

مزید فرماتے ہیں کہ پھر اگر وہ باز آجائیں تو درست ورنہ ان سے جنگ کی جائے گی اور ریاست کے شہریوں پر فرض ہے کہ وہ ان کے خلاف جنگ میں حکومت کی مدد کریں۔ پھر اگر یہ خوارج (یا ان کے مثل دیگر دہشت گرد گروہ) کچھ مدت کے لئے مہلت مانگیں تو ان کے حق میں یہ ممکن نہیں ہے پھر اگر وہ اپنی روش سے باز آنے سے انکار کر دیں تو حکومت ان کو نصیحت کرے اور جنگ سے ڈرائے کیونکہ مقصود ان کا قتل نہیں بلکہ ان کے شر کو دور کرنا ہے۔ اگر وہ حکومت کا نظم اور اتھارٹی تسلیم کر لیں تو ٹھیک ورنہ حکومت ان کے خلاف جنگ کرے یعنی ان پر قدرت رکھنے والی حکومت پر ان کے خلاف جنگ کرنا لازم ہے کیونکہ اس پر صحابہ کرام علیہم الرضوان کا اجماع ہے (بحوالہ: المبدع، جلد 9، صفحہ نمبر 160/161)

خوارج کے متعلق شیخ محقق علیہ الرحمہ کا فتویٰ

گیارہویں صدی کے مجدد شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ (متوفی 1052ھ) مشکوٰۃ المصابیح کی شرح اشعۃ اللمعات میں خوارج کے بارے میں فرماتے ہیں، درست موقف یہی ہے کہ قیامت تک ہر دور میں (ریاستی سطح پر) خوارج (کے خلاف کارروائی کر کے ان) کو قتل کرنے میں اجر و ثواب ہے۔ احادیث میں اس جماعت سے مراد خوارج ہیں۔ ان کے مسلم ریاست کی اتھارٹی کو چیلنج کر کے اور اس کی نظم سے نکل جانے اور امیر المومنین سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا ریاستی سطح پر ان سے قتال کر کے انہیں ختم کرنے کا واقعہ مشہور ہے۔ ان خوارج کا مذہب یہ ہے کہ انسان نہ صرف گناہ کبیرہ بلکہ گناہ صغیرہ کے ارتکاب سے بھی کافر ہو جاتا ہے۔ (بحوالہ: اشعۃ اللمعات، جلد 3، صفحہ نمبر 254)

خوارج کے متعلق شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ کا فتویٰ

محقق ملت امام ملت حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ (متوفی 1229ھ) فرماتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ سے جنگ کرنے والا اگر ان سے عداوت و بغض کی وجہ سے کرتا ہے تو اہلسنت کے نزدیک بالاجماع وہ کافر ہے اور خوارج سے متعلق ان کا مذہب بھی یہی ہے (تحفہ اثنا عشریہ صفحہ نمبر 795)

خوارج کے متعلق امام شامی علیہ الرحمہ (متوفی 1306ھ) کا فتویٰ:

فرماتے ہیں یہ (خوارج) ہمارے آقا ﷺ کے صحابہ کرام علیہم الرضوان کی تکفیر کرتے ہیں اور میرے علم کے مطابق صحابہ کرام علیہم الرضوان کی تکفیر خارجی ہونے کے لئے شرط نہیں بلکہ یہ ان لوگوں کا بیان ہے جنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلاف بغاوت

کی تھی، وگرنہ ان کے بارے میں ان کا یہ عقیدہ ہی کافی ہے کہ جس کے خلاف بغاوت کریں اسے کافر جانیں...... جمہور فقہاء اور محدثین کے نزدیک خوارج پر باغیوں کا حکم صادر ہوگا، جبکہ بعض محدثین نے ان پر کفر کا فتویٰ بھی لگایا ہے (بحوالہ: ردالمحتار، باب البغاۃ، جلد 4، ص 262)

حدیث: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور اکرم نور مجسم ﷺ نے ارشاد فرمایا بے شک مجھے جس چیز کا تم پر خدشہ ہے وہ یہ ہے کہ ایک ایسا آدمی ہوگا جس نے قرآن پڑھا یہاں تک کہ اس پر قرآن کا جمال دیکھا گیا اور وہ اس وقت تک جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا اسلام کی پشت پناہی بھی کرتا تھا پھر ایک وقت آیا کہ اس کا خول اتر گیا اور اس نے قرآن مجید کو بھی پس پشت ڈال دیا۔ پھر وہ اپنے پڑوسی یعنی دوسرے مسلمان پر تلوار لے کر چڑھ دوڑا اور اس پر شرک کا الزام لگانے لگا (راوی بیان کرتے ہیں) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! ان دونوں میں سے کون شرک سے زیادہ قریب ہے، شرک کا الزام لگانے والا یا جس پر شرک کا الزام لگایا گیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا بلکہ شرک کا الزام لگانے والا (خود شرک کے قریب ہوگا)

جہاد افغانستان اور طالبان کا ظہور

افغانستان میں روسی جامع افواج کے خلاف مزاحمتی تحریک اور جہاد کا "سہرا" بہرحال پاکستان کے فوجی سربراہ مملکت جنرل محمد ضیاء الحق کے سر بندھتا ہے، جس نے اپنے ہم مسلک دیوبندی مدارس کے طلبہ کو "طالبان" کی عالمی شناخت عطا کی۔ امریکہ نے اپنے مخصوص مفادات اور دوسری عالمی طاقت روس کو سرنگوں کرنے کے لئے ضیاء کی پیٹھ تھپتھپائی اور طالبان کو اسلحہ و تربیت کی سہولتیں بہم پہنچائیں۔ روس کی پسپائی اور شکست و ریخت نے جہاں امریکہ کو "انا ولا غیری" کا مصداق بنایا وہاں طالبان کی استعداد و صلاحیت کو عملاً تسلیم کرایا۔

حکومت پاکستان افغانستان کی آزادی کے بعد وہاں اپنے ڈھب کی حکومت قائم کرنا اور اپنے پسندیدہ ترین لوگوں کو برسر اقتدار دیکھنا چاہتی تھی، لیکن واحد سپر پاور امریکہ، اسرائیل، بھارت اور اس تکرم کے عالمی حمایتی، افغانستان میں مستحکم حکومت کے قیام کو اپنے مفادات سے متصادم دیکھتے تھے۔ چنانچہ ملا عمر کی طالبان حکومت کو پاکستان اور سعودی عرب کے سوا کسی تیسرے ملک نے تسلیم نہ کیا۔

پھر ڈرامائی طور پر امریکہ میں 11 ستمبر ہو گیا۔ الزام القاعدہ اور اسامہ بن لادن کے سر جڑ کر، طالبان سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ اسامہ بن لادن کو امریکہ کے حوالے کر دیں۔ طالبان نے اسے افغان روایات، مہمان داری کے خلاف قرار دیتے ہوئے، اس مطالبہ کو ماننے سے انکار کر دیا۔ پھر کیا تھا، افغانستان کے نہتے اور بے بس شہریوں پر امریکی اسلحہ خانہ کے جدید ترین ہتھیاروں اور گولہ بارود کی برسات کر دی گئی۔ تورا بورا کے غاروں کو ریزہ ریزہ کر کے افغان عوام کی پسندیدہ حکومت کو حرف غلط کی طرح مٹا دیا گیا۔ جنیوا کنونشن کو جوتے کی نوک پر رکھتے ہوئے جنگی قیدیوں کو بند کنٹینرز میں ٹھونس کر زندہ درگور کرنے کے اعلیٰ کارناموں کے ساتھ اتحادی فوجوں سمیت اس بدنصیب ملک میں غیر معینہ مدت کے لئے بن بلائے مہمان بن کر آن دھمکے۔

افواج پاکستان کی کارروائیاں

موجودہ گھمبیر صورتحال کا ایک اجمالی خاکہ ہم نے اوپر کی سطور میں پیش کیا ہے۔ اب ذرا ایک بار پھر اپنے گھر کے اندر کی خطرناک صورتحال کی جانب لوٹ آیئے۔ جہاں افواج پاکستان اپنے ازلی دشمن بھارت کے ساتھ نہیں، ملک وملت کے بدخواہوں اور باغیانہ سرگرمیوں میں ملوث دہشت گردوں کے خلاف انتہائی بے جگری اور جواں مردی کے ساتھ نبرد آزما ہیں۔ یہ جنگ بیک وقت بونیر، سوات، دیر اور مالاکنڈ ڈویژن کے دوسرے علاقوں کے خلاف وزیرستان سمیت فاٹا کی مختلف ایجنسیوں میں جاری ہے۔ افواج پاکستان یہ آپریشن اس احتیاط کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے کر رہی ہیں کہ عام شہریوں کا کم سے کم نقصان ہو۔ یوں بھی تمام متاثرہ علاقوں سے آبادی کا بڑے پیمانے پر انخلاف ہوا ہے اور ایک محتاط اندازے کے مطابق 35 سے 40 لاکھ تک اپنے ہی وطن کے شہری بے خانماں ہو کر کیمپوں میں محتاجی کی زندگی گزارنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔

موجودہ صورتحال کا بغور جائزہ لیں تو اس کے تو ڈانڈے ایک بار پھر جہاد افغانستان کے ساتھ ملتے ہوئے نظر آتے ہیں جو امریکی امداد و تعاون سے روس کے خلاف روبہ عمل آیا تھا۔ اس جہاد سے فارغ ہونے والی جہادی تنظیموں میں شریک پاکستانی مجاہدین نے مقبوضہ کشمیر کا رخ کیا۔ کشمیر میں جاری کشمیری عوام کی قابض بھارتی فوجوں کے خلاف جنگ آزادی کو ان مجاہدین کی آمد سے مہمیز ملی اور مقبوضہ کشمیر میں تحریک آزادی نے بہت زور پکڑا۔ نتیجتاً بھارتی افواج کے مظالم بھی دوچند ہو گئے۔ تاہم اس کا ایک مثبت پہلو یہ سامنے آیا کہ عالمی رائے عامہ کے سامنے کشمیر کا تنازعہ ایک بار پھر پوری توانائی کے ساتھ ابھر کر آیا۔ امریکہ جسے روسی افواج کے انخلاء کے بعد افغانستان میں پاکستانی مجاہدین کی احتیاج باقی نہ رہی تھی، وہ اپنے چہیتے بھارت کے خلاف سرگرم جدوجہد کو کیسے برداشت کر سکتا تھا۔ چنانچہ بھارت کی آواز کے ساتھ آواز ملاتے ہوئے بلکہ اس سے کہیں زیادہ زوردار آواز میں پاکستان کو ان سرگرمیوں کا ذمہ دار ٹھہرایا گیا اور بھارت کے اس الزام کو کہ پاکستان اپنے علاقے میں تربیت دے کر مجاہدین کو سرکاری حفاظت میں مقبوضہ کشمیر تخریب کاری کے لئے بھجواتا ہے، درست تسلیم کرتے ہوئے حکومت پاکستان کو بار بار تنبیہ کی گئی۔

جہادی تنظیمیں اور ان کے اہداف

یہ تو ہوئی پاکستان اور پاکستانی مجاہدین کی پوزیشن جسے عالمی رائے عامہ نے امریکہ کی نظر سے اور امریکہ نے بھارت کی نظر سے دیکھا۔ اب تھوڑا سا ذکر پاکستان میں قائم جہادی تنظیموں کا، ان کی سرگرمیوں کے اثرات، پاکستان کی معیشت اور امن وامان پر یہ جہاد کیوں کر فساد کی بنیاد بن گیا۔ جہادی تنظیموں میں سے بعض کے سیاسی اور مذہبی عزائم، تلوار کے زور سے ملکی نظم ونسق پر کنٹرول حاصل کرنے کی آرزو اور اپنی فکر کے مطابق نظام کا قیام، پاکستان میں قائم جہادی تنظیموں اور ان کی کارکردگی کا جائزہ لیں تو درج ذیل انتہائی اہم دوررس اور حد درجہ خطرناک پہلو اجاگر ہوتے ہیں۔

1۔ ساری کی ساری جہادی تنظیمیں مذہبی مسالک کی بنیاد پر قائم کی گئی ہیں اور وہ اپنے علاوہ دوسرے مسلک کی تنظیموں کے خلاف بہت حد تک جذباتی طرز عمل اختیار کیے ہوئے ہیں بلکہ کچھ انتہا پسند تنظیمیں تو دوسرے مسلک والوں کو کافر اور مشرک جانتے ہوئے واجب القتل قرار دیتی ہیں۔

2۔ مسلک کی بنیاد پر قائم سیاسی جماعتوں کی قیادتیں ان جہادی تنظیموں میں پورا عمل دخل رکھتی ہیں۔ جہادی تنظیمیں سیاسی جماعتوں کے بازوئے شمشیرزن کا کردار ادا کرتی ہیں جبکہ سیاسی جماعتیں اپنی ذیلی جہادی تنظیموں کی دہشت گردی اور تخریب کاری پر ان کے تحفظ کی ذمہ داریاں اٹھاتی ہیں۔

3۔ بہت سے دینی مدارس کو ملنے والا چندہ جہادی تنظیموں کی سرگرمیوں پر خرچ کیا جاتا ہے اور ان مدارس میں ''جہاد'' کی تربیت کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ بجا طور پر ان مدارس کو جہادی تنظیموں کی نرسریاں کہا جاتا ہے، جہاں سے افرادی قوت بھی فراہم کی جاتی ہے۔

4۔ بوجوہ پاکستان میں برسر اقتدار آنے والی قوتوں نے اکثر و بیشتر ان جہادی تنظیموں کی اندرون ملک سرگرمیوں سے چشم پوشی کی ہے، جس کے نتیجے میں انہیں کھل کر کھیلنے کے مواقع میسر آئے ہیں۔ دینی کی تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ کے نام پر حکومتی سطح پر زکوۃ اور بیت المال سے خطیر رقوم کی فراہمی کے بعد کبھی اس کا حساب طلب کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی۔

5۔ طلبہ ہی کے نام پر عوام سے زکوۃ، صدقات اور خیرات کے طور پر جمع ہونے والی خیر و کن امداد کا حقیقی مصرف کیا ہے؟ یہ جاننے کی کسی کے پاس فرصت نہیں ہے، جبکہ قربانی کی کھالوں کے لیے تو باقاعدہ ''مجاہدین'' اور ''جہاد'' کا نام لے کر عوام کو جہاد میں مالی حصہ لینے کی اپیل کی جاتی ہے۔

6۔ حکومتی خزانہ اور عوامی عطیات و خیرات کے علاوہ جہادی تنظیمیں خیر سے جبری چندہ یا بھتہ بھی وصول کرتی پائی گئی ہیں، خاص طور سے آزاد کشمیر کے پونچھ سیکٹر میں اسلحہ بردار مجاہدین کی سینہ زوری کی داستانیں زبان زد عام ہیں۔ جن میں کچھ کمی مشرف دور میں حکومت اور مجاہدین کے درمیان فاصلہ قائم رکھنے کے فیصلے کے بعد نظر آئی۔

7۔ دینی مدارس چلانے والے علماء کی درویشی اور بے غرضی کی مثالیں دی جایا کرتی، بعض ناگفتنی ذرائع سے روپے کی ریل پیل نے جہادی تنظیموں کے ساتھ ساتھ ان سے منسلک دینی مدارس چلانے والوں کی بھی دنیا بدل دی۔ سائیکلوں اور تنگ و تاریک مکانوں کی دنیا سے نکل کر یہ لوگ پجیرو اور عالی شان محلات کے عالم پر بہار کے مزے لوٹنے لگے۔ دولت کی فراوانی نے جہادی تنظیموں کی قیادتوں میں اندرونی اختلافات پیدا کیے، جس کے نتیجے میں ان تنظیموں نے کئی انڈے بچے دیئے جو بعض شخصیات کے ناموں سے پہچانے جاتے ہیں۔

وہابی اور انتہا پسند دیوبندی جہادیوں کے عزائم

یہ مضمون جہاد افغانستان اور مقبوضہ کشمیر کی تحریک آزادی میں اہل حدیث اور انتہا پسند دیوبندی جہادی تنظیموں کی فرقہ وارانہ قتل و غارت کی تفصیل کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ہم اس حصہ گفتگو سے فی الوقت ہاتھ اٹھا لیتے ہیں۔ ویسے بھی زیر نظر موضوع ایک مفصل و مبسوط کتاب کا متقاضی ہے۔ تاہم ان تنظیموں کی فرقہ وارانہ تنگ نظری اور عامۃ المسلمین کے بارے میں جارحانہ عزائم کے بارے میں کچھ اشارے کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔

بالاکوٹ کی تحریک مجاہدین 1830ء کا اجمالی تذکرہ آپ پڑھ چکے ہیں۔ ان "مجاہدین" کے 1857ء کی جنگ آزادی میں "کارنامے" بھی آپ کی نظر سے گزر چکے ہیں، اب دیکھئے کہ موجودہ حالات میں ان کی سوچ اور ارادے کیا ہیں؟ اور یہ کس "منزل" کی تلاش میں سرگرداں ہیں۔

1830ء کے معرکہ بالاکوٹ میں انگریزی سرپرستی میں پروان چڑھنے والی تحریک مجاہدین، مسلمانوں کے خلاف جہاد کرتی، انہی کے ہاتھوں پیوند خاک ہوئی۔ لیکن اس کے پس ماندگان نے ہمت نہیں ہاری اور اپنے مدارس کے طلبہ میں مسلسل یہ زہرناک تبلیغ کرتے رہے کہ جب بھی موقع ملے ابن عبدالوہاب نجدی کے نظام کو نافذ کرنے اور آل سعود کی طرح حکومت پر قبضہ کرنے کی کوشش ضرور کی جائے گی۔

بلی کے بھاگوں چھینکا ٹوٹا...... روس کی افغانستان میں یلغار کو روکنے کے لئے امریکہ بہادر کو ان "مجاہدین" کی ضرورت پڑ گئی۔ یہ ازلی اور نسلی بکاؤ مال...... ڈالروں پر مر مٹا۔ امریکی اسلحہ، مالی امداد، جنرل ضیاء الحق کا عملی تعاون، اور جہاد کے نام پر پاکستانی مدارس کے جذباتی نوجوانوں کی کھیپ نے مل جل کر کامیابی کی راہیں کھول دیں اور پاکستان کے دیوبندی مدرسہ کے سند یافتہ ملا عمر، امیر المومنین کہلانے لگے۔

ارادے یہ تھے کہ افغانستان میں قائم "خلافت" کی حدود میں شمالاً جنوباً اور شرقاً غرباً توسیع کی جائے گی۔ مگر امریکہ کا کوئی بھی حکمران مسلمانوں کے عروج اور کمال کو پسند نہیں کرتا، چاہے ایسا چاہنے والے کیسے ہی فرمان بردار اور خدمت گزار کیوں نہ ہوں۔ 9/11 کی آڑ میں افغانستان کی اینٹ سے اینٹ بجا دی گئی اور امیر المومنین ملا عمر کی جگہ حامد کرزئی نامی بچے جمورے کو صدارتی چوغہ پہنا دیا گیا، جو ہمہ وقت اس کے کندھوں سے پھسلتا رہتا ہے۔

افغانستان کے اندر قابض امریکی اور اتحادی فوجوں کے خلاف جہاد تو سمجھ میں آتا ہے کہ ہر ملک میں وہاں کے عوام کو ہی یہ حق حاصل ہے کہ وہ جسے چاہیں مسند اقتدار پر فائز کریں اور جسے چاہیں نکال باہر کریں۔ جبری قبضے اور درآمدی کٹھ پتلی حکمران کو کوئی بھی غیرت مند قوم برداشت نہیں کر سکتی۔ حکومتی سطح پر معاملات جس نوعیت کے بھی رہے ہوں، پاکستانی عوام نے ہمیشہ افغان عوام کو اپنی مرضی سے اپنے حاکم چننے کے حق کی حمایت کی ہے۔

پاکستانی طالبان کی چیرہ دستیاں

افغانستان اور کشمیر کے محاذوں سے پلٹنے والے مجاہدین کو بھی تو کوئی مصروفیت چاہیے تھی، ان کی قیادت کو پاکستان میں بے روک ٹوک سرگرمیوں کے باعث یہ ہدف زیادہ آسان لگا کہ وہ نفاذِ شریعت کے نام پر حکومت وقت کے خلاف سرگرم عمل ہوں، تو عوام شرعی نظام کے نفاذ کو یقینی بنانے کے لئے ان کی مکمل حمایت کریں گے۔

اس مقصد کے حصول کے لئے مختلف سطحوں پر عملی اقدامات کا آغاز کیا گیا۔

1۔ مولانا صوفی محمد نے مالاکنڈ ڈویژن میں شرعی قوانین کے نفاذ اور شرعی عدالتوں کے قیام کا مطالبہ کیا اور اس کی تکمیل کے لئے مسلح جدوجہد کا راستہ اختیار کیا۔

2۔ بیت اللہ محسود نے وزیرستان میں اسلحہ کے زور پر اپنا نظم قائم کر لیا اور اپنی "عدالتوں" کے ذریعہ ایک متوازی عدالتی نظام قائم کر کے لوگوں کو سزائیں تک دینے کا سلسلہ شروع کر دیا گیا۔ اس خود ساختہ نظم اور طریق انصاف کے تحت کئی لوگوں کو سرِعام ذبح کر دیا گیا۔ حد یہ ہے کہ ان وحشیانہ اور ظالمانہ اقدامات کی ویڈیوز جاری کی گئیں۔

3۔ صوفی محمد کے داماد، مولوی فضل اللہ نے تحریک طالبان پاکستان کے امیر بیت اللہ محسود کی امارت کے تحت سوات میں اپنا نظام چلانا شروع کیا اور غیر قانونی ایف ایم ریڈیو قائم کر کے لوگوں تک اپنے نشری احکام پہنچانے لگا۔ یہ فضل اللہ کے نام نہاد قاضی غیر طالبان عوام کو جھوٹے الزامات کے تحت کڑی سزائیں سناتے۔ ان خود ساختہ اور جعلی عدالتوں کے احکام پر برسرِعام گردنیں ماردی گئیں اور خواتین تک کو مجمع عام میں کوڑے مارے گئے۔

ایک ایسی ہی خاتون پر بدچلنی کا الزام لگا کر فضل اللہ کی قائم کردہ عدالت کے حکم پر بھرے بازار میں کوڑے مارے گئے اور اس کی ویڈیو بھی جاری کی گئی۔ اخباری اطلاعات کے مطابق اس مظلوم لڑکی کا اصل "جرم" یہ تھا کہ اس نے ایک اوباش مجاہد کے ساتھ نکاح سے انکار کر دیا تھا۔

4۔ حکومت پاکستان نے مالاکنڈ ڈویژن میں شرعی قوانین کے نفاذ کا مطالبہ مان لیا۔ پارلیمنٹ اور صدر نے اس کی منظوری دے دی۔ قاضیوں اور قاضی القضاۃ وغیرہ کے تقرر کے مراحل طے ہو رہے تھے کہ مولوی فضل اللہ کے حکم پر اس کے مسلح دستوں نے بونیر اور شانگلہ کے علاقوں کی طرف پیش قدمی شروع کر دی۔

معاہدے کے مطابق طالبان نے خود کو غیر مسلح کرنے کی بجائے سوات سے نکل کر اطراف میں جارحانہ کارروائیوں کا آغاز کر دیا۔ قتل و غارت کے علاوہ بونیر میں پیر بابا رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر قبضہ کر کے مجاہدوں کے سامان کو آگ لگا دی۔

صوفی محمد نے طے شدہ پلان کے مطابق حکومت سے کیے گئے وعدے پر عمل درآمد سے خود کو الگ کرتے ہوئے سوات سے واپسی کا اعلان کر دیا۔

5۔ مسلکی اختلاف کی بناء پر علاقے کے معروف علماء و مشائخ اہلسنت کی میتیں ان کی قبروں سے نکال کر گولیوں سے چھلنی کی گئیں۔ پھر انہیں "عبرت" کے لئے مینگورہ کے معروف گرین چوک میں کئی روز تک لٹکائے رکھا۔

6۔ خیبر ایجنسی میں سابق ٹرک کنڈیکٹر منگل باغ کے "لشکر اسلام" کی غنڈہ گردی اور قتل و غارت کے باعث علاقے کی مشہور روحانی شخصیت، پیر سیف الرحمٰن نقشبندی کو ہجرت کر کے پنجاب آنا پڑا۔

7۔ مولوی سمیع الحق کی عین ناک کے نیچے معروف صوفی شاعر "رحمان بابا" کے مزار کو دھماکے سے اڑا دیا گیا۔

8۔ بیت اللہ محسود کے خودکش بمبار، نہتے عوام کو اور وہ "ڈریکولا" ہر خون آشام واقعہ کی ذمہ داری قبول کرنے میں فخر محسوس کرتا ہے۔

9۔ خودکش حملے حرام ہیں۔ لیکن ممتاز سنی عالم دین ڈاکٹر سرفراز نعیمی رحمۃ اللہ علیہ مسلح دہشت گردی اور غارت گری کے بڑے ناقد تھے۔ بیت اللہ محسود کا ایک کم سن خودکش بمبار انہیں بطور خاص نشانہ بناتا ہوا، ان کے حجرے میں پھٹ پڑا، جس کے نتیجہ میں جناب سرفراز نعیمی رحمۃ اللہ علیہ شہادت کے عظیم مرتبہ پر فائز ہو گئے۔

10۔ ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی کی شہادت پہلا واقعہ نہیں ہے۔ خیبر ایجنسی میں منگل باغ کے ہاتھوں سنی عالم دین کی شہادت بھی ایک تازہ واردات ہے۔ تین برس قبل عروس البلاد کراچی کی معروف نشتر پارک میں عید میلاد النبی ﷺ کے عظیم الشان جلسہ کے شرکاء کو اس وقت بدترین دہشتگردی کا نشانہ بنایا گیا جب شمع رسالت کے یہ پروانے نماز مغرب ادا کر رہے تھے۔ 65 شہدائے کرام جن میں جید علماء بھی شامل تھے...... کا خون ناحق ارباب اختیار کا دامن گیر ہے کہ آخر وطن عزیز میں پر امن شہریوں اور خدائے بزرگ و برتر کے حضور سربسجود ہونے والوں کا خون یوں بے دردی سے کب تک بہایا جاتا رہے گا اور حکام محض اظہار افسوس کر کے مطمئن ہو جائیں گے؟

نجدی اور بالاکوٹی "جہاد" کاری پلے

پاکستانی طالبان کی وارداتوں کو ملاحظہ فرمائیں، پھر ان کے عزائم کو نظر میں رکھیں اور تاریخ میں انہی بزرگوں ابن عبدالوہاب نجدی اور مولوی اسماعیل دہلوی و سید احمد دیوبندی کے کردار اور اقوال کے ساتھ موازنہ کریں تو صاف نظر آجائے گا کہ یہ بعینہ انہی طور طریقوں کو اختیار کیے ہوئے ہیں، ان کے عقائد سو فیصدی نجدی اور اسماعیل دہلوی کے مطابق ہیں اور یہ دہشت گردی اور قتل و غارت کے ذریعہ پاکستان کے ملکی نظام کو درہم برہم کر کے اپنی حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں، جہاں یا تو ان کے باطل عقائد کو من و عن اختیار کر لیا جائے ورنہ اپنی زندگیوں سے ہاتھ دھو لیے جائیں۔

یہ نام نہاد مجاہدین اسلام، جس اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے دعویدار ہیں، اس میں ابن عبدالوہاب نجدی اور اسماعیل دہلوی کے بیان کردہ باطل عقائد سے ذرا برابر اختلاف کرنے والا بھی (ان کے) دائرہ اسلام سے خارج اور واجب القتل ہے۔ جس طرح ان دونوں

کے ادوار میں مسلمانوں کے خلاف "جہاد" ہوا۔ انہیں تہہ تیغ کیا گیا، خواتین کی بے حرمتی کی گئی اور انہیں کنیزیں اور لونڈیاں بنایا گیا۔

بالکل اسی طرح آج یہ "پاکستانی طالبان" بھی ایسے ہی برے ارادے رکھتے ہیں۔

یہ مضمون پہلے ہی خاصا طول پکڑ گیا ہے۔ اس لئے ہم زیادہ تفصیل میں جائے بغیر صرف ایسی شہادتوں پر اکتفا کر رہے ہیں۔ جن سے صاف پتہ چلتا ہے کہ غیر مقلد اہل حدیث وہابی ہوں یا انتہا پسند دیوبندی، دونوں ہی اس ملک کی عظیم اکثریت، سنی مسلمانوں کو واجب القتل سمجھتے ہیں اور ایسے ہی خیالات وہ ملک کی دوسری بڑی دینی شاخ اہل تشیع کے بارے میں رکھتے ہیں۔

جناب محمد عامر رانا اپنی تحقیقی کتاب "جہاد کشمیر وافغانستان" کے صفحہ 253 پر لکھتے ہیں:

"جماعت الدعوۃ اور لشکر طیبہ بریلویوں سے متعلق کیا عقائد اور رائے رکھتے ہیں۔ اس کا اندازہ قاری عبدالحفیظ وہابی کی تقریر کے چند اقتباس سے بھی لگایا جاسکتا ہے۔ قاری عبدالحفیظ آج کل مرکزی جمعیت اہل حدیث سے وابستہ ہیں۔ ان کا یہ خطاب فیصل آباد میں ریکارڈ کیا گیا اور جو آڈیو کیسٹ کی صورت میں موجود ہے"

"یہ (لشکر طیبہ والے) مال اکٹھا کرنے کے لئے اور بریلویوں کی لڑکیوں کو لونڈیاں بنانے کے لئے جہاد کر رہے ہیں۔ یہ ابوجہل کا گروپ ہے۔ معاذ اللہ! جو یہ کہتا ہے کہ بریلویوں کی لڑکیوں کو اٹھالو کہ مال غنیمت ہیں۔ ہمارے بریلویوں، شیعوں سے عقائد کے اختلاف ضرور ہیں لیکن کوئی مولوی منبر پر بیٹھ کر یہ کہنا شروع کردے کہ یہ تو کافر ہیں، مشرک ہیں۔ اس لئے ان کی لڑکیاں اٹھالو، معاذ اللہ...... ایسے مذہب کا میں قائل نہیں ہوں اور نہ ہی مذہب اس بات کی اجازت دیتا ہے اور نہ میں ایسے جہاد کا قائل ہوں کہ دوسرے مسلک کی لڑکیوں کو اٹھالو۔ آپ پوچھیں گے، میرے اس دعوے میں صداقت کس طرح ہے۔ فیروز وٹواں کے اڈے پر ان کے (لشکر طیبہ کے) ایک مجاہد کی دکان ہے۔ وار برٹن کا رہنے والا ہے، ان کا مسئول ہے۔ اس نے بریلویوں کی ایک لڑکی اغوا کی جس کا پروفیسر سعید نے نکاح پڑھایا۔ وہ لڑکی لے کر نکل گیا۔ آخر پولیس کے ہتھے چڑھ گیا۔ 40 ہزار روپے دے کر اپنی جان چھڑالی اور لڑکی کی جان بچ گئی۔ اس سے پوچھا کہ تم ایسی کارروائیاں کیوں کرتے ہو تو اس نے کہا کہ ہمارے پروفیسر سعید نے فتویٰ دیا ہے کہ مشرکوں کی لڑکیاں مال غنیمت ہیں اور ہماری لونڈیاں ہیں"

اسی طرح کا ایک فتویٰ نما مضمون حال ہی میں انگریزی اخبار دی نیشن میں چھپا ہے۔

ایک حقیر اقلیت کو اتنی بڑی تعداد میں "مجاہد" اور خودکش بمبار کہاں سے دستیاب ہوگئے؟ آیئے دیکھتے ہیں:

1۔ روپے پیسے کی ریل پیل کے متعلق ہم گزشتہ سطور میں اشارے کر چکے ہیں۔ اسرائیل، بھارت اور خود امریکہ ان کا سب سے بڑا فنانسر ہے۔ مسلکی تعلق کے باعث تبلیغ دین کے نام پر سعودی عرب اور خلیج کے کچھ ممالک کی مالی معاونت بھی کم اہمیت نہیں رکھتی۔

2۔ دینی مدارس کو سرکاری بیت المال سے ملنے والی امداد، مناسب نگرانی نہ ہونے کے باعث نام نہاد جہادی سرگرمیوں پر

استعمال ہو رہی ہے۔

3۔ زکوٰۃ، صدقات اور خیرات کی خطیر رقوم لوگ، ان دینی مدرسوں کو زیر تعلیم طلبہ کے نان ونفقہ اور کتابوں وغیرہ کی خریداری کے لئے دیتے ہیں۔ جن کے خرچ کرنے کا اختیار مکمل طور پر ان مدارس کے چلانے والے علماء کو حاصل ہوتا ہے۔ اگر یہ حضرات اسی "قبیل" سے تعلق رکھتے ہیں تو یقیناً یہ رقوم بھی "جہادی" جنگجوؤں کی سرگرمیوں کی نذر ہو جاتی ہوں گی۔

4۔ قربانی کی کھالیں جمع کرنے والوں میں لشکر طیبہ، جماعۃ الدعوۃ اور دوسرے "جہادی" گروہ کھلم کھلا اسی نام نہاد "جہاد" کے فروغ کے لئے کھالیں جمع کرتے ہیں۔

5۔ دکانوں پر ایسے بکس رکھ کر لوگوں سے چندہ بٹورا جاتا ہے، جن پر "جہادی" کارروائیوں کے لئے تعاون کی درخواست لکھی ہوتی ہے۔ ان حیلوں، بہانوں اور شاطرانہ چالوں سے جمع کی گئی دولت سے اولاً تو ان مدارس کو چلانے والے اپنی "اوقات" بدلتے اور عیش وعشرت کے مزے لوٹتے ہیں۔ پھر جو کارروائیاں "جہاد" کے نام پر کی جاتی ہیں، ان کا نشانہ بھی ہم آپ خود، ہمارے اہل وعیال اور ہمارا گھر بار بنتے ہیں۔ گویا ہماری دی ہوئی مالی امداد، ہمارے ہی شہروں اور قصبوں میں قتل وغارت اور دہشت گردی کے لئے استعمال ہوتی ہے۔

6۔ ہمارے ہی گھروں سے اغوا کیے گئے یا خود بھاگے ہوئے بچے، ان دہشت گردوں کا آسان شکار ہوتے ہیں جن کا برین واشنگ کر کے ہمارے ہی خلاف تباہ کن ہتھیار کے طور پر لایا جاتا ہے۔

7۔ پاکستان میں بڑھتی ہوئی بے روزگاری نے نوجوان نسل کو خوفناک مایوسی اور بددلی میں مبتلا کر دیا ہے۔ روٹی روزی سے محروم یہ نوجوان با آسانی ان "مبلغین" کی چکنی چپڑی باتوں میں آجاتے ہیں۔ ناقابل یقین "معاوضے" انہیں گمراہ کرنے کی بنیاد بن جاتے ہیں۔

8۔ دینی مدارس کے طلبہ تو خیر ہوتے ہی ان کو چلانے والوں کے زیر اثر ہیں۔ ان کے علاوہ بھی کم سن لڑکوں کو دین کے نام پر ورغلا کر، آخرت میں شاندار انعامات کا یقین دلاتے ہوئے ان میں "جذبہ شوق شہادت" کو پروان چڑھاتے ہیں اور پھر خودکش بمبار بنا کر اپنی مرضی کے ہدف کی جانب روانہ کر دیتے ہیں۔ ان کو خودکش بمباروں کے پاس اب "مالکوں" کی مرضی پوری کرنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں ہوتا، کہ ان کے تعاقب کرنے والوں کو "نافرمانوں" کو فوراً گولی مار دینے کا حکم ہوتا ہے۔

عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ہمارے ہی جگر کے ٹکڑے، ہمارے خلاف بطور خودکش بمبار استعمال ہو رہے ہیں اور ہماری ہی دی ہوئی مالی امداد، ہمارے خلاف اسلحہ و بارود جمع کرنے پر صرف ہو رہی ہے۔ کیا ہم اپنی اولادوں کی مناسب دیکھ بھال اور نگرانی نہیں کر سکتے.....؟ کیا ہم دین کے نام پر امداد دیتے وقت ان اداروں کی مناسب دیکھ بھال اور نگرانی نہیں کر سکتے؟ کیا ہم دین کے نام پر

امداد دیتے وقت ان اداروں کے متعلق ضروری چھان بین نہیں کر سکتے؟

سب سے بڑھ کر یہ کہ حکومت آج جس ''جن'' کو قابو پانے کے لیے فوجی آپریشنز پر اربوں روپے اور مسلح افواج کی ان گنت شہادتوں کی قربانی دے رہی ہے، وہ اس سے بہت ہی کم رقم صرف کر کے بے روزگار نوجوانوں کو روزگار مہیا کیوں نہیں کرتی؟ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ صرف زکوٰۃ اور عشر کی مد میں وصول ہونے والی رقم کو مناسب منصوبہ بندی سے پیداواری پراجیکٹس میں لگا کر حیران کن نتائج حاصل کیے جا سکتے ہیں۔ حرف شکایت لبوں پر لانے سے پہلے ہمیں اپنے حصے کا کام تو بہرحال کرنا ہی ہوگا۔

جولائی 2009ء کی 13 تاریخ اور پیر کے دن ٹیلی ویژن کی اسکرین پر ایک جانب مردان اور صوابی وغیرہ سے بری کوٹ لوٹ کر جانے والے متاثرین کے قافلے دکھائے جا رہے ہیں تو ان کے پہلو بہ پہلو میاں چنوں کے جوار میں واقع ایک غیر معروف گاؤں کی تباہی و بربادی کے خونچکاں مناظر دکھائے جا رہے ہیں۔ مقامی ناظم بتا رہے ہیں کہ وہ شخص جس کے گھر گولہ بارود کا ذخیرہ کیا گیا تھا۔ وہ معلوم اور معروف ''جہادی'' ہے، جو بارہا افغانستان گیا اور آیا۔ روس کے خلاف ''جہاد'' میں شریک رہا، بظاہر اس کے گھر پر قرآن کی تعلیم دی جاتی تھی، لیکن فی الاصل یہ تخریب کاری اور دہشت گردی کا اڈہ تھا۔

ناظم صاحب کے مطابق اس کے ہاں مشکوک لوگوں کا آنا جانا لگا رہتا تھا...... اجنبی چہروں اور رنگا رنگ گاڑیوں کی آمد و رفت بھی نوٹ کی جاتی رہی۔ اس سوال پر کہ ایسی خلاف معمول اور پراسرار سرگرمیوں کی رپورٹ متعلقہ حکام کو کیوں نہ کی گئی؟ ناظم صاحب کا موقف تھا کہ پولیس کو بارہا یہ معلومات فراہم کی گئیں، لیکن کسی نے نوٹس ہی نہیں لیا۔

کیا واقعی ایسا ہوا؟ اس کا جواب صوبے کے اعلیٰ حکام بالخصوص جناب وزیر اعلیٰ کو متعلقہ ذمہ داران سے ضرور حاصل کرنا چاہیے۔

ہم جو رونا ابھی رو رہے تھے، یہ تازہ ترین واقعہ گویا ہمارے خدشات پر مہر تصدیق ثبت کر رہا ہے۔ نام نہاد مبلغین اور مجاہدین کے چہروں پر پڑی تقدس کی نقابیں نوچنے میں مزید کسی تساہل کی ہرگز گنجائش باقی نہیں ہے۔ اگر ایک دور افتادہ گاؤں میں جو محنت کش کسانوں کا مسکن ہے، اگر تعلیم قرآن کی آڑ میں ایسا خطرناک کھیل کھیلا جا رہا تھا تو مخصوص گروہوں سے تعلق رکھنے والے تمام چھوٹے بڑے مدارس کی خواہ وہ کسی کونے کھدرے میں ہی کیوں واقع نہ ہوں، مکمل چھان بین بلا تاخیر کی جانی چاہیے۔ اب یہ حقیقت کھل کر سامنے آ چکی ہے کہ ملک و ملت کی سلامتی کے ساتھ کھلواڑ کرنے والے گروہ کون سے ہیں۔ اب ذرا سی ڈھیل بھی بہت بڑے خطرے سے چشم پوشی بھی جائے گی۔ کون جانے پنجاب کے دور دراز دیہات میں کیسے کیسے تباہ کن اور خطرناک ہتھیار جمع کیے گئے ہیں جن کا واحد مقصد اس ملک کو تباہ و برباد کرنا ہے۔

متعلقہ حکام کی فرض شناسی اور چوکسی کا ثبوت تو اس ایک واقعہ نے دے دیا ہے۔ اس سے پہلے دہشت گردی کے بڑے بڑے واقعات بھی ہماری خفیہ ایجنسیوں کی مہارت کا بھرم بیچ بازار ریزہ ریزہ کر چکے ہیں۔

اے کاش! اب بھی ہوش آ جائے اور حالات کی نزاکت کا احساس ان اداروں کی آئندہ کارکردگی میں نمایاں نظر آئے۔

مزید حقائق جاننے کے لئے ان کتب کا مطالعہ ضروری ہے۔

(1) حقائق تحریک بالاکوٹ، (2) مشعل راہ، (3) جہاد کشمیر وافغانستان

پاکستان میں حنفی/ دیوبندی جماعتیں

نمبر شمار	تنظیم	سرپرست	قیام	نوعیت
1	جمعیت علمائے اسلام (ف)	مولانا فضل الرحمن	1949ء	سیاسی
2	جمعیت علمائے اسلام (س)	مولانا سمیع الحق	1981ء	سیاسی
3	جمعیت علمائے اسلام (ق)	مولانا اجمل قادری	1981ء	سیاسی
4	مجلس احرار اسلام	سید عطاء المہیمن بخاری	1939ء	سیاسی/فرقہ وارانہ
5	جمعیت اشاعت توحید والسنۃ	مولانا ضیاء اللہ شاہ بخاری	1939	سیاسی/فرقہ وارانہ
6	پاکستان علماء کونسل	مولانا قاضی عبداللطیف	2000ء	سیاسی/فرقہ وارانہ
7	مجلس صیانۃ المسلمین	مولانا عبیداللہ	1944	تبلیغی/فرقہ وارانہ
8	تبلیغی جماعت	مولانا عبدالوہاب		تبلیغی/فرقہ وارانہ
9	سپاہ صحابہ (کالعدم)	مولانا احمد لدھیانوی	1985	فرقہ وارانہ
10	تحریک دفاع صحابہ	مولانا عطاء اللہ بندیالوی	1987ء	فرقہ وارانہ
11	وفاق المدارس	مولانا سلیم اللہ خان	1987ء	تعلیمی
12	عالمی مجلس ختم نبوت	مولانا خان محمد	1949ء	ختم نبوت
13	پاسبان ختم نبوت	علامہ ممتاز اعوان	1949ء	ختم نبوت
14	تحریک تحفظ ختم نبوت	سید عطاء المہیمن بخاری	1949ء	ختم نبوت
15	جمعیت اہل سنت	مولانا مفتی محمد عیسیٰ گورمانی		فرقہ وارانہ
16	سواد اعظم اہل سنت	مولانا اسفندیار		فرقہ وارانہ
17	تحریک خدام اہل سنت	مولانا مظہر حسین		فرقہ وارانہ
18	مجلس علماء	مولانا عبدالقادر آزاد		سیاسی
19	لشکر جھنگوی (کالعدم)	اکرم لاہوری	1996ء	فرقہ وارانہ

20	لشکر جھنگوی (قاری گروپ)	قاری عبدالحئی	2000ء	فرقہ وارانہ
21	انجمن خدام دین	مولانا اجمل قادری		اصلاحی ٹرسٹ
22	پاکستان شریعت کونسل	مولانا زاہد الراشدی		
23	مجلس تیسیق الاسلامی	مولانا فضل الرحمٰن / مولانا فدا الرحمٰن درخواستی	2001ء	علمی (باعتبار مسلک)
24	جیش محمد (کالعدم)	مولانا مسعود اظہر	2000ء	جہادی/فرقہ وارانہ
25	حرکتہ المجاہدین	مولانا فضل الرحمٰن خلیل	1983ء	جہادی
26	حرکتہ جہاد اسلامی	مولانا عبدالصمد سیال	1980ء	جہادی
27	جمعیت المجاہدین عالمی	شیخ عبدالباسط	1983ء	جہادی
28	لشکر محمد		2001ء	جہادی
29	مجلس تعاون اسلامی	مفتی نظام الدین شامزئی		فرقہ وارانہ
30	مشائخ پاکستان	مولانا سید شیر علی شاہ		فرقہ وارانہ
31	موتمر المہاجرون	مولانا عدیل		
32	تحریک نفاذ شریعت محمدی	مولانا صوفی محمد	1990ء	
33	مجلس عمل علمائے اسلام	مولانا محمد سرفراز خان	1998ء	دیوبندی جماعتوں کا اتحاد
34	مجلس علمائے اہلسنت	مولانا عبدالکریم ندیم		فرقہ وارانہ
35	تنظیم اہلسنت شمالی علاقہ جات	مولانا قاضی نثار احمد		
36	انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ	مولانا منظور احمد چنیوٹی		ختم نبوت
37	جمعیت طلباء اسلام (ق)			طلبہ ونگ
38	جمعیت طلباء اسلام (س)			طلبہ ونگ
39	سپاہ صحابہ اسٹوڈنٹس	مولانا اقرار عباسی	1987ء	فرقہ وارانہ
40	متحدہ علماء فورم	مفتی فیروز الدین ہزاروی		
41	تحریک انصار الاسلام	عبدالرشید انصاری		
42	تنظیم العلماء	قاری اللہ داد		

43	موتمر انصار السنہ العالمی	مولانا محمد آمین	
44	تحریک طالبان پاکستان	بیت اللہ محسود	جہادی/فرقہ وارانہ
45	متحدہ علماء کونسل	مولانا عبدالرؤف ملک (جنرل سیکریٹری)	
46	حزب اللہ		
47	اقراء		تعلیمی/فرقہ وارانہ
48	روضۃ القرآن		تعلیمی/فرقہ وارانہ

دینی تعلیم کی آڑ میں معصوم بچوں، بچیوں کے ذہن میں دیوبندی خیالات اور پاکستانی طالبان کی حمایت کی تعلیم دی جارہی ہے۔ ان جیسے مزید ادارے کام کررہے ہیں جن کا مرکز کراچی میں جامعہ بنوریہ ہے۔ اس مدرسہ کے سپاہ صحابہ وجیش محمد اور لشکر جھنگوی کے ساتھ گہرے روابط ہیں۔

(1) اقراء روضۃ الاطفال

(2) اقراء حدیقۃ الاطفال

(3) اقراء خدیجۃ الاطفال

(4) اقراء دارالعلم

پاکستان میں اہل حدیث (وہابی) جماعتیں

نمبر شمار	تنظیم	سرپرست	قیام	نوعیت
1	مرکزی جمعیت اہلحدیث	پروفیسر ساجد میر	1956ء	سیاسی/مذہبی
2	جماعت الدعوۃ	پروفیسر محمد سعید	1986ء	سیاسی/مذہبی
3	جماعت غرباء اہلحدیث	امام عبدالرحمن سلفی	1986ء	تبلیغی/مذہبی
4	مرکزی جمعیت اہلحدیث (ابتسام گروپ)	انجینئر ابتسام الٰہی	1994ء	سیاسی
5	متحدہ جمعیت اہل حدیث	مولانا ضیاء اللہ شاہ بخاری	1994ء	سیاسی
6	جماعت اہل حدیث	مولانا محمد حسین شیخوپوری	1919ء	تبلیغی/فرقہ وارانہ
7	جماعت الدعوۃ الی القرآن وانستہ افغانستان	شیخ سمیع اللہ	1944ء	جہادی
8	تحریک المجاہدین	مولانا عبداللہ غزالی	1989ء	جہادی
9	لشکر طیبہ	ذکی الرحمن لکھوی	1991ء	جہادی
10	جمعیت علماء اہل حدیث	عبدالقدیر خاموش	1987ء	فرقہ وارانہ
11	انجمن اہل حدیث	مولانا سلیم اللہ خان	1987ء	فرقہ وارانہ
12	تحفظ حرمین شریفین موومنٹ پاکستان	مولانا عبدالغفور		فرقہ وارانہ
13	اہل حدیث یوتھ فورس	شاہد رفیق	1986ء	فرقہ وارانہ
14	جماعت المجاہدین	ڈاکٹر ارشد رندھاوا	1937ء	جہادی
15	تبلیغی جماعت اہل حدیث	مولانا عبدالرحمن سلفی		تبلیغی/فرقہ وارانہ
16	شبان اہل حدیث	مولانا اسفندیار		فرقہ وارانہ
17	تنظیم المدارس سلفیہ	پروفیسر ساجد میر		تعلیمی/فرقہ وارانہ
18	جمعیۃ تحفیظ القرآن الکریم الخیریہ	قاری عبدالجبار ربانی		تعلیمی/فرقہ وارانہ
19	اہلحدیث جانباز فورس	مولانا محمد اختر	1994ء	فرقہ وارانہ
20	اہلحدیث اسٹوڈنٹس فیڈریشن	قاری عبدالحئی	1994ء	طلبہ ونگ

پاکستان میں شیعہ جماعتیں

نمبر شمار	تنظیم	سرپرست	قیام	نوعیت
1	تحریک جعفریہ (کالعدم)	علامہ ساجد نقوی	1979ء	سیاسی/فرقہ وارانہ
2	تحریک نفاذ فقہ جعفریہ	علامہ ساجد موسوی	1984ء	سیاسی/فرقہ وارانہ
3	پاسبان اسلام	امام عبدالرحمن سلفی	1989ء	فرقہ وارانہ
4	شعبہ پولیٹیکل پارٹی	پیر نو بہار شاہ	1989ء	فرقہ وارانہ
5	تحریک تحفظ حقوق شیعہ	حافظ ریاض حسین	1994ء	فرقہ وارانہ
6	تحریک حقوق جعفریہ	مشتاق حسین جعفری	1990ء	فرقہ وارانہ
7	حزب الجہاد	آغا مرتضیٰ پویا	1990ء	سیاسی
8	عالمی مجلس اہل بیت	محسن علی نجفی	1990ء	تبلیغی/فرقہ وارانہ
9	سپاہ محمد	علامہ رائے جعفر رضا	1991ء	فرقہ وارانہ
10	مجلس تنظیم الاسلام	مولانا سید ابوالحسن نقوی	1987ء	تبلیغی/سماجی
11	تنظیم غلامان آل عمران	الحاج محمد اقبال ہیرا	1987ء	اصلاحی/فرقہ وارانہ
12	تحریک اخوت اسلامی	علامہ عنایت علی شاکر		اتحاد بین المسلمین
13	مجلس عمل علماء شیعہ	علامہ محمد حسنین السابقی	1986ء	اتحاد بین المسلمین
14	حزب المومنین	ڈاکٹر ارشد رندھاوا	1991ء	جہادی
15	علی ٹائیگرز	مولانا عبدالرحمن سلفی	1991ء	جہادی
16	خمینی ٹائیگرز	مولانا اسفندیار	1991ء	جہادی
17	عزاداری کونسل	سید علی رضا گردیزی	1991ء	فرقہ وارانہ
18	امامیہ اسٹوڈنٹس آرگنائزیشن	آغا حسن قزلباش	1972ء	فرقہ وارانہ
19	جمعیت طلبہ جعفریہ	مولانا محمد اختر	1972ء	فرقہ وارانہ
20	شیعہ سپریم کونسل	غازی عبداللہ جن	1972ء	فرقہ وارانہ
21	امامیہ آرگنائزیشن		1976ء	فرقہ وارانہ
22	امامیز		1999ء	فرقہ وارانہ

23	انجمن وظیفہ سادات مومنین	سید افتخار حسین جعفری	1999ء	فرقہ وارانہ
24	تحریک وحدت ملی	سید عباس رضا موسوی	1999ء	اتحاد بین المسلمین
25	مختار فورس	علامہ حامد موسوی	1999ء	اتحاد بین المسلمین

جماعت اسلامی کی فکر سے ہم آہنگ تنظیمیں اور جماعتیں

جماعت اسلامی پاکستان تنظیمی اعتبار سے سب سے بڑی دینی جماعت ہے، جو فرقہ وارانہ اور مسلکی اختلافات سے بالاتر ہو کر کام کرنے کا دعویٰ کرتی ہے مگر دیوبندی، اہل حدیث کے جلسوں میں ہر طرح سے تعاون کرتی، مختلف علاقوں، مساجد کے قبضہ، ان دونوں جماعتوں کو ہی سپورٹ کرتی ہے۔ اس کے بانی ابوالاعلیٰ مودودی کی فکر نے متاثر کئی ذیلی تنظیموں نے بھی جنم لیا جبکہ جماعت اسلامی سے الگ ہو کر بھی کئی جماعتیں بنی ہیں۔ ان کی مجموعی تعداد 14 ہے جن میں سے 2 سیاسی، 4 جہادی اور ایک علماء کی جماعت ہے جبکہ نوجوانوں اور طلبہ کی تنظیموں کی تعداد 4 ہے۔

پاکستان میں جماعت اسلامی کی ذیلی تنظیمیں

نمبر شمار	تنظیم	سرپرست	قیام	نوعیت
1	جمعیت اتحاد العلماء	مولانا عبدالمالک		سیاسی
2	حزب المجاہدین	محمد عثمان		فرقہ وارانہ
3	اسلامی جمعیت طلبہ			طلبہ ونگ
4	جمعیت طلبہ عربیہ	ضیاء الرحمٰن فاروقی		طلبہ ونگ
5	اسلامی جمعیت طالبات	حافظ ریاض حسین		طلبہ ونگ
6	کسان بورڈ	صادق خاکوانی		کسان بورڈ
7	نیشنل لیبر فیڈریشن	محمد اسلام		لیبر فیڈریشن
8	پاکستان میں اسلامک میڈیکل ایسوسی ایشن	ڈاکٹر حفیظ الرحمٰن		میڈیکل ایسوسی ایشن
9	اسلامک ہومیو پیتھک میڈیکل ایسوسی ایشن	ڈاکٹر عبدالرزاق		میڈیکل ایسوسی ایشن
10	پاکستان بزنس فورم	شیخ تنویر احمد مگوں		بزنس فورم

11	شباب ملی		شباب ملی
12	تحریک محنت پاکستان	نذیر احمد	تحریک محنت
13	اسلامی نظامت تعلیم	پروفیسر غفور احمد	تنظیمی
14	ایف او ایف اور خواتین یونیورسٹی	طیب گلزار	تنظیمی

(کالعدم) سپاہ صحابہ پاکستان کی ابتداء

صوبہ پنجاب کا ضلع جھنگ، سیدھے سادھے مسلمانوں کی شاندار رواداری کا مظہر رہا ہے۔ یہاں سنی اور شیعہ پرامن طور پر اپنی زندگی گزار رہے تھے۔ اسی اثناء فرقہ واریت کا ایک غلیظ پوداحق نواز جھنگوی نامی ایک دیوبندی مولوی نے سنیت کے دعوے کے ساتھ لگایا۔ اس طرح مثالی پرامن شہر کی فضا میں باہمی سرپھٹول کا زہر گھول دیا۔ بالآخر حق نواز جھنگوی اپنی ہی لگائی ہوئی آگ میں جل کر ہلاک ہوگیا، مگر اپنے پیچھے ایک مستقل خونریزی کی رسم چھوڑ گیا، جو اب تک ہزاروں گھروں کو ماتم کدوں میں تبدیل کر چکی ہے۔

سپاہ صحابہ پاکستان کے نام سے جو قتل وغارت کا پوداحق نواز جھنگوی نے لگایا تھا، اس سے اسلام کو بہت نقصان پہنچا، فرقہ وارانہ کشیدگی اس قدر بڑھی کہ پورے ملک میں شیعہ دیوبندی فسادات شروع ہوگئے۔ اہل تشیع سے تعلق رکھنے والوں نے جب سپاہ صحابہ پاکستان کی دہشت گردی دیکھی تو انہوں نے اس کے مقابلے میں سپاہ محمد پاکستان قائم کی۔ دونوں جانب کے مسلح گروہ مذہب کے نام پر ایک دوسرے کے ہزاروں افراد کو ہلاک کر چکے ہیں۔

فرقہ واریت کی بیرونی سرپرستی

عراق ایران جنگ 1980ء میں پاکستان کے دیوبندی اور غیر مقلد اہلحدیث مولویوں کی تنظیموں نے کھل کر عراق کی حمایت کی جبکہ شیعہ تنظیموں کی ہمدردیاں ایران کے ساتھ تھیں۔ حج کے موقع پر ایرانی شیعوں نے جنہیں پاکستانی شیعوں کی عملی معاونت بھی حاصل تھی۔ بیت اللہ میں سعودی حکومت کے خلاف احتجاج کیا جس سے ایران اور سعودی عرب کے تعلقات شدید متاثر ہوئے۔ سعودی حکومت نے پاکستان میں شیعہ مخالف تنظیموں کی مالی امداد شروع کردی۔ جواباً یہی عمل ایرانی حکومت نے بھی اختیار کیا۔ اس طرح خلیج کے ممالک کے مفادات کا کھیل پاکستان میں کھیلا جانے لگا، جس سے بدترین فرقہ واریت کا روپ دھارلیا۔ (جہاد کشمیر وافغانستان از محمد عامر رانا، ص120)

فرقہ واریت کے اس خونی کھیل میں طرفین کے ہزاروں کارکن موت سے ہمکنار ہوئے۔ جھنگوی صاحب کے جانشین مولانا ایثار قاسمی 1991ء میں قتل ہوئے۔ ضیاء الرحمٰن فاروقی کے دور میں سپاہ صحابہ اندرونی انتشار کا شکار ہوئی۔ پنجاب کے صدر نے سپاہ

صحابہ سے اختلافات کے باعث استعفیٰ دے دیا اور ایک پریس کانفرنس میں سپاہ صحابہ کی قیادت پر الزام عائد کیا کہ سپاہ صحابہ ایجنسیوں کے ہاتھوں میں کھلونا بنی ہوئی ہے اور ایجنسیوں کی ایماء پر فرقہ وارانہ کشیدگی کو ہوا دے رہی ہے۔ ریاض بسرا کی قیادت میں ایک گروپ سپاہ صحابہ سے الگ ہو گیا اور اس نے "لشکر جھنگوی" کی بنیاد رکھی۔ 18 جنوری 1997 کو مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی ایک بم دھماکہ میں 24 دوسرے افراد کے ہمراہ ہلاک ہو گئے۔

ریاض بسرا 12 برس تک قانون نافذ کرنے والے اداروں کے لئے چیلنج بنا رہا۔ بالآخر 14 مئی 2002ء کو میلسی ضلع وہاڑی میں ایک پولیس مقابلہ میں ہلاک کر دیا گیا۔ اس کے سر کی قیمت 50 لاکھ روپے مقرر تھی اور 300 مقدمات میں مطلوب تھا۔ اس کے خلاف لاہور میں ایرانی قونصل، صادق گنجی کے قتل کے علاوہ چیئرمین شیعہ پولیٹیکل پارٹی سکندر شاہ، سابق کمشنر سرگودھا سید تجمل حسین، سید ذوالفقار حسین نقوی، محسن علی نقوی، ایس ایس پی محمد اشرف مارتھ، مومن پورہ لاہور میں 25 افراد کے قتل کی واردات، بم دھماکہ بھوتیاں رائے ونڈ سمیت کئی مقدمات درج تھے (جہاد کشمیر وافغانستان از محمد عامر رانا، ص 131)

مشرف دور میں سپاہ صحابہ پر پابندی عائد کی گئی جس کے باعث وہ کچھ عرصہ خاموش رہی، اب سپاہ صحابہ اہلسنت والجماعت کے نام سے کام کر رہی ہے۔

جہاد کے نام پر دہشت گردی کرنے والوں سے ہمارے سوالات

سوال: جہاد کے اصلاحی اور لغوی معنوں کی وضاحت کریں؟

سوال: جہاد کب فرض ہوتا ہے، اس کی فرضیت کی کیا شرائط ہیں؟

سوال: قتال فی سبیل اللہ کے معنی کیا ہیں۔ اصطلاحی اور لغوی دونوں کی وضاحت فرمائیں؟

سوال: قتال جہاد کا حصہ ہے یا کہ جہاد قتال کا حصہ؟

سوال: افغانستان میں مسلمانوں کے دو گروہ عرصہ دراز تک آپس میں لڑتے رہے، قرآن مجید میں رب تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ "اگر مومنوں میں سے کوئی دو فریق آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں صلح کرا دو (سورۂ حجرات) قرآن مجید کے ارشاد کے مطابق جہادی تنظیموں نے ان دونوں فریق میں صلح کیوں نہیں کروائی؟ آخر وقت تک افغانی مسلمان ایک دوسرے کو قتل کرتے رہے، کیوں؟

سوال: آپ کے نزدیک جمہوریت کفر ہے اور انتخابات کفریہ عمل ہے تو پھر آپ کی تنظیموں کے سرپرست کیوں الیکشن لڑتے رہے۔ ان کے اس عمل پر کیا فتویٰ لگے گا؟

سوال: جابر اور ظالم حکمرانوں کے سامنے خواہ وہ مسلمان ہی کیوں نہ ہو، کلمہ حق کہنا جہاد نہیں؟

سوال: قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ "اللہ تعالیٰ کو وہ لوگ بہت محبوب ہیں، جو اس کی راہ میں اتنے منظم انداز سے صف بستہ ہو کر لڑتے ہیں گویا سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہوں (سورۂ صف)

اللہ تعالیٰ کی اس ترغیب کے ہوتے ہوئے منتشر انداز میں جہاد کرنا اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے کے مترادف نہیں ہے؟ کشمیر میں نہ صرف مختلف مکاتب فکر کی علیحدہ جہادی گروہ ہیں؟

سوال: حضور سید عالم ﷺ نے 23 سال میں دین کو غالب کیا اور اس جہاد کے دوران صرف 259 صحابہ کرام علیہم الرضوان شہید ہوئے اور 759 کفار ہلاک ہوئے جبکہ کشمیر و افغانستان میں کئی مسلح جہادی تنظیمیں موجود ہیں پھر بھی دین کے غلبے کے کوئی امکانات نظر نہیں آ رہے۔ یہ کیا ان جہادی تنظیموں کی نیت میں کوئی کھوٹ تو نہیں؟

سوال: کشمیر میں جہاد کے لئے جو طریقہ کار اپنایا گیا ہے۔ اسے گوریلا کارروائیوں کا نام دیا جاتا ہے۔ مجاہدین رات کی تاریکی میں کسی فوجی چھاؤنی پر یا آرمی کے کسی قافلے پر یا فوجی ٹھکانے پر حملہ کرتے ہیں اسے نقصان پہنچاتا ہے اور پھر جہادی محفوظ مقام پر چھپ جاتے ہیں۔ ردعمل کے طور پر انڈین آرمی ان علاقوں کا محاصرہ کرتی ہے جس کے نتیجے میں نہتے نوجوانوں کی گرفتاریاں ہوتی ہیں۔ اجتماعی آبروریزی کے اور مکانات کی توڑ پھوڑ اور جلانے وغیرہ کے واقعات پیش آتے ہیں۔ جس وقت انڈین آرمی بے گناہ کشمیریوں کو ظلم کا نشانہ بنا رہی ہوتی ہے اس وقت یہ بہادر اور جیالے مجاہدین چھپے ہوتے ہیں۔ کیا حضور ﷺ کی حیات ظاہری سے کوئی ایسی گوریلا کارروائی ثابت ہے۔ جب کارروائی کرنے کے بعد مظلوم مسلمانوں کو ظالم کافروں کے نرغے میں چھوڑ دیا گیا ہو جس طرح چاہیں ان پر ظلم کریں؟

سید احمد بریلوی (دیوبندی) اور اسماعیل دہلوی (دیوبندی + اہلحدیث) کا جہاد

ایک طرف تو حکومت برطانیہ عرب میں بغاوت کو فروغ دے رہی ہے اور دوسری جانب برصغیر میں بھی اسے اپنی پسند کا مذہب بنانے میں زیادہ وقت نہ ہوئی۔ حکومت برطانیہ کے انگریزوں نے مسلمانوں سے حکومت چھینی تھی اور انگریزوں کو سب سے زیادہ خوف خیبر پختونخوا کے مسلمان پٹھانوں سے تھا۔ پٹھانوں سے مقابلہ کرنا انگریزوں کے لئے آسان نہ تھا۔ دوسرا بڑا خطرہ انگریزوں کو دہلی میں شاہ عبدالعزیز دہلوی کے گھرانے سے تھا۔ جن کے عقیدت مند ہندوستان بھر میں پھیلے ہوئے تھے۔ انگریزوں نے بڑی عیاری سے کام لیتے ہوئے شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کے بھتیجے اسماعیل دہلوی کو اپنی مذموم سازش میں وفاداری کا عہد کیا اور دوسری طرف نوعمر اسماعیل دہلوی نے انگریز وفاداری کا حلف اٹھالیا۔

مرزا حیرت دہلوی سید احمد بریلوی کے بارے میں لکھتا ہے کہ حج کے موقع پر انہوں نے بے شمار لوگوں کو اپنا معتقد بنایا۔ اس نے اپنے کارندے پٹنہ میں مقرر کئے اور پھر دہلی کی طرف رخ کیا۔ یہاں خوش قسمتی سے ایک فاضل اجل محمد اسماعیل نامی اس کا مرید ہوگیا اور آخر میں اپنے پیر (سید احمد بریلوی) کا ایسا شیدا ہوا کہ اس نے نئے خلیفہ کے نئے اصول مذہبی پر مبنی ایک کتاب تصنیف کی جس کا نام صراط مستقیم تھا۔ (حیات طیبہ صفحہ 308)

اور انہیں دونوں کی کاوش سے محمد بن عبدالوہاب نجدی کے عقیدے کی کتاب التوحید کا چربہ کیا جس کا دوسرا نام تقویۃ الایمان رکھا (حیات طیبہ صفحہ 308)

انگریز حکومت سے وفاداری کا ثبوت

مقالات سرسید میں ہے کہ "حضرت سید احمد بریلوی اور حضرت شاہ صاحب اسماعیل دہلوی کی عملی زندگی سب پر روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ چنانچہ ان حضرات کی انگریزوں سے جیسے اچھے تعلقات تھے، وہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے" (مقالات سرسید صفحہ نمبر 319)

اسماعیل دہلوی کے چند فتوے

انگریزوں کے خلاف جہاد کرنا کسی بھی طرح درست نہیں بلکہ خلاف مذہب ہے (تواریخ عجیبہ، ص 73، حیات طیبہ ص 94)

انگریزوں کے عہد میں مسلمانوں کو کچھ تکلیف نہیں پہنچی اور چونکہ ہم (ان مکتبہ فکر) انگریزوں کی رعایا ہیں، اپنے مذہب کی رو سے یہ فرض ہے کہ انگریزوں پر جہاد کرنے میں ہم کبھی شریک نہ ہوں (مذہب الاسلام، ص 440)

سید احمد صاحب 1809ء سے 1815ء تک مالوہ کے مشہور ڈاکو امیر خان پنڈاری کی لٹیرا ٹولی میں سوار کی حیثیت سے شامل ہوئے تھے، بہت جلد "اپنی خدمات" کے صلے میں امیر خان پنڈاری کے باڈی گارڈ دستے کے "سردار" بنا دیئے گئے اور پنڈاری خود اس قدر بہادر اور جنگجو تھا کہ اس کے بڑے تابڑ توڑ حملوں سے ایک طرف جے پور، جودھپور اور ہندو ریاستوں پر ہیبت طاری تھی تو دوسری جانب انگریزوں کے ناک میں بھی دم کر رکھا تھا۔ چنانچہ لوٹ مار کی اس مصیبت سے نجات حاصل کرنے کے لئے انگریزوں نے انتہائی عیاری سے کام لیتے ہوئے سازش کا جال پھیلایا۔ لہٰذا امیر خان پنڈاری کے معتمد خاص سید احمد صاحب سے ساز باز کر کے امیر خان پنڈاری کو پھانسنے کی ترکیب نکالی۔ اور سید احمد صاحب نے امیر خان پنڈاری جیسے لٹیرے مگر انگریز دشمن کو "نواب" اور "والئی ٹونک" کے خطاب دلا کر اپنی حکمت عملی سے انگریز شکنجے میں جکڑ دیا۔ گویا سید احمد صاحب نے اپنی اس حکمت عملی سے بپھرے ہوئے شیر کو پنجرے میں بند کر دیا۔ (تفصیل ملاحظہ فرمائیے کتاب "حیات طیبہ" ص 513، ص 421)

غور فرمائیے ملت فروشی اور انگریز نوازی کا کیسا شاندار کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ اسی لئے انگریز سرکاران کی کارگزاری سے بہت خوش تھی اور کیوں نہ ہوتی کہ ایسی ہی پٹھوؤں کی بدولت انگریزی عفریت، ہندوستان کے جسم لاغر میں اپنے زہریلے پنجے گاڑنے میں کامیاب ہوئی۔ سوچنے کی بات یہ ہے کہ اگر سید احمد صاحب کے دل میں آزادی وطن کی ذرا سی بھی تڑپ ہوتی اور دین اسلام سے ذرا بھی محبت ہوتی تو وہ امیر خان پنڈاری کو انگریز کی غلامی پر رضامند نہ کرتے۔ بلکہ انگریزوں کے خلاف کارروائیوں میں تیزی اختیار کرنے کا مشورہ دیتے۔ امیر خان پنڈاری کے پاس اس وقت تیس ہزار لڑاکا افراد کا گروہ موجود تھا جو انگریزوں کو ہندوستان سے نکالنے کے لئے نہایت موزوں تھا۔ مگر دین ملت کے اس غدار نے اپنی عاقبت تباہ کرنے کے لئے غاصب انگریزوں کا آلہ کار بننا پسند کیا اور ناموس اسلام کا کچھ پاس نہ رکھا۔ انگریزوں کی حمایت کے ساتھ ساتھ سید احمد نے اپنے دین کا پرچار بھی شروع کر دیا تھا۔ چنانچہ "حیات طیبہ" میں ان کے اپنے مصنف مرزا دہلوی صاحب لکھتے ہیں۔

اس مستعدی اور زبان پند و نصائح کا عمل، شرعی معاشرت کے ساتھ یہ اثر ہوا کہ امیر خان معہ اپنے کل بھائی بندوں اور اولاد کے سچا محمدی (یعنی محمد بن عبدالوہاب نجدی کا پیروکار) بن گیا (ملاحظہ کیجئے حیات طیبہ ص 512)

سید احمد بریلوی کے مذکورہ واقعہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ ابن عبدالوہاب نجدی کا معتقد تھا اور دورہ حجاز سے پہلے بھی اس کی عقیدت اسی شرانگیز مذہب سے تھی۔ اسی لئے اس نے امیر خان کے پورے خاندان کو اپنے مذہب میں ڈھال لیا۔

سکھوں کے خلاف جہاد اور اس کی حقیقت

ان کے اپنے تذکرہ نگار مرزا حیرت دہلوی اس حقیقت کا انکشاف ان الفاظ میں کرتا ہے۔

سید صاحب نے عام طور پر دھڑا کے سے اپنے مریدوں کو ہر شہر میں یہ اجازت دے دی کہ سکھوں پر جہاد کرنے کے وعظ ہوں اکثر شہروں میں وعظ ہونا شروع ہو گئے...... اور سید صاحب کے پاس مجاہدین جمع ہونا شروع ہو گئے (حیات طیبہ صفحہ نمبر

(430-431)

چونکہ یہ جہاد نہیں تھا بلکہ اس نعرہ کی آڑ میں سکھوں کی قوت ختم کر کے انگریز حکومت کے پاؤں مضبوط کرنا تھا۔ سید احمد نے سکھوں کے خلاف جو نام نہاد جہاد کیا اس کی حقیقت کا پردہ چاک کرتے ہوئے ان ہی کے بنائے ہوئے دوسرے مکتبہ فکر کے امام مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں۔

جب سید احمد صاحب کا ارادہ سکھوں سے جنگ کرنے کا ہوا تو انگریزوں نے اطمینان کا سانس لیا اور جنگی ضرورتوں کے مہیا کرنے میں سید صاحب کی مدد کی (نقش حیات، ص 12، جلد دوئم، مولوی حسین احمد مدنی)

مذکورہ بالا حقائق سے یہ ثابت ہو گیا کہ وہابیوں کے امام سید احمد صاحب اور اسماعیل دہلوی صاحب کا سکھوں سے جنگ کرنا، جہاد نہ تھا بلکہ انگریزوں کی ایماء پر ان کے ہاتھ پاؤں مضبوط کرنا تھا۔ سکوں نے انگریزوں سے صلاح کر لی تھی پھر ان دونوں نے اپنا نام نہاد جہاد، سکھوں کے خلاف بند کر دیا۔ انگریزوں نے ایک خط سید احمد صاحب اور اسماعیل صاحب کی بنائی ہوئی جماعت مجاہدین کے امیر مولوی ولایت علی کے نام لکھا۔

اس خط کا مضمون سید احمد صاحب کے خصوصی مرید و معتقد اور مجاہدین جماعت کی خصوصی شخصیت، جعفر تھانیسری صاحب نے اپنی کتاب میں اس طرح نقل کیا ہے۔

"جب گلاب سنگھ اور سرکار انگریز کا آپس میں معاہدہ ہو گیا تو اس وقت سرکار انگریز نے ایک خط بنام مولوی ولایت علی صاحب کو لکھا کہ اب گلاب سنگھ سرکار انگریز کی حمایت میں ہے۔ اس وقت اس سے لڑنا عین گورنمنٹ سے لڑنا ہے۔ لہذا اب تم کو چاہئے کہ اب اس سے لڑائی بھڑائی مت کرو" (ملاحظہ کیجئے تواریخ عجیبہ، مطبوعہ دہلی، جعفر تھانیسری)

اس کے بعد مجاہدین نے لڑائی بند کر دی۔ ہتھیار سرکار (یعنی انگریز حکومت) کے پاس جمع کرا دیے اور قیمت وصول کر لی۔ انگریزوں نے مجاہدین کا شاندار استقبال کیا اور ان کی دعوتیں بھی کیں (ملاحظہ ہو کتاب، حیات سید احمد)

جب سکھ انگریز حکومت کے زیر اثر آ گئے اور سکھوں نے انگریزوں کے بنائے ہوئے لشکر سے شکست کھائی تو انگریزوں نے اپنے قدم مضبوط کرنے کے لئے اس لشکر کو خیبر پختونخوا کے غیور مسلمانوں سے لڑنے کے لئے تیار کیا۔

چنانچہ سید احمد صاحب نے انگریز سرکار کے کہنے پر ایک فوجی دستہ قائم کیا۔ جسے مجاہدین کا نام دیا گیا۔ سید احمد بریلوی کو امیر المومنین بنایا گیا جبکہ اسماعیل دہلوی کو اس فوجی دستہ کا کمانڈر انچیف بنایا۔ گویا ایک پیر تو دوسرا مرید۔ اس طرح نام نہاد مجاہدین کا یہ لشکر 1827ء میں پشاور جا پہنچا۔

ابتدائی چار سال پیری مریدی کر کے لوگوں کو اپنے قریب کیا اور ان کے ذہنوں کو بدلا، اپنی نام نہاد شریعت نافذ کی۔ جب خیبر پختونخوا کے غیور مسلمان پٹھانوں کو ان کے عزائم کا علم ہوا تو انہوں نے ان سے بیزاری کا اظہار کیا۔ لوگوں کو ان کے خلاف نفرت

پیدا ہوئی اور سرحد کا پٹھان سید احمد بریلوی سے نفرت کرنے لگا۔ اسماعیل دہلوی قتیل نے ان سچے مسلمان پٹھانوں کے خلاف ”جہاد“ کا اعلان کر دیا۔

مولوی عاشق الٰہی میرٹھی دیوبندی لکھتا ہے۔ ”سید صاحب نے سب سے پہلے جہاد مسمی یار خان حاکم یاغستان سے کیا“ (ملاحظہ ہو تذکرۃ الرشید، ص 370، جلد دوئم)

مولوی اشرف علی تھانوی لکھتا ہے ”سید احمد نے پہلا جہاد یار محمد خان حاکم یاغستان سے کیا تھا“ (ملاحظہ ہو ارواح ثلاثہ، ص 107، مطبوعہ سہارنپور)

معلوم ہوا کہ سید احمد کا جہاد مسلمانوں سے تھا کسی سکھ یا انگریز سے ہرگز نہ تھا۔

خیبر پختونخوا میں وہابی مجاہدین کو کن مصائب کا سامنا کرنا پڑا اور وہ کن کے ٹکڑوں پر پلے، اس کا انکشاف مکتبہ دیوبند کے مولوی عبید اللہ سندھی ان الفاظ میں کرتے ہیں۔

وہاں سرحد میں پہنچ کر مجھے معلوم ہوا کہ وہ جماعت جو مجاہدین کے نام سے یاد کی جاتی ہے، کس بری حالت میں ہے اور اس کی گزر بسر اور اس کی زندگی کس طرح صاحبزادہ عبد القیوم کی وساطت سے انگریز کی مرہون منت ہے۔ (ملفوظات عبید اللہ سندھی، از محمد سرور صاحب، ص 392)

عبید اللہ سندھی کے مذکورہ بالا انکشاف سے واضح ہوا کہ اسماعیل دہلوی کا فوجی دستہ انگریزوں کی مرہون منت تھا۔ سید احمد اور ان کے مرید اسماعیل دہلوی کا انگریزوں سے کس درجہ گہرا تعلق تھا، اس کا اندازہ سرسید احمد خان کے قول سے لگائیے۔ سرسید احمد خان تحریر کرتے ہیں۔

”حضرت سید احمد بریلوی اور حضرت شاہ صاحب (اسماعیل دہلوی) کی عملی زندگی سب پر روز روشن کی طرح عیاں ہے، لہٰذا ان حضرات کے انگریزوں سے جیسے اچھے تعلقات تھے، وہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں“ (ملاحظہ کیجئے مقالات سرسید ص 319، حصہ شانزدھم)

صوبہ خیبر پختونخوا میں ان کے کارنامہ

ایک اور فتویٰ سنئے، یہ وہ فتویٰ ہے کہ جس پر سید احمد اور اسماعیل دہلوی کی مہر لگی ہوئی تھی۔ یہ فتویٰ پشاور کے قاضی سید مظہر علی صاحب کو بھیجا جس کا انہوں نے برملا اعلان کیا۔ فتویٰ یہ ہے ”تین دن کے عرصہ میں ملک پشاور میں جتنی رانڈیں (بیوہ) ہیں، سب کے نکاح ہو جانے ضروری ہیں ورنہ اگر کسی گھر میں بے نکاح رانڈ رہ گئی تو اس گھر کو آگ لگا دی جائے گی“ (ملاحظہ ہو حیات طیبہ، ص 243-244)

حیات طیبہ میں ان کا اپنا مورخ اپنی کتاب میں لکھتا ہے۔ یہ محض ناممکن تھا کہ نوجوان عورت رانڈ ہو کر عدت کی مدت گزر جانے

پر بے خاوند کی بیٹھی رہے، اس کا جبراً نکاح کیا جاتا تھا خواہ اس کی مرضی ہو یا نہ ہو (ملاحظہ ہو حیات طیبہ، ص 242)

میں یہاں پر تمام شر انگیز اسلام کے دشمنوں سے سوال کرتا ہوں کہ عورت اس کے ولی کی اجازت کے بغیر سرحد کی جنتی مسلمان لڑکیوں کو ان نام نہاد مجاہدین نے جبراً اپنے گھر میں ڈال لیا تھا کیا ایسے نکاح کا قرآن و حدیث میں کہیں ثبوت ملتا ہے؟ اگر نہیں ملتا تو ایسے نکاحوں کے ذریعے جنم لینے والی نسل حلال ہے یا حرام؟

ابن عبدالوہاب نجدی کے پیروکار نجدی، کے نزدیک تمام (ان کے علاوہ) مسلمان چونکہ بدعتی، مشرک، کافر اور لائق گردن زنی ہیں۔ چنانچہ سید احمد نے اپنا آخری جہاد پنجتار کے مسلمان سردار فتح خان صاحب سے کیا جس میں بڑی بے جگری سے ان درندوں نے اپنے پیشوا ابن عبدالوہاب نجدی کی تاریخ کو دہراتے ہوئے مسلمانوں کا قتل عام کیا مگر ان بدمست ہاتھیوں کو یہ کہاں پتہ تھا کہ جب صوبہ خیبر پختونخوا کے غیور پٹھان مسلمانوں پر ان کے نام نہاد مجاہدین کے ظلم کی انتہا ہوگئی تو انہیں اس بات کا یقین ہوگیا کہ ان مسلح نام نہاد اسلام کے ٹھیکے داروں سے اپنی عزت و آبرو اور دین و ایمان بچانا ممکن ہے تو تمام پٹھان مسلمانوں سے مل کر، ان خون کے پیاسوں اور ایمان کے دشمنوں سے نجات حاصل کرنے کے لئے اجتماعی کوششیں کیں، مسلمانوں کی یہ کوشش کس قدر کارگر ثابت ہوئی، اس کی حقیقت مولوی عبیداللہ سندھی دیوبندی سے سنئے:

"چنانچہ ایک معین رات میں امیر شہید (سید احمد صاحب) کے تمام مقرر کردہ اہل مناصبین قتل کر دیئے گئے اور حکومت کا خاتمہ ہوگیا۔ امیر شہید (سید احمد صاحب) اس واقعہ سے کہ قاضی، مفتی، حاکم، سپاہی غرض کہ ساری جماعت قتل کر دی گئی، بہت متاثر ہوئے"
(شاہ ولی اللہ اور ان کی سیاسی تحریک، ص 115,116، مولوی عبیداللہ سندھی)

سر سید احمد خان صاحب، اس حقیقت کا اعتراف ان الفاظ میں کرتے ہیں:

"ہندوستان کے گوشہ شمال مغرب کی سرحد پر جو قومیں رہتی ہیں، وہ سنی المذہب حنفی ہیں لیکن چونکہ یہ (پٹھان مسلمان) قوم نے اخیر میں وہابیوں سے دغا کر کے سکھوں سے اتفاق کر لیا اور مولوی اسماعیل صاحب اور سید احمد صاحب کو شہید کر دیا" (ملاحظہ ہو مقالات سرسید، نہم ص 139,140)

عاشقان مصطفیٰ ﷺ (پٹھانوں) سے گھمسان کی جنگ ہوئی، صوبہ خیبر پختونخوا کے پٹھانوں نے انگریزوں کے ان زرخرید مولویوں کو بالاکوٹ کے پہاڑوں پر قتل کیا۔ اسلام دشمن انگریز اور سکھ نے انہیں شہید کا لقب دیا۔ جو اب تک ان کے نام سے منسوب ہے۔

غیر مقلد کا مورخ لکھتا ہے کہ "راجہ شیر سنگھ نے اسی لاش (اسماعیل دہلوی) پر دوشالہ ڈلوا کر اور اپنی فوج کے مسلمانوں سے اس پر نماز جنازہ پڑھوا کر بڑے اعزاز اور اکرام سے دفن کر دیا" (تواریخ عجیبہ، 179، مطبوعہ دہلوی)۔

غیر مقلد کے مورخ مرزا حیرت دہلوی لکھتے ہیں "یہ خبر معتبر معلوم ہوتی ہے کہ دوسرے دن شیر سنگھ نے ان دونوں بزرگوں (سید

احمد اور اسماعیل دہلوی) کی لاشوں کو شناخت کرا کے نہایت عزت کے ساتھ انہیں بالاکوٹ میں دفن کرادیا" (ملاحظہ ہو حیات طیبہ، ص 535، تواریخ عجیبہ ص 179)

بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ سکھوں کے ساتھ لڑتے ہوئے شہید ہوا۔ حقیقت یہ ہے کہ پٹھانوں کی غیرت نے ان کو گوارا نہ کیا اور جہنم واصل کیا لیکن دلیر اور جرات اور بہادری کے پیکر پٹھان عاشق رسول نے ان کو تو جہنم واصل کر دیا مگر ان کے لگائے ہوئے پودوں کا زہر پورے پاکستان اور افغانستان میں پھیل گیا ہے اور کئی لوگ دوبارہ سے سید احمد اور اسماعیل دہلوی بن گئے۔

اگر سکھوں کے ہاتھوں قتل ہوئے ہوتے تو امرتسر مشرقی پنجاب کے کسی اور شہر میں مارے جاتے کیونکہ یہ ہی سکھوں کا مرکز تھا، سرحد تو پٹھانوں کا ملک ہے، وہاں یہ مارے گئے معلوم ہوا کہ انہیں مسلمانوں نے قتل کیا۔

نیز ان ہی کی مشہور کتاب ارواح ثلاثہ کے صفحہ نمبر 139 پر ہے کہ سید احمد صاحب نے پہلا جہاد یار محمد خان حاکم یاغستان سے کیا۔ اس جہاد میں مولوی عبدالحئی صاحب لکھنوی، مولوی اسماعیل دہلوی، مولوی محمد حسین صاحب رامپوری سید صاحب کے ہمراہ جہاد میں شریک تھے۔ نیز مولوی اسماعیل صاحب کا میر منشی ہیرالال تھا (حیات طیبہ) اور توپچی راجہ رام تھا غرضیکہ اسی مکتبہ فکر کے قلمی زبانی اور تلواروں کے حملے مسلمانوں ہی پر ہوئے۔

صوبہ خیبر پختون خوا کا ماضی

صوبہ سرحد، واقعتاً مردم خیز اور تاریخی شخصیات کا حامل صوبہ ہے۔ اس صوبہ کی تاریخ ہمیں بتلاتی ہے کہ یہاں کے رہنے والوں نے غیر ملکی استبداد کو کبھی بھی اور کسی بھی حال میں قبول نہیں کیا۔ بلاشبہ یہ ہمیں بہادری دلیری اور جانبازی کی داستانوں میں بھرپور دکھائی دیتا ہے۔ اولیاء اللہ کی شان میں کچھ لکھنے سے پہلے اپنے پٹھان بھائیوں سے کچھ عرض ہے۔

ترک مسلمانوں کے بعد پٹھان وہ عاشقان رسول ﷺ عسکری قوت تھی جس سے میدان میں یہود و نصاریٰ کبھی جیت نہ سکے۔ مگر علم کی کمی کی وجہ سے ان کے دل و دماغ سے عشق محمد ﷺ کو نکالنا شروع کر دیا گیا۔ یہود و نصاریٰ کے بنائے گئے مکتبہ فکر نے ان میں گھس کر انہیں بھرپور طریقے سے تباہ کرنا شروع کر دیا۔ سوات میں ہونے والی دہشت گردی کوئی نئی نہیں ہے۔ اس کی بنیاد تو کفار نے بہت پہلے رکھ دی تھی۔

اور یہ حقیقت ہے کہ صوبہ خیبر میں ابتداء ہی سے خوش عقیدہ مسلمان رہتے آئے ہیں جو حضور ﷺ سے بے پناہ والہانہ محبت رکھتے تھے۔ اس لئے شرانگیزوں نے صحیح العقیدہ سنی، حنفی، پٹھان، مسلمانوں کا صوبہ خیبر میں قتل عام کیا اور اس قتل عام کو "جہاد فی سبیل اللہ" کا نام دیا۔ اسماعیلی فرقے (اسماعیل دہلوی گروپ) کے دہشت گردوں نے پٹھان مسلمان مردوں ہی کو اذیت سے دوچار نہیں کیا بلکہ مسلمان عورتیں بھی ان کی بربریت کا شکار ہوئیں۔ پٹھانوں کی نوجوان لڑکیوں کو اسلحہ کے زور پر گھروں اور راستوں سے اٹھا کر لے گئے اور یکطرفہ طور پر نکاح کر کے اپنی خباثت کا شوق پورا کیا اور اس جرم کو "احیائے تجدید دین" اور "احیائے سنت" کے مقدس نام دیئے

حالانکہ ازروئے شریعت نکاح کے انعقاد کے لئے دو مسلمان گواہوں کا ہونا اور عورت مرد کی رضامندی شامل ہونا شرط ہے۔ مرد عورت کی بلاجبر ایجاب وقبول کا نام نکاح ہے مگر "شرانگیز مجاہدین" نے کھلم کھلا یہ کام کر کے شریعت اسلامیہ کی دھجیاں بکھیر کر رکھ دیں اور جبرا نکاح کر کے مسلمان دوشیزاؤں کی عصمت کو رسوا کیا، اس بدکاری کی بے ہودہ تفصیلات بتاتے ہوئے ان ہی کا اپنا مشہور مورخ حیرت دہلوی انکشاف کرتا ہے۔

"دیکھا گیا ہے کہ عام طور پر دو تین دوشیزہ لڑکیاں جارہی ہیں، مجاہدین میں سے کسی شخص نے انہیں پکڑا اور مسجد میں لے جا کر نکاح پڑھایا" (حیات طیبہ ص 182)

مرزا حیرت دہلوی مزید لکھتا ہے

ایک نوجوان خاتون نہیں چاہتی تھیں کہ میرا نکاح ثانی ہو۔ مگر مجاہد صاحب زور دے رہے تھے کہ "ہونا چاہئے" آخر ماں باپ کو اپنی نوجوان لڑکی کو حوالہ مجاہد کرنا پڑا۔ اس کے سوا ان کے پاس کوئی چارہ نہ تھا۔ (حیات طیبہ ص 355، مرزا حیرت دہلوی)

صوبہ خیبر پختونخوا کے امیر شہید (سید احمد) کے دعوائے خلافت کی اشاعت کرنے والی ہندوستانی (ان کے ہم خیال) اپنی حاکمانہ قوت دکھا کر جبراً افغان لڑکیوں سے نکاح کرنے لگے (کتاب شاہ ولی اللہ اور ان کی سیاسی تحریک ص 108)

خیبر پختونخوا کی عزت وناموس سے کھیلنے والے مجاہدین کے یہ سیاہ کارنامے مجاہدین تک محدود نہیں تھے۔ بلکہ اس رنگ میں ان کے امام بھی رنگے ہوئے تھے۔

چنانچہ ان نام نہاد مجاہدین کے امام مولوی اسماعیل دہلوی نے باقاعدہ ایک حکم جاری فرمایا۔

جتنی کنواری لڑکیاں ہیں۔ وہ سب ہمارے لیفٹیننٹ کی خدمت میں مجاہدین کے لئے حاضر کی جائیں (ملاحظہ ہو حیات طیبہ صفحہ 667)

یوں آہستہ آہستہ پٹھانوں میں عشق رسول ختم کیا جاتا رہا۔ لیکن آج بھی جتنے عاشق پٹھانوں میں موجود ہیں شاید ہی کسی اور قوم میں موجود ہوں۔ میرا اپنے مسلمان بھائیوں سے سوال ہے کہ کیا اب یہ تاریخ نہیں دوبارہ دہرائی جارہی ہے؟

سب سے پہلے جس وقت 1961ء میں داتا دربار اور ان کے غلاموں کو جلانے کی کوشش کی گئی پھر اسی گروہ نے ایک دن پہلے مسجد وزیر خان کے صحن میں موجود مزار ہے، اسے آگ لگانے کی کوشش کی گئی اور آگ لگا بھی دی۔ مگر چونکہ وہاں لکڑی کا سامان نہ تھا، اس لئے دیواریں کالی ہوگئیں (کوہستان 26 دسمبر 1941ء بروز پیر)

پھر نہ جانے کتنے عاشقوں کو شہید اور کتنے مزارات کی بے حرمتی کی گئی۔ جن کی تفصیل جمع کرنے کی کوشش جاری ہیں۔

مگر جب یہ فتنہ اپنے عروج پر پہنچ گیا۔ پھر پیر بابا کے مزار کی بے حرمتی اور رحمٰن بابا کو بم سے اڑا دیا گیا۔

پٹھان بھائیو! آج اگر برصغیر میں تھوڑا بھی عشق رسول ﷺ موجود ہے تو ایک پٹھان کی وجہ سے ہی ہے جس نے شروع میں ہی اس فتنے کو بھانپ لیا تھا۔ اس بزگ درویش کا نام امام احمد رضا خان بریلوی قدھاری رحمۃ اللہ علیہ ہے۔

میرے بھائیو تم وہی شیر کے بچے ہو۔ جن کو پیدا ہوتے ہی بکریوں کے ساتھ پالا گیا۔ گھاس کھلائی گئی اور جو بکریوں کے سینگ سے ڈر کر بھاگتا ہے۔

خدا کا واسطہ آئینہ دیکھ لو۔ تم مسلمان ہو اور آقا محمد ﷺ کے شیر ہو۔

آج ہمارے ہی میں سے بچوں کو گمراہ کر کے خودکش حملے کرائے جا رہے ہیں۔

اور پھر 5 مارچ 2009ء کو ایک دردناک داستان رقم ہوئی، رحمٰن بابا علیہ الرحمہ کے مزار کے ستونوں کے ساتھ دھماکہ خیز مواد رکھ کر اڑا دیا گیا۔ اس مزار کے چوکیدار کو تین دن سے دھمکیاں مل رہی تھیں۔

لیکن اس دھماکہ سے فائدہ یہ ہوا رحمان بابا آج پورے پاکستان میں عزت و احترام سے دیکھے جاتے ہیں۔ ان کی شخصیت ایک جگہ سے نکل کر پورے پاکستان میں پھیل گئی۔

پاکستان کی 1965ء کی جنگ میں عاشقان مصطفےٰ نے پاکستان کو بچایا۔ یہود و نصاریٰ کو جب اس کا کوئی علاج نظر نہیں آیا۔ تب انہوں نے اپنی ناجائز اولاد نجدیوں کے ذریعے ہماری ہی اولادوں کو گمراہ کر کے ان سے مسلمانوں پر یہ حملے کروائے۔ اور اسرائیل اور امریکہ سکون میں ہیں اور ان کی اولاد اپنا کام کر رہی ہیں۔

کتنے مفتیوں کے بیٹوں نے ایسا کیا؟ کتنے کمانڈروں نے ایسا کیا۔ نہیں کیا؟ کیا تو گمراہ مسلمانوں کی اولاد نے کیا۔

جب سائباں چاک ہوا۔

شہید تحفظ رسالت حضرت پیر طریقت رہبر شریعت فخر ملک و ملت عاشق رسول بابا عبدالرحمٰن چشتی صابری عرف لالہ فقیر محمود شہید نور اللہ مرقدہ (مزار پر انوار جنوبی وزیرستان صوبہ خیبر پختونخواہ) جن کے خاندانی اکابرین نے برٹش حکومت کے زمانے میں مجاہدین اسلام حضرت فقیر ایپی حاجی مرزا علی خان اور حضرت ملا پیوندہ (شہزادہ وزیرستان) کے شانہ بشانہ لڑ کر جہاد میں بھرپور حصہ لیا ہے۔ جنہوں نے جنگ آزادی اور تحریک پاکستان میں کارہائے نمایاں سرانجام دیئے ہیں جنہوں نے جہاد کشمیر میں زخمیں کھائی ہیں اور ان محاذوں پر کئی اکابرین نے جام شہادت نوش فرمایا ہے۔ بنفس نفیس حضرت لالہ فقیر شہید ہیں وہ کہ جن کے 1965ء اور 1971ء کی جنگوں میں غازیان اسلام کی مدد و نصرت کے روحانی واقعات اور کرامات اور آپ کی دعاؤں کی برکات کے چشم دید گواہان تا حال زندہ و موجود ہیں وہ کہ جو اللہ تعالیٰ کے کامل بندے اور سچے عاشق رسول تھے۔ جن کی پوری زندگی عبادت و ریاضت، تصوف و طریقت، جذب و سلوک کی منزلیں طے کرنے میں گزری ہے۔ جو عاجزی و انکساری اور تقویٰ اور پرہیزگاری کے پیکر تھے۔ جنہوں نے پوری زندگی عشق رسول ﷺ کی شمع روشن رکھی ہے اور پوری زندگی عزت و ناموس رسالت کے تحفظ کی تحریری و تقریری جنگ لڑی ہے اور شان

رسالت ﷺ میں ذرا سی گستاخی کو سننا آپ کو گوارا نہ ہوتا اور اگر کہیں سے سنتے تو برداشت سے باہر ہو جاتے۔ آپ کا فیصلہ تھا کہ توہین رسالت کے مرتکب کو صفحۂ ہستی سے مٹا دینا چاہئے۔ اسی مسئلہ پر آپ پر پہلے بھی گولیاں چلی تھیں اور آپ کو طرح طرح کی تکالیف دی گئی ہیں۔

حقیقت میں شرپسندوں کی نظر میں یہی آپ کا جرم تھا جس کے نتیجے میں آپ کو شہادت کا جام پینا پڑا۔ یقیناً آپ شہید تحفظ ناموس رسالت ہیں۔

حضرت کے تبلیغی مساعی جمیلہ اور اخلاق حسنہ سے متاثر ہو کر بے شمار بندگان خدا عزوجل بدعقیدگی اور بدعملی سے تائب ہو کر راہ راست پر گامزن ہوئے ہیں جن کی زندگی میں وزیرستان کے جنگلات اور فلک بوس پہاڑ اللہ ہو کی ضربوں، تکبیر و رسالت کے فلک شگاف نعروں اور صلوٰۃ وسلام کی صداؤں سے گونجتے رہے۔

جن کی دینی، ملی، ملکی اور قومی خدمات بے شمار ہیں جن کی دیانت وصداقت اور حق گوئی کے باعث قومی علاقائی معاملات اور جرگوں میں اپنے تو اپنے، آپ کے نظریاتی مخالفین بھی استفادہ کیا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے بلکہ آج تک کہتے ہیں کہ حق اور سچ میں پورے وزیرستان میں آپ کی مثال نہیں ملتی۔ علاقائی رسم ورواج کے مطابق قومی جرگوں کے فیصلوں میں فیصلہ کنندگان لاکھوں روپے اجرت لے جاتے اور فریقین سے کئی کئی جانور ذبح کرواتے اور کھانے بنواتے ہیں۔ فیصلہ ہو یا نہ ہو، اس سے ان کو کوئی سروکار نہیں ہوتا مگر حضرت کی پوری زندگی کی تاریخ گواہ ہے کہ آپ نہ تو ایک روپے کی اجرت روا رکھتے اور نہ ہی فریقین کے گھروں سے کھانا پینا جائز سمجھتے بلکہ آنے جانے کا کرایہ بھی خود بھرتے تھے اور جس معاملہ میں ہاتھ ڈالتے تو عدل وانصاف کے ساتھ فیصلہ کئے بغیر چین سے نہ بیٹھتے۔ یہی وجہ تھی کہ اس پر (اور آپ کی دیگر اعلیٰ صفات پر) مخالفین بھی آپ کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتے تھے اور وہ بھی آپس کے تنازعات کے فیصلوں میں آپ کے محتاج ہوتے۔ حضرت نے پوری زندگی غربت اور مسکینی میں گزاری ہے اور فقیر ومسکین ہونے پر فخر کیا کرتے تھے اور فقر کے باوجود کسی حکومتی وسرکاری پیشکش کو قبول نہ فرماتے تھے اور نہ ہی سرکاری دفتروں میں قدم رنجہ فرماتے تھے۔ موجودہ زمانے کی کئی تحریکوں اور تنظیموں (جن کو آپ قرآن وحدیث کے خلاف اور غیر شرعی سمجھتے تھے) کے سرپرستوں کی جانب سے لاکھوں اور کروڑوں کی پیشکش کئی بار ہوئی۔ مگر آپ ٹھکرا دیتے ارفرماتے میں اپنا دین وایمان چند ٹکوں کے عوض نہیں بیچتا۔ الغرض آپ بے شمار خوبیوں کے مالک تھے۔ اور آپ کی ذات سے بے شمار کرامات کا ظہور ہوا۔ قصہ مختصر کہ دشمنان اسلام اور دشمنان اولیاء، دہشت گردوں اور شرپسندوں سے آپ کی صفات اور آپ کے کارنامے نہیں دیکھے جا سکے اور آپ کے راستے میں طرح طرح کی رکاوٹیں ڈالنے لگے۔ مگر آپ اپنی منزل مقصود کی طرف بڑی تیزی سے رواں دواں تھے۔ آپ کو دھمکیاں ملنا شروع ہوئیں۔ آپ کے دربار شریف پر سالانہ عرس مبارک کی تقریب پر لشکر کشی کی گئی۔ جب آپ نے علاقے کے امن پسند قومی لوگوں کے درمیان میں آنے اور بے گناہ مسلمانوں کا خون بہنے کے خطرے کے پیش نظر پروگرام ملتوی کر دیا مگر شرپسندوں کے کلیجے اس پر بھی ٹھنڈے نہ ہوئے کہ اسی

سال چند دن کم چار مہینے بعد 3 جمادی الاخر 1427ھ بمطابق 3 جون 2006ء بروز جمعۃ المبارک آپ اپنی گاڑی میں کسی تعزیت و فاتحہ سے واپس گھر جا رہے تھے جبکہ آپ کے ہمراہ آپ کی اہلیہ محترمہ اور آپ کے فرزند ارجمند اور ایک ساتھی بھی تھے، کہ ظالم درندوں نے اپنی گاڑی سے آپ کی گاڑی پر اندھا دھند فائرنگ کی جس کے نتیجے میں آپ اور آپ کے صاحبزادے جناب عبدالمصطفیٰ عرف امان اللہ (جو گاڑی چلا رہے تھے) شہید ہو گئے اور آپ کی اہلیہ اور ساتھی زخمی ہو گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

بنا کردند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن

خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

☆☆☆

تیسرا باب

کالعدم نام نہاد مذہبی تنظیموں کا تعلق کس فرقے سے ہے؟

کس فرقے سے تعلق رکھنے والی جماعتوں پر پابندی لگائی گئی؟

کالعدم جماعتوں کو فنڈ اور اسلحہ کون فراہم کر رہا ہے؟

کیا خوارج (دہشت گردوں) اور کالعدم نام نہاد مذہبی جماعتوں کے عقائد ایک نہیں؟

(حقائق ملاحظہ فرمائیں)

کالعدم جہادی تنظیموں اور شدت پسندوں کے پاس اسلحہ، بارود، گاڑیاں اور بینک اکاؤنٹس کہاں سے آئے؟ اور کیوں رکھے؟

روزنامہ ایکسپریس، کراچی۔ ہفتہ، 31 جولائی 2010ء

اورکزئی، چیک پوسٹ پر حملہ، جوابی کارروائی میں 8 دہشتگرد ہلاک

ڈیورنڈ سے شدت پسندوں کی متعدد لاشیں ملیں، مہمند ایجنسی سے 4 مشکوک افراد گرفتار

لنڈی کوتل سے روسی ساختہ اسلحہ برآمد، مزید 18 شدت پسندوں کے اکاؤنٹس منجمد

اورکزئی، پشاور (نمائندگان ایکسپریس، خبرایجنسیاں) اورکزئی ایجنسی کی اپر تحصیل سارونی میں شدت پسندوں اور سیکیورٹی فورسز کے مابین جھڑپ میں 8 شدت پسند ہلاک اور زخمی ہو گئے۔ جھڑپ اس وقت شروع ہوئی جب سیکیورٹی فورسز کی ایک چیک پوسٹ پر شدت پسندوں نے حملہ کیا، سیکیورٹی فورسز نے ٹینکوں کی مدد سے شدت پسندوں کا حملہ پسپا کر کے ان کو بھاری نقصان پہنچایا۔ سیکیورٹی فورسز نے آس پاس کے علاقوں میں سرچ آپریشن شروع کر دیا۔ دوسری جانب ڈیورنڈ میں مرغان کے مقام پر فورسز کے سرچ آپریشن کے دوران کئی مکانات سے شدت پسندوں کی لاشیں برآمد ہوئی ہیں۔ مہمند ایجنسی کی تحصیل صافی سے ایک شخص حمید خان قندہاری کو اغوا کر لیا گیا جبکہ تحصیل پنڈیالئی کے چار مشتبہ افراد کو مہمند ایجنسی میں خاصہ دار لیوی فورسز نے گرفتار کر لیا۔ لنڈی کوتل میں خاصہ داروں نے ایک کارروائی کے دوران 14 عدد روسی ساختہ رائفلیں اور ہزاروں کارتوسوں کی اسمگلنگ کی کوشش ناکام بنا دی جبکہ اسمگلنگ میں استعمال ہونے والی گاڑی بھی قبضے میں لے لی گئی۔ مہمند، خیبر، باجوڑ ایجنسی ایف آر پشاور سے تعلق رکھنے والے 18 شدت پسندوں کے مزید اکاؤنٹس کو منجمد کر دیا گیا۔ اب تک بندوبستی علاقوں اور قبائلی علاقہ جات میں حکومت کو مطلوب روپوش 80 سے زائد شدت پسندوں کے اکاؤنٹس کو منجمد کیا گیا ہے۔

سائٹ سے کالعدم تنظیم کے 2 کارکن گرفتار، اسلحہ برآمد

کراچی (اسٹاف رپورٹر) سی آئی ڈی سندھ نے سائٹ کے علاقے میں چھاپہ مار کر کالعدم تنظیم کے 2 کارکنوں کو گرفتار کر کے اسلحہ برآمد کر لیا۔ تفصیلات کے مطابق ایس ایس پی سی آئی ڈی سندھ مظہر مشوانی کو خفیہ ذرائع سے اطلاع ملی تھی کالعدم تنظیم جیش محمد کے 2 کارکن سائٹ کے علاقے میں موجود ہیں جس پر انھوں نے ایک خصوصی ٹیم تشکیل دی جس نے مذکورہ مقام پر چھاپہ مار کر محمد رضوان اور ذوالقرنین کو گرفتار کر کے 2 ٹی ٹی پستول (باقی صفحہ 5۔ نمبر 7)

برآمد کر لیے۔ مظہر مشوانی نے بتایا کہ ملزمان کا تعلق اس سے قبل کالعدم حرکت المجاہدین العالمی سے تھا، انھوں نے بتایا کہ ملزمان کا آبائی تعلق شکر گڑھ سے ہے اور وہ کچھ عرصے قبل ہی یہاں سے آئے تھے۔ انھوں نے مزید بتایا کہ ملزمان اپنے دیگر ساتھیوں کو اسلحہ رکھنے اور انھیں فراہم کرنے میں مدد فراہم کرتے تھے۔ سی آئی ڈی ملزمان سے مزید تفتیش کر رہی ہے۔

نام نہاد کالعدم مذہبی جماعتیں سوات سے کراچی اسلحہ کیوں لاتی ہیں اور ان کے پاس یہ اسلحہ کہاں سے آیا؟ کراچی میں اسلحہ لانے کا مقصد کیا تھا؟

DAILY EXPRESS

روزنامہ ایکسپریس کراچی

جلد 12 شمارہ 310 ہفتہ 4 شعبان المعظم 1431ھ 17 جولائی 2010ء فون 35800051-8 فیکس 35800050,66 صفحات 16 قیمت 10 روپے

سوات سے کراچی پہنچنے والی بس پر چھاپہ، اسلحہ برآمد

3 کلاشنکوف، 2 ریپیٹر، 2 رائفل ٹرپل ٹو، 2 رائفل سیون ایم ایم اور دیگر اسلحہ خفیہ خانوں میں چھپایا گیا تھا

بنارس کے قریب سی آئی ڈی کی کارروائی، اسلحہ کالعدم تنظیموں و جرائم پیشہ افراد کیلئے لایا جا رہا تھا

کراچی (اسٹاف رپورٹر) سی آئی ڈی انسداد انتہا پسندی سیل نے سوات سے آنے والی کوچ پر چھاپہ مار کر ایک ملزم کو گرفتار کر کے بس کے خفیہ خانوں سے بھاری مقدار میں اسلحہ، سیکڑوں گولیاں اور میگزین برآمد کر لیے۔ تفصیلات کے مطابق ایس ایس پی سی آئی ڈی انسداد انتہا پسندی سیل عمر شاہد حامد اور ایس ایس پی سی آئی ڈی چوہدری اسلم کی مشترکہ نگرانی میں ڈی ایس پی سرور کمانڈو نے سوات سے کراچی آنے والی کوچ نمبر E-9524 کو منارس (باقی صفحہ 5، نمبر 27)

کراچی: بس کے خفیہ خانوں سے بڑی تعداد میں برآمد کیے جانے والا اسلحہ میڈیا کو دکھایا جا رہا ہے

بس پر چھاپہ

چوک کے قریب روک کر اس کے خفیہ خانوں سے 3 کلاشنکوف، 2 ریپیٹر، 2 رائفل ٹرپل ٹو، 2 رائفل سیون ایم ایم، 10 ٹی ٹی پستول، 500 گولیاں کلاشنکوف اور 300 گولیاں ٹی ٹی پستول کی برآمد کر کے کوچ کے ڈرائیور محمد اکبر خان ولد موسیٰ خان کو گرفتار کر لیا۔ ایس ایس پی سی آئی ڈی چوہدری اسلم نے پریس کانفرنس کے دوران بتایا کہ گرفتار ملزم نے ابتدائی تفتیش کے دوران برآمد کیا جانے والا اسلحہ سوات سے اسلام نامی اسلحے کے ڈیلر نے کراچی میں اپنے کارندے جبار کو بھیجوایا تھا جو شہر میں کالعدم تنظیموں کے دہشت گردوں اور جرائم پیشہ عناصر کو سپلائی کرتا ہے۔ ملزم اکبر خان گزشتہ 2 سال سے کام کر رہا ہے اور اس سے قبل بھی جبار کو اسلحہ لا کر دیا تھا۔ اسلحہ کے خریدار جبار کی گرفتاری کے لیے متعدد ٹیمیں تشکیل دے دی گئی ہیں اور ملزم جبار کو جلد ہی گرفتار کر لیا جائے گا۔ گرفتار ملزم اکبر خان بنارس کا رہائشی ہے اور اس نے مزید انکشاف کیا ہے کہ کراچی میں اسمگل کیا جانے والا اسلحہ کوچوں کے ذریعے پشاور، سوات، مردان اور دیگر پختونخوا کے دیگر علاقوں سے لایا جاتا ہے جو دہشت گردی کی کارروائیوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔

نام نہاد اسلامی لبادہ اوڑھ کر مساجد پر حملہ کرنے والے جنداللہ کے دہشت گرد کون ہیں؟

جنداللہ نے ایران کے شہر زاہدان میں مسجد پر خودکش حملوں کی ذمے داری قبول کرلی

زاہدان (اے ایف پی) عسکریت پسند تنظیم جنداللہ نے ایران کے شہر زاہدان میں مسجد پر دو خودکش حملوں کی ذمے داری قبول کرلی ہے۔ جنداللہ نے ویب سائٹ پر جاری پیغام میں کہا ہے کہ ان حملوں کا نشانہ زاہدان کی مسجد میں جمع ہونے والے انقلابی گارڈز تھے، ہمارے دو فدائیوں نے متعدد گارڈز کو حملے میں جہنم واصل کیا، حملے کے پہلے مرحلے میں عبدالباسط ریگی نے گارڈز کے قریب خود کو اڑالیا، پہلے حملے کے بعد جب انٹیلی جنس اور سیکیورٹی اہلکار وہاں پر جمع ہوئے تو محمد ریگی نے خود کو بارود سے اڑالیا، پیغام میں مزید کہا گیا کہ یہ آپریشن ایرانی حکومت کی سیستان و بلوچستان میں ناانصافیوں کے ردعمل میں کیا گیا ہے، جو یہ ظاہر کرتی ہے کہ عبدالمالک ریگی کی شہادت کے بعد جنگ ختم ہوگئی ہے۔

ایران: خودکش بم حملے کی مبینہ ذمے داری قبول کرنے والے جنداللہ کے ارکان کی فائل فوٹو

نام نہاد اسلامی تنظیم ''جند اللہ'' کس قدر مضبوط ہے، جو پولیس کی تحویل سے اپنے دہشت گردوں کو چھڑوا کر لے گئے؟

کراچی میں سٹی کورٹ پر حملہ

جند اللہ نے 4 ملزم چھڑا لیے

کانسٹیبل شہید، ایک ملزم ہلاک

مراد، شکیب، مرتضیٰ اور وزیر کو پیشی پر لایا گیا تھا، ساتھیوں کا بموں سے حملہ اور اندھا دھند فائرنگ، ملزموں کو لیکر فرار، ایک ملزم دستی بم ہاتھ میں پھٹنے سے مارا گیا

جیل حکام نے خطرناک ملزمان کو پیشی پر بھیجنے سے قبل آگاہ نہیں کیا تھا، ڈی آئی جی ساؤتھ، چاروں ملزموں کے خلاف 10 سے زائد سنگین مقدمات زیر سماعت ہیں

سیکیورٹی پر مامور کورٹ پولیس کا اہلکار شامل تفتیش

حملہ آوروں کو بلال مسجد کے باہر ساتھیوں نے اسلحہ دیا، فرار ہونے کیلئے گاڑی بھی تیار تھی

دو زخمی ملزم پیپر روڈ سے موٹر سائیکل چھین کر بھاگے، اسپتالوں کی خفیہ نگرانی شروع

کورٹ پولیس کی نااہلی اور لاپروائی کے باعث متعدد ملزم فرار ہو چکے ہیں

دہشتگردوں نے ثابت کردیا انھیں پولیس پر برتری حاصل ہے

سی آئی ڈی سینٹر کراچی دھماکے میں کالعدم لشکر جھنگوی اور کالعدم تحریک طالبان ملوث ہیں، مزید منصوبے بھی تھے

روزنامہ ایکسپریس، کراچی۔ جمعرات، 11 نومبر 2010ء

سی آئی ڈی کی کارروائیاں 7 ملزمان گرفتار

بھاری تعداد میں اسلحہ اور دھماکہ خیز مواد برآمد

گرفتاریاں 2 ہفتوں کے دوران ہوئیں، ملزمان کا تعلق مبینہ طور پر کالعدم لشکر جھنگوی اور تحریک طالبان سے ہے

ملزمان نے محرم سے قبل 9 علما کو قتل کر کے مذہبی اور فرقہ ورانہ فسادات کرنے کا منصوبہ بنایا تھا، سی آئی ڈی

کراچی (اسٹاف رپورٹر) سی آئی ڈی آپریشن اور انسداد انتہاپسندی سیل نے 2 مختلف کارروائیوں کے دوران 7 ملزمان کو گرفتار کر کے بھاری تعداد میں اسلحہ اور دھماکہ خیز مواد برآمد کرنے کا دعویٰ کیا ہے، سی آئی ڈی پولیس کا دعویٰ ہے کہ ملزمان محرم الحرام سے قبل 9 علمائے کرام کو قتل کر کے مذہبی فرقہ ورانہ فسادات کرنے کی منصوبہ بندی کر آئے تھے، گرفتار ملزمان کا مبینہ طور پر کالعدم لشکر جھنگوی اور تحریک طالبان سے تعلق ہے، تفصیلات کے مطابق سی آئی ڈی اور انسداد انتہاپسندی سیل کی مختلف پولیس پارٹیوں نے گزشتہ 2 ہفتوں کے دوران شہر کے مختلف علاقوں سے چھاپے مار کر 6 ملزمان قاری داؤد فاروقی، انیس عباسی، شاہد، اکرام الحق، محمد عبداللہ اور نوشاد عرف نودو کو گرفتار کر کے ملزمان کے قبضے سے 5 کلاشنکوف، 10 دستی بم، 25 کلوگرام دھماکہ خیز مواد، 10 ڈیٹونیٹرز، 2 منی ایجنڈی بم بلاک ایکسپلوزو، 6 چھوٹے، 6 بڑے سائیلنسر، 4 پستول اور بے ہوش کرنے والی دوائیں برآمد کرنے کا دعویٰ کیا ہے، سی آئی ڈی پولیس کا دعویٰ ہے کہ ملزمان کے پاس سے ایک لسٹ برآمد ہوئی ہے جس میں 9 علما کو قتل کر کے محرم الحرام سے قبل شہر میں مذہبی فرقہ ورانہ فسادات کرانے کے بعد محرم الحرام کے جلوسوں میں دہشت گردی کی کارروائی کرنے کی منصوبہ بندی کی گئی تھی، گرفتار ملزمان کو تعلق آصف رمزی گروپ سے بتایا جاتا ہے، گرفتار ملزمان نے مبینہ طور پر 2000 میں الفلاح تھانے کی حدود میں فائرنگ کر کے ڈاکٹر محمد عرفان، کھارادر میں ڈاکٹر سبطین کو فائرنگ کر کے ہلاک کیا تھا اور جوڑیا بازار کے علاقے حسینی بلڈ بینک والی گلی میں ملزمان نے اندھا دھند فائرنگ کی تھی جس کے نتیجے میں 2 افراد ہلاک اور 3 زخمی ہو گئے تھے، مذکورہ ملزمان نے 2001 میں عزیز آباد تھانے کی حدود حسین آباد میں مرزا غلام حسین اور 2010 میں بلال کالونی تھانے کی حدود نیو کراچی میں سہارا ٹرسٹ کے منتظم جعفر شاہ کو فائرنگ کر کے ہلاک کیا تھا، سی آئی ڈی آپریشن کے ایس ایس پی فیاض خان نے پولیس پارٹی کے ہمراہ مخصوص علاقے میں چھاپہ مار کر ایک ملزم اقبال عرف باجوڑی ولد شہزادہ اللہ خیل کو گرفتار کر کے ملزم کے قبضے سے ایک پستول برآمد کر لیا، ملزم کا تعلق تحریک طالبان فقیر محمد باجوڑی سے ہے، ملزم نے سوات میں سیکیورٹی اہلکاروں کو ہلاک کیا اور آپریشن کے دوران پکڑے جانے کے خوف سے فرار ہو کر کراچی آ گیا تھا۔

سی آئی ڈی سینٹر پر دھماکہ کرنے والے کالعدم لشکر جھنگوی اور جنداللہ کی ملی بھگت اور دیگر حملوں میں بھی ملوث

DAILY EXPRESS

روزنامہ ایکسپریس کراچی

سی آئی ڈی سینٹر پر دھماکا جنداللہ گروپ کے مفرور ملزمان نے کیا

سانحہ عاشورہ کے الزام میں گرفتار شکیب، مرتضیٰ اور وزیر پیشی کے وقت حملے کے دوران فرار ہو گئے تھے

حملہ جنداللہ کے کارندوں نے کیا، 4 موٹر سائیکلوں پر سوار کالعدم لشکر جھنگوی کے کارکن ان کو تحفظ فراہم کرتے رہے

یوم عاشور پر دھماکے کے لیے جو کیمیکل استعمال کیا گیا تھا وہی کیمیکل سی آئی ڈی سینٹر پر دھماکے کے لیے بھی استعمال ہوا

طالبان ملک پر کنٹرول کا منصوبہ بنائے ہوئے ہیں، فضل کریم

پاکستان عالمی سازشوں کا مرکز، داخلی انتشار اور خارجی تیغ پر تنہا کھڑا ہے

شہباز شریف قبلہ درست کریں، مساجد و مدارس پر حملے برداشت نہیں کریں گے

اسلامی سرحدوں پر دہشت گردی کرنے والی نام نہاد جہادی تنظیم "جنداللہ" کا تعلق کس فرقے سے ہے؟

روزنامہ ایکسپریس کراچی

جلد 13 شمارہ 13 اتوار 9 شوال 1431ھ 19 ستمبر 2010ء فون 8-35800051 فیکس 35800050,66 صفحات 20 قیمت 13 روپے

ایران فورسز کا جنداللہ کیخلاف آپریشن مغوی فوجی چھڑا لیے

ایک مغوی اور 3 دہشت گرد مارے گئے

بازیابی آپریشن انقلابی گارڈز نے کیا جھڑپ میں متعدد اہلکار بھی مارے گئے، جنداللہ کا دعویٰ غلط ہے، کوئی اہلکار ہلاک نہیں ہوا: ڈپٹی وزیر داخلہ

جنداللہ کے جنگجوؤں نے جمعرات کو صوبہ سیستان بلوچستان میں ایک بس پر فائرنگ کر کے 5 فوجی اور ایک بینک ملازم اغوا کر لیے تھے

تہران (اے ایف پی) پاکستان کے بارڈر سے ملحقہ ایران کے صوبہ سیستان بلوچستان میں اغوا کیے گئے 5 فوجی اہلکاروں سمیت 6 افراد کی بازیابی کیلئے انقلابی گارڈز کے سکیورٹی اہلکاروں نے دہشت گرد تنظیم جنداللہ کے خلاف آپریشن کیا جس دوران ایک مغوی اور جنداللہ کے 3 ارکان مارے گئے۔ اس سے قبل جمعرات کو جنداللہ نے ایران شہر اور شابہار قصبوں کے درمیان ایک بس پر فائرنگ کر کے 5 ایرانی فوجی اور ایک بینک کے کلرک کو اغوا کر لیا تھا۔ صوبائی سکیورٹی افسر جلال صایانے بتایا کہ جنداللہ کے خلاف انقلابی گارڈز نے کامیاب آپریشن کے دوران 5 مغویوں کو بازیاب کرا لیا جبکہ اس دوران جھڑپ میں ایک مغوی اور جنداللہ کے 3 جنگجو بھی مارے گئے۔ دوسری طرف جنداللہ نے اپنی ویب سائٹ پر ایک بیان میں کہا ہے کہ اس جھڑپ میں سکیورٹی فورسز کے بھی متعدد اہلکار مارے گئے ہیں جبکہ ڈپٹی وزیر داخلہ علی عبدالٰہی نے جنداللہ کے اس دعوے کو مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس آپریشن میں انقلابی گارڈز کا کوئی اہلکار ہلاک نہیں ہوا۔

عوام فیصلہ کرے! ان دہشت گرد، فرقہ وارانہ اور کالعدم تنظیموں کا تعلق کس فرقے سے ہے؟

جلد 12 شمارہ 306 منگل 30 رجب المرجب 1431ھ 13 جولائی 2010ء فون 35800051-8 فیکس 35800050,66 صفحات 16 قیمت 10 روپے

کالعدم تنظیموں کیخلاف کریک ڈاؤن جاری، مزید 98 گرفتار

لاہور سے 3، سرگودھا 16، بہاولپور 12، ڈی جی خان 15، ملتان سے 28 افراد پکڑے گئے

گرفتار افراد کا تعلق کالعدم سپاہ صحابہ، تحریک طالبان، جیش محمد و دیگر سے ہے، ذرائع

لاہور، ملتان، مکوال (نمائندگان ایکسپریس، آن لائن) پنجاب میں کالعدم جماعتوں کے خلاف کریک ڈاؤن کے دوسرے روز قانون نافذ کرنے والے اداروں نے پنجاب کے 9 شہروں سے 98 افراد کو فرقہ واریت پھیلانے، اشتعال انگیز تقاریر کرنے، ممنوعہ مطبوعہ مواد رکھنے اور تقسیم کرنے کے الزام میں گرفتار کرلیا ہے۔ پنجاب (باقی صفحہ 5۔ نمبر 8)

کریک ڈاؤن

پولیس کے معتبر ذرائع کے مطابق لاہور سے 3، گوجرانوالہ 6، منڈی بہاؤالدین 10، فیصل آباد 9، سرگودھا 18، ساہیوال 5، بہاولپور 12 اور ڈیرہ غازی خان سے 15 افراد کو گرفتار کیا گیا۔ گرفتار کیے جانے والے افراد میں کالعدم سپاہ صحابہ 2، تحریک طالبان 4، جیش محمد 3، تحریک نفاذ فقہ جعفریہ 4، حرکت جہاد اسلامی ایک، حرکت مجاہدین ایک، ملت اسلامیہ ایک، لشکر طیبہ ایک، سپاہ محمد 5، الحضر ٹرسٹ ایک اور ایک کا تعلق ملت انقلابیہ نامی تنظیم سے بتایا جاتا ہے۔ ذرائع کے مطابق ان افراد کو حراست میں لے کر تفتیش کے لیے صوبے کے مختلف تفتیشی مراکز میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ ذرائع کے مطابق ضلع ملتان میں سرگرم کالعدم تنظیموں کے 128 اراکین کی فہرست متعلقہ تھانوں کو دی گئی ہے۔ بہاولپور سے گرفتار 7 افراد کے خلاف 16 ایم پی او کے تحت مقدمات درج کرلیے گئے ہیں، دریں اثنا کالعدم تنظیموں سے تعلق رکھنے والے 10 سے زائد افراد کی نظر بندی کے احکامات بھی جاری کیے گئے ہیں۔ ذرائع نے بتایا کہ حکومتی احکامات کی روشنی میں کالعدم تنظیموں کے عہدیداران اور سرگرم کارکنوں کی نگرانی کا عمل بھی جاری ہے جبکہ شیڈول 4 میں شامل تمام افراد کو حراست میں لینے کا اصولی فیصلہ کرلیا گیا ہے جن کی صوبے بھر میں تعداد 4 ہزار کے قریب ہے۔

کیا کسی کی عبادت گاہ اور اس کے جلسے پر فائرنگ کرنا شرعاً جائز ہے؟

روزنامہ ایکسپریس، کراچی۔ اتوار، 11 جولائی 2010ء

امام بارگاہ میں فائرنگ کرنیوالا ملزم مومن آباد سے گرفتار

گلبرگ میں 2 برس قبل مجلس کے شرکا پر فائرنگ کی تھی، کالعدم تنظیم سے تعلق ہے

اسلحہ برآمد، واردات میں شامل دیگر ساتھیوں کے بارے میں تفتیش شروع، سی آئی ڈی کی کارروائی

کراچی (اسٹاف رپورٹر) ایس ایس پی سی آئی ڈی انسداد انتہا پسندی سیل نے کالعدم تنظیم کے کارکن کو گرفتار کرکے اسلحہ برآمد کرلیا، تفصیلات کے مطابق ایس ایس پی سی آئی ڈی انسداد انتہا پسندی سیل چوہدری اسلم کو خفیہ ذرائع سے اطلاع ملی تھی کہ امام بارگاہ پر فائرنگ کرنے میں ملوث ایک ملزم مومن آباد کے علاقے میں موجود ہے جس پر انھوں نے ڈی ایس پی سرور کمانڈو پر مشتمل پولیس پارٹی تشکیل دی، پولیس نے مذکورہ مقام پر چھاپہ مار کر ملزم ساجد محمود کو گرفتار کرکے اسلحہ برآمد کرلیا، چوہدری اسلم کے مطابق ملزم کا تعلق کالعدم لشکر جھنگوی سے ہے، ملزم نے 2008 میں گلبرگ کے علاقے کھنڈا مارکیٹ کے قریب امام بارگاہ میں مجلس کے شرکا

(باقی صفحہ 4۔ نمبر 2)

کالعدم لشکر جھنگوی کے کارکنان قتل، دھماکہ خیز مواد رکھنے اور ڈکیتی میں ملوث قرار
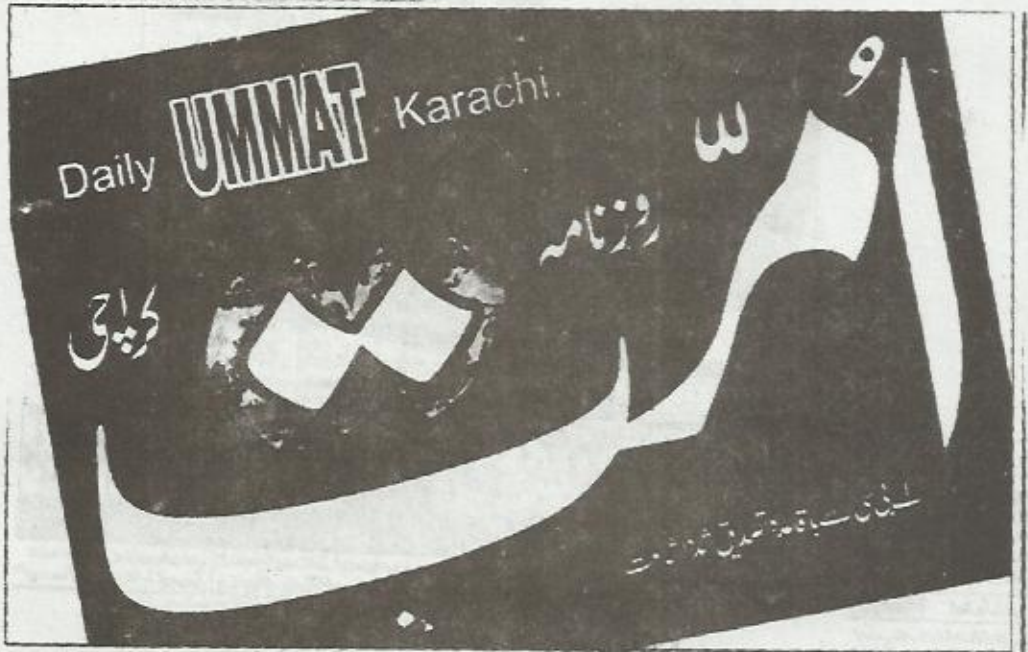
جلد ۱۵: شمارہ ۶۵	منگل ۱۰ ذیقعد ۱۴۳۱ھ ۱۹ اکتوبر ۲۰۱۰ء	قیمت ۱۰ روپے

(۲) روزنامہ امت کراچی ۱۹ اکتوبر ۲۰۱۰ء

کالعدم لشکر جھنگوی کارکنان کے مقدمے کا فیصلہ 27 اکتوبر تک محفوظ

دھماکہ خیز مواد رکھنے کا الزام ہے۔ ڈکیتی کے ملزم کو 3 برس قید۔ 2 ساتھی اشتہاری قرار

کراچی (اسٹاف رپورٹر) انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالت کے جج احمد رام ہوتوانی نے دھماکہ خیز مواد اور غیر قانونی اسلحہ رکھنے کے الزام میں ملوث کالعدم لشکر جھنگوی کے کارکنان عبدالباقی، یوسف چانڈیو اور اسمٰعیل چانڈیو کے مقدمے میں حتمی دلائل مکمل ہونے پر فیصلہ 27 اکتوبر تک محفوظ کر لیا ہے۔ فیصلے سے قبل 23 اکتوبر کو فاضل عدالت کے جج اور پراسیکیوٹر جائے وقوعہ کا معائنہ کرنے جمشید کوارٹر بھی جائیں گے۔ دریں اثنا ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج جنوبی جنگو خان راجپوت نے پولیس مقابلہ، اقدام قتل و ڈکیتی کے ملزم افتخار کو 3 برس قید اور ایک ہزار روپے جرمانے کی سزا سنادی ہے، جب کہ مقدمے میں مفرور ملزم کمیل اور رحمان کو اشتہاری قرار دے دیا۔

کالعدم لشکر جھنگوی اور کالعدم سپاہ محمد کے کارکنان کا اہم تنصیبات پر حملوں اور قتل میں ملوث ہونے کا اعتراف

جلد ۱۵ شمارہ ۲۶۱ | جمعۃ المبارک ۶ ذوالقعدہ ۱۴۳۱ھ ۱۵ اکتوبر ۲۰۱۰ء | قیمت ۱۰ روپے

وزیر اعظم و دیگر کے خلاف حملوں کا منصوبہ ناکام، 7 دہشت گرد گرفتار

ٹارگٹ کلنگ میں ملوث کالعدم سپاہ محمد کا دہشت گرد مقابلے کے بعد گرفتار

وزیر اعظم سمیت اہم شخصیات کے قتل کی سازش کے الزام میں گرفتار دہشت گردوں کو بہاولپور کی عدالت میں پیش کرنے کے لیے لایا جا رہا ہے

علمائے اہلسنت اور ڈاکٹروں کے قتل میں ملوث کالعدم سپاہ صحابہ سے تعلق رکھنے والا دہشت گرد گرفتار

TheDaily AGHAZ Karachi

روزنامہ آغاز کراچی

قیمت 5 روپے

جلد: 48 جمعۃ المبارک 20 ذیقعد 1431ھ 29 اکتوبر 2010ء شمارہ 267

علماء اور ڈاکٹروں کے قتل میں ملوث "ٹارگٹ کلر" گرفتار

چاکیواڑہ پولیس کے ہاتھوں گرفتار ہونے والے ملزم کا تعلق کالعدم سپاہ صحابہ سے ہے، نام ریڈبک میں شامل تھا

کچھ عرصہ قبل ملزم کے دو بھائی بھی گلری کے علاقے میں پولیس مقابلوں میں ہلاک ہو چکے ہیں

کراچی (کرائم رپورٹر) چاکیواڑہ پولیس نے علماء اور ڈاکٹروں کی قتل کی وارداتوں میں ملوث کالعدم تنظیم سے تعلق رکھنے والے "ٹارگٹ کلر" کو گرفتار کرلیا۔ تفصیلات کے مطابق

بقیہ نمبر 3 باقی صفحہ آخر

بقیہ 3

ایس پی او چاکیواڑہ محمد علی رندی کی سربراہی میں ایس ایچ او چاکیواڑہ فاروق حق نے ایک اطلاع پر بہار کالونی A روڈ گلی 10 میں چھاپہ مار کر ملزم عبداللہ عرف اللہ کو گرفتار کر کے اسلحہ برآمد کرلیا۔ پولیس کے مطابق ملزم کا تعلق کالعدم سپاہ صحابہ سے ہے۔ ملزم علماء اور ڈاکٹروں کی ٹارگٹ کلنگ میں ملوث ہے۔ ملزم کا نام سی آئی ڈی کی ریڈبک میں شامل ہے اور اس پر 5 لاکھ روپے سر کی قیمت بھی مقرر ہے۔ کچھ عرصہ قبل ملزم کے دو بھائی بھی گلری کے علاقے میں پولیس مقابلوں میں ہلاک ہو چکے ہیں۔ پولیس نے بتایا کہ ملزم مسجد کے پیش امام مولانا نقشبندی، ڈاکٹر سفیان، قاری حبیب الرحمن اور ڈاکٹر بلوچ کے قتل میں ملوث ہے اور مزید شہر میں علماء پر حملوں کے لئے ریکی مکمل کر چکا تھا۔ ملزم نے ابتدائی تفتیش کے دوران بتایا کہ وہ کمانڈر محمد علی کے احکامات پر ٹارگٹ کلنگ کرتا تھا جس کی تلاش میں چھاپے مارے جا رہے ہیں۔ ملزم کے خلاف مقدمہ 288/10 درج کرلیا گیا ہے۔

میلاد النبیؐ کے جلوس پر حملے کے 3 منصوبہ سازوں کو 20 سال قید

50 ہزار روپے جرمانہ، انسداد دہشت گردی کی عدالت نے جائیداد بھی ضبط کرنے کا حکم دیدیا

سندھ ہائیکورٹ نے ناظر کو ینگ مین کرسچین ایسوسی ایشن کی تمام املاک تحویل میں لینے کی ہدایت کردی

کراچی (اسٹاف رپورٹر) انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالت III کے سربراہ آنند رام ہوتانی نے عید میلاد النبیؐ کے جلوس پر حملہ کرنے کی منصوبہ بندی کرنے کے الزامات ثابت ہو جانے پر تینوں ملزمان کو مجموعی طور پر 20 سال قید، 50 ہزار روپے جرمانہ اور جائیداد ضبط کرنے کی سزا سنائی ہے۔ اسپیشل پبلک پراسیکیوٹر مشتر مرزا نے استغاثہ کی جانب سے موقف اختیار کیا کہ ملزمان عبدالباقی، یوسف چانڈیو اور

بقیہ نمبر 13 صفحہ 2 پر

بقیہ 13

اس کے بھانجے اسماعیل چانڈیو نے اپنے مفرور ساتھیوں کے ساتھ 26 فروری 2010ء بمطابق 12 ربیع الاول کو جمشید کوارٹر تھانے کی حدود میں واقع نشتر پارک سے برآمد ہونے والے عید میلاد النبیؐ کے جلوس میں داخل ہو کر دھماکہ خیز مواد کے ذریعے حملہ کرنے کی منصوبہ بندی کی تھی تاہم سخت حفاظتی انتظامات ہونے کے باعث وہ ایسا نہیں کرسکے اور پولیس نے انہیں جلوس کا انتظار کرتے ہوئے گرفتار کرلیا جبکہ دو ملزمان فرار ہوگئے۔ علاوہ ازیں سندھ ہائی کورٹ کے جسٹس مشیر عالم اور جسٹس عقیل عباسی پر مشتمل دو رکنی بنچ نے سندھ ہائی کورٹ کے ناظر کو ہدایت کی ہے کہ ینگ مین کرسچین ایسوسی ایشن کی تمام املاک اپنی تحویل میں لے لیں اور سوشل ویلفیئر ڈپارٹمنٹ کے تعاون سے نئے انتخابات کرائیں۔ فاضل بنچ نے ناظر کو وائی ایم سی اے کی فہرست کی بنیاد پر بننے والی جائیدادوں کی فہرست بھی تیار کرنے کی ہدایت کی۔

اہلحدیث فرقے کی کالعدم تنظیم لشکر طیبہ بنگلہ دیش میں بھی دہشت گردی کے مراکز قائم کرنے کی کوشش کر رہی ہے

THE DAILY JANG KARACHI

روزنامہ جنگ کراچی

بانی...... میر خلیل الرحمٰن

قیمت 10 روپے

جلد 74 — منگل 25 رشوال المکرم 1431ھ / 5 اکتوبر 2010ء — نمبر 275

بنگلہ دیش: کالعدم ”لشکر طیبہ“ کا کوآرڈینیٹر 2 ساتھیوں سمیت گرفتار

خرم عرف الیاس محمد سلیم جنگجو گروپ کو ہدایات دینے کیلئے متعدد بار ڈھاکا کا سفر کر چکا ہے، پولیس

ڈھاکہ (اے ایف پی) بنگلہ دیش کی پولیس نے کالعدم اسلامی تنظیم لشکر طیبہ کے ایک اہم معاون کارکن (کوآرڈینیٹر) کو گرفتار کر لیا ہے جس کی شہریت پاکستانی بتائی جاتی ہے۔ بنگلہ پولیس کے مطابق 41 سالہ خرم جو الیاس محمد سلیم کے نام سے بھی بنگلہ دیش کا متعدد بار سفر کر چکا ہے کو بنگلہ دیش کے دارالحکومت ڈھاکہ میں 2 دیگر ساتھیوں سمیت ہفتہ کے روز ایک مقامی ہوٹل سے گرفتار کیا گیا۔ خرم بنگلہ دیش میں اپنے جنگجو ساتھیوں کو ہدایات دیتا ہے۔ بنگلہ دیش کی خفیہ (جاسوس) پولیس کے اسسٹنٹ کمشنر غلام آزاد نے بتایا کہ خرم عرف الیاس محمد سلیم لشکر طیبہ کا ایک اہم رکن ہے جو بنگلہ دیش میں عسکریت پسندوں کی کارروائیوں میں ان کی مدد کرتا اور ہدایات دیتا ہے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ رواں ماہ کے دوران اسی تنظیم کے گرفتار ہونے والے 6 افراد نے بھی خرم کو پہچان کر تصدیق کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ بنگلہ دیش میں ان کے مرکزی کوآرڈینیٹر ہیں۔

کالعدم مذہبی جماعتیں پس پردہ مل جل کر ملک دشمن کارروائیوں میں ملوث ہیں

دھماکے میں استعمال گاڑی کا پتہ چلانے میں تفتیشی حکام ناکام

دیوبندی فرقے کی تنظیم جماعت اسلامی خودکش بمباروں اور کالعدم جماعتوں کی حمایت کرتی ہے، سیاسی جماعتوں کا موقف......!!!

روزنامہ ایکسپریس کراچی

جلد 13 شمارہ 66 ہفتہ 6 ذوالحج 1431ھ 13 نومبر 2010ء فون 35800051-5 فیکس 35800050,66 صفحات 12 قیمت 10 روپے

جماعت اسلامی کے مدارس دہشت گردی کی تربیت دیتے ہیں

شرمیلا فاروقی

جماعت اسلامی انتہا پسندوں کی حامی ہے، رشید گوڈیل، پیپلز پارٹی نے ہمیشہ الزام عائد کیا، فرید پراچہ

الزام بے بنیاد ہے، امتیاز عالم، کراچی میں دہشت گردی حکومت کی ناکامی ہے، فضل کریم، فرنٹ لائن میں گفتگو

لاہور (مانیٹرنگ ڈیسک) پیپلز پارٹی سندھ کی وزیر شرمیلا فاروقی نے کہا ہے کہ جماعت اسلامی کے مدارس میں بچوں کو دہشت گردی کی تربیت دی جاتی ہے اس کے علاوہ جماعت کے عہدیداروں کے گھروں سے کئی دہشت گرد پکڑے جاچکے ہیں، ایم کیو ایم کے رہنما رشید گوڈیل نے کہا کہ جماعت اسلامی انتہا پسندوں کی حامی ہے اور خود بھی انتہا پسندی میں ملوث رہی ہے جماعت اسلامی کے رہنما فرید پراچہ نے کہا کہ پیپلز پارٹی اور ایم

(باقی صفحہ 5 نمبر 19)

کیو ایم پر یہ تقاضا کہ دہشت گردی کے مسئلے کا حل کیا ہے ہمیشہ جماعت اسلامی پر الزام عائد کرکے چلے جاتے ہیں ایکسپریس نیوز کے پروگرام فرنٹ لائن میں گفتگو کرتے ہوئے سندھ کی وزیر اطلاعات شرمیلا فاروقی نے کہا کہ دہشت گرد حکومت کے مقابلے میں بہت زیادہ طاقتور ہیں دنیا میں کوئی ایسا آلہ ایجاد نہیں ہوا جو خودکش حملہ آوروں کی نشاندہی کرسکے جماعت اسلامی کے عہدیداروں کے گھروں سے کئی دہشت گرد پکڑے جاچکے ہیں رشید گوڈیل نے کہا کہ دہشت گردی آج سے نہیں ہو رہی [illegible] 1970 کی دہائی میں ... نے خلاف کردیا تھا ایم کیو ایم کسی قسم کی انتہا پسندی میں ملوث نہیں کراچی کے عوام مذہب کے نام پر جماعت اسلامی کو ووٹ دیتے تھے لیکن جب ایم کیو ایم نے عوامی سیاست کی تو لوگوں نے جماعت اسلامی کو مسترد کردیا، جماعت اسلامی کو خطرہ ہے کہ کہیں ایم کیو ایم اپنے مقصد میں بھی کامیاب نہ ہوجائے فرید پراچہ نے کہا کہ اگر صرف ملک کے اندر موجود مدارس میں ہی دہشت گردی کی تربیت دی جارہی ہے تو پھر مدارس کا مکمل ڈیٹا حکومت کے پاس موجود ہے پہلے بھی حکومت نے ایک مدرسے پر چھاپہ مارا تھا اب بھی چھاپہ مار کر ان مدارس کو بند کریں جو دہشت گردی میں ملوث ہیں ... کی ساری تفصیلات منظر عام پر آچکی ہے جب حکومت دہشت گردوں کو پکڑتی ہے تو ان کو سزا کیوں نہیں دی جاتی ق لیگ کے رہنما فضل کریم نے کہا کہ کراچی میں حالیہ دہشت گردی کا واقعہ حکومت کی ناکامی ہے دہشت گرد پورے ملک میں دندناتے پھر رہے ہیں لیکن حکومت کی رٹ کہیں دکھائی نہیں دیتی تجزیہ کار امتیاز عالم نے کہا کہ جن لوگوں نے ہتھیار اٹھائے ہوئے ہیں وہ ہمارے اپنے لوگ ہیں ان لڑکوں کو مدارس میں جو کچھ پڑھایا جاتا ہے اس کے نتیجے میں یہ دہشت گرد بنتے ہیں اس میں امریکا اور بھارت کا کوئی کردار نہیں اگر تمام سیاسی جماعتیں مل کر دہشت گردی کے خلاف کارروائی نہیں کرتیں تو 2 سے 4 گروپ سیاسی جماعتوں کو اٹھا کر سمندر میں پھینک دیں گے۔

دیوبندی فرقے کی کالعدم تنظیم سپاہ صحابہ کے کارکن نے لیاقت آباد میں ایک شخص کو قتل کیا، بالاخر خود بھی مارا گیا......

سعود آباد، فائرنگ سے کالعدم سپاہ صحابہ کا کارکن جاں بحق

35 سالہ مختار جیلانی پر موٹر سائیکل سوار ملزمان نے فائرنگ کردی، علاقے میں خوف و ہراس

کراچی (اسٹاف رپورٹر) سعود آباد کے علاقے میں مسلح ملزمان نے فائرنگ کر کے کالعدم سپاہ صحابہ کے کارکن کو ہلاک کر دیا اور فرار ہو گئے، فائرنگ سے علاقے میں خوف و ہراس پھیل گیا۔ تفصیلات کے مطابق سعود آباد تھانے کی حدود ملیر آر سی ڈی گراؤنڈ کے قریب گلی کے کونے پر کھڑے 35 سالہ مختار احمد جیلانی ولد حافظ جنت جیلانی کو موٹر سائیکل سوار مسلح ملزمان نے فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا اور فرار ہو گئے۔ فائرنگ سے خوف و ہراس پھیل گیا اور دکانیں وغیرہ بند ہو گئیں۔ ایس ایچ او سعود آباد خالد آرائیں نے جنگ کو بتایا کہ مقتول مختار جیلانی کا تعلق کالعدم سپاہ صحابہ سے تھا اور اس نے 1994ء میں لیاقت مارکیٹ کے قریب آئی ایس او کے کارکن حسن افسر کو فائرنگ کر کے ہلاک کیا تھا جس کے مقدمہ سعود آباد تھانے

باقی صفحہ 40 نمبر 4

4 سعود آباد، فائرنگ

میں مختار کے خلاف درج تھا اور وہ گرفتار ہو کر جیل بھی گیا تھا، انہوں نے بتایا کہ مقتول سعود آباد کے علاقے ایس ای او کا رہائشی تھا۔ پولیس نے لاش کو ضابطے کی کارروائی کے بعد ورثاء کے حوالے کر دیا اور تفتیش شروع کر دی ہے۔

اہلحدیث فرقے کی کالعدم فسادی جماعت لشکر طیبہ پابندی کے باوجود کھلے عام فلاح انسانیت فاؤنڈیشن کے نام سے کیوں کام کر رہی ہے؟

جلد: 48 | جمعرات 15 رمضان المبارک 1431ھ 26 اگست 2010ء | شمارہ 213

کالعدم تنظیموں نے لاہور اور جنوبی پنجاب میں متاثرین سیلاب کیلئے کیمپ لگا لئے

جماعۃ الدعوہ فلاح انسانیت فاؤنڈیشن کے نام سے کیمپ لگا کر چندہ وصول کر رہی ہے

پابندی کے باوجود سرگرمیاں جاری، لشکر طیبہ بھی میدان میں ہے، جماعت الدعوہ واچ لسٹ میں شامل ہے: محکمہ داخلہ

لاہور (نیوز ڈیسک) سیلاب متاثرین کے لیے کیمپ لگا کر امداد اکٹھی کرنے اور متاثرہ علاقوں میں سرگرمیوں میں ملوث کالعدم تنظیموں کے خلاف سخت کارروائی کے لیے وفاقی حکومت کے تحریری و زبانی احکامات کے باوجود لاہور سمیت پنجاب خصوصاً جنوبی پنجاب میں کالعدم تنظیموں کی جانب

بقیہ نمبر 16 صفحہ 2 پر

بقیہ 16

سے کیمپ لگا کر قانون کا مذاق اڑایا جا رہا ہے۔ لاہور میں ماڈل ٹاؤن چیک سکوائر (سی بلاک) بالمقابل احمدی عبادت گاہ، بہشت چوک، مون مارکیٹ بالمقابل تھانہ اقبال ٹاؤن، کلمہ چوک، فیروز پور روڈ سمیت متعدد علاقوں اور دیگر شہروں بالخصوص متاثرہ علاقوں میں کالعدم تنظیم لشکر طیبہ، جماعت الدعوہ کے نے نام فلاح انسانیت فاؤنڈیشن کے نام سے کیمپ ہیں، کلمہ چوک میں اور ماڈل ٹاؤن میں تو کالعدم تنظیم لشکر طیبہ کے جھنڈوں کے ہمراہ ڈبے اٹھائے ارکان گاڑیوں سے رقم اکٹھی کر رہے ہیں، مذکورہ کیمپوں کے اطراف میں کالعدم تنظیم کے بینرز، بلے کارڈز، پوسٹرز اور جھنڈے نمایاں طور پر ڈسپلے کیے گئے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود پولیس اور دیگر قانون نافذ کرنے والے ادارے کالعدم تنظیموں کے ارکان کے خلاف کارروائی کرنے سے گریزاں ہیں۔ محکمہ داخلہ پنجاب اور کمشنر لاہور ڈویژن نے بھی پولیس کو ایسی سرگرمیوں میں ملوث کالعدم تنظیموں کے خلاف کارروائی کرنے کے احکامات جاری کیے ہیں۔ محکمہ داخلہ حکومت پنجاب کی جانب سے بھی کالعدم قرار دی جانے والی تنظیموں کی فہرست میں جماعت الدعوہ کا نام شامل نہیں ہے تاہم اس کو واچ لسٹ میں رکھا گیا ہے۔

اہلحدیث فرقے کی کالعدم تنظیم لشکر طیبہ اس طرح نام بدل کر کھلے عام جماعۃ الدعوہ کے نام سے جلوس کیوں نکال رہی ہے؟

تم وہ بہترین اُمت ہو جسے انسانوں (کی اصلاح) کے لئے میدان میں لایا گیا۔ (القرآن)

Daily UMMAT Karachi.

روزنامہ اُمت کراچی

SATURDAY SEPTEMBER 18, 2010 Regd:S.S-9,

جلد ۱۵: شمارہ ۳۳	ہفتہ ۸ رشوال المکرم ۱۴۳۱ھ ۱۸ ستمبر ۲۰۱۰ء	قیمت ۹ روپے

نہتے کشمیریوں پر بھارتی مظالم کیخلاف لاہور میں جماعت الدعوۃ کے کارکن احتجاجی مظاہرہ کر رہے ہیں

دیوبندی فرقے سے تعلق رکھنے والی دو کالعدم مذہبی جماعتوں کے کارکن اسلحہ لے کر سندھ میں کیا کر رہے تھے؟

TheDaily AGHAZ Karachi

روزنامہ آغاز کراچی

چیف ایڈیٹر محمد انور فاروقی

قیمت 6 روپے

جلد: 48 ہفتہ 18 شعبان المعظم 1431ھ 31 جولائی 2010ء شمارہ 189

سی آئی ڈی کی کارروائی کالعدم تنظیم کے 2 اہم کارندے گرفتار

سکھر سے 3 ملزمان پکڑے گئے

خفیہ اطلاع پر پولیس کی بھاری نفری نے شیر شاہ سے کالعدم جیش محمد اور حرکت المجاہدین کے کارکنوں قاری رضوان عرف ذیشان اور قاری داؤد کو حراست میں لے لیا

سندھ میں بڑی کارروائی کرنا چاہتے تھے سکھر میں اسلحے کی بڑی کھیپ چھپا رکھی ہے دستی بم کلاشنکوف و دیگر اسلحہ شامل ہے ملزمان کا انکشاف

کراچی (کرائم رپورٹر) سی آئی ڈی کے عملے نے کالعدم تنظیم کے 2 اہم کارندوں کو گرفتار کر کے اسلحہ برآمد کرلیا۔ ملزم کی نشاندہی پر سکھر سے بھی 3 ملزمان کو حراست میں لے لیا گیا ملزمان اندرون سندھ میں بڑی کارروائی کرنا چاہتے تھے۔ تفصیلات کے مطابق سی آئی ڈی کے ایس ایس پی انوسٹی

بقیہ نمبر 33 صفحہ 2 پر

بقیہ 33

کیپٹن مظہر مشوانی کی سربراہی میں پولیس کی بھاری نفری نے خفیہ اطلاع پر شیر شاہ سے کالعدم جیش محمد اور کالعدم حرکت المجاہدین کے 2 اہم کارکنوں قاری رضوان عرف ذیشان اور قاری داؤد کو گرفتار کر کے اسلحہ برآمد کرلیا۔ سی آئی ڈی کے مطابق ملزمان کالعدم تنظیم کے دہشتگردوں کو اسلحہ اور خودکش جیکٹس سپلائی کرتے تھے اور ان کا اسلحہ بھی اپنے پاس رکھتے تھے۔ ملزمان اندرون سندھ میں بڑی کارروائی کرنا چاہتے تھے اور انہوں نے انکشاف کیا ہے کہ سکھر میں اسلحہ کی بڑی کھیپ انہوں نے چھپا کر رکھی ہے جس میں دستی بم اور کلاشنکوف سمیت جدید اسلحہ شامل ہے۔ اطلاعات کے مطابق ابتدائی طور پر سی آئی ڈی نے سکھر رابطہ کرکے وہاں اطلاع دی جس پر ایک حساس ادارے اور سی آئی ڈی کے عملے نے کارروائی کر کے 3 افراد محمد علی، محمد اور اشرف کو بھی حراست میں لے لیا ہے جن سے تحقیقات جاری ہے۔

لشکر جھنگوی کے نام نہاد مذہبی دہشت گرد گرفتار،
ملک میں شیعہ سنی علماء کو قتل کرنے کی منصوبہ بندی کرنے کا اعتراف

جلد نمبر 7 | جمعۃ المبارک 12 رجب المرجب 1431ھ 25 جون 2010ء فون 34022243-4 | شمارہ نمبر 170

CID کی ورکشی اور لیاقت آباد میں کارروائیاں کالعدم لشکر جھنگوی کے 3 دہشتگرد گرفتار متعدد سنگین جرائم کا ارتکاب

علماء کے قتل کی سازش ناکام

ٹارگٹ کلرز کیخلاف پولیس کو فری ہینڈ

نمبر مارکیٹ MPR کالونی میں سی آئی ڈی کے چھاپے فائرنگ کا تبادلہ حافظ محمد علی عرف اندھا طلحہ زبیر عرف شانی محمد زاہد پکڑے گئے اسلحہ برآمد

جعلی عامل قیوم یوسف حسین آصف حسین شمیم حسین سید امام گل مہتاب کی ٹارگٹ کلنگ کا اعتراف دہشتگردوں کو چھڑانے کیلئے وین پر بھی حملہ کیا

شیعہ و سنی علماء کو ٹارگٹ کلنگ کا نشانہ بنانے کی منصوبہ بندی کررہے تھے کہ پکڑے گئے مزید انکشافات متوقع

جوائنٹ انٹروگیشن ٹیم کو ملزمان 14 روز تک تحویل میں رکھنے کی اجازت ٹارگٹ کلنگ کے الزام میں 62 افراد گرفتار

کالعدم لشکر طیبہ جو کہ آج کل جماعۃ الدعوہ اور فلاح انسانیت کے نام سے کام کر رہی ہے اس کی کارکردگی پر اہلحدیث مولوی کا بیان ملاحظہ ہو

جلد: 48 — پیر 23 صفر المظفر 1431ھ 8 فروری 2010ء — شمارہ 37

کالعدم لشکر طیبہ کی پابندی پر عمل کرایا جائے: جمعیت اہلحدیث

حکومت نے نوٹس نہیں لیا تو ہم خود نام نہاد جہادی ٹولے کے محاسبے کے لئے میدان میں نکل آئیں گے

کراچی (پ ر) ملک سے دہشت گردی و عسکریت پسندی کے خاتمے کے لیے کالعدم لشکر طیبہ پر پابندی پر ٹھوس عمل درآمد کروایا جائے کالعدم لشکر طیبہ اور جماعت الدعوۃ نے نام تبدیل کر کے فلاح انسانیت فاؤنڈیشن المحمدیہ اسٹوڈنٹس فیڈریشن اور ہفتہ وار اخبار جرار کے نام سے سرگرمیاں شروع کر رکھی ہیں انتظامیہ کی خاموشی معنی خیز ہے۔ ان خیالات کا اظہار جمعیت اہلحدیث پاکستان سندھ کے چیف آرگنائزر مولانا محمد یوسف سلفی، مولانا بلال احمد سلفی و دیگر رہنماؤں نے کیا۔ انہوں نے کہا کہ جہاد کے مقدس نام کو اپنے ذاتی مفادات کیلئے استعمال کرنا لشکر طیبہ کے رہنماؤں کا وطیرہ رہا ہے۔ حکومت کو نوٹس لینا چاہیے ورنہ ہم خود اس نام نہاد جہادی ٹولے کے محاسبے کیلئے میدان عمل میں نکل آئیں گے۔

ملک بھر میں دہشت گردی کرنے والی کالعدم جماعتیں کس مکتبہ فکر سے تعلق رکھتی ہیں

ذرا سوچیے......!!!

تم وہ بہترین اُمت ہو جسے انسانوں (کی اصلاح) کے لئے میدان میں لایا گیا۔ (القرآن)

Daily UMMAT Karachi

روزنامہ اُمت کراچی

ملک دشمن عناصر کی تلاش کیلئے صوبے بھر کی کچی آبادیوں میں سرچ آپریشن کا حکم۔ محکمہ داخلہ نے نوٹیفکیشن جاری کر دیا

پنجاب حکومت

نئے نام سے سرگرم 23 تنظیموں پر پابندی

جماعۃ الدعوۃ پر مکمل اطلاق نہیں ہوگا۔ حافظ سعید سمیت 3 رہنماؤں کے بیرون ملک سفر۔ اسلحہ لائسنس کے اجراء پر پابندی۔ اکاؤنٹس منجمد۔ سانحہ داتا دربار کی تحقیقات کیلئے 5 رکنی کمیٹی تشکیل دے دی گئی

وزیراعظم کی زیر صدارت بین الصوبائی اجلاس میں کالعدم تنظیموں کیخلاف آپریشن۔ انسداد دہشت گردی ایکٹ میں ترمیم کا فیصلہ۔ پنجاب میں کارروائی کی تیاری نہیں ہو رہی۔ مذاکرات صرف ہتھیار ڈالنے والوں سے ہونگے۔ بریفنگ

ملک میں دہشت گردی کرنیوالی کالعدم جماعتوں نے نام بدل کر کام کرنا شروع کردیا

جلد 12 شمارہ 299 منگل 23 رجب المرجب 1431ھ 6 جولائی 2010ء فون 35800051-8 فیکس 35800050,68 صفحات 16 قیمت 10 روپے

پنجاب میں نام بدل کر کام کرنیوالی 69 کالعدم تنظیموں پر پابندی

صوبائی محکمہ داخلہ نے نوٹیفکیشن جاری کردیا، انتظامیہ کو کریک ڈاؤن کرنے کی ہدایات

حساس اداروں نے کالعدم تنظیموں سے منسلک افراد کے کوائف اکٹھے کرنا شروع کردیے

لاہور (نمائندہ ایکسپریس) پنجاب حکومت نے صوبے میں دہشت گردی، خودکش حملوں، بم دھماکوں کی روک تھام اور صوبے میں امن وامان کی فضا کو برقرار رکھنے کیلئے وزارت داخلہ کے حکم پر ماضی میں (باقی صفحہ 5۔ نمبر 14)

تنظیموں پر پابندی

کالعدم قرار دی جانے والی 69 مذہبی تنظیموں کو ایک مرتبہ پھر نام بدل کر کام کرنے سے روک دیا ہے، اس ضمن میں محکمہ داخلہ پنجاب کی طرف سے صوبے کے تمام ڈی سی اوز اور ڈی پی اوز کو خصوصی ہدایات جاری کردی گئی ہیں جس میں کہا گیا ہے نام بدل کر کام کرنے والی کالعدم مذہبی جماعتوں کے خلاف کریک ڈاؤن شروع کیا جائے، علاوہ ازیں کالعدم مذہبی تنظیموں کے کارکنوں کے ناموں کی لسٹیں تیار ہونا شروع ہوگئی ہیں اور حساس اداروں نے کالعدم تنظیموں سے تعلق اور ہمدردی رکھنے والے افراد کے کوائف اکٹھے کرنا شروع کردیے ہیں۔ آن لائن کے مطابق محکمہ داخلہ نے پابندی عائد کر [illegible]

پورے ملک میں صرف دیوبندی اور شیعہ فرقے کے مدارس اور اداروں کو کیوں سیل کیا گیا؟

THE DAILY JANG KARACHI

روزنامہ جنگ کراچی

بانی ... میر خلیل الرحمن

قیمت 10 روپے

جلد 74 — ہفتہ 13 ذی الحج 1431ھ 20 نومبر 2010ء — نمبر شمار 319

جے یو آئی کا دیرینہ مطالبہ تسلیم، مولانا محمد خان شیرانی چیئرمین اسلامی نظریاتی کونسل مقرر

صدر نے وزیراعظم کی ایڈوائس پر سمری منظور کرلی، نوٹیفکیشن پیر کو جاری ہوگا، مولانا فضل الرحمن کو رفقا کی سخت مخالفت کا سامنا

اسلام آباد (نمائندہ جنگ) صدر مملکت آصف علی زرداری نے وزیراعظم کی ایڈوائس پر جمعیت کے رکن مولانا محمد خان شیرانی کو اسلامی نظریاتی کونسل کا چیئرمین مقرر کرنے کی سمری منظور کرلی ہے اور وزیراعظم سیکرٹریٹ نے یہ سمری وزارت مذہبی امور کو بھجوا دی ہے۔ یہ سمری جمعہ کے روز موصول ہوئی اور وزارت مذہبی امور 22 نومبر کو مولانا محمد خان شیرانی کی تقرری کا باضابطہ نوٹیفکیشن جاری کرے گا۔ یہ اہم منصب گزشتہ تقریباً پانچ ماہ سے خالی تھا۔

باقی صفحہ 10 نمبر 20

جے یو آئی / مطالبہ تسلیم

آئین کے تحت اس منصب پر نامزدگی کا اختیار صدر مملکت کو حاصل ہوتا ہے۔ تاہم عید کو صدر آصف علی زرداری نے جمعیت علمائے اسلام کے سربراہ مولانا فضل الرحمن کو ڈیرہ اسماعیل خان فون کرکے جہاں انہیں عید کی مبارکباد دی۔ وہاں ان کے دیرینہ مطالبے کو تسلیم کرتے ہوئے عید کے فوری بعد ان کی طرف سے نامزد کردہ جے یو آئی کے رہنما مولانا شیرانی کو اسلامی نظریاتی کونسل کا چیئرمین مقرر کرنے کا عندیہ دیا۔ صدر نے مولانا فضل الرحمن کو عید کی مناسبت سے مٹھائی اور فروٹ بھی بھجوایا ہے جبکہ وزیراعظم سید یوسف رضا گیلانی نے بھی مولانا فضل الرحمن کو فون پر عید کی مبارکباد دیتے ہوئے انہیں مولانا محمد شیرانی کو اسلامی نظریاتی کا چیئرمین بنائے جانے کے فیصلے کی اطلاع دیتے ہوئے اس حکومتی فیصلے کو ان کے لئے عید کا تحفہ قرار دیا ہے۔ اس موقع پر مولانا فضل الرحمان نے اس فیصلے کو خوش آئند لیکن تاخیر سے کئے جانے والے فیصلے سے تعبیر کرتے ہوئے کہا کہ حکومت نے طے شدہ معاہدے کی تکمیل میں تقریباً ڈیڑھ سال تاخیر کی ہے۔

جھنگ: تین کالعدم تنظیموں کے 10 مدرسوں کو سیل کردیا گیا

جھنگ (ثناء نیوز) پولیس نے کالعدم سپاہ صحابہ، تحریک جعفریہ پاکستان اور جیش محمد سے منسلک 10 مدرسوں کو سیل کردیا۔ ڈی پی او کے مطابق جن مدرسوں کو سیل کیا گیا ہے ان میں جامعہ محمدیہ حق نواز، مدرسہ عبیدیہ کوٹ روڈ، جامعہ رشیدیہ کالج روڈ، مسجد تقویٰ، مدرسہ جامعہ محمودیہ (سپاہ صحابہ) جبکہ تحریک جعفریہ کی امامیہ مسجد، امام بارگاہ شاہ نجف سیٹلائٹ ٹاؤن، امامیہ سجادیہ، گوہر شاہ، جامعہ فاروقیہ اسلام گڑھ اور مدرسہ قاسم العلوم (جیش محمد) شامل ہیں۔

جب دیوبندی فرقے کے مدارس دہشت گردی سے پاک ہیں تو پھر چھاپے پر احتجاج کیوں؟

جرائم اور حقائق پر مبنی شائع ہونے والا سندھ کا بڑا اخبار

Daily Extra News

چیف ایڈیٹر: ملک یعقوب نور
ایڈیٹر: کاشف امام

ڈیلی ایکسٹرا نیوز کراچی

جلد 01 | 14 ذوالقعدہ 1431ھ | 23 اکتوبر بروز ہفتہ 2010ء | قیمت 5 روپے | شمارہ: 110

کراچی پریس کلب کے باہر جامعہ ابوہریرہ پر چھاپے کے خلاف احتجاجی مظاہرہ کیا جا رہا ہے

سوال: پورے ملک میں کئی مکاتب فکر کے مدارس ہیں مگر چھاپہ اور سیل لگتی ہے تو صرف دیوبندی فرقے سے تعلق رکھنے والے مدارس پر ایسا کیوں؟

سوال: چھاپہ لگتا یہ شکوک وشبہات پیدا کر رہا ہے کہ کہیں جامعہ ابوہریرہ سے اسلحہ یا مشکوک افراد تو نہیں پکڑے گئے؟ جب کچھ بھی نہیں پکڑا گیا تو پھر احتجاج کیوں؟

دیوبندی فرقے کے مدارس کا مرکزی ادارہ "وفاق المدارس" حکومت کو کوائف جمع کرانے سے گھبرا کیوں رہے ہیں؟

اسلام آباد، کراچی، لاہور، پشاور، ملتان، فیصل آباد، گوجرانوالہ، سرگودھا، رحیم یار خان، سکھر اور کوئٹہ سے بیک وقت شائع ہونے والا واحد قومی ...

جلد 13 شمارہ 90 منگل 30 ذوالحجہ 1431ھ 7 دسمبر 2010ء فون 35800051-8 فیکس 35800050,66 صفحات 12 قیمت 10 روپے

کوائف طلبی کے نام پر ہراساں نہ کیا جائے، وفاق المدارس

باوردی اہلکاروں کی آمد سے مدارس کا تقدس پامال، تعلیمی ماحول متاثر ہوتا ہے، قائدین

اسلام آباد (نمائندہ ایکسپریس) وفاق المدارس العربیہ کے رہنماؤں نے کوائف طلبی کے نام پر اہل مدارس کو پریشان اور ہراساں کرنے کا سلسلہ بند کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ مولانا سلیم اللہ خان، مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر، مولانا حنیف جالندھری اور مولانا انوار الحق نے مشترکہ بیان میں کہا کہ کوائف کے لئے باوردی اہلکاروں کی آمد سے مدارس کا تقدس پامال جبکہ تعلیمی ماحول بھی متاثر ہوتا ہے۔ انہوں نے سرکاری اہلکاروں کی آمدورفت کو مدارس کے قائدین اور حکومت کے مابین غلط فہمیاں پیدا کرنے کی کوشش قرار دیتے ہوئے ذمہ داران سے صورتحال کا نوٹس لینے کا مطالبہ کیا۔ قائدین نے طلباء کو ہدایت کی کہ وہ متعلقہ بورڈ کی اجازت کے بغیر کسی سرکاری اہلکار سے تعاون نہ کریں۔

ہمارا سوال: جب دیوبندی فرقے کے مدارس دہشت گردی سے پاک ہیں تو پھر وفاق المدارس کوائف جمع کرانے سے کیوں گھبرا رہا ہے؟

علمائے دیوبند کا بیان کہ وہ سرکاری اہلکاروں سے تعاون نہ کریں، عوام اس بیان کو کیا سمجھیں؟ کیا کبھی صاف ستھرے لوگ ایسے عمل سے گھبراتے ہیں؟

جب کالعدم سپاہ صحابہ حق پر ہے تو وہ دوسروں کا نام یعنی "اہلسنت والجماعت" کا لیبل لگا کر کیوں دہشت گردی کر رہی ہے

روزنامہ "امت" کراچی (9) اتوار 6 مارچ 2011ء

سب سے زیادہ شائع ہونے والا صبح کا دوسرا اردو اخبار

اہلسنت والجماعت

مولانا مدنی اور بیٹے سمیت 3 کارکن دہشت گردی کا شکار

الہدیٰ چوک پر موٹر سائیکل سوار 6 طرمان کا حملہ۔ مختلف علاقوں میں دکانیں بند۔ حکمرانوں کی خاموشی معنی خیز ہے۔ اہلسنت والجماعت

مفتی نعیم سنی وحدت کونسل کی آڑ میں کالعدم سپاہ صحابہ جو کہ آج کل اہلسنت والجماعت کا لیبل لگا کر اپنی سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہے۔ اس کی پشت پناہی کر رہا ہے تاکہ بھولی بھالی عوام کو دھوکہ دیا جاسکے اور حکومت کو بھی فریب دیا جاسکے۔ ہم مفتی نعیم کی مذمت کرتے ہیں۔ میلادالنبی کے جلوس پر پابندی کا نعرہ بلند کرنے والے نعیم صاحب ایم اے جناح روڈ پر جلوس اور دھرنے کی بات کیسے کر رہے ہیں؟

کالعدم سپاہ صحابہ نام بدل کر اپنے اوپر اہلسنت والجماعت کا لیبل لگا کر کھلے عام احتجاجی مظاہرہ کر رہی ہے

تم وہ بہترین امت ہو جسے انسانوں (کی اصلاح) کے لیے میدان میں لایا گیا۔ (القرآن)

جلد ۱۵ شمارہ ۵۵ | ہفتہ ۹ رشوال المکرم ۱۴۳۱ھ ۱۹ر اکتوبر ۲۰۱۰ء | قیمت ۱۰ روپے

پولیس کے چھاپوں میں کالعدم تنظیم کے کارکن سمیت مزید 11 گرفتار

عبداللہ شاہ غازی کے مزار پر حملہ کھلی دہشت گردی ہے، سوزنا سیاسی و مذہبی رہنما

اہل سنت والجماعت کے کارکنان علماء کی ٹارگٹ کلنگ اور مزار پر دھماکوں کے خلاف مظاہرہ کر رہے ہیں

امیر جماعت اسلامی محمد حسین محنتی عبداللہ شاہ غازی کے مزار پر حملے کے خلاف اسکاؤٹ کالونی میں مظاہرے سے خطاب کر رہے ہیں۔ نصراللہ شجیع، رفیق احمد بھی موجود ہیں

کرائم انویسٹی گیشن ڈپارٹمنٹ نے کالعدم سپاہ محمد، لشکر جھنگوی، تحریک طالبان پاکستان، تحریک جعفریہ سے تعلق رکھنے والے دہشت گردوں کی گرفتاری پر انعام مقرر کر دیا

TheDaily AGHAZ Karachi

روزنامہ آغاز کراچی

چیف ایڈیٹر محمد انور فاروقی

قیمت 5 روپے

جلد: 49 | جمعۃ المبارک 09 صفر المظفر 1432ھ 14 جنوری 2011ء | شمارہ 013

ریڈ بک کا پانچواں ایڈیشن

67 دہشتگردوں کی فہرست جاری کر دی گئی

دہشت گردوں کے سر کی قیمت مجموعی طور پر ایک کروڑ 26 لاکھ روپے مقرر کی گئی ہے، پہلی بار ٹارگٹ کلنگ میں ملوث ملزمان کے نام بھی شامل ہیں

لیاری گینگ وار سے تعلق رکھنے والے چار افراد غفار ذکری، بابا لاڈلہ، غلام حسین اور شفیع کمانڈو کے نام بھی ریڈ بک میں شامل ہیں

کراچی (اسٹاف رپورٹر) کرائم انویسٹی گیشن ڈیپارٹمنٹ سندھ (سی آئی ڈی) نے انتہائی مطلوب افراد کی فہرست ریڈ بک کا پانچواں ایڈیشن 2011ء جاری کر دیا۔ جس میں 67 دہشت گردوں کی فہرست جاری کی گئی ہے ان دہشت گردوں کے سر کی قیمت مجموعی طور پر ایک کروڑ

بقیہ نمبر 16 صفحہ 2 پر

16

26 لاکھ روپے مقرر کی گئی ہے۔ پہلی بار شہر میں ٹارگٹ کلنگ میں ملوث ملزمان اور دہشت گردوں کے نام بھی شامل ہیں۔ فہرست کے مطابق کالعدم لشکر جھنگوی کے 17، جیش محمد کے 9، جند اللہ کے 16، سپاہ محمد کے 12، تحریک جعفریہ کے 3، حرکت الجہاد اسلامی کے 3، حرکت المجاہدین العالمی کے 3 اور لیاری گینگ وار سے تعلق رکھنے والے 4 ملزمان کا نام پانچویں ایڈیشن میں شامل کیا گیا ہے۔ عطیع الرحمن عرف حسین عرف عبدالصمد رضا امام عرف مقرر مولانا، ذوالفقار حسین حیدر نقوی، محمد اشرف عرف حسن موٹا عرف علی اسد، سید مجتبیٰ علی عرف یاور عباس، سید محسن مہدی پر 10 لاکھ روپے، قاری جمیل بلال عرف قاری صاحب، یاسین عرف اسامہ، حبیب اللہ خٹک عرف سعد اللہ، ریاض عرف افغانی، محمد علی عرف اختر، سید کاشف علی شاہ عرف حافظ (کوڈ نیم)، بلال (کوڈ نیم)، شہاب عرف چھوٹی شہابی (کوڈ نیم)، علی محسن ولد علی حسن عرف محسن، سید آصف زیدی عرف قریشی، شفیع محمد عرف کمانڈو پر 5 لاکھ روپے، غفار ذکری ولد عیسیٰ اور نور محمد عرف بابا لاڈلا ولد غلام حسین پر 3 لاکھ روپے سر کی قیمت مقرر کی گئی ہے۔

کالعدم سپاہ صحابہ کو مفتی نعیم نے سنی وحدت کونسل کی چادر میں چھپا دیا

جلد 12 شمارہ 305 ۔ 29 رجب المرجب 1431ھ ۔ 12 جولائی 2010ء ۔ صفحات 16 ۔ قیمت 10 روپے

علما کا مسجد نور کھولنے کیلیے 72 گھنٹے کا الٹی میٹم

جمعرات کو وزیراعلیٰ ہاؤس پر دھرنا اور جمعے کو مسجد میں نماز ادا کی جائے گی

اسعد تھانوی، اورنگزیب فاروقی و دیگر کی پریس کانفرنس، سنی وحدت کونسل کے قیام کا اعلان

کراچی (اسٹاف رپورٹر) اہلسنت والجماعت دیوبند مکتب فکر کے جید علماء اور مختلف مذہبی جماعتوں کے رہنماؤں نے حکومت کو متنبہ کیا ہے کہ اگر 72 گھنٹے میں جامع مسجد نور کو نہ کھولا گیا تو جمعرات کو وزیراعلیٰ ہاؤس کے باہر احتجاجی دھرنا دیا جائے گا اور نماز جمعہ مسجد میں ادا کی جائے گی۔ علمائے کرام نے ایک مذہبی تنظیم پر مذہبی منافرت پھیلانے اور دہشت گردی کے الزام لگاتے ہوئے اس تنظیم پر پابندی کا مطالبہ کیا اور دیوبندی مکتب فکر کے مسائل کے حل کے لیے سنی وحدت کونسل کے قیام کا اعلان بھی کیا گیا۔ یہ اعلان اتوار کو جامع مدرسہ گلستان جوہر میں علما کنونشن کے بعد علما کرام نے پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ کنونشن میں جمعیت علما اسلام (س) کے مولانا اسعد تھانوی، جامعہ انوار عالیہ کے مفتی محمد نعیم، جمعیت علما اسلام (ف) کے قاری عثمان، جامعہ دارالخیر کے مفتی عثمان یار خان، اہلسنت والجماعت کے مولانا اورنگزیب فاروقی، جامعہ دارالعلوم کراچی کے مولانا رشید اشرف حقی، جامعۃ الرشید کے مولانا (باقی صفحہ 4 نمبر 13)

علما کنونشن کے بعد مولانا اسعد تھانوی پریس کانفرنس کر رہے ہیں، مفتی محمد نعیم اور دیگر بھی موجود ہیں

مسجد نور 3

الطاف، جامعۃ العلوم الاسلامیہ (علامہ بنوری ٹاؤن) کے قاری اقبال، قاری امداد اللہ، جمعیت علما اسلام (س) کے مولانا عبدالمنان انور، مدرسہ قاسم العلوم کے قاری حمد اللہ، جامعہ حمادیہ کے مولانا قاسم عبداللہ و دیگر نے شرکت کی۔

کنونشن کے بعد پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا اسعد تھانوی نے کہا کہ ہم حکومت کو متنبہ کرتے ہیں کہ 72 گھنٹوں میں جامعہ مسجد نور کھولے اور ہمارے گرفتار 70 سے زائد نمازیوں اور امام مسجد کو رہا کرے۔ اگر حکومت نے ایسا نہ کیا تو جمعرات کو وزیراعلیٰ ہاؤس کے باہر احتجاجی دھرنا دیا جائے گا اور نماز جمعہ نور مسجد میں ادا کی جائے گی۔ انھوں نے اعلان کیا کہ سندھ میں دیوبند مکتب فکر کے مسائل کے حل کے لیے "سنی وحدت کونسل" کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جس کا چیئرمین مولانا اسعد تھانوی کو منتخب کیا گیا ہے جس میں تمام مذہبی تنظیموں اور بڑے دینی اداروں کو نمائندگی حاصل ہے۔ اس موقع پر دیگر علما نے بھی خطاب کیا۔

جماعت اسلامی کے مرکز ادارہ نور حق سے پیٹرول بم و دیگر اسلحہ برآمد

Daily UMMAT Karachi
روزنامہ امت کراچی

جلد ۹: شمارہ ۲۲۶ | اتوار ۲۳ صفر المظفر ۱۴۲۶ھ ۳ اپریل ۲۰۰۵ء | قیمت 6 روپے

پیٹرول بم اور دیگر اسلحہ جو پولیس کے دعوے کے مطابق ادارہ نور حق سے برآمد کیا گیا

روزنامہ امت کراچی ۱۸ فروری ۲۰۰۵ء

بھارتی وزیر خارجہ نٹور سنگھ لاہور میں مولانا عبدالغفور حیدری سے ہاتھ ملا رہے ہیں

سوال: جماعت اسلامی کے مرکز میں پیٹرول بم اور اسلحہ کہاں سے آیا؟

لشکر جھنگوی سے تعلق رکھنے والا خودکش حملے کا ماسٹر مائنڈ کراچی کے علاقے پی آئی بی سے گرفتار

روزنامہ ایکسپریس، کراچی۔ منگل، 14 ستمبر 2010ء

پی آئی بی سے لشکر جھنگوی سے تعلق رکھنے والا مفرور ملزم گرفتار

کراچی (اسٹاف رپورٹر) اسپیشل انویسٹی گیشن یونٹ (ایس آئی یو) پولیس نے پی آئی بی میں چھاپہ مار کر کالعدم لشکر جھنگوی سے تعلق رکھنے والے مفرور ملزم کو گرفتار کر لیا ہے، پولیس ذرائع کا کہنا ہے کہ گرفتار کیے جانے والا ملزم امام بنگالی علامہ حسن ترابی پر خودکش حملے کا ماسٹر مائنڈ تھا جس کو پولیس نے گرفتار کر لیا تھا جو تقریباً 5 ماہ قبل جیل سے ضمانت پر رہا ہوا تھا اور پیشی پر نہیں جا رہا تھا جس کی وجہ سے اسے عدالت نے مفرور قرار دیدیا تھا۔

کالعدم سپاہ صحابہ، لشکر جھنگوی اور سپاہ محمد کی دہشت گردی کی کہانی ”روزنامہ امت کراچی“ کی خصوصی رپورٹ ملاحظہ ہو

بالآخر مولوی امین کو قتل کر دیا گیا

کراچی اور حیدرآباد سے بیک وقت شائع ہونیوالا کثیرالاشاعت روزنامہ

A.B.C. CERTIFIED

The DAILY SPECIAL. Karachi

روزنامہ ڈیلی اسپیشل کراچی

جلد نمبر 9 | 26 شوال 1431ھ بدھ 6 اکتوبر 2010ء | قیمت 5 روپے | شمارہ نمبر 244

جامعہ بنوریہ سائٹ کے شیخ الحدیث مولانا محمد امین کا جسد خاکی اسپتال میں رکھا ہے

کالعدم سپاہ صحابہ کا یہ کارکن جو بعد میں لشکر جھنگوی کا رہنما بنا، 2002ء میں گرفتار اس ملزم کو سزا کیوں نہیں دی جاتی؟

جلد 13 شمارہ 155 جمعہ 7 ربیع الاول 1432ھ 11 فروری 2011ء فون 35800051-8 فیکس 35800050,65 صفحات 12 قیمت 10 روپے

لشکر جھنگوی کے رہنما اکرم لاہوری کیخلاف مقدمات کی فہرست طلب

متعدد مقدمات میں ضمانت کے باوجود آئے دن نئے کیسز بنائے جارہے ہیں، درخواست گزار

عدالت عالیہ کا مقدمات سے بری ہونیوالے افراد کی گمشدگی کیخلاف درخواست پر نوٹس

کراچی (اسٹاف رپورٹر) سندھ ہائیکورٹ کے چیف جسٹس سرمد جلال عثمانی اور جسٹس سلام ... پر مشتمل دو رکنی بنچ نے مقدمات کی تفصیلات سے متعلق کالعدم لشکر جھنگوی کے رہنما محمد اجمل (باقی صفحہ 5 نمبر 24)

عرف اکرم لاہوری کی اہلیہ عارفہ اجمل کی جانب سے دائر درخواست پر وفاقی و صوبائی حکومت ہدایت کی ہے کہ درخواست گزار کے شوہر کے خلاف مقدمات کی تفصیلات آئندہ سماعت 24 فروری تک فراہم کردی جائیں۔ درخواست گزار نے اپنے وکیل کے توسط سے آئینی درخواست میں موقف اختیار کیا ہے کہ اس کے شوہر محمد اجمل عرف اکرم لاہوری کو 2002ء میں گرفتار کیا گیا تھا اور اس پر قتل سمیت دیگر مقدمات تھے اور ان مقدمات میں سے بیشتر میں بریت یا پھر ضمانتیں منظور ہوچکی ہیں، لیکن اس کے باوجود مقدمات کا خاتمہ نہیں ہورہا اور ہر روز نیا مقدمہ سامنے آجاتا ہے۔ درخواست گزار کے مطابق اس نے اپنے شوہر کے خلاف مقدمات کی حتمی معلومات حاصل کرنے کے لیے مختلف اداروں سے رجوع کیا لیکن اطمینان بخش جواب نہیں ملا اس لیے وفاقی حکومت اور صوبائی حکومت کو ہدایت کی جائے کہ درخواست گزار کے شوہر کے خلاف جتنے بھی مقدمات ہیں ان کی حتمی فہرست درخواست گزار کو فراہم کی جائے۔ دریں اثناء بنچ نے اسی کیس کو شامل کرنے پر ... سمیت متعدد مقدمات سے بری ہوجانے والے شہاب ارسلان فاروقی سمیت دیگر شہریوں کی بازیابی سے متعلق مسماۃ رخسانہ، فرحت اور فرحان خان و دیگر کی جانب سے دائر آئینی درخواستوں پر ایڈووکیٹ جنرل 5 کو شارع فیصل کو 17 فروری کیلئے نوٹس جاری کرتے ہوئے جواب داخل کرنے کی ہدایت کی ہے۔ عدالت کو سماعت کے موقع پر آئی جی سندھ کی طرف سے آئی جی ایف سی اور آئی ڈی نے جوابات داخل کرتے ہوئے موقف اختیار کیا ہے کہ انھوں نے درخواست گزاروں کے رشتہ داروں کو نہ تو گرفتار کیا اور نہ ہی وہ ان کی تحویل میں ہیں۔ درخواست گزاروں نے اپنے وکیل کے توسط سے دائر کردہ علیحدہ علیحدہ آئینی درخواستوں میں ہوم سیکریٹری سندھ، آئی جی پی، ڈی آئی جی پولیس، ڈائریکٹر جنرل آئی ایس آئی، ایم آئی، ایس ایچ او سہراب گوٹھ، سعید آباد اور ... کو فریق بناتے ہوئے موقف اختیار کیا ہے کہ قانون نافذ کرنے والے اداروں کے اہلکاروں کے بیٹے شہاب ارسلان فاروقی، بھائیوں ارسلان محمود خان، عمار عباس اور کمیل عباس کو گرفتار کرلیا ... جس کے بعد سے ان کا کچھ پتہ نہیں ہے جبکہ حقیقت یہ ہے ... ہیں لہٰذا استدعا ہے کہ عدالت عالیہ مدعا علیہان کو ہدایت کرے کہ ان ملزمان کو بازیاب کرایا جائے۔

کالعدم سپاہ صحابہ اور لشکر جھنگوی کے آٹھ دہشت گرد گرفتار،
فوجی تنصیبات پر حملے کا منصوبہ بنا رہے تھے

جلد ۱۵: شمارہ ۱۴۸ | ہفتہ ۸ ربیع الاول ۱۴۳۲ھ ۱۲ فروری ۲۰۱۱ء | قیمت ۱۰ روپے

فوجی تنصیبات پر حملے کا منصوبہ ناکام، 8 دہشت گرد گرفتار

پولیس نے عالیم خان کو عاشورہ کیس کا ملزم تسلیم نہیں کیا

م وزیرستان کے علاقے وانا سے تربیت حاصل کر کے پنجاب میں ڈکیتیاں کرتے تھے، لوگوں کو اغوا کر کے تاوان وصول کرتے تھے،
ن کے قبضے سے راکٹ لانچر، ہینڈ گرنیڈ، بھاری تعداد میں اسلحہ اور گولیاں برآمد ہوئی ہیں، ملزمان کا تعلق دیوبندی مکتبہ فکر کی جماعت
پاہ صحابہ اور لشکر جھنگوی سے ہے

کالعدم جماعتیں شہر کراچی کو اپنا مرکز بنانے کی پلاننگ کررہی ہیں

بھاری تعداد میں اسلحہ، بارود اور گولیاں جمع کی جارہی ہیں

جلد ۱۵ شمارہ ۱۲۹	اتوار ۱۱ جمادی الثانی ۱۴۳۲ھ ۱۵ مئی ۲۰۱۱ء	قیمت ۱۲ روپے

لشکر جھنگوی، بلوچ لبریشن آرمی کے 2 اسلحہ سپلائر گرفتار

سی آئی ڈی نے حب ریورروڈ سے سوات کے فرید خان اور مردان کے میر مسعود کو پکڑا۔ نشاندہی پر بھاری گولہ بارود برآمد

کراچی (اسٹاف رپورٹر) سی آئی ڈی نے حب ریورروڈ پر کارروائی کرتے ہوئے لشکر جھنگوی اور بلوچ لبریشن آرمی کو اسلحہ اور بارود سپلائی کرنے والے 2 دہشت گردوں فرید خان ولد مظہر اور میر مسعود ولد مسعود کو گرفتار کرلیا ہے۔ فرید خان سوات جبکہ میر مسعود مردان کا رہائشی ہے۔ دہشت گردوں کی نشاندہی پر ایک مکان پر چھاپہ مار کر 1310 کلو ایکسپلوسیو، 11900 ... 232 ... 2 ٹی ٹی پستول ... اور متعدد گولیاں برآمد کرلی ہیں۔ پولیس کے مطابق ملزم میر مسعود 2007 سے کالعدم لشکر جھنگوی اور بلوچ لبریشن آرمی کو گولہ بارود سپلائی کررہا تھا۔ اسلحہ سپلائرز کا سرغنہ ... سے تعلق رکھنے والا ... ہے جو ان کو بذریعہ ٹرک کراچی میں کسی کے مقام پر گولہ بارود اور اسلحہ (باقی صفحہ ۱۱ نمبر ۶)

اسلحہ سپلائرز

... کراچی سے پہلے لشکر جھنگوی اور بی ایل اے کے کارندوں کو سپلائی کرتے تھے۔ پولیس کا دعویٰ ہے کہ دونوں ملزمان کا تعلق بھی کالعدم لشکر جھنگوی سے ہے۔

کالعدم لشکر جھنگوی کے دہشت گرد شہر کراچی میں کھلے عام دہشت گردی کر رہے ہیں

جلد ۱۵: شمارہ ۲۸۶ | بدھ ۲۸ / جمادی الثانی ۱۴۳۲ھ یکم / جون ۲۰۱۱ء | قیمت ۱۰ روپے

فرقہ وارانہ ٹارگٹ کلنگ میں ملوث کالعدم لشکر جھنگوی کے 4 دہشت گرد گرفتار

سی آئی ڈی نے اسلحہ اور مسروقہ کار برآمد کر لی - محمد علی - طلعت خواجہ - منور عالم اور شاہد شامل

کراچی (اسٹاف رپورٹر) سی آئی ڈی ونگ (ایکسٹریمزم سیل) پولیس نے فرقہ وارانہ ٹارگٹ کلنگ میں ملوث کالعدم لشکر جھنگوی کے 4 دہشت گردوں کو گرفتار کر کے اسلحہ اور مسروقہ کار برآمد کر لی۔ پولیس کے مطابق خفیہ ذرائع (باقی صفحہ 2 بقیہ نمبر 10)

بقیہ 10 | 4 گرفتار

کی اطلاع پر کارروائی کرتے ہوئے حب ریور روڈ پر بکرا پیڑی کالونی کے قریب سے ملزمان کو گرفتار کیا گیا۔ گرفتار ملزمان کے قبضے سے کلاشنکوف، ایک ریپیٹر، ایک ٹی ٹی پستول اور ایک مسروقہ کار برآمد کر لی ہے۔ گرفتار ملزمان میں محمد علی، طلعت خواجہ، منور عالم عرف بلال اور محمد شاہد شامل ہیں۔ پولیس کے مطابق گرفتار ملزمان نے ابتدائی پوچھ گچھ میں بتایا کہ وہ کراچی اور اندرون کراچی کے علاقے میں مسجد کے پیش امام اور تحریک کے کارکنوں کے قتل میں ملوث ہیں۔ مزید تفتیش کی جا رہی ہے۔

تونسہ بینک ڈکیتی میں ملوث ملزمان دہشت گرد نکلے - 4 گرفتار

تونسہ (ٹی وی رپورٹ) تونسہ شریف میں بینک ڈکیتی میں ملوث 4 ڈاکوؤں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ چاروں ڈاکو دہشت گردی کی وارداتوں میں بھی ملوث نکلے، جب کہ ایک محمد حسان عرف جواد نیرولی مارکیٹ میں سری لنکن کرکٹ ٹیم پر حملے میں ملوث ہے۔ اسے حملے کے وقت بننے والی سی سی ٹی وی فوٹیج کی (باقی صفحہ 7 بقیہ نمبر 21)

بقیہ 21 | بینک ڈکیتی / 4 گرفتار

مدد سے پہچانا گیا ہے۔ انٹیلی جنس ذرائع کے مطابق ملزم کا تعلق ڈیرہ غازی خان کے علاقے چوٹی زیریں سے ہے اور اس کا والد ایک مدرسے میں معلم ہے۔ وہ سری لنکن کرکٹ ٹیم پر حملے سے ایک سال قبل اپنے گھر سے غائب ہو گیا تھا۔ اس نے سوات میں بم بنانے اور اسلحہ چلانے کی تربیت حاصل کی۔ ذرائع کے مطابق ملزمان کو تفتیش کے لیے لاہور منتقل کر دیا گیا ہے۔

دنیا جانتی ہے کہ ان کالعدم جماعتوں کو کون سا فرقہ وزیرستان میں سپورٹ کر رہا ہے؟ جن کے بل بوتے پر دہشت گردی کر رہے ہیں

کراچی کے تعلیمی اداروں میں نوجوانوں کو خودکش حملوں کے لئے تیار کیا جا رہا ہے

خودکش بمبار بنانے کیلئے کراچی کے معصوم طلباء کو وزیرستان لے جانے کا انکشاف

کراچی کے تعلیمی اداروں میں 150 سے زائد انتہا پسند طلباء کو دہشت گردی کی طرف مائل کرنے میں مصروف ہیں

حال ہی میں پندرہ سالہ لڑکے کو خودکش حملے کیلئے تیار کیا ہے' گرفتار ہونے والے طالبان منصور گروپ کے دہشت گردوں کے انکشافات

جے یو آئی سعودیہ اور

ڈی جی آئی ایس آئی جنرل شجاع پاشا

The Daily AGHAZ Karachi

آغاز کراچی

ہفتہ 10 جمادی الثانی 1432ھ 14 مئی 2011ء شمارہ 115 جلد 49

آئی ایس آئی کے سربراہ شجاع پاشا نے انکشاف کیا کہ دیوبندی فرقے کی تنظیم جے یو آئی (فضل الرحمن گروپ) کو سعودیہ اور لیبیا ڈالر دیتا ہے، حیرت کی بات یہ ہے کہ جے یو آئی نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا

کالعدم دہشت گرد جماعتیں اسلحہ اور منشیات کراچی میں کیوں جمع کر رہی ہیں؟

ان کے ناپاک عزائم کیا ہیں؟

جلد 15: شمارہ 283 | اتوار 25 جمادی الثانی 1432ھ 29 مئی 2011ء | قیمت 12 روپے

مختلف علاقوں میں چھاپے

کالعدم تحریک طالبان کے 6 دہشت گرد گرفتار

ملزمان وزیرستان میں سیکورٹی فورسز پر حملوں میں ملوث ہیں۔ کراچی میں بم دھماکوں کی منصوبہ بندی کر رہے تھے۔ پولیس

کراچی (اسٹاف رپورٹر) سی آئی ڈی پولیس نے شہر کے مختلف مقامات پر چھاپے مار کر کالعدم تحریک طالبان کے 6 دہشت گردوں کو گرفتار کر کے ان کے قبضے سے اسلحہ اور منشیات برآمد کر لی۔ تفصیلات کے مطابق سی آئی ڈی پولیس نے حب ریور روڈ پر پی ایس او پمپ کے قریب، منگھوپیر روڈ پر باچا خان چوک الرحمن ہوٹل اور لانڈھی ریلوے اسٹیشن کے قریب اسد اللہ کالونی میں چھاپے مار کر 6 ملزمان کو گرفتار کر لیا۔ پولیس کے مطابق گرفتار ملزمان کے قبضے سے 6 پستول اور 5 گولیاں برآمد ہوئی ہے۔ پولیس کے مطابق گرفتار ملزمان میں سید علی شاہ محسود، ممتاز احمد محسود، صادق سعید محسود، عبدالخالق طوفی، گل زمان، قاری بان اور محمد سلیم افغانی شامل ہیں۔ گرفتار ملزمان کا تعلق (باقی صفحہ 22 نمبر 16)

بقیہ نمبر 16 | دہشت گرد

کالعدم تحریک طالبان پاکستان کے قاری حسین محسود گروپ سے ہے۔ پولیس کے مطابق گرفتار ملزمان نے دوران پوچھ گچھ انکشاف کیا ہے کہ وہ وانا اور وزیرستان میں سیکیورٹی فورسز پر حملوں میں ملوث تھے اور وزیرستان کے دہشت گردوں سے بھی رابطے میں ہیں۔ گرفتار ملزمان کراچی میں اغوا برائے تاوان، ٹارگٹ کلنگ اور بھتہ خوری کی متعدد وارداتوں میں ملوث ہیں اور اس سے حاصل ہونے والی رقم قاری حسین محسود کو بھجوایا کرتے تھے۔ پولیس کے مطابق ملزمان نے مزید انکشاف کیا کہ وہ اپنے گروہ کے ساتھ مل کر کراچی میں بم دھماکوں کے ذریعے بڑی دہشت گردی کی کارروائیوں کی منصوبہ بندی بھی کر رہے تھے۔ ملزمان سے مزید تفتیش کی جا رہی ہے۔

دیوبندی علماء یہ کیا کر رہے ہیں؟

جلد ۹، شمارہ ۱۷۲۰ | پیر ۲۷ ذی الحجہ ۱۴۲۵ھ، ۷ فروری ۲۰۰۵ء | قیمت ۵ روپے

جامعہ العربیہ جامعہ بنوریہ سائٹ کے 2 علما گرفتار

مولانا عبدالغفار اور مولانا امین کو باہمی تصادم کے بعد گرفتار کیا گیا - ہوائی فائرنگ کرنے پر گن مین بھی پکڑا گیا - گاڑیوں پر طلبا کا پتھراؤ

یہ امت اخبار کی سرخی ہے جس میں پولیس نے جامعہ بنوریہ سائٹ کراچی کے دو علماء مولوی عبدالغفار اور مولوی امین کو باہمی تصادم کے بعد گرفتار کر لیا گیا۔ دوران لڑائی دیوبندی فرقے کے دونوں گروپوں کے حامی طلباء نے ڈنڈے اور اسلحہ کا استعمال کیا۔ ہنگامہ آرائی کی

ہمارا سوال یہ ہے کہ کیا جامعہ بنوریہ میں طلباء کو اسلحہ اور ڈنڈے سے لڑنے کی تربیت دی جاتی ہے۔ یہ کام کسی دینی طالب علم کا نہیں ہو سکتا کیونکہ مدارس تو اسلام کے قلعے ہیں، مگر جامعہ بنوریہ کے مولویوں اور طلباء نے پوری دنیا میں مدارس، طلباء اور مولویوں کو بدنام کیا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ جامعہ بنوریہ میں اسلحہ اور ڈنڈے کہاں سے آئے؟

یہ سوال کوئی بھی کر سکتا ہے کہ مدارس میں اسلحہ اور ڈنڈوں کا کیا کام؟

پولیس نے دیوبندی، اہلحدیث اور شیعہ فرقوں سے تعلق رکھنے والی گیارہ جماعتوں کے خلاف کارروائی کی اجازت مانگ لی

The Daily AGHAZ Karachi

روزنامہ آغاز کراچی

قیمت 6 روپے

جلد: 49 ہفتہ 26 جمادی الاول 1432ھ 30 اپریل 2011ء شمارہ 103

مولانا ارشاد عباسی ہزاروں سوگواروں کی موجودگی میں سپرد خاک

جامعہ علامہ بنوری ٹاؤن ڈاکٹر عبدالرزاق نے نماز جنازہ پڑھائی، بڑی تعداد میں طلبہ نے شرکت کی

حکومت عوام کے جان و مال کے تحفظ میں ناکام ہوگئی، قاتل فوری گرفتار کرے، مفتی نعیم

بقیہ نمبر 12 بقیہ صفحہ آخر

کالعدم سپاہ صحابہ کے کارکنان مقتولین کی میتوں کے ہمراہ شارع فیصل پر دھرنا دیئے بیٹھے ہیں

کالعدم سپاہ صحابہ کے 2 کارکنوں کی میتوں کے ہمراہ شارع فیصل پر دھرنا

میتوں کو وزیراعلیٰ ہاؤس کی طرف لے جایا جا رہا تھا، پولیس نے مظاہرین کو روک دیا، شرکاء کی حکومت کے خلاف نعرے بازی

دونوں مقتولین کی نماز جنازہ کراچی پریس کلب کے باہر ہوئی، قاتل گرفتار نہ ہوئے تو لائحہ عمل کا اعلان کریں گے، مولانا اورنگزیب فاروقی

بقیہ نمبر 10 صفحہ 2 پر

پولیس نے 11 کالعدم تنظیموں کے خلاف کارروائی کی اجازت مانگ لی

کراچی (اسٹاف رپورٹر) سندھ پولیس نے 11 کالعدم تنظیموں کے ... خلاف کارروائی کی اجازت مانگ لی ہے۔

بقیہ نمبر 35 صفحہ 2 پر

35

کالعدم سپاہ صحابہ کی سرپرستی دیوبندی علماء مفتی نعیم اور مہتمم بنوری ٹاؤن کیوں کر رہے ہیں؟

پاکستانی عوام دیوبندی علماء کی سرپرستی کو کیا سمجھیں؟

القاعدہ، کالعدم تحریک طالبان پاکستان اور کالعدم وہابی جماعتیں
اب جماعتیں اب خروج کے نام سے دہشت گردی کریں گے

TheDaily AGHAZ Karachi

آغاز کراچی

قیمت 6 روپے

جلد: 49 | بدھ 7 جمادی الثانی 1432ھ 11 مئی 2011ء | شمارہ 112

کراچی میں ”خروج“ نامی دہشتگرد تنظیم کے قیام کا انکشاف

تنظیم میں بین الاقوامی طور پر دہشت گردی کرنیوالی تنظیموں کے اراکین بھی شامل ہیں

الگ الگ چھوٹے گروپ تشکیل دے دیئے گئے، تنظیم میں گریجویٹ لڑکوں کو شامل کیا گیا ہے: ذرائع

بقیہ نمبر 11 صفحہ 2

سید عالم ﷺ نے چودہ سو سال قبل جس خوارج گروہ کی پیش گوئی فرمائی تھی، اس دور میں کالعدم دہشت گرد تنظیموں نے اپنے آپ کو چھپاتے چھپاتے بالآخر ”خروج“ کے نام سے اپنی سرگرمیاں جاری رکھنے کا منصوبہ بنا ہی لیا، لہٰذا معلوم ہوا کہ ان کالعدم جماعتوں کے وہی عقائد ہیں جو ”خوارج گروہ“ کے باطل عقائد ہیں

الحمدللہ! دیوبندی اور اہلحدیث مولویوں نے بھی بالآخر ملک میں مسلح جنگ اور خودکش حملہ آوروں کو امریکی اور بھارتی ایجنٹ تسلیم کر ہی لیا

جلد ۱۵ شمارہ ۲۸۳ | پیر ۲۶ جمادی الثانی ۱۴۳۲ھ ۳۰ مئی ۲۰۱۱ء | قیمت ۱۰ روپے

خودکش حملے امریکہ و بھارت کے ایجنٹ کر رہے ہیں۔ حافظ سعید

امریکہ نے غیر اعلانیہ جنگ شروع کر دی۔ دفاع کے لئے قوم کو متحد ہونا پڑے گا۔ انٹرویو

اسلام آباد (ثنا نیوز) جماعۃ الدعوۃ کے سربراہ پروفیسر حافظ محمد سعید نے کہا ہے کہ پاکستان میں خودکش حملے بھارت اور امریکہ کے ایجنٹ کر رہے ہیں۔ ایک ٹی وی چینل سے انٹرویو میں حافظ سعید نے کہا کہ ہم اس وقت حالت جنگ میں ہیں اور یہ جنگ یہودیوں اور صلیبیوں نے اسلام کے خلاف چھیڑ رکھی ہے۔ حقیقی دفاع کے لئے پوری قوم کو متحد ہونا پڑے گا۔ بھارتی پروپیگنڈا مشینری پاکستان کو دہشت گرد قرار دینے کے لئے کوشاں (باقی صفحہ 2 نمبر 42)

جاری صفحہ 42 — حافظ سعید

ہے۔ جب اسامہ بن لادن روس کے خلاف جہاد کر رہا تھا تب مجاہد تھا اور جب اس نے امریکہ کے خلاف جہاد چھیڑا تو دہشت گرد کہلایا۔ اگر پاکستان کی حکومت دباؤ میں آ کر ریمنڈ ڈیوس کو رہا نہ کرتی تو پتہ چل جاتا کہ بلیک واٹر اور سی آئی اے نے پاکستان میں کیا نیٹ ورک بنا رکھا ہے۔ حافظ سعید نے کہا کہ [illegible] پاکستان کی [illegible] کردار ادا کیا ہے۔ اب انہیں سازش کے ذریعے پاکستان کے سامنے کھڑا کر دیا گیا ہے۔

ملک میں مسلح جنگ شریعت کے خلاف ہے۔ مولانا فضل الرحمن

امریکہ قوموں کی آزادی سلب کرنا چاہتا ہے۔ ڈرون حملے تشویشناک ہیں۔ علما کنونشن سے خطاب

پشاور (نمائندہ خصوصی) جمعیت علمائے اسلام (ف) کے سربراہ مولانا فضل الرحمان نے کہا ہے کہ دہشت گردی کے واقعات کو [illegible] پر مجبور کیا جا رہا ہے۔ ملک میں مسلح جنگ شریعت کے خلاف ہے۔ افغانستان پر امریکی حملے کے بعد [illegible] دہشت گردی میں بھی کمی کی بجائے (باقی صفحہ 2 نمبر 3)

جاری — فضل الرحمن

استعماری دہشت گردی کی اس لہر نے پاکستان کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ امریکہ قوموں کے وسائل پر قبضہ کر کے ان کی آزادی سلب کرنا چاہتا ہے۔ ڈرون حملے تشویشناک ہیں۔ [illegible] جمعیت علمائے اسلام کے زیر اہتمام علما کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے مولانا فضل الرحمان نے کہا کہ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں امریکہ کا اتحادی بننے پر پاکستان کو سب سے زیادہ نقصان اٹھانا پڑا۔ [illegible] دہشت گردی کی حالیہ لہر کے حوالے سے مولانا فضل الرحمان نے کہا کہ ہمیں کسی پر تنقید کے بجائے مسائل حل کرنے کیلئے [illegible] [illegible] مولانا فضل الرحمن نے [illegible] علما کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ امریکہ نے افغانستان پر حملہ کر کے [illegible] امریکہ دہشت گردی کے خلاف نہیں بلکہ اسلام کے خلاف جنگ لڑ رہا ہے۔ [illegible]

الحمدللہ! دہشت گردوں کی حمایت اور سپورٹ کرنے والوں نے بھی کالعدم ... تنظیموں کو امریکی و بھارتی ایجنٹ قرار دے دیا مگر ان کا سپورٹ پس پردہ جاری ... جاری ہے

جے یو آئی (فضل الرحمٰن گروپ) اور دیو بندی علماء نے امریکہ سے مدد مانگ لی

جلد ۱۵: شمارہ ۲۸۲	ہفتہ ۲۳ رجمادی الثانی ۱۴۳۲ھ ۲۸ رمئی ۲۰۱۱ء	قیمت ۱۰ روپے

حکومت پر دباؤ ڈالنے کیلئے جے یو آئی نے امریکہ سے مدد مانگی

2006 میں ہی فضل الرحمٰن کی جماعت طالبان سے خطرہ محسوس کرنے لگی۔ خود کو متبادل قرار دیا

اسلام آباد (امت نیوز) رواں برس مارچ میں 2 خودکش حملوں سے بال بال بچنے والے مولانا فضل الرحمٰن کی جماعت جمعیت علمائے اسلام (ف) اگرچہ طالبان کو دشمن قرار دینے سے ہچکچاتی ہے تاہم 2006 کے ایک امریکی سفارتی مراسلے سے ظاہر ہوتا ہے کہ جے یو آئی (ف) کے رہنما اس وقت بھی طالبان سے خطرہ محسوس کرنے۔ (باقی صفحہ 2 بقیہ نمبر 26)

بقیہ نمبر 26 | جے یو آئی امریکہ

گئے تھے۔ 30 جون 2006 کو اس وقت کے امریکی سفیر ریان سی کروکر کی جانب سے تحریر کردہ مراسلے کے مطابق جے یو آئی (ف) کے سینئر رہنماؤں نے 4 جو بلوچستان اور (اس وقت کے) صوبہ سرحد میں طالبان کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں پر تشویش ظاہر کی اور امریکہ سے مدد مانگی کہ وہ پاکستانی حکومت پر اس بات کے لیے دباؤ ڈالے کہ جے یو آئی (ف) اور دیو بندی علماء سے مزید تعاون کیا جائے تاکہ وزیرستان کے مسئلے کا حل مذاکرات سے نکالا جا سکے۔ امریکی مراسلے کے مطابق جے یو آئی (ف) کے عہدیداروں نے مختلف علاقوں میں بڑھتی ہوئی اس کا خدشہ ظاہر کیا اور ان کا کہنا تھا کہ طالبان کے حامیوں کی بڑی تعداد جے یو آئی کے ساتھ مجبوراً ختم کرنے کے عزائم ظاہر کر چکی ہے۔ امریکی سفیر کے مطابق جے یو آئی (ف) کے ایک رہنما نے دعویٰ کیا کہ فضل الرحمٰن کو خدشہ ہے کہ طالبان آئندہ الیکشن میں متبادل امیدواروں کی حمایت کر سکتے ہیں۔ مراسلے میں کہا گیا کہ جے یو آئی حکومت پاکستان کی حمایت چاہتی ہے اور اس کا کہنا ہے کہ قدامت پسند علاقوں میں صرف اس کے مقامی عہدیدار اور علماء طالبان کا متبادل ہو سکتے ہیں۔

ہفت روزہ ''احوال'' کراچی (2007-09-04) مولوی فضل الرحمن کے پاس آٹھ کروڑ ڈالر کہاں سے آئے؟

قومی اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے جمعیت العلمائے اسلام کے سیکرٹری جنرل مولانا فضل الرحمن اتنے جذباتی ہوئے کہ انہوں نے برملا کہہ دیا جو جہاد افغانستان کی مخالفت کرتا ہے وہ مسلمان کا بچہ نہیں ہے یعنی وہ کچھ بھی ہو مگر مسلمان نہیں ہے۔ ادھر عوامی نیشنل پارٹی کے سربراہ خان عبدالولی خان نہ صرف جہاد افغانستان کی مخالفت پر شروع دن سے کمربستہ ہیں بلکہ افغانستان میں ہونے والی جنگ کو غیر اسلامی کہنے سے بھی نہیں چوکتے اور اس وقت پورے پاکستان میں اس جنگ کے سب سے بڑے مخالف وہی ہیں۔ چور کی داڑھی میں تنکا اس دیہاتی کہاوت کے مصداق انہیں سب سے زیادہ غصہ آیا اور انہوں نے فضل الرحمن صاحب کو آڑے ہاتھوں لیتے ہوئے کہا کہ فضل الرحمن ابھی نابالغ ہے اسے اپنے باپ کی سیاست کی الف ب بھی نہیں آتی۔ لاہور میں اپنی پارٹی کے کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے مولانا فضل الرحمن کی خوب خبر لی بقول شخصے کچھ ادھار نہیں رکھا اور صاف صاف کہہ دیا کہ میں تو انہیں مولانا بھی نہیں مانتا مگر انہوں نے یہ وضاحت نہیں کی کہ وہ انہیں مولوی بھی مانتے ہیں یا نہیں۔ تاہم انہوں نے ایک پتہ کی بات کہی کہ دیوبند کا مولوی اسعد مدنی کہتا ہے کہ اسلام سیکولرازم کی تعلیم دیتا ہے یہ نابالغ کہتا ہے کہ انہیں یہ اپنے بڑوں کی سیاست سے بھی بے خبر ہے غالباً ولی خان کا اشارہ کانگریسی علماء کی طرف ہو گا جس کا مفتی محمود بھی ایک حصہ تھے خان ولی خان نے فضل الرحمن کا کچا چٹھا کھولتے ہوئے کہا کہ فضل الرحمن آٹھ کروڑ ڈالر سے ڈیرہ اسمٰعیل خان میں جو دارالعلوم تعمیر کر رہے ہیں یہ خطیر رقم ان کے پاس کہاں سے آئی ہے انہوں نے مزید کہا کہ تیرہ لاکھ کی پجیرو جیب میں وہ کیسے گھومتے ہیں اتنی قیمتی گاڑی ان کے پاس کیسے آئی؟ مولانا فضل الرحمن، ولی خان کی کھری کھری باتوں سے ڈر گئے اور انہوں نے ان باتوں کی تردید کرنے یا ان کا جواب دینے کے بجائے ولی خان صاحب کی جانب دست صلح بڑھا دیا اور حضرت اسی میں جانی گران سنگین الزامات پر جب ہی بحالی انہوں نے نجھانی مزدوری اختیار کرتے ہوئے کہا کہ ولی خان میرے بزرگ ہیں تاہم ولی خان نے انہیں بہت حد تک چور کر دیا ہے اور یہ بتایا کہ شیشے کے گھر میں بیٹھ کر دوسروں پر سنگ باری نہیں کی جا سکتی اپنی پارٹی کے کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے ولی خان نے جماعت اسلامی کو بھی نہیں چھوڑا اور اس جماعت پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ جماعت اسلامی نے افغانستان میں کسی امیر المومنین کے بغیر ہی جہاد کا نعرہ لگا رکھا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب کشمیر پر حملہ ہوا تو جماعت اسلامی کے بانی مولانا مودودی نے اس جہاد کو حرام قرار دے دیا اور کہا کہ چونکہ اس کا اعلان امیر المومنین نے نہیں کیا اس لئے یہ جائز نہیں۔ مگر ایک بات خان ولی خان کو یاد رکھنا چاہیے کہ پاکستان کی مخالفت میں ان کی پارٹی جماعت اسلامی کی ہم زبان تھی۔

مصر و سعودی عرب کی طرح افغانستان میں بھی تبلیغی جماعت پر پابندی

۲۴ اپریل کے روزنامہ "ڈان" اور خبریں لاہور وغیرہ کی رپورٹ کے مطابق افغانستان میں طالبان حکام نے جلال آباد کے تبلیغی مرکز کے سربراہ مولوی کلام الدین کو ملک سے نکل جانے کا حکم دے دیا۔ تفصیلات کے مطابق طالبان کی ملٹری کورٹ کے چیف جسٹس مولوی حیدری نے ایک حکم نامہ کے ذریعے جلال آباد تبلیغی مرکز کے انچارج مولوی کلام الدین کو ملک چھوڑنے کا حکم جاری کیا چنانچہ مولوی کلام الدین پاک افغان سرحد عبور کر کے پاکستان داخل ہو گئے ہیں۔ مولوی کلام الدین کو دو سال قبل پاکستان کی تبلیغی جماعت نے متعلقہ تبلیغی مرکز کا سربراہ مقرر کیا تھا۔ طالبان انتظامیہ کے مطابق تبلیغی جماعت کی سرگرمیوں سے طالبان کی جہادی سرگرمیاں ختم ہو کر رہ جائیں گی۔ (حوالہ مذکورہ)

یاد رہے کہ بہت عرصہ قبل تبلیغی جماعت کے نظریات فاسدہ اور اس کی منافقانہ دورنگی چال کی بنا پر سعودی عرب میں بھی تبلیغی جماعت پر پابندی لگادی گئی تھی۔ جبکہ سعودی عرب کے نامور عالم و مفتی حمود بن عبداللہ نے تبلیغی جماعت کے رد میں بڑی ضخیم کتاب "القول البلیغ فی التحذیر من جماعت التبلیغ" شائع کی تھی جو ساڑھے تین سو صفحات پر مشتمل ہے اور ادارہ دار الصمیعہ للنشر والتوزیع ریاض سعودی عرب کی طرف سے شائع کی گئی ہے ♦ اس میں تبلیغی جماعت اور قائدین جماعت مولوی الیاس، مولوی محمد یوسف، مولوی محمد ذکریا، مولوی انعام الحق اور مولوی عمر کا نام بنام رد کر کے تبلیغی جماعت کی منافقت اور گمراہی و بے دینی کو نمایاں کر کے اس دو منہ رکھنے والی جماعت سے خبردار کیا گیا ہے اور اس سے بچنے اور خبردار رہنے کی تاکید کی گئی ہے، جیسا کہ کتاب کے نام ہی سے تبلیغی جماعت سے تحذیر و بچاؤ کا اظہار ہو رہا ہے۔

اہم انکشاف: سعودی مفتی نے اپنی کتاب میں یہ بھی انکشاف کیا ہے کہ سعودی عرب کی طرح مصر میں بھی تبلیغی جماعت اور قادیانیوں کا داخلہ ممنوع ہے لیکن یہودیوں کے مرکز اسرائیل میں تبلیغی جماعت اور قادیانی جماعت دونوں کا داخلہ کھلا ہے اور وہاں ان کی سرگرمیاں جاری ہیں۔" (القول البلیغ ص ۲۱) جس سے اسلام و اہل اسلام کے خلاف اسرائیل، یہودی اور قادیانی و تبلیغی جماعت کی مشترکہ ذہنیت کا صاف اظہار ہوتا ہے۔ ع: ہوشیار اے سنی مسلمان ہوشیار

دوسرا انکشاف: سعودی مفتی نے مزید انکشاف کرتے ہوئے لکھا ہے کہ "تبلیغی جماعت مولوی محمد الیاس دیوبندی دہلوی کی بدعت ہے جس کے اصول انہوں نے اپنے شیخ رشید احمد گنگوہی دیوبندی اور شیخ اشرف علی تھانوی دیوبندی کے طریقہ پر وضع کئے ہیں" (ملخصاً: ۲۴) سعودی مفتی نے کتاب مذکورہ میں مزید لکھا ہے کہ "تبلیغی جماعت کے مبلغین مکار و فریبی ہیں۔ وہ شروع شروع میں تو اپنی بدعت و گمراہی کو چھپانے اور کتاب و سنت کی دعوت کا اظہار کرتے ہیں اور بعد میں بدعت و ضلالت پھیلاتے ہیں لہٰذا انہیں مساجد میں آنے سے روکا جائے"۔ (ص: ۲۸۸ ملخصاً ۲۰)

القول البليغ
في التحذير من جماعة التبليغ
تأليف
حمود بن عبد الله بن حمود التويجري
رحمه الله
١٣٣٤هـ - ١٤١٣هـ
دار الصميعي

چوتھا باب

خارجی گروہ دورِ حاضر میں کالعدم تحریکِ طالبان پاکستان
کے نام سے دہشت گردی کر رہا ہے

کالعدم تحریک طالبان پاکستان امریکہ و اسرائیل کی بغل
بچہ تنظیم ہے

کالعدم تحریک طالبان پاکستان نے اب تک کتنے بے گناہ
جوانوں، بچوں، بوڑھوں اور خواتین کو قتل کیا اور اب تک
کتنے امریکی مارے؟

فیصلہ آپ کریں
(حقائق ملاحظہ فرمائیں

کالعدم تحریک طالبان پاکستان نے پنجاب رجمنٹ سینٹر پر خودکش حملہ کروا کر چار سیکورٹی اہلکاروں کو زخمی کر دیا

جلد 12 شمارہ 314 بدھ 8 شعبان المعظم 1431ھ 21 جولائی 2010ء فون 8-35800051 فیکس 35800050,66 صفحات 16 قیمت 10 روپے

مردان: پنجاب رجمنٹ سینٹر پر خودکش حملہ ناکام، 5 دہشت گرد ہلاک

7 دہشتگرد تربیتی مرکز میں داخل ہوئے تو اہلکاروں نے انہیں نشانہ بنایا، 3 نے اہداف تک پہنچنے سے قبل ہی خود کو اڑا دیا

فائرنگ کے تبادلے میں مزید 2 دہشتگرد ہلاک، 4 اہلکار زخمی، سرچ آپریشن جاری ہے، آئی ایس پی آر، طالبان نے ذمے داری قبول کر لی

اسلام آباد، مردان (نمائندگان ایکسپریس، اے ایف پی) مردان میں پنجاب رجمنٹ سینٹر پر خودکش حملے کی کوشش ناکام بنا دی گئی، سیکیورٹی اہلکاروں کی بروقت کارروائی سے 3 خودکش حملہ آوروں سمیت 5 دہشت گرد ہلاک اور 4 سیکیورٹی اہلکار زخمی ہو گئے۔ آئی ایس پی آر کی طرف سے جاری بیان کے مطابق منگل کی صبح تقریباً 5 بجے تین خودکش حملہ آوروں نے 4 دیگر ساتھیوں کے ہمراہ مردان میں واقع فوج کے تربیتی مرکز میں داخل ہونے کی کوشش کی اس دوران سنتریوں نے انہیں نشانہ بنایا جس پر تینوں حملہ آوروں نے اہداف تک پہنچنے سے قبل ہی خود کو دھماکوں سے اڑا دیا جبکہ ان کے دیگر 4 ساتھیوں نے قریبی عمارت سے فائرنگ شروع کر دی جس سے 4 اہلکار زخمی ہو گئے۔ ترجمان (باقی صفحہ 5 نمبر 42)

حملہ ناکام

کے مطابق سیکیورٹی فورسز کے اہلکاروں نے علاقے کو محاصرے میں لے لیا اور عمارتوں پر چھپے چاروں دہشت گردوں کو حراست میں لینے کیلئے سرچ آپریشن شروع کیا اس دوران 2 دہشت گرد مارے گئے جبکہ دیگر 2 کی گرفتاری کیلئے آپریشن جاری ہے۔ مردان سے نمائندہ ایکسپریس کے مطابق ڈی آئی جی مردان سید اختر علی شاہ نے میڈیا کو بتایا کہ دہشت گردوں کے پاس جدید اسلحہ اور خودکش جیکٹس تھے، فائرنگ کے بعد دھماکے سے اڑ گئے ان کی عمریں 22 سے 28 سال کے درمیان تھیں، خودکش حملہ آوروں کے جسم کے باقیات ڈی این اے ٹسٹ کے لیے بھجوا دیے گئے، اگر سیکیورٹی اہلکار الرٹ نہ ہوتے اور بروقت کارروائی نہ ہوتی تو خودکش حملوں کی صورت میں زیادہ نقصان ہوتا۔ انھوں نے کہا کہ حملہ آوروں کے قبضے سے خودکش جیکٹس برآمد ہوئی ہیں اور ہر خودکش جیکٹ میں 8 کلو دھماکا خیز مواد موجود تھا تاہم انہیں ناکارہ بنا دیا گیا، ایک بمبار کی جیب سے شناختی کارڈ ملا جس کا تعلق گل سے ہے، علاقے میں سرچ آپریشن کر کے متعدد مشکوک افراد کو بھی حراست میں لیا گیا ہے جن سے تفتیش جاری ہے۔ دوسری جانب بی بی سی کے مطابق تحریک طالبان پاکستان کے نائب ترجمان احسان اللہ احسان نے حملے کی ذمے داری قبول کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ حملہ پاکستان کے قبائلی علاقوں میں جاری آپریشن کا ردعمل ہے۔

کالعدم تحریک طالبان مالاکنڈ کا امیر شہر کراچی کے علاقے لانڈھی سے اسلحہ سمیت گرفتار

THE DAILY JANG KARACHI

روزنامہ جنگ کراچی

بانی میر خلیل الرحمٰن

جلد 70 | جمعہ 21 ربیع الاول 1432ھ 25 فروری 2011ء | نمبر 55

لانڈھی سے کالعدم تحریک طالبان مالاکنڈ کا امیر گرفتار، اسلحہ برآمد

امیر رحیم زادہ چٹی بازدرہ سے فرار ہوکر کراچی آیا، نیٹ ورک میں شامل دیگر افراد کی تلاش شروع

کراچی (اسٹاف رپورٹر) اسپیشلائزڈ انویسٹی گیشن یونٹ پولیس نے لانڈھی کے علاقے میں چھاپہ مار کر کالعدم تحریک طالبان مالاکنڈ کے امیر رحیم زادہ عرف شیر محمد ولد عبدالوکیل کو گرفتار کرکے اسلحہ برآمد کرلیا۔ پولیس کے مطابق گرفتار ملزم مالاکنڈ ایجنسی کے علاقے چٹی بازدرہ سے فرار ہوکر کراچی آیا تھا اور لانڈھی میں رہائش پذیر تھا جبکہ نیٹ ورک میں شامل دیگر افراد کی تلاش شروع کردی گئی ہے۔ تفصیلات کے مطابق ایس ایس پی ایس آئی یو راجہ عمر خطاب کی ہدایت پر پولیس پارٹی نے ایک اطلاع

باقی صفحہ 10 نمبر 23

تحریک طالبان امیر گرفتار

پر لانڈھی کے علاقے لیبر کالونی میں مکان پر چھاپہ مار کر کالعدم تحریک طالبان مالاکنڈ ایجنسی کے امیر کو گرفتار کرکے اس کے قبضے سے ایک پستول برآمد کرلیا۔ راجہ عمر خطاب نے بتایا کہ گرفتار ملزم نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر چٹی باز درہ کے ناظم کو اغوا کرنے کے بعد 20 لاکھ روپے تاوان وصول کرنے کے بعد رہا کیا تھا اور ایف سی چیک پوسٹ پر ساتھیوں کے ساتھ مل کر حملہ کیا تھا جس میں ایک سپاہی جاں بحق ہوگیا تھا جبکہ ایک سپاہی کو اغوا کرنے کے بعد بونیر کے علاقے میں ذبح کردیا تھا۔ انہوں نے بتایا کہ ملزم کے خلاف ایف آئی آر نمبر 95/11 کے تحت مقدمہ درج کرکے مزید تفتیش کی جارہی ہے۔

کالعدم تحریک طالبان پاکستان کے امیر نے ناظم کو اغوا کر کے بیس لاکھ روپے تاوان وصول کیا تھا۔ مزید یہ کہ ایک سپاہی کو اغوا کر کے بونیر کے علاقے میں ذبح کر دیا تھا

باجوڑ ایجنسی سے خاتون خودکش حملہ آور گرفتار، خودکش جیکٹ پہنی ہوئی تھیں،

باجوڑ میں کس تنظیم کا ہولڈ ہے، یہ کون کروا رہا ہے؟

THE DAILY JANG KARACHI

روزنامہ جنگ کراچی

بانی..... میر خلیل الرحمٰن

قیمت 10 روپے

جلد 75 | جمعرات 6 ربیع الاول 1432ھ 10 فروری 2011ء | نمبر 41

باجوڑ ایجنسی: مبینہ خاتون خودکش حملہ آور دو بہنوں سمیت گرفتار

چارسدہ کی مویشی منڈی میں دھماکا، ایک شخص جاں بحق، ہنگو میں فورسز پر راکٹ حملہ

چارسدہ، ہنگو (نمائندگان جنگ، اے ایف پی) چارسدہ میں مویشی منڈی میں بم دھماکے کے نتیجے میں گدھا گاڑی کا مالک جاں بحق جبکہ دیگر 4 افراد زخمی ہو گئے جبکہ سیکورٹی فورسز سیکورٹی فورسز نے باجوڑ ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر خار میں مبینہ خاتون خودکش حملہ آور کو دو بہنوں سمیت گرفتار کر کے نامعلوم مقام پر منتقل کر دیا، ہنگو میں سیکورٹی فورسز کے قلعے پر شدت پسندوں نے تین راکٹ فائر کیے ہیں۔ ڈی ایس پی چارسدہ سرکل زین خان کے مطابق دھماکا میلہ مویشیاں کے داخلی راستے میں نصب بم پھٹنے سے ہوا جس کے نتیجے میں گدھا گاڑی کا مالک محمد زیب موقع پر جاں بحق ہو گیا جبکہ دیگر چار افراد محمد اکبر، نصر الدین، ضیاء اللہ اور امداد اللہ شدید زخمی ہو گئے۔ ادھر سیکورٹی فورسز نے باجوڑ ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر خار میں مبینہ خاتون خودکش حملہ آور حمیدہ بی بی کو دو بہنوں سمیت گرفتار کر کے نامعلوم مقام پر منتقل کر دیا۔ بدھ کو سیکورٹی فورسز کے ذرائع نے بتایا کہ تحصیل خار کے علاقے صدیق آباد سے ایک خاتون حمیدہ بی بی کو دو بہنوں سمیت حراست میں لیا ہے۔ خاتون نے خودکش جیکٹ پہنی ہوئی تھی۔

مساجد میں دوران نماز خودکش حملہ اور نمازیوں پر دستی بم سے حملہ کرنے والے کون ہیں؟
درہ آدم خیل میں مسلح گروپ کون ہے؟

گاؤں اخورواں کی مسجد میں بمبار نے خود کو اڑا دیا - پشاور کے نواح میں بھی نمازیوں پر دستی بم حملہ - 5 جاں بحق - 30 زخمی

درہ آدم خیل نماز جمعہ کے دوران خودکش دھماکہ 67 شہید

مسجد کی چھت گرنے سے نمازی ملبے تلے دب گئے - 80 زخمی - آس پاس کے گھروں کو بھی نقصان پہنچا - دھماکے کے بعد شدید فائرنگ سے خوف و ہراس - تمام کاروبار بند - اسپتالوں میں ایمرجنسی نافذ

مومن گروپ کے طالبان کو مخالف گروپ نے نشانہ بنایا - سیکورٹی ذرائع - بڈھ بیر میں مسجد پر نقاب پوشوں نے 4 گرینیڈ پھینکے - امن جرگہ کے ارکان موجود تھے - سیاسی و مذہبی رہنماؤں کا اظہار مذمت

کالعدم تحریک طالبان پاکستان نے محبِ وطن فوجی افسر کو ظلماً شہید کر کے ذمے داری قبول کرلی

تم وہ بہترین اُمت ہو جسے انسانوں (کی اصلاح) کے لیے میدان میں لایا گیا۔ (القرآن)

Daily UMMAT Karachi.

روزنامہ امت کراچی

جلد ۱۳: شمارہ ۳۵۱ | جمعرات ۲۳ رشعبان المعظم ۱۴۳۱ھ ۵ راگست ۲۰۱۰ء | قیمت ۹ روپے

خودکش حملے میں کمانڈنٹ فرنٹیئر کانسٹیبلری، ڈرائیور اور 3 محافظوں سمیت شہید

پشاور میں خودکش حملے کے بعد لاش اور اعضا بکھرے پڑے ہیں

نارتھ ناظم آباد کی مسجد پر دستی بم سے حملہ کرنا کس کا کام ہے؟

نارتھ ناظم آباد: دہشت گردوں نے مسجد میں دستی بم پھینک دیا 7 زخمی

مہتمم غلام محمد سیالوی بھی شامل۔ مسجد شمس العلوم میں نماز عشاء ختم ہوتے ہی دھماکہ ہوا۔ عینی شاہدین۔ موٹر سائیکل سوار دہشت گرد فرار

کراچی (اسٹاف رپورٹر) نارتھ ناظم آباد میں موٹر سائیکل سوار دہشت گردوں نے مسجد احاطے میں دستی بم سے حملہ کر دیا جس کے نتیجے میں مسجد کے مہتمم سمیت 7 افراد زخمی ہو گئے۔ تفصیلات کے مطابق تیموریہ تھانے کی حدود نارتھ ناظم آباد بلاک ایل میں بدھ کی شب دہشت گردوں نے جامعہ مسجد مدرسہ شمس العلوم کے احاطے میں دستی بم سے حملہ کیا اور فرار ہو گئے۔ دستی بم کے پھٹنے سے زوردار دھماکہ ہوا جس کے نتیجے میں مسجد کے مہتمم 42 سالہ غلام محمد سیالوی سمیت 7 افراد زخمی ہو گئے۔ زخمیوں کو فوری طور پر عباسی شہید اسپتال منتقل کیا گیا جہاں زخمیوں کی حالت خطرے سے باہر بتائی جاتی ہے۔ زخمیوں میں جمیل، ساجد، عظیم، تیمور، محمد اکبر، عرفان اور سبحان شامل ہیں۔ دھماکے سے علاقے (باقی صفحہ 7 ایچ نمبر 4)

نارتھ ناظم آباد کی مسجد میں دستی بم حملے کے بعد جائے وقوعہ پر زخمیوں کا خون نظر آ رہا ہے

بقیہ نمبر 4 | دستی بم/7 زخمی

میں خوف و ہراس پھیل گیا اور علاقہ مکین گھروں سے باہر نکل آئے۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی پولیس اور رینجرز کے اعلیٰ افسران بھاری نفری کے ہمراہ موقع پر پہنچ گئے۔ زخمیوں کا کہنا ہے کہ دھماکے کے وقت عشاء کی نماز ختم ہی ہوئی تھی کہ مسجد کے صحن میں زوردار دھماکہ ہوا جس سے وہ زخمی ہو گئے۔ علاقے سے ملنے والی اطلاعات کے مطابق ملزمان کی تعداد 2 تھی جو موٹر سائیکل پر سوار تھے۔ موٹر سائیکل سوار افراد نے مسجد کے قریب سے گزرتے ہوئے کوئی چیز مسجد کے اندر پھینکی جس سے زوردار دھماکہ ہوا۔ دھماکے سے مسجد کو بھی جزوی نقصان پہنچا ہے۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی بم ڈسپوزل اسکواڈ کو بھی طلب کر لیا گیا۔ بم ڈسپوزل اسکواڈ کے مطابق دھماکہ میں ہینڈ گرنیڈ کا

کمانڈنٹ ایف سی شہید

خودکش حملہ آور نے صفوت غیور کی گاڑی کے قریب آ کر خود کو دھماکے سے اڑا دیا، جس کے نتیجے میں صفوت غیور، ان کا ڈرائیور اور 3 گن مین موقع پر ہی شہید ہو گئے جبکہ 3 پولیس اہلکاروں سمیت 10 افراد شدید زخمی ہو گئے۔ صفوت غیور کی گاڑی سمیت 2 گاڑیوں میں آگ لگ گئی جبکہ ایک موٹر سائیکل بھی مکمل طور پر تباہ ہو گیا۔ دھماکے سے خودکش حملہ آور کا سر مل گیا ہے۔ دھماکے کے بعد فوج اور ایف سی کے دستوں نے پورے علاقے کو گھیرے میں لے لیا اور لوگوں کو دور رکھنے کے لئے ہوائی فائرنگ کی۔ صفوت غیور کا جسد خاکی پشاور پولیس لائن منتقل کر دیا گیا۔ سیکیورٹی اداروں نے قریبی سی سی ٹی وی کیمرے سے بنی ہوئی موقع کی ویڈیو تحویل میں لے لی ہے۔ ویڈیو میں دیکھا جا سکتا ہے کہ جونہی کمانڈنٹ ایف سی کی گاڑی ٹریفک سگنل پر رکی تو پہلے سے موجود پیدل خودکش بمبار نے گاڑی کی بائیں طرف آ کر خود کو دھماکے سے اڑا دیا۔ صفوت غیور بھی گاڑی کی فرنٹ سیٹ پر بائیں جانب ہی بیٹھے تھے۔ دھماکے کے بعد جائے وقوعہ پر آگ بھڑک اٹھی، دھوئیں اور افراتفری کے مناظر دکھائی دیئے۔ صوبہ خیبر پختونخوا کے سینئر وزیر بشیر احمد بلور اور وزیر اطلاعات میاں افتخار حسین نے جائے وقوعہ کا دورہ کیا۔ اس موقع پر میڈیا سے بات کرتے ہوئے بشیر بلور نے کہا کہ دھماکہ خودکش تھا تاہم حملہ آور ایک تھا یا دو اس بارے میں فوری طور پر کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ انہوں نے بتایا کہ پیدل سوار خودکش بمبار نے صفوت غیور پر حملہ کیا جبکہ اس سے پہلے اطلاعات میں کہا گیا تھا کہ حملہ آور موٹر سائیکل پر سوار تھا۔ بشیر بلور نے کہا کہ ایک طرف سیلاب سے متاثرہ افراد کے لئے امدادی کارروائیاں جاری ہیں اور دوسری طرف دہشت گرد اپنی مذموم کارروائیوں میں مصروف ہیں۔ یاد رہے کہ صفوت غیور اس سے قبل سی سی پی او پشاور، نیشنل پولیس اکیڈمی اسلام آباد کے سربراہ، آئی جی گلگت بلتستان بھی رہ چکے ہیں اور کم تجربے کے باوجود انہیں آئی جی صوبہ خیبر پختونخوا مقرر کیا جانا تھا۔ صفوت غیور خیبر پختونخوا کے پولیس افسران میں سب سے بہادر مانے جاتے تھے۔ ڈی آئی جی ملک سعد کی شہادت کے بعد انہیں پشاور میں بہت زیادہ اہمیت دی جا رہی تھی اور اس کی خاص وجہ یہ تھی کہ دیگر پولیس اہلکاروں کی نسبت وہ انتہائی دلیر اور خوش اخلاق آفیسر تھے۔ وہ سابق وفاقی وزیر داخلہ اور پیپلز پارٹی شیرپاؤ کے سربراہ آفتاب احمد خان شیرپاؤ کے بہنوئی تھے۔ صفوت غیور کا تعلق ملاکنڈ سے تھا۔ دریں اثناء کالعدم تحریک طالبان پاکستان کے ترجمان اعظم طارق نے غیر ملکی خبر ایجنسی سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ان کے خودکش بمبار نے کمانڈنٹ ایف سی کو نشانہ بنایا۔ اعظم طارق نے دھمکی دی کہ ایسے دیگر افسران بھی جو طالبان کے خلاف متحرک ہیں انہیں بھی اسی انجام سے دوچار کیا جائے گا۔ علاوہ ازیں صدر آصف علی زرداری، وزیر اعظم سید یوسف رضا گیلانی اور وفاقی وزیر داخلہ رحمان ملک نے خودکش حملے کی شدید مذمت کی ہے۔

خواجہ شریف (چیف جسٹس لاہور ہائیکورٹ) کو اپنے گھر میں محفل میلاد کے انعقاد کے دوران قتل کا منصوبہ بنانے والے کون ہیں؟

چیف جسٹس لاہور ہائیکورٹ جسٹس خواجہ شریف کے قتل کا منصوبہ بے نقاب

منصوبے کے مطابق جسٹس خواجہ شریف کو اپنے آبائی گھر میں محفل میلاد کے انعقاد کے دوران قتل کیا جانا تھا، اسپیشل برانچ پنجاب نے رپورٹ جائزے کیلئے آئی ایس آئی کو بھجوادی

قتل کیلئے پیشہ ور مجرم ٹھہرائے گئے، آئی جی پنجاب نے جسٹس شریف کو آگاہ کردیا، ایجنسی نے ذریعے کو "قابل بھروسہ" قرار دے دیا، شہباز شریف کی حفاظتی انتظامات سخت کرنے کی ہدایت

علامہ حامد سعید کاظمی کو خودکش حملہ کرکے قتل کرنے کی کالعدم تحریک طالبان پاکستان نے دھمکی دیدی

روزنامہ ایکسپریس کراچی

جلد 13 شمارہ 83 منگل 23 ذوالحج 1431ھ 30 نومبر 2010ء فون 35800051-6 فیکس 35800050,66 صفحات 12 قیمت 10 روپے

حامد سعید کاظمی کو تحریک طالبان کا دھمکی آمیز خط

وزارت چھوڑنے کا مطالبہ

خط پیر کو وزارت مذہبی امور کو موصول ہوا جس میں انتہائی نازیبا زبان استعمال کی گئی

خط منظر عام پر لانے کا فیصلہ وزارت داخلہ کی مشاورت سے کروں گا، وفاقی وزیر

اسلام آباد (نمائندہ ایکسپریس/مانیٹرنگ ڈیسک) وفاقی وزیر مذہبی امور حامد سعید کاظمی کو کالعدم تحریک طالبان کی جانب سے دھمکی آمیز خط موصول ہوا ہے جس میں ان سے وزارت سے مستعفی ہونے کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ مستعفی نہ ہوا تو انھیں عبرت کا نشان بنا دیا جائے گا۔ کاظمی نے ٹی وی سے گفتگو میں حامد سعید کاظمی نے بتایا کہ خط وفاقی وزارت مذہبی امور کو موصول ہوا ہے جس میں انتہائی نازیبا زبان استعمال کی گئی ہے۔ مستعفی نہ ہونے کی صورت میں انھیں خودکش حملے کی دھمکی بھی دی گئی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ تحریک طالبان مذہبی امور سے (باقی صفحہ 5 نمبر 41)

حامد سعید کو دھمکی

دھمکی آمیز خط ان تک پہنچا دیا۔ اس حوالے سے وزارت داخلہ سے بھی رابطہ کر لیا گیا ہے۔ خط کو منظر عام پر لانے یا نہ لانے کے حوالے سے وزارت داخلہ سے مشاورت کے بعد فیصلہ کریں گے۔ ایکسپریس سے گفتگو کرتے ہوئے انھوں نے بتایا کہ خط اردو زبان میں لکھا گیا ہے، میں اس بات کا انتظار کر رہا ہوں کہ شاید طالبان کی طرف سے کوئی تصدیق یا ردعمل سامنے آ جائے اور یہ خط غلط ثابت ہو جائے، ہم ابھی انتظار کر رہا ہوں۔ میں یہ معاملہ وزیراعظم کے نوٹس میں بھی لاؤں گا لیکن ابھی میں خط کی تصدیق کا انتظار کر رہا ہوں۔ اے پی پی کے مطابق وفاقی وزیر مذہبی امور نے کہا ہے کہ بغیر ثبوت کرپشن اور حج انتظامات میں بدنظمی میں ملوث ہونے کے بے بنیاد الزامات میں صداقت نہیں، ایسے الزامات عائد کرنے والوں کے خلاف قانونی کارروائی کروں گا۔ ان کے خلاف سازش کے تحت بعض چینلز اور مخصوص لوگوں کی جانب سے الزام تراشی کا سلسلہ جاری ہے۔ وزارت مذہبی امور نے ایف آئی اے کو تمام ریکارڈ فراہم کر دیا ہے۔

کالعدم تحریک طالبان پاکستان نے علامہ حامد سعید کاظمی کو خودکش حملہ کرنے کی دھمکی دے کر یہ ثابت کر دیا کہ پورے ملک میں خودکش حملے اور بم دھماکے یہی لوگ کرواتے ہیں

جب پاکستان میں تحریک طالبان پاکستان کا وجود نہیں تو پھر یہ ہرات شہر میں طالبان جنگجو اسلحے سمیت گرفتار کیسے ہوئے

روزنامہ ایکسپریس کراچی

... سے بیک وقت شائع ہونے والا واحد قومی روزنامہ

جلد 13 شمارہ 60 جمعہ 27 ذیقعد 1431ھ 5 نومبر 2010ء فون 35800051-8 فیکس 35800050.66 صفحات 12 قیمت 10 روپے

ہرات: ہتھیار ڈالنے والے طالبان جنگجوؤں کو ان کے ہتھیاروں کے ساتھ میڈیا کے سامنے پیش کیا جا رہا ہے

کالعدم تحریک طالبان پاکستان عسکری ونگ کا کارکن یوسف عرف قاری (خودکش دھماکوں کا ماسٹر مائنڈ) کراچی سے اسلحہ سمیت گرفتار

جلد 13 شمارہ 59 جمعرات 26 ... 1431ھ ... نومبر 2010 فون 35800051-8 فیکس 35800050,66 صفحات 12 قیمت 10 روپے

اورنگی ٹاؤن سے خودکش دھماکوں کا ماسٹر مائنڈ گرفتار

یوسف عرف قاری کا تعلق کالعدم تحریک طالبان عسکری ونگ سے ہے، اسلحہ برآمد

سوات آپریشن کے دوران فرار ہو کر کراچی آیا تھا، سی آئی ڈی تفتیش کر رہی ہے

کراچی (اسٹاف رپورٹر) سی آئی ڈی انسداد دہشت گردی سیل نے اورنگی ٹاؤن میں چھاپہ مار کر کالعدم تحریک طالبان کے انتہائی مطلوب دہشت گرد اور خودکش دھماکوں کے ماسٹر مائنڈ کو گرفتار کر کے ٹی ٹی پستول برآمد کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق سی آئی ڈی انسداد دہشت گردی سیل کے ایس پی عمر شاہد نے پولیس پارٹی کے ہمراہ اورنگی ٹاؤن کے علاقے مومن آباد میں چھاپہ مار کر کالعدم تحریک طالبان عسکری ونگ کے مطلوب ملزم یوسف عرف قاری کو گرفتار کر کے ٹی ٹی پستول برآمد کر لی، سی آئی ڈی کے مطابق گرفتار دہشت گرد گزشتہ سال 30 اگست کو چکیسر میں فرنٹیئر فورس کے جوانوں پر کیے جانے والے خودکش حملے کا ماسٹر مائنڈ ہے اور اس حملے میں 17 جوان شہید اور کئی زخمی (باقی صفحہ 5۔ نمبر 8)

ہو گئے تھے، مذکورہ واقعہ کا مقدمہ نمبر 16/2009 چکیسر تھانے میں درج ہے، سی آئی ڈی کے مطابق گرفتار دہشت گرد سیکیورٹی فورسز، اہم سرکاری عمارتوں، اسکول اور پبلک مقامات پر کیے جانے والے حملوں میں انتہائی مطلوب تھا اور کالعدم تحریک طالبان سوات کا عسکری ونگ کا کارکن تھا، سوات آپریشن کے دوران ملزم یوسف عرف قاری وہاں سے فرار ہو کر کراچی آ گیا اور مومن آباد کے علاقے میں روپوشی کی زندگی گزار رہا تھا، سی آئی ڈی پولیس گرفتار دہشت گرد سے اس کے دیگر ساتھیوں اور منصوبہ بندی کے بارے میں مزید معلومات کر رہی ہے۔

کالعدم تحریک طالبان پاکستان کا کمانڈر کراچی سے بمعہ اسلحہ گرفتار، سیکورٹی فورسز پر حملوں اور جنگجوؤں کو تربیت دیتا تھا

THE DAILY JANG KARACHI

روزنامہ جنگ کراچی

بانی..... میر خلیل الرحمٰن

قیمت 13 روپے

جلد 74 | اتوار 17 / جمادی الاوّل 1431ھ 2 / مئی 2010ء | نمبر 121

کراچی: بلدیہ ٹاؤن سے تحریک طالبان کا کمانڈر گرفتار، اسلحہ برآمد

فضل اکبر سوات میں سیکورٹی فورسز پر حملوں اور جنگجوؤں کو تربیت دینے میں ملوث تھا، پولیس

کراچی (اسٹاف رپورٹر) سی آئی ڈی پولیس نے بلدیہ ٹاؤن کے علاقے میں چھاپہ مار کر کالعدم تحریک طالبان کے کمانڈر کو گرفتار کرکے اسلحہ برآمد کرلیا۔ تفصیلات کے مطابق سی آئی ڈی پولیس نے ایک اطلاع پر بلدیہ ٹاؤن کے علاقے اتحاد ٹاؤن سے مبینہ طالبان کمانڈر فضل اکبر کو گرفتار کرکے اس کے قبضے سے ایک کلاشنکوف اور پستول برآمد کرلیا۔ پولیس کے مطابق طالبان کمانڈر فضل اکبر سوات میں سیکورٹی فورسز پر حملوں، سوات کے ناصر کے گھر کو دھماکا خیز مواد سے اڑانے اور دہشت گردوں کو تربیت دینے میں ملوث تھا۔ پولیس کا کہنا ہے کہ گرفتار دہشت گرد نے سوات میں دہشت گردوں کی تربیت کیلئے ایک تربیتی کیمپ بھی قائم کررکھا تھا۔ پولیس ملزم سے مزید تفتیش کررہی ہے۔

کالعدم تحریک طالبان کے تین افراد گرفتار، ان کے قبضے سے اہم سیاسی اور مذہبی شخصیات کے ناموں کی فہرست برآمد ہوئی ہے

جلد 13 شمارہ 17 جمعرات 13 شوال 1431ھ 23 ستمبر 2010ء فون 8-35800051 فیکس 35800050,66 صفحات 12 قیمت 10 روپے

کراچی: 3 طالبان گرفتار، اہم دستاویزات اور ہٹ لسٹ برآمد

خفیہ اطلاع پر سپرہائی وے ٹول پلازہ کے قریب کارروائی، سیٹلائٹ فون اور لیپ ٹاپ بھی

گرفتار افراد نامعلوم مقام پر منتقل، اہم سیاسی و مذہبی جماعتوں کے رہنما ٹارگٹ تھے

کراچی (اسٹاف رپورٹر) قانون نافذ کرنے والے اداروں نے خفیہ اطلاع پر کارروائی کرتے ہوئے سپرہائی وے ٹول پلازہ کے قریب سے کالعدم تحریک طالبان افغانستان کے 3 دہشت گردوں کو گرفتار کر (باقی صفحہ 5 نمبر 3)

ہٹ لسٹ

لیا جنہیں تفتیش کے لیے نامعلوم مقام پر منتقل کر دیا گیا ہے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ گرفتار دہشت گردوں کے قبضے سے سیٹلائٹ فون، لیپ ٹاپ اور اہم دستاویزات برآمد ہوئی ہیں، گرفتار ہونے والوں میں عبداللہ اور مراد شامل ہیں، ان کے قبضے سے ایک ہٹ لسٹ بھی برآمد ہوئی ہے جس میں اہم سیاسی اور مذہبی رہنماؤں کے نام شامل ہیں۔

کراچی کے علاقے سہراب گوٹھ سے کالعدم تحریک طالبان پاکستان کے دہشت گرد گرفتار

سہراب گوٹھ سے تحریک طالبان کے 3 افغان دہشت گرد گرفتار

عمارتوں کے نقشے، دستاویزات، لیپ ٹاپ اور اہم سیاسی شخصیات کی ہٹ لسٹ برآمد: ذرائع

کراچی (اسٹاف رپورٹر) حساس ادارے کی ایک ٹیم نے سہراب گوٹھ کے علاقے سے خفیہ اطلاع پر کارروائی کرتے ہوئے کالعدم تحریک طالبان کے افغان دہشت گردوں کو گرفتار کر کے ان کے اہم دستاویزات، لیپ ٹاپ، اہم عمارتوں کے نقشے اور اہم سیاسی رہنماؤں کی ہٹ لسٹ سمیت دیگر سامان برآمد کر لیا۔ اس سلسلے میں باخبر ذرائع کا کہنا ہے کہ حساس ادارے کی ایک ٹیم نے

باقی صفحہ 10 نمبر 24

سہراب گوٹھ سے دہشت گرد گرفتار

سہراب گوٹھ جناح اسپتال [illegible] سے خفیہ اطلاع پر کارروائی کرتے ہوئے کالعدم تحریک طالبان کے 3 افغان دہشت گردوں کو گرفتار کر کے نامعلوم مقام پر منتقل کر دیا ہے۔ ذرائع کے مطابق گرفتار شدگان میں [illegible] اور [illegible] عرف قاری [illegible] شاہ سمیت 3 دہشت گرد شامل ہیں۔ گرفتار دہشت گردوں کے قبضے سے لیپ ٹاپ، اہم عمارتوں کے نقشے، سیلولر فون اور ایک ہٹ لسٹ برآمد ہوئی ہے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ دہشت گردوں کے قبضے سے ملنے والی ہٹ لسٹ میں بعض اہم سیاسی شخصیات کے نام شامل ہیں۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ [illegible] حساس ادارے نے نامعلوم مقام پر منتقل کر دیا ہے تاہم اس سلسلے میں علاقہ پولیس نے کسی قسم کی گرفتاری کی تصدیق نہیں کی ہے۔ [illegible] رینٹ اے کار کے مالک 32 سالہ محمد علی کو [illegible] نے فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا۔ فیروزآباد کے علاقے شاہراہ قائدین پر [illegible] سے رقم تبدیل کروا کر آنے والے [illegible] کے ملازم سے لوٹ مار کرنے والے ملزمان اور پولیس کے درمیان فائرنگ کے تبادلے میں [illegible] 25 سالہ [illegible] ملزم ہلاک ہو گیا۔

دہشت گردوں سے عمارتوں کے نقشے، دستاویزات، لیپ ٹاپ اور اہم سیاسی شخصیات کی ہٹ لسٹ برآمد ہوئی ہے۔

اگر کالعدم تحریک طالبان امن پسند ہے تو یہ تخریبی کارروائی کا پروگرام کیوں؟

کالعدم تحریک طالبان پاکستان کے بیان سے ثابت ہو رہا ہے کہ فدائی خودکش حملے یہی لوگ پورے ملک میں کرواتے ہیں

جلد 12 شمارہ 331 ... 25 شعبان المعظم 1431ھ 7 اگست 2010ء ... قیمت 10 روپے

کراچی میں ٹارگٹ کلنگ بند نہ ہوئی تو فدائی حملے کرینگے — تحریک طالبان

اے این پی اور متحدہ سیاست چمکانے کیلئے معصوم لوگوں کو قتل کر رہی ہیں، قاری حسین کا آڈیو پیغام

دونوں جماعتیں باز آجائیں ورنہ فدائین بھیجیں گے جو حکومتی عہدیداروں پر حملے کر کے امن تباہ کرینگے

لاہور (ایکسپریس) کالعدم تحریک طالبان پاکستان نے دھمکی دی ہے کہ کراچی میں معصوم شہریوں بالخصوص پختونوں کا قتل بند نہ ہوا تو کراچی میں فدائین بھیج کر حکومتی عہدیداروں اور سرکاری اداروں پر حملے کرینگے۔ تحریک طالبان پاکستان کے رہنما قاری حسین کی آواز میں دو پوائنٹ کو بھیجے گئے صوتی آڈیو پیغام میں اے این پی، ایم کیو ایم اور وفاقی حکومت کو متنبہ کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ وہ کراچی میں معصوم شہریوں (باقی صفحہ 5 نمبر 20)

تحریک طالبان

کی ہلاکت سے باز آجائیں ایم کیو ایم اور اے این پی کراچی میں سیاست چمکانے کیلئے معصوم شہریوں کو ہلاک کر رہی ہیں، دونوں جماعتیں اپنے مذموم مقاصد سے باز نہ آئیں تو کراچی میں فدائی حملوں کے ذریعے امن تباہ کر دینگے اس کی ذمہ داری اے این پی، ایم کیو ایم اور وفاقی حکومت ہوگی۔

ٹارگٹ کلنگ کی وارداتوں میں کالعدم لشکر جھنگوی اور کالعدم سپاہ صحابہ ملوث ہے

رضا حیدر، زیدی برادران کے قتل میں ایک ہی گروہ ملوث ہے

دونوں وارداتوں میں 9 ایم ایم پستول کا استعمال، کالعدم تنظیموں کے 15 کارکن گرفتار

کراچی (رپورٹ) متحدہ قومی موومنٹ کے رکن سندھ اسمبلی رضا حیدر، جعفری بھائیوں آصف اور شہزاد زیدی کی ٹارگٹ کلنگ میں ایک ہی گروہ ملوث ہے۔ دونوں وارداتوں میں 9 ایم ایم پستول (باقی صفحہ 5 نمبر 26)

رضا حیدر قتل

استعمال کیا گیا، تحقیقات کے مطابق ویسٹ انویسٹی گیشن اور ایس آئی یو پولیس نے رضا حیدر کے قتل کی ابتدائی تحقیق کی رپورٹ پولیس کے اعلیٰ حکام کو ارسال کر دی جس میں بتایا گیا ہے کہ مقتول رضا حیدر کے قتل میں وہی ہتھیار 9 ایم ایم استعمال کیا گیا جو مقتول سید آصف رضا زیدی اور اس کے چھوٹے بھائی سید شہزاد رضا زیدی کے قتل میں استعمال ہوا، دونوں بھائیوں کو سوسائٹی کے علاقے میں جون کے پہلے ہفتے میں قتل کیا گیا تھا، رضا حیدر کے قتل کے بعد جائے وقوعہ کا معائنہ کیا گیا تو وہاں سے 9 ایم ایم پستول کے خول ملے، ایک پولیس افسر نے اپنا نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر بتایا کہ شواہد سے ظاہر ہے کہ منصوبہ بندی کے تحت رضا حیدر کا تعاقب کرتے ہوئے بعد میں مسجد میں حملہ کیا گیا، ذرائع نے بتایا کہ رینجرز اور پولیس نے مختلف علاقوں سے جن ملزمان کو حراست میں لیا ہے ان میں 15 افراد کا تعلق کالعدم لشکر جھنگوی اور سپاہ صحابہ سے ہے جن سے حساس ادارے تفتیش کر رہے ہیں۔

کراچی کے علاقے سہراب گوٹھ سے کالعدم تحریک طالبان پاکستان بیت المال کراچی کا انچارج اسلحے سمیت گرفتار

روزنامہ ایکسپریس، کراچی۔ منگل، 31 اگست 2010ء

کالعدم تحریک طالبان سے تعلق رکھنے والے 2 ملزمان گرفتار

اسلحہ بھی برآمد، ملزمان کالعدم تحریک طالبان بیت المال کراچی کے انچارج ہیں

کراچی (اسٹاف رپورٹر) سہراب گوٹھ پولیس نے کالعدم تحریک طالبان سے تعلق رکھنے والے 2 ملزمان کو گرفتار کر لیا، تفصیلات کے مطابق سہراب گوٹھ تھانے کے ایس پی او ڈی ایس پی عرفان بہادر نے ایس ایچ او سہراب گوٹھ اور پولیس پارٹی کے ہمراہ گلشن معمار کرنل فارم ہاؤس کے قریب چھاپہ مار کر ریاض اور اصغر کو گرفتار کر کے ملزمان کے قبضے سے 2 ٹی ٹی پستول برآمد کر لیے، ڈی ایس پی عرفان بہادر نے ایکسپریس کو بتایا کہ ملزمان کا تعلق کالعدم تحریک طالبان سے ہے، ملزمان کالعدم تحریک طالبان بیت المال کراچی کے انچارج ہیں، انھوں نے بتایا کہ ملزمان کا آبائی تعلق وزیرستان سے ہے۔

ڈرون حملے امریکہ کرے اور کالعدم جماعتیں مسلمانوں پر خودکش حملے کریں، یہ کیسا انصاف ہے؟

جلد 13 شمارہ 4 بدھ 28 رمضان المبارک 1431ھ 8 ستمبر 2010ء فون: 35800051-8 فیکس 35800050,66 صفحات 12 قیمت 10 روپے

کالعدم تحریک طالبان کا خودکش حملے جاری رکھنے کا اعلان

میرانشاہ (اے ایف پی) کالعدم تحریک طالبان نے اعلان کیا ہے کہ وہ پاکستانی سکیورٹی فورسز کو نشانہ بنانے کیلئے خودکش حملے جاری (باقی صفحہ 5۔ نمبر 33)

3 کالعدم تحریک طالبان

رکھیں گے" کالعدم تحریک طالبان کے ترجمان اعظم طارق نے ٹیلی فون پر اے ایف پی سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ وہ سکیورٹی فورسز کو اسلیے نشانہ بنا رہے ہیں کیونکہ حکومت نے امریکا کو ہم پر ڈرون حملے کرنے کی اجازت دے رکھی ہے ترجمان کالعدم تحریک طالبان نے لکی مروت میں پولیس اسٹیشن پر ہونے والے خودکش حملے کی ذمے داری قبول کرتے ہوئے کہا کہ ہم سکیورٹی فورسز کو نشانہ بناتے رہیں گے شہریوں کو چاہیے کہ وہ فورسز سے دور رہیں حملے میں بچوں کی ہلاکتوں پر افسوس کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ ڈرون حملوں میں ہمارے بچے بھی تو مارے جاتے ہیں۔

یہ عسکریت پسند کون ہیں؟ باجوڑ تحصیل ماموند میں کس کی اکثریت ہے؟

یہ اسلحہ کہاں سے آیا اور کہاں استعمال ہوگا

اسلام آباد، کراچی، لاہور، پشاور، ملتان، فیصل آباد، [illegible] سے بیک وقت شائع ہونے والا واحد قومی روزنامہ

جلد 12 شمارہ 312 پیر 6 شعبان المعظم 1431ھ 19 جولائی 2010ء فون 8-35800051 فیکس 35800050,66 صفحات 16 قیمت 10 روپے
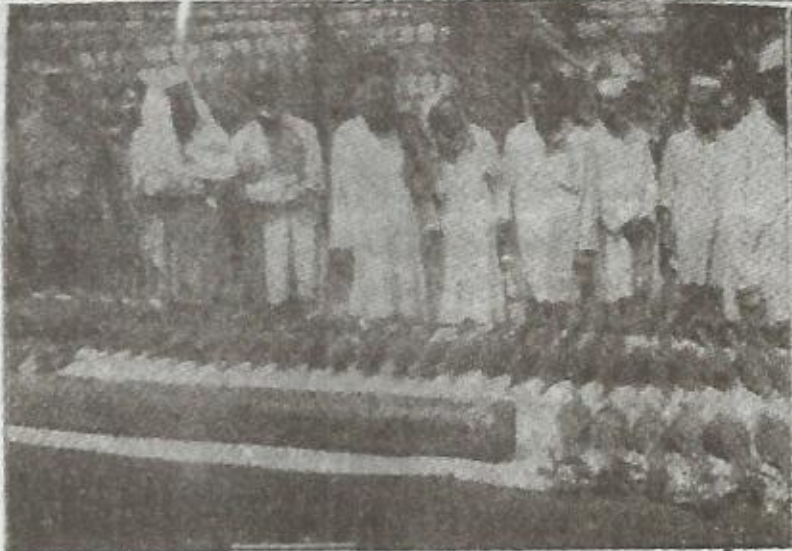
باجوڑ کی تحصیل ماموند میں ہتھیار ڈالنے والے عسکریت پسند اور برآمد ہونے والا اسلحہ صحافیوں کو دکھایا جا رہا ہے

کالعدم تحریک طالبان پاکستان منشیات کا کام بھی کرتی ہے اور اسے فروخت کر کے اسلحہ خریدتی ہے

روزنامہ ایکسپریس، کراچی۔ اتوار، 13 جون 2010ء

کالعدم تحریک طالبان کے ملزمان کو ریمانڈ پر جیل بھیج دیا گیا

منشیات رکھنے کے الزام میں گرفتار ملزمان کو جرم ثابت ہونے پر سزا، منشیات کیس میں ملزم کا ریمانڈ

کراچی (اسٹاف رپورٹر) جوڈیشل مجسٹریٹ غربی سید ندیم ظفر ہاشمی نے اسلحہ ایکٹ اور دھماکا خیز مواد رکھنے کے الزام میں گرفتار کالعدم تحریک طالبان کے کمانڈر سجاد اللہ محسود اور انعام اللہ عرف مولا کو عدالتی ریمانڈ پر 26 جون تک جیل بھیج دیا، استغاثہ کے مطابق 11 جون کو سی آئی ڈی پولیس نے سائٹ کے علاقے میں مخبر (باقی صفحہ 5۔ نمبر 3)

خودکش حملہ آور چاہیں کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتے ہوں، مسلمانوں پر حملہ کرنیوالے جہنمی ہیں، علمائے اہلسنت

خودکش حملہ کرنے اور کرانیوالے جہنمی ہیں، علمائے اہلسنت

حملوں کا جواز پیش کرنا بھی جرم ہے، بے گناہوں کی جان لینا جائز نہیں

امریکا اسلام اور انسانیت کا دشمن ہے، دہشت گردوں کے خلاف جہاد فرض ہو گیا، فتویٰ

دہشت گردی کا بیج افغان جہاد سے ہی پھوٹا، رانا ثناء اللہ

علمائے اہلسنت نے متفقہ فتویٰ دیا ہے کہ مسلمانوں پر خودکش حملے کرنے اور کرانے والے دونوں جہنمی ہیں، خودکش حملے اسلام میں حرام اور ناجائز ہیں۔ خارجیوں (دہشت گردوں) کے خلاف جہاد فرض ہو گیا ہے

کالعدم مذہبی جماعتوں سے تعلق رکھنے والے پانچ خودکش بمباروں کو ملک کے مختلف شہروں سے گرفتار کرلیا گیا

روزنامہ ایکسپریس کراچی

جلد 12 شمارہ 352 ہفتہ 17 رمضان المبارک 1431ھ 28 اگست 2010ء فون 35800061-8 فیکس 35800050,66 صفحات 12 قیمت 10 روپے

راولپنڈی، اٹک اور سیدو میں بمباروں سمیت 5 مبینہ دہشتگرد گرفتار

لکی مروت میں طالبان کمانڈر جھڑپ میں ہلاک ہوگیا خودکش جیکٹیں بنانے کا ماہر تھا

جنگو بازار میں فائرنگ سے باپ بیٹی سمیت قتل ٹل میں دھماکہ، کوئی جانی نقصان نہیں ہوا

اسلام آباد، لکی مروت (نمائندگان ایکسپریس، نیوز ایجنسیاں) فورسز نے کارروائی کرکے راولپنڈی اور اٹک کے مختلف مقامات سے دو خودکش حملہ آوروں سمیت 5 مبینہ دہشتگرد گرفتار کرلیے ہیں۔ سیکیورٹی ذرائع کے مطابق اسلام آباد کے جڑواں شہر راولپنڈی اور اٹک کے مختلف علاقوں سے تین دہشت گردوں کو گرفتار کرلیا (باقی صفحہ 5 نمبر 29)

دہشت گرد گرفتار

گیا جن کے نام اکبر، رشید اور رضوان معلوم ہوئے ہیں اور ان کی نشاندہی پر سیدو دو خودکش حملہ آوروں کو بھی فورسز نے حراست میں لے لیا ذرائع کے مطابق خودکش حملہ آوروں کی عمریں 18 اور 20 سال ہے اور ان حملہ آوروں سے دو خودکش جیکٹس بھی برآمد ہوئی ہیں ذرائع کے مطابق حملہ آوروں کا تعلق مروت سے ہے جن میں سے ایک حملہ آور کو راولپنڈی میں ٹارگٹ دیا گیا تھا جبکہ دوسرے کو ابھی تک ٹارگٹ نہیں ملا تھا۔ گرفتار تین مبینہ دہشت گردوں کا تعلق شمالی وزیرستان سے بتایا جارہا ہے۔ لکی مروت کے علاقے آدم زئی میں سیکیورٹی فورسز کے ساتھ جھڑپ میں خودکش جیکٹس بنانے کا ماہر اور شاہ حسن خیل میں خودکش دھماکے کا ماسٹر مائنڈ طالبان کمانڈر رحمت اللہ اپنے بھائی اور ایک ساتھی سمیت ہلاک ہو گئے گھر سے بھاری تعداد میں اسلحہ اور گولہ بارود برآمد کرلیا

گیا۔ خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ کے علاقے ملک دین خیل میں جلہ کے مقام پر سیکیورٹی فورسز نے کالعدم تنظیم لشکر اسلام کے اہم کمانڈر جمیل خان آفریدی کے گھر کو مسمار کردیا تاہم کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی۔ ہنگو شہر میں نامعلوم افراد نے موٹر سائیکل سوار عزیز اور اس کی کمسن بیٹی کو فائرنگ کرکے قتل کر دیا مین بازار میں جھگڑے کے دوران فائرنگ سے ایک راہ گیر زخمی ہوگیا ادھر ہنگو کے علاقے ٹل شہر کے علاقے یوسف خیل میں ایک مکان کے قریب ریموٹ کنٹرول بم نصب زوردار دھماکے سے پھٹ گیا تاہم کوئی جانی نقصان نہیں ہوا دھماکے کے بعد علاقے میں خوف و ہراس پھیل گیا۔ کوہاٹ میں سرچ آپریشن کے دوران 13 مشتبہ افراد کو بھاری اسلحہ سمیت گرفتار کرلیا گیا۔

کالعدم تحریک طالبان پاکستان کے چار کارکنوں کو جسمانی ریمانڈ پر سی آئی ڈی پولیس کے حوالے کر دیا گیا

روزنامہ ملت کراچی
Daily millat
ایڈیٹر شمائلہ ماتری داؤد
جمعرات 25 ذوالحجۃ 1431ھ 2 دسمبر 2010ء

کراچی.... کالعدم تحریک طالبان پاکستان کے گرفتار ارکان کو منہ پر کپڑا ڈال کر ملیر کی عدالت میں پیشی کے لئے

کراچی' کالعدم تحریک طالبان کے 4 کارکن کا جسمانی ریمانڈ

کراچی (اسٹاف رپورٹر) جوڈیشل مجسٹریٹ ملیر ۱۹ اشفاق مغل کی عدالت نے کالعدم تحریک طالبان کے 4 کارکنوں کو 3 دن کے جسمانی ریمانڈ پر سی آئی ڈی پولیس کے حوالے کر دیا۔ کورٹ میں پیشی کے موقع پر سیکورٹی کے سخت انتظامات کئے گئے تھے۔ ملزمان کو بکتر بند کے ذریعے عدالت لایا گیا۔ عدالت میں ملزمان کے وکیل نے موقف اختیار کیا کہ چاروں افراد کو 20 نومبر کو گرفتار کیا گیا تھا اور انہیں 12 روز بعد عدالت میں پیش کیا گیا۔ اسلئے پولیس کے خلاف حبس بیجا کا مقدمہ درج کیا جائے۔

• دیوبندی مولوی سمیع الحق صاحب طالبان سے مذاکرات کیلئے کردار ادا کر سکتے ہیں

جلد 13 شمارہ 97، منگل 7 محرم الحرام 1432ھ، 14 دسمبر 2010ء، فون 35800051-8، فیکس 35800050,66، صفحات 12، قیمت 10 روپے

طالبان سے مذاکرات کیلیے کردار ادا کر سکتا ہوں، سمیع الحق

امریکا نے پاکستانی طالبان کو فروغ دیا، بعض دینی جماعتیں دوغلی پالیسی پر عمل پیرا ہیں

توہین رسالت قانون کے خلاف بیان پر سلمان تاثیر معافی مانگیں، ایکسپریس فورم میں گفتگو

لاہور (ایکسپریس فورم رپورٹ) جمعیت علمائے اسلام کے سربراہ اور دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے مہتمم مولانا سمیع الحق نے کہا ہے کہ امریکا افغانستان سے فرار ہے اور وہاں سے نکلنا چاہتا ہے لیکن اس کے پاس مزاحمت کرنے والے طالبان میں کوئی لیڈر نہیں، افغانستان میں قیام امن کے لیے وہ عرصہ سے تمام متعلقہ مزاحمتی قوتوں سے مذاکرات کر رہے ہیں کہ امریکہ اور مسلم ممالک کی سنجیدگی کا مظاہرہ کریں تو میں بھی اس سلسلے میں اپنا کردار ادا کرنے کو تیار ہوں، ان خیالات کا اظہار انھوں نے پیر کو "ایکسپریس فورم" میں کیا۔ میزبانی کے فرائض اجمل ستار (باقی صفحہ 5 نمبر 39)

ملک اور شاہد جاوید ڈسکوی نے ادا کیے، اس موقع پر سابق ممبر قومی اسمبلی مولانا حامد الحق حقانی، شاہ عبدالعزیز، مولانا یوسف شاہ، مفتی احسان یار، مولانا عاصم مخدوم اور سید احمد شاہ بھی موجود تھے۔ مولانا سمیع الحق نے کہا کہ جب تک طالبان قیادت پر پابندیاں ہوں گی وہ کیسے مذاکرات کر سکتے ہیں؟ امریکا اور اس کی حمایتی طاقتوں نے ہی پاکستان میں طالبان کو اٹھایا ہے۔ انھوں نے کہا کہ توہین رسالت قانون کو جان بوجھ کر متنازع بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے، اس ایک مسئلے پر بکھری ہوئی دینی قوتیں دوبارہ اکٹھی ہو رہی ہیں، ہمیں اس وحدت سے فائدہ اٹھانا چاہیے تاہم بعض دینی جماعتیں پارلیمنٹ میں بیٹھ کر دوغلی پالیسی پر عمل پیرا ہیں، انھوں نے کہا کہ توہین رسالت کے قانون کو کالا قانون قرار دینے والے گورنر پنجاب قوم سے معافی مانگیں ورنہ ان کے خلاف تحریک چلانے سے بھی گریز نہیں کریں گے۔

اس بیان سے واضح ہو رہا ہے کہ دیوبندی مولویوں کے طالبان سے اندرونی تعلقات ہیں۔ یہ بات بھی تسلیم کر لی کہ پاکستانی طالبان یعنی کالعدم تحریک طالبان پاکستان کو امریکہ نے فروغ دیا

پاکستانی سرمایہ پاک فوج کو بم سے اڑانے والے کالعدم تحریک طالبان پاکستان کے دہشت گرد کیا اسلام اور پاکستان کے وفادار ہو سکتے ہیں

مردان: فوجی تربیتی مرکز میں خودکش دھماکا، 33 زیر تربیت جوان شہید، 40 سے زائد زخمی

صبح 8 بجے اسکول یونیفارم پہنے ہوئے کم عمر لڑکے نے پریڈ گراؤنڈ میں خود کو دھماکے سے اڑا لیا، حملہ آور کی ٹانگیں ڈی این اے ٹیسٹ کیلئے بھجوا دی گئیں، دھماکے سے شہر لرز اٹھا

21 شہداء کی شناخت، تحریک طالبان پاکستان نے ذمہ داری قبول کر لی، واقعہ بزدلانہ فعل ہے، دہشت گرد کارروائیوں سے سیکورٹی فورسز کے حوصلے پست نہیں ہوں گے، صدر اور وزیراعظم

کالعدم جہادی تنظیمیں اور اس کے کارکنان ملک وقوم کو کسی وقت بھی بہت بڑا نقصان پہنچا سکتے ہیں

جلد 13 شمارہ 205 اتوار 28 ربیع الثانی 1432ھ 3 اپریل 2011ء فون 35800051-8 فیکس 35800050,66 صفحات 20 قیمت 15 روپے

نئی وائٹ بک جاری، کالعدم تنظیموں کے 117 ارکان کے نام شامل

64 افراد کا سراغ لگا کر شیورٹی بانڈ حاصل کر لیے گئے، فورتھ شیڈول کے 4 ملزم تاحال روپوش

لاہور (نمائندہ ایکسپریس) لاہور پولیس نے فورتھ شیڈول میں شامل افراد پر مشتمل نئی وائٹ بک جاری کر دی جس میں 17 کالعدم تنظیموں کے 117 سرگرم کارکنوں کے نام شامل ہیں جبکہ ایک مذہبی تنظیم کو زیر مشاہدہ رکھا گیا ہے۔ پولیس کے مطابق ان میں سے 64 افراد کا سراغ لگا کر ان سے شیورٹی بانڈ حاصل کر لیے ہیں جبکہ فورتھ شیڈول میں شامل چار افراد تاحال روپوش ہیں، 17 اشتہاری اور ایک شخص کو لاپتہ ظاہر کیا گیا ہے۔ کالعدم تنظیموں کے چار افراد زیر حراست ہیں اور چھ افراد کے مقدمات عدالتوں میں زیر التواء ہیں ایک کارکن کو بیرون ملک میں ظاہر کیا گیا ہے۔ وائٹ بک کے ریکارڈ کے مطابق فورتھ شیڈول میں شامل کالعدم تنظیموں کے نو افراد کو انتہائی خطرناک قرار دیا گیا ہے ان میں ایک ایسا شخص بھی شامل ہے جو گوانتاناموبے میں قید ہے اس لسٹ میں شامل کئی افراد افغانستان میں تربیت حاصل کرنے والے اور وہاں کی جیلوں سے رہائی پانے والے بھی شامل ہیں۔

تیراہ، کالعدم لشکر اسلام کے 2 گروہوں میں تصادم، 20 ہلاک

پشاور میں پولیس و امن لشکر کی کارروائی، 375 کلو بارود سے بھرا ٹرک برآمد، 2 گرفتار

لنڈی کوتل، پشاور، باڑہ (نمائندگان ایکسپریس، خبر ایجنسیاں) خیبر ایجنسی کے علاقے تیراہ میں کالعدم تنظیم لشکر اسلام کے 2 گروہوں کے درمیان تصادم کے نتیجے میں کمانڈر سمیت

(باقی صفحہ 5 نمبر 14)

20 افراد ہلاک

20 افراد ہلاک ہو گئے کمانڈر رحمان گل 3 ساتھیوں سمیت مارا گیا، مخالف گروپ نے لشکر اسلام کے 2 مراکز پر قبضہ کر کے انہیں بھی نذر آتش کر دیا، مخالف فریق نے سنگل ہارنگ کنڈاؤ روڈ بھی ٹریفک کے لیے بند کر دی ہے۔ سکیورٹی ذرائع کے مطابق تیراہ میں ذخیلی قبیلے کے مذہبی جماعت کے 2 گروہوں کے مابین جھڑپ ہوئی جس میں 2 کمانڈروں سمیت 4 عسکریت پسند ہلاک جبکہ 8 زخمی ہو گئے، پشاور پولیس نے تخریب کاری کا منصوبہ ناکام بنا کر حیات آباد بائی پاس پر ٹرک نمبر GLTA-837 کے خفیہ خانوں سے 375 کلوگرام بارودی مواد، 2250 سیفٹی فیوز اور 10 ہزار ڈیٹونیٹرز برآمد کر کے 2 مبینہ دہشت گردوں [illegible] کو گرفتار کر لیا ہے۔ پولیس کے مطابق بارودی مواد پنجاب منتقل کیا جا رہا تھا۔ ادھر پشاور کے نواحی علاقہ بڈھ بیر سلیمان خیل میں گاڑی میں سوار پولیس اور امن لشکر کے ارکان عسکریت پسندوں کی جانب سے ریموٹ کنٹرول بم حملے میں بال بال بچ گئے، بم شیخ محمدی روڈ پر نصب کیا گیا تھا، دھماکے سے گاڑی مکمل طور پر تباہ اور 3 افراد شدید زخمی ہو گئے جنہیں لیڈی ریڈنگ اسپتال منتقل کر دیا گیا، ادھر کرم ایجنسی میں لوئر کرم کے علاقہ [illegible] سے نامعلوم مسلح افراد نے سکول سے گھر واپس جانے والے مقامی اسکول کے 10 طلبہ کو اغوا کر لیا۔ این این آئی کے مطابق بعدازاں مقامی جرگے نے عسکریت پسندوں سے مذاکرات کر کے طلبہ کو بازیاب کرا لیا۔

اگر تحریک طالبان پاکستان جہاد کر رہی ہے تو کراچی میں اس کا کیا کام؟ کراچی میں اسلحہ، خودکش جیکٹس اور دھماکہ خیز مواد کا کیا مقصد؟

TheDaily AGHAZ Karachi

روزنامہ آغاز کراچی

قیمت 5 روپے

چیف ایڈیٹر

جلد: 49 جمعرات 04 ربیع الثانی 1432ھ 10 مارچ 2011ء شمارہ 059

تحریک طالبان کے 4 دہشت گرد گرفتار، بھاری اسلحہ، خودکش جیکٹس اور دھماکہ خیز مواد برآمد

کراچی میں بڑی دہشتگردی کا منصوبہ ناکام

میٹروول کے علاقے مچھو قبرستان کے قریب سے مقابلے کے بعد گرفتاری عمل میں آئی تحریک طالبان کراچی کا امیر تین ساتھیوں سمیت فرار ہو گیا

ملزمان کے قبضے سے کراچی میں دہشت گردوں کے خلاف کارروائی کرنے والے پولیس افسران و دیگر اداروں کے اہلکاروں کی ہٹ لسٹ بھی برآمد ہوئی

کراچی (کرائم رپورٹر) کراچی میں بڑی دہشت گردی کا منصوبہ ناکام، سی آئی ڈی کے عملے نے میٹروول میں کارروائی کر کے کالعدم تحریک طالبان پاکستان کے 4 دہشت گردوں کو گرفتار کر کے بھاری اسلحہ، خودکش جیکٹس اور دھماکہ خیز مواد برآمد کر لیا۔ ملزمان کے قبضے سے دہشت گردوں کے خلاف

بقیہ نمبر 29 صفحہ 2 پر

میٹروول سے گرفتار دہشت گردوں کے قبضے سے برآمد خودکش جیکٹس اور گولہ بارود دکھایا جا رہا ہے

کیا اسلام کے ٹھیکیداروں کا غیر ملکی مہمانوں پر حملہ کرنا شرعاً جائز ہے؟
کیا یہ ملک وملت کی بدنامی کا باعث نہیں؟

جلد 13 ... بدھ 24 ربیع الثانی 1432ھ 30 مارچ 2011ء فون 35800051-8 فیکس 35800050,66 صفحات 12 قیمت 10 روپے

لاہور، سری لنکن ٹیم پر حملے کے مزید 6 اشتہاری ملزمان گرفتار

خودکش جیکٹ، ہینڈ گرینیڈز اور اسلحہ برآمد، تعلق کالعدم تنظیم تحریک طالبان سے ہے، پولیس

لاہور (نمائندہ ایکسپریس) سی آئی اے پولیس لاہور نے لبرٹی مارکیٹ میں سری لنکن کرکٹ ٹیم پر حملہ کرنے والے 6 اشتہاری ملزمان کو ماسٹر مائنڈ امان اللہ سمیت گرفتار کر کے ان کے قبضے سے خودکش (باقی صفحہ 5 نمبر 42)

ملزمان گرفتار

جیکٹ، ہینڈ گرینیڈز اور جدید اسلحہ برآمد کرلیا۔ یہ بات سی سی پی او لاہور محمد اسلم ترین نے پریس کانفرنس کے دوران بتائی۔ انہوں نے بتایا کہ پولیس کی ٹیم نے سابقہ ملزمان محمد زبیر عرف نیک محمد اور عبدالوہاب سے تفتیش، جائے وقوعہ سے ملزمان کی ویڈیو فلم اور دیگر شواہد سے تحقیقات کو آگے بڑھایا، کیولری گراؤنڈ کے قریب مدینہ کالونی اور گجر کالونی شاہدرہ میں کرائے کے مکانات لے کر ملزمان کے متعلق معلومات حاصل کی گئیں۔ معلوم ہوا کہ وقوعہ سے قبل ملزمان نعیم عرف راشد، محمد عثمان عرف گل خان، عبید الرحمٰن عرف خالد و دیگر گجر کالونی میں رہائش پذیر رہے۔ یہ بات بھی سامنے آئی کہ یہ اشخاص دوبارہ گجر کالونی میں کرائے کا مکان حاصل کرنے میں مصروف ہیں۔ پولیس پارٹی نے مقبرہ جہانگیر شاہدرہ ٹاؤن ریڈ کیا جہاں سے 6 ملزمان مہلک ہتھیاروں کے ساتھ گرفتار کرلیے گئے جنہوں نے دوران تفتیش بتایا کہ ہمارا تعلق کالعدم تنظیم تحریک طالبان پاکستان سے ہے۔ ملزمان کی گرفتاری پر پولیس ٹیم کے لیے انعامات و تعریفی اسناد کا اعلان کیا گیا ہے۔

کالعدم نام نہاد مذہبی جماعت کا بے گناہ مسلمان مردوں اور عورتوں کو نشانہ بنانا حرام نہیں؟

(کیا یہ ظلم نہیں؟)

روزنامہ ایکسپریس کراچی

ہنگو میں خودکش دھماکا، 4 اہلکاروں سمیت 9 افراد جاں بحق، 31 زخمی

باڑہ میں فائرنگ، 6 خاصہ دار شہید

کیا بے قصور سرکاری اہلکاروں اور عوام کو بم سے اڑانا اسلام کی خدمت ہے؟

یا امریکی عزائم کی تکمیل؟

ہنگو: ڈی آئی جی آفس کے قریب خودکش دھماکا، 31 افراد شہید

56 زخمی

بمبار نے 450 کلو بارودی مواد سے بھری گاڑی سرکاری کوارٹر کے گیٹ سے ٹکرادی، شہدا میں 3 اہلکار بھی شامل، طالبان نے ذمے داری قبول کرلی، مقدمہ درج

صدر، وزیراعظم، نواز شریف کا اظہار افسوس، میرانشاہ میں راکٹ حملے، فائرنگ، 3 افراد مارے گئے، تیراہ میں جھڑپ، 7 ہلاک، کرم ایجنسی میں فائربندی

امریکی اور اسرائیلی ایجنٹ تحریک طالبان پاکستان کے دہشت گرد کتنے مضبوط ہیں کہ ایٹمی اثاثے پر قبضہ کر سکتے ہیں

روزنامہ ایکسپریس، کراچی۔ جمعہ، 27 مئی 2011ء

پاکستان کے ایٹمی اثاثے غداروں سے آزاد کرائینگے، تحریک طالبان

امریکا افغانستان سے چلا گیا تو پھر بھی پاکستان میں اسلامی نظام کے نفاذ تک لڑتے رہیں گے

اسامہ کا بدلہ لینے کیلئے منصوبہ بندی سے بڑے اہداف کو نشانہ بنانا شروع کیا ہے، ترجمان

پشاور (ایکسپریس ایک) تحریک طالبان پاکستان نے کہا ہے کہ پاکستان کے خلاف اسامہ بن لادن کی ہلاکت کا بدلہ لینے کا اعلان کیا ہے جس کے بعد باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت بڑے پیمانے پر کارروائیاں شروع کی ہیں جن میں بڑے اہداف کو نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ مہمند ایجنسی میں تحریک طالبان کے ترجمان سجاد مہمند نے بی بی سی کو بتایا کہ پہلے جب سیکیورٹی فورسز قبائلی علاقوں میں کارروائیاں کرتی تھیں تو طالبان مقامی سطح پر بدلہ لینے کیلئے اکا دکا چھوٹے حملے کرتے تھے۔ [illegible] بڑی کارروائی کے ردعمل میں [illegible] کو نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ سجاد مہمند (باقی صفحہ 5 نمبر 32)

کے مطابق حملہ آور اب صرف قبائلی علاقوں تک محدود نہیں بلکہ تحریک طالبان پاکستان اتنی مضبوط ہوچکی ہے کہ اگر امریکا افغانستان سے چلا بھی گیا تو پھر بھی ہم پاکستان میں اسلامی نظام کے نفاذ تک لڑتے رہیں گے۔ انہوں نے بتایا کہ طالبان پاکستان کے ایٹمی اثاثوں کے خلاف نہیں لیکن پاکستان کے ایٹمی اثاثے غداروں کے ہاتھوں میں ہیں جن سے انہیں آزاد کرانا ہے یہ اثاثے مسلمانوں اور اسلام کی امانت ہیں انہیں حاصل کرکے مسلمانوں کی حفاظت کیلئے استعمال کیا جائے گا۔

یہ بیان ثابت کررہا ہے کہ کالعدم تحریک طالبان پاکستان ہی نہتے عوام اور مساجد اہلسنت پر خودکش حملے کراتی ہیں

جلد 13 شمارہ 291 منگل 25 رجب المرجب 1432ھ 28 جون 2011ء فون 35800051-8 فیکس 35800050,66 صفحات 12 قیمت 10 روپے

کالعدم تحریک طالبان میں پھوٹ پڑ گئی، ایک نئی تنظیم قائم

کرم ایجنسی میں آپریشن کی تیاریاں، نقل مکانی شروع، ٹنڈوسام میں کیمپ قائم

پاراچنار (این این آئی) کالعدم تحریک طالبان پاکستان میں پھوٹ پڑ گئی ہے جس کے بعد مقامی کمانڈر فضل سعید حقانی نے تحریک طالبان اسلامی کے نام سے نئی تنظیم قائم کرلی ہے، مقامی کمانڈر کے مرکزی قیادت سے اختلافات نہتے عوام اور مساجد پر خودکش حملوں پر پیدا ہوئے، مقامی کمانڈر فضل سعید (باقی صفحہ 5 نمبر 29)

طالبان میں پھوٹ پڑ گئی

نے نامعلوم مقام سے بات چیت کرتے ہوئے صحافیوں کو بتایا کہ کالعدم تحریک طالبان سے پاکستانی عوام پر خودکش حملے روکنے کا متعدد بار مطالبہ کیا گیا جس پر عمل نہیں کیا گیا اور اس اختلاف کی بنا پر تحریک طالبان سے علیحدہ ہوئے ہیں، انہوں نے کہا کہ اسلام اس طرح کے حملوں کی اجازت نہیں دیتا نہتے عوام اور مساجد پر خودکش حملے جائز نہیں بلکہ یہ کھلی دہشت گردی ہے، ان کی تنظیم صرف اسلام کی فلاح اور اچھائی کے لیے کام کرے گی۔ دریں اثنا کرم ایجنسی میں شدت پسندوں کے خلاف آپریشن کی تیاریاں مکمل کرلی گئی ہیں جس کے باعث علاقے سے بڑے پیمانے پر لوگوں نے نقل مکانی شروع کر دی ہے شمالی وزیرستان میں نامعلوم افراد نے فائرنگ کرکے کالعدم تحریک طالبان پاکستان کے فدائی ونگ کے ترجمان شاکراللہ شاکر کو ہلاک کردیا۔ علاوہ ازیں اورکزئی ایجنسی کے علاقے کوہی دال میں جھڑپ کے دوران دو شدت پسند ہلاک ہوگئے جھڑپ کے دوران ایک مکان پر مارٹر گولہ گرنے سے ایک خاتون بھی جاں بحق ہوگئی۔

امریکہ، اسرائیل اور بھارت کے پالتو خنزیر اپنے مفاد کے لئے آپس میں لڑ پڑے۔ ان میں پھوٹ کا پڑنا یہ ثابت کررہا ہے کہ ان کا مقصد اسلامی حکومت نہیں بلکہ شیطانی حکومت کا قیام ہے

پانچواں باب

اولیاء اللہ رحمہم اللہ کے مزارات اور علماء اہلسنت پر حملے
کر کے ذمے داری قبول کرنے والے کون ہیں؟

اگر یہ کام کالعدم نام نہاد مذہبی جماعتوں کا نہیں تو حملے
سے اظہار لاتعلقی کیوں نہیں کرتے؟

دنیا جانتی ہے مزارات کے خلاف پمفلٹ اور کتابچے کونسا
فرقہ نکالتا اور تقسیم کرتا ہے؟

(حقائق ملاحظہ فرمائیں)

دینی مدرسے اور پاکستانی سیکورٹی فورسز پر حملہ کرنے والے کون سا جہاد کر رہے ہیں؟ کیا ان کو مرنا نہیں ہے؟

داتا دربار میں 3 خودکش دھماکے، 42 زائرین شہید

175 زخمی

پہلا دھماکا جمعرات کی رات وضو خانے میں، دوسرا گیٹ کے باہر اور تیسرا مزار کے قریب ہوا، ہر طرف خون ہی خون، شہدا کے اعضا دور دور تک بکھر گئے

وزیراعظم نے دھماکوں کی تحقیقات کا حکم دیدیا، وزیر داخلہ نے پنجاب حکومت سے رپورٹ طلب کر لی، الطاف حسین، قائم علی شاہ، وفاقی وزیر حامد سعید کاظمی و دیگر کی مذمت

لوگ اللہ کے ذکر میں مصروف تھے کہ دھماکے ہو گئے، عینی شاہد

مزارات اولیاء پر حملے کی ذمہ داری قبول کرنے والے کالعدم تحریک طالبان پاکستان کا تعلق کس فرقے سے ہے؟

روزنامہ جنگ 8 اکتوبر 2010ء بروز جمعہ

تحریک طالبان نے کراچی میں دھماکوں کی ذمہ داری قبول کرلی

عبداللہ شاہ غازیؒ کے مزار پر 2 خودکش دھماکے، 8 شہید 65 زخمی

بعد نماز مغرب دو مشکوک نوجوانوں کی مزار میں داخل ہونے کی کوشش، گارڈز کے روکنے پر پہلا دھماکہ واک تھرو گیٹ اور دوسرا مزار کی سیڑھیوں پر کیا، زائرین میں بھگدڑ

زخمیوں میں خواتین و بچے شامل، شہر کے مختلف علاقوں میں کشیدگی اور ہوائی فائرنگ، ایک شخص جاں بحق، 18 زخمی، 3 گاڑیاں جلادی گئیں، دکانیں، کاروباری مراکز اور پٹرول پمپ ...

مزارات اولیاء کے دشمن نام نہاد جہادی مزارات پر حملہ کر کے اپنی نفرت و عداوت کا کھلے عام اظہار کر رہے ہیں

جمعرات کو پرہجوم اوقات میں مزار پر مشتبہ بمباروں نے 3 منٹ کے وقفے سے خود کو اڑا دیا۔ 72 افراد زخمی

عبداللہ شاہ غازیؒ کے مزار پر 2 خودکش دھماکے 6 شہید

شام 6 بج کر 58 منٹ پر پہلا دھماکہ ایک تہہ خانے گیٹ کے قریب ہوا۔ دوسرا بمبار بھاگ کر زینے کے قریب پہنچ گیا تھا۔ دھماکے کے بعد انسانی اعضا بکھر گئے۔ بھگدڑ سے بھی لوگ زخمی ہوئے۔ جاں بحق ہونے والوں میں 2 بچے شامل

دھماکوں کی شدت سے مزار کے باہر گاڑیاں ٹکرا گئیں۔ دونوں مبینہ حملہ آوروں کے سر برآمد۔ پولیس نے احاطے کو سیل کر دیا۔ زخمی جناح، سول اور ضیاء الدین اسپتال منتقل۔ 18 کی حالت نازک

مساجد میں دوران نماز خودکش حملہ کیا جہاد ہے؟

کالعدم تحریک طالبان پاکستان کا ذمے داری قبول کر کے فخر کرنا ذلالت نہیں؟

درہ آدم خیل، مسجد میں خودکش دھماکا 66 نمازی شہید

پشاور کی مسجد میں نماز عشاء کے دوران دستی بموں سے حملہ، 5 شہید

17 سالہ حملہ آور نے نماز جمعہ کے دوران خود کو اڑالیا، شہیدوں میں بچے بھی شامل، 100 سے زائد زخمی، مسجد کی چھت گر گئی، قریبی عمارتیں بھی لرز اٹھیں، دھماکے کے بعد بازار بند، شہر سوگوار

خودکش حملہ آور کے ساتھیوں کی مسجد کے باہر فائرنگ، 10 سے 15 کلو دھماکا خیز مواد استعمال کیا گیا، طالبان نے ذمہ داری قبول کرلی، وزیراعظم اور وزیر داخلہ کا تحقیقات کا حکم، رپورٹ طلب

علمائے اہلسنت کا پر زور مطالبہ!
سیاسی اور مذہبی جماعتوں کو غیر مسلح کیا جائے، دیگر فرقے کے لوگ یہ مطالبہ کیوں نہیں کرتے؟

مذاکرات بری بات نہیں لیکن طالبان سے بات کریں

صوبہ خیبر پختونخوا میں مسلک حق اہلسنت کے ممتاز عالم دین اور روحانی بزرگ کو قتل کر دیا گیا

اسلام آباد، کراچی، لاہور، پشاور، ملتان، فیصل آباد، گوجرانوالہ، سرگودھا، رحیم یار خان، سکھر اور کوئٹہ سے بیک وقت شائع ہونے والا واحد قومی روزنامہ

جلد 13 شمارہ 106 جمعہ 17 محرم الحرام 1432ھ 24 دسمبر 2010ء فون 35800051-8 فیکس 35800050,66 صفحات 12 قیمت 10 روپے

مردان میں ممتاز عالم دین قتل، مشتعل افراد کا مظاہرہ

جے یو پی کے رہنما پیر نظر شاہ مسجد میں بیٹھے تھے، ملزمان نے فائرنگ کر دی

واقعے کے بعد جے یو پی کے کارکنوں میں اشتعال پھیل گیا، نوشہرہ روڈ بلاک

مردان (نمائندہ ایکسپریس) مردان کے نواحی علاقے قلندر ڈھیر میں جمعیت علمائے پاکستان کے رہنما ممتاز عالم دین پیر شاہ نظر کو مبینہ طور پر باپ بیٹے نے فائرنگ کر کے قتل کر دیا۔ پیر شاہ نظر قلندر ڈھیر میں واقع اپنی مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے مبینہ طور پر رحمان اور اکرام نے ان پر فائرنگ کر دی جس سے پیر شاہ نظر موقع پر ہی جاں بحق ہو گئے واقعے کی اطلاع ملتے ہی جے یو پی کے کارکن مشتعل ہو گئے اور انہوں نے نوشہرہ روڈ پر دھرنا دے کر احتجاجی مظاہرہ کیا۔ جے یو پی کے صوبائی صدر صاحبزادہ فضل ربانی اور مفتی احمد جے یو آئی (ف) مولانا شجاع الملک نے واقعے کی شدید مذمت کی ہے اور علما کو سیکورٹی فراہم کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ مقتول کے خاندانی ذرائع کے مطابق پیر شاہ نظر کے بیٹے سیف اللہ نے بتایا کہ ان کی کسی سے کوئی دشمنی نہیں تھی۔

نیک ہستیوں کے مزارات کی بے حرمتی کرنا یہودیوں کا شیوہ ہے

روزنامہ ایکسپریس کراچی

جلد 12 شمارہ 321 جمعہ 15 شعبان المعظم 1431ھ 28 جولائی 2010ء فون 35800051-8 فیکس 35800050,66 صفحات 16 قیمت 10 روپے

نابلس میں یہودیوں کا حضرت یوسف علیہ السلام کے مزار پر دھاوا

سیکڑوں آبادکاروں نے اس مقدس مقام کی بے حرمتی کی، مزار کو جزوی نقصان پہنچا

600 انتہا پسند یہودیوں نے تلمودی تعلیمات کے مطابق مذہبی رسوم ادا کیں

نابلس (نگرنیوز) مغربی کنارے کے شہر نابلس کے مشرق میں پیغمبر حضرت یوسف علیہ السلام کے مزار پر یہودی آبادکاروں نے دھاوا بولا جس سے مزار کو جزوی طور پر نقصان پہنچنے کی اطلاعات ہیں۔ مرکز اطلاعات فلسطین کے مطابق 600 یہودی آبادکاروں نے مزار میں داخل ہو کر اس مقدس مقام کی بے حرمتی کی۔ اس دوران انتہا پسند یہودیوں نے تلمودی تعلیمات کے مطابق مذہبی رسوم بھی ادا کیں۔ اس دوران اسرائیلی فوج اور پولیس کی بڑی تعداد بھی موقع پر موجود تھی۔

معلوم ہوا کہ نیک ہستیوں کے مزارات کی بے حرمتی کرنا، دھاوا بولنا اور نقصان پہنچانا درحقیقت یہودیوں کا شیوہ ہے اور اگر کسی نام نہاد مسلمان کے دل میں بھی مزارات کے متعلق عداوت اور بغض ہے تو یقیناً اس نام نہاد مسلمان کے دل میں یہودیت پوشیدہ ہے

گستاخ اولیاء کا عبرت ناک انجام

(اس خبر کو ریاست کے علاوہ امت اخبار اور ایکسپریس نے بھی شائع کیا)

Daily RIASAT Karachi

روزنامہ ریاست کراچی

چیف ایڈیٹر: الیاس شاکر

جلد 11 | پیر 15 شوال المکرم 1430ھ 5 اکتوبر 2009 | شمارہ 197

......سوچیا عبرت کی جا ہے کوئی تماشا تو نہیں......

دہشتگرد شیر محمد قصاب کی قبر سے خوفناک آوازیں آنے لگیں

شیر محمد قصاب تحریک طالبان کی ہدایت پر سیکورٹی فورسز اور بے گناہ شہریوں کو ذبح کرتا تھا

گرفتاری کے بعد شیر محمد قصاب نے 25 افراد کو ذبح کرنے کا اعتراف کر لیا تھا

مینگورہ کے قریب دفن کیا گیا اسی رات قبر سے عجیب و غریب آوازیں آنے لگیں

مقیم بزرگ ... کے مزار کی بے حرمتی کرنے والے 10 طالبان ... کے مطابق ... پیش ... معذور ہوئے

پشاور (این این آئی) کالعدم تحریک طالبان سوات

باقی صفحہ نمبر 3 بقیہ نمبر 67

بقیہ

کے سیکورٹی فورسز اور دیگر شہریوں کو ذبح کرنے کے شبہ کرنے میں گرفتاری کے بعد ہلاک ہونے والے شیر محمد قصاب کی قبر سے خوفناک اور عجیب و غریب آوازیں سنائی دی جارہی ہیں جبکہ پراسرار افراد کی موجودگی کا بھی انکشافات ہوا ہے کامیاب راہ راست آپریشن نے قتل کالعدم تحریک طالبان سوات نے مالاکنڈ ڈویژن کے مختلف علاقوں میں سیکورٹی فورسز اور دیگر شہریوں کو اغواء کرکے ذبح کیا تھا جن میں سے خواتین اور صحافت کے ایک مقامی اور بھی شامل ہیں تاہم کامیاب راہ راست آپریشن کے دوران گرفتار ہونے والے کالعدم تحریک طالبان کے مسلم خان، کمانڈر محمود خان، شیر محمد قصاب، ابوفراج سمیت چودہ سے زائد اہم کمانڈروں جن کے سروں کی قیمت ایک کروڑ روپے تک تھی کو گرفتار کیا ہے۔ شیر محمد قصاب کو چند روز قبل سیکورٹی فورسز نے زخمی حالت میں گرفتار کیا تھا

حدیث شریف: حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے اللہ تعالیٰ کے ولی سے ذرا سی بھی دشمنی کی تو اس نے اللہ تعالیٰ سے اعلان جنگ کیا۔ اللہ تعالیٰ ان نیک متقی لوگوں کو محبوب رکھتا ہے جو چھپے رہتے ہیں۔ اگر وہ غائب ہو جائیں تو کوئی انہیں تلاش نہیں کرتا۔ اگر وہ سامنے آتے ہیں تو کوئی کھانے تک کا نہیں پوچھتا۔ نہ انہیں کوئی پہچانتا ہے۔ ان کے دل ہدایت کے چراغ ہیں۔ ایسے لوگ گرد آلود تاریک فتنے سے نکل جائیں گے (ابن ماجہ عربی کتاب الفتن رقم الحدیث 3989، ص 574، مطبوعہ دارالسلام ریاض، سعودی عرب)

حدیث شریف: جناب رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص میرے کسی ولی سے عداوت رکھتا ہے میں (رب تعالیٰ) اس کے خلاف اعلان جنگ کرتا ہوں اور میرا بندہ ہمیشہ نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا ہے، حتیٰ کہ میں اس کو محبوب بنا لیتا ہوں اور جب میں اس کو محبوب بنا لیتا ہوں تو اس کے کان بن جاتا ہوں، جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں ہو جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔ اگر وہ مجھ سے کوئی چیز طلب کرے تو میں اس کو دیتا ہوں۔ اگر وہ مجھ سے پناہ طلب کرے تو میں اس کو پناہ دیتا ہوں اور میں کسی چیز میں جس کو میں کرنا چاہتا ہوں، اتنا تردد نہیں کرتا، جتنا تردد اس کی جان کے بارے میں کرتا ہوں۔ وہ موت (کی سختی) کو ناپسند کرتا ہے اور میں اسکے برائی میں پڑنے کو ناپسند کرتا ہوں (بخاری شریف، جلد سوم، کتاب الرقاق رقم الحدیث 1422، ص 624، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

خودکش حملوں کے خلاف فتویٰ دینے والے اہلسنت کے عالم دین کو بم سے اڑا دیا گیا اور ذمہ داری جہادیوں نے قبول کرلی

جلد ۱۳ شمارہ ۲۹۶ | ہفتہ ۱۹ رجمادی الثانی ۱۴۳۰ھ ۱۳ رجون ۲۰۰۹ء | قیمت ۹ روپے

ڈاکٹر علامہ سرفراز نعیمی شہید کا جسد خاکی لاہور کے ایک اسپتال میں رکھا ہے

شہید سرفراز نعیمی تحریک ختم نبوت کے دوران جیل بھی گئے

لاہور کے علاقے گڑھی شاہو میں جامعہ نعیمیہ میں خودکش حملے کے بعد شہریوں کی بڑی تعداد جمع ہے

مزارات اولیاء سے عداوت رکھنے والوں کا بزدلانہ کارنامہ

اللہ کے نیک بندوں کے مزارات کا بھی تقدس برقرار نہیں رکھا

منگل 17 ذوالقعدہ 1431ھ 26 اکتوبر 2010ء

پاکپتن، درگاہ بابا فرید کے باہر بم دھماکا، 4 افراد شہید، 14 زخمی، کئی شہروں میں مظاہرے

بعد نماز فجر مزار کے شرقی دروازے پر کھڑی موٹر سائیکل میں نصب بم زوردار دھماکے سے پھٹ گیا، درگاہ کے صحن اور فرش میں دراڑیں پڑ گئیں، متعدد دکانیں تباہ، جاں بحق اور زخمیوں میں نمازی شامل

سنی اتحاد کونسل کا ملک میں 3 روزہ سوگ کا اعلان، مذہبی رہنماؤں کی جانب سے دھماکے کی مذمت، حکومت سے مزارات اور دیگر مذہبی اجتماعات کے تحفظ کیلئے فول پروف انتظامات کو یقینی بنانے کا مطالبہ

سہراب گوٹھ سے کالعدم تحریک طالبان کے 2 دہشت گرد گرفتار

کیا نمازیوں اور اللہ تعالیٰ کے ولی کے مزار پر تقسیم لنگر کے دوران بے گناہ مسلمانوں کو نشانہ بنانا جائز ہے؟

نوشہرہ، مسجد میں نماز جمعہ کے بعد بم دھماکا، 11 افراد شہید، 80 زخمی

طورخم، نیٹو کے 3 آئل ٹینکر تباہ

زائرین اخون پنجو بابا مزار سے لنگر لے کر ملحقہ مسجد میں آ رہے تھے کہ ٹائم بم دھماکے سے پھٹ گیا، 10 زخمیوں کی حالت نازک، بم مسجد کے اندر نصب کیا گیا تھا، دس افراد گرفتار، صدر، وزیر اعظم و دیگر کا اظہار مذمت

طورخم میں پارکنگ میں کھڑے ٹینکر میں نصب بم دھماکے سے پھٹ گیا، دیگر 2 ٹینکرز نے بھی آگ پکڑ لی، درجنوں ٹریلرز اور ٹینکرز محفوظ مقامات پر منتقل، دوبات میں فورسز کی کارروائی میں 2 اہم دہشت گرد مارے گئے

کیا نمازیوں پر اور اللہ تعالیٰ کے ولی کے مزار پر تقسیم لنگر کے دوران بے گناہ مسلمانوں کو نشانہ بنانا جائز ہے؟

THE DAILY JANG KARACHI

روزنامہ جنگ کراچی

بانی ... میر خلیل الرحمن

قیمت ... روپے

جلد 75 | ہفتہ 29 ربیع الاول 1432ھ 5 مارچ 2011ء | نمبر 63

نوشہرہ: مزار سے ملحقہ مسجد میں دھماکا، 11 افراد جاں بحق، 80 زخمی

دھماکا لنگر کی تقسیم کے دوران ہوا، دروازے اور کھڑکیاں ٹوٹ گئیں، ٹائم بم تھا، پولیس، 10 مشتبہ افراد گرفتار

نوشہرہ، پبی، پشاور (نمائندگان جنگ، ایجنسیاں) نوشہرہ میں مسجد میں بم دھماکے کے نتیجے میں 11 افراد شہید اور 80 زخمی ہو گئے، دھماکے سے مسجد کی کھڑکیاں، شیشے اور دروازے بھی ٹوٹ گئے، صدر زرداری، وزیر اعظم گیلانی، ایم کیو ایم کے قائد الطاف حسین و دیگر سیاسی رہنماؤں نے نوشہرہ کی مسجد میں بم دھماکے کی شدید مذمت کی ہے۔ تفصیلات کے مطابق نوشہرہ کے علاقے اکبر پورہ میں اخوند پنجو بابا کے مزار کی مسجد میں ٹائم بم دھماکے کے نتیجے میں 11 افراد شہید اور 80 زخمی ہو گئے جنہیں ہسپتال داخل کرا دیا

باقی صفحہ 10 نمبر 5

نوشہرہ: بم دھماکا

گیا۔ 30 زخمیوں کو پشاور منتقل کر دیا گیا جن میں سے 10 کی حالت تشویشناک بتائی جاتی ہے دھماکے کے بعد پولیس نے علاقے کو گھیرے میں لیکر 10 مشتبہ افراد کو حراست میں لے لیا، پولیس کے مطابق یہ ٹائم بم دھماکا تھا، بم ڈسپوزل اسکواڈ نے بتایا ہے کہ دھماکے میں دو سے ڈھائی کلوگرام دھماکا خیز مواد استعمال کیا گیا، عینی شاہدین کے مطابق دھماکا ایک بجکر 30 منٹ پر اس وقت ہوا جب نماز جمعہ کے بعد لوگ مسجد کے اندر لنگر کھانے کیلئے بیٹھے ہوئے تھے، دھماکے کے بعد بھگدڑ مچ گئی، جامع مسجد کے پیش امام مولانا احسان معجزانہ طور پر بچ گئے۔ مسجد کے اندر 1200 سے 1500 کے قریب لوگ موجود تھے جن میں بچے بھی شامل تھے، عینی شاہدین کے مطابق نماز کے دوران مسجد میں سیکورٹی کا کوئی انتظام نہیں کیا گیا تھا، ایک اور عینی شاہد نے بتایا کہ بم پہلی صف میں محراب کے بائیں طرف ایک کتاب کی شکل میں رکھا گیا تھا اور اس پر سفید رنگ کا کپڑا بھی ڈال دیا گیا تھا ایسا ظاہر ہو رہا تھا کہ کسی طالب علم نے اپنی کتاب رکھی ہے۔ ادھر ڈی پی او نوشہرہ محمد قریش خان نے کہا ہے کہ جائے حادثہ سے شواہد مل چکے ہیں اور یہ ٹائم بم دھماکہ تھا، انہوں نے کہا کہ اخوند پنجو بابا مزار پر دو سپاہی تعینات تھے تمام نمازیوں کی تلاشی لی گئی لیکن یہ دھماکہ نماز کے بعد کیا گیا اور یہ بات خارج از امکان نہیں کہ شدت پسندوں نے نماز کے بعد ٹائم بم نصب کیا ہو۔

مزارات اولیاء سے نفرت رکھنے والی کالعدم جماعتیں، نام نہاد جہاد اور نفاذ اسلام کا دعویٰ کرنے والے امت کو فریب دے رہے ہیں

درگاہ بابا فرید گنج شکر کے باہر بم دھماکا 6 افراد شہید

پاکپتن میں نماز فجر کے بعد 2 افراد موٹر سائیکل کھڑی کر کے چلے گئے، 5 منٹ بعد دھماکا ہو گیا، دکانیں اور دیواریں گر گئیں، 15 افراد شدید زخمی

مختلف شہروں میں جلوس، ملک بھر میں مزارات کی سیکیورٹی سخت، صدر، وزیر اعظم، وزرائے اعلیٰ، امریکا کا اظہار افسوس، سنی اتحاد کونسل کا 3 روزہ سوگ کا اعلان

پاکپتن: بابا فرید گنج شکر کے مزار کے باہر دھماکے کے بعد دکانوں کے ملبے سے شواہد جمع کیے جا رہے ہیں

غیر مقلدین اہلحدیث فرقے کے لوگوں میں مزارات اولیاء کے خلاف بغض وعداوت کا اندازہ لگائیں

نواز شریف کے نام غیر مقلد اہلحدیث کا خط

مزارات اولیاء سے اس کے بغض وحسد اور نفرت کا اندازہ اس بات سے لگایئے کہ ابن عبدالوہاب نجدی کا ترجمان پندرہ روزہ صحیفہ اہل حدیث اپنی اشاعت میں پاکستان کے سابق وزیراعظم محمد نواز شریف کو جو کسی جرم میں جیل کی سلاخوں میں قید وبند کی صعوبتیں برداشت کر رہے ہیں، مشورہ دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

آپ کا سب سے بڑا جرم یہ تھا کہ آپ نے اللہ کے دین کے نفاذ کی بجائے شرک پھیلایا۔ جب آپ کے اقتدار کا سورج نصف النہار پر تھا، اس وقت آپ کو خبردار کیا گیا تھا کہ مزاروں اور درباروں پر کمپلیکس اور دیگر تعمیرات کرا کر آپ اللہ کے غضب کو دعوت دے رہے ہیں۔ ایک طرف آپ اسلام کا نام لیتے ہیں جبکہ دوسری طرف وہ کام کرتے ہیں جس سے پیغمبر اسلام نے منع فرمایا اور اونچی قبروں کو گرانے کا حکم دیا اور قبروں کو پختہ کرنے سے منع فرمایا۔ جبکہ اس کے برعکس آپ نے کروڑوں روپے خرچ کر کے مزارات پر تعمیرات کے منصوبے منظور کیے اور اپنی زیر نگرانی تعمیر بھی کرائے۔ گویا زندہ انسانوں کا خون، نچوڑ نچوڑ کر مردوں کے بھینٹ چڑھا دیا۔ بتائیں نواز شریف وہ سرکار کہاں گئیں جنہیں راضی کرنے کے لئے آپ نے رب العالمین کو ناراض کیا۔ وہ شخص جسے آپ داتا صاحب اور نفع ونقصان کا مالک سمجھتے تھے، اور جس کی رضا حاصل کرنے کے لئے آپ نے نام نہاد "داتا دربار" کی توسیع کے منصوبے پر کروڑوں روپے خرچ کیے وہ اس وقت آپ کے کام کیوں نہ آیا۔

رسالہ مزید لکھتا ہے کہ "آپ نے بحیثیت وزیراعظم کہ جس برے طریقے سے شرک پھیلایا اور مزارات کی تعمیرات کرا کر جس انداز سے حرمین شریفین کا مقابلہ کیا اس کا انجام آخر یہی ہونا تھا جو اب آپ بھگت رہے ہیں۔ البتہ آپ کی خیر خواہی کرتے ہوئے آپ کو یہ مشورہ دیا جاتا ہے کہ اب بھی وقت ہے۔ اللہ کی طرف رجوع کرلیں۔ شرک سے توبہ کریں اور عہد کریں اگر اللہ عزوجل نے دوبارہ موقع دیا تو آپ اپنے ظلم عظیم کی تلافی اس طریقے سے کریں گے کہ رسول اللہ ﷺ کے حکم پر عمل کرتے ہوئے تمام پختہ قبروں اور مزارات کو زمین بوس کردیں گے اور اللہ کے دین توحید وسنت کی اشاعت کے لئے جان کی بازی لگا دیں گے۔

(ملاحظہ کیجئے پندرہ روزہ صحیفہ اہل حدیث یکم مئی 2000ء صفحہ نمبر 18-17)

پاکستان میں مزارات کی بے حرمتی

یہ سلسلہ اخبار کوہستان 26 دسمبر 1961ء بروز پیر کے مطابق داتا دربار سے شروع ہوتا ہے۔ جب اس کو جلانے کی سازش ناکام ہوگئی۔

انہیں دنوں میں مسجد وزیر خان کے صحن میں موجود مزار کو جلا دیا گیا۔ یہ سلسلہ چلتا رہا کبھی تیز کبھی ہلکا، اس بے حرمتی کا باقاعدہ آغاز 27 مئی 2005ء وفاقی دارالحکومت اسلام آباد میں مشہور بزرگ، بری امام کے مزار پر پانچ روزہ عرس کے اختتامی دن ایک خودکش حملے میں 20 افراد شہید جبکہ درجنوں زخمی ہوگئے تھے۔ اس کے بعد سے آج تک مقامی انتظامیہ نے عرس کی اجازت نہیں دی۔

31 جولائی 2007ء: قبائلی علاقے مہمند ایجنسی کالعدم تحریک طالبان دہشت گردوں نے اسلام آباد میں لال مسجد آپریشن کے ردعمل میں برطانوی سامراج کے خلاف لڑنے والے حریت پسند بزرگ حاجی صاحب ترنگزئی علیہ الرحمہ کے مزار پر قبضہ کرلیا۔ صدر مقامی غلنئی سے 25 کلومیٹر شمال میں اس مزار اور اس کی قریب مسجد کو کالعدم تحریک طالبان پاکستان کے دہشت گردوں نے لال مسجد کا نام دیا تھا، کئی روز تک اس پر قبضہ جاری رکھا۔

18 دسمبر 2007ء: مشہور بزرگ حضرت قبلہ عبدالشکور ملنگ بابا علیہ الرحمہ کے مزار کو دھماکے سے نقصان پہنچایا گیا تاہم کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔

مارچ 2008ء: پشاور سے ملحق قبائلی علاقے خیبر ایجنسی میں سرگرم لشکر شیطان (لشکر اسلامی) نے صوبائی دارالحکومت کے قریب شیخان کے علاقے میں چار سو سال پرانا حضرت ابوسعید بابا علیہ الرحمہ کا مزار تباہ کرنے کی کوشش کو ناکام بنانے کے دوران جھڑپ میں دس افراد ہلاک ہوگئے تھے۔ خیبر ایجنسی میں لشکر شیطان (لشکر اسلامی) کے منگل باغ نے 2008ء میں حضرت پیر سیف الرحمن کو شدید جھڑپوں کے بعد علاقہ بدر کردیا گیا تھا۔ ان کے علاقے سوات کے گدی نشین حضرت پیر سمیع اللہ چشتی علیہ الرحمہ کو دسمبر 2008ء میں کالعدم تحریک طالبان کے خلاف لشکر کشی کے بعد شہید کردیا گیا تھا۔ شہید کرنے کے بعد ان کی لاش کو قبر سے نکال کر مینگورہ کے ایک چوراہے پر لٹکا دیا گیا تھا۔

6 مارچ 2009ء: نوشہرہ میں واقع بہادر بابا علیہ الرحمہ کے مزار کو کالعدم تحریک طالبان نے بموں سے نقصان پہنچایا تاہم کوئی جان نقصان نہیں ہوا۔

11 مئی 2009ء: خیبر ایجنسی میں لنڈی کوتل سب ڈویژن میں مقبول شاعر امیر حمزہ خان شنواری کے مزار کے بیرونی دیوار کو دھماکہ خیز مواد سے اڑا دیا گیا تھا۔

صحابی رسول ﷺ حضرت سنان بن سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ

آپ کی کنیت ابوبشر، ابوجبیر اور ابوعبدالرحمٰن تحریر ہے۔ آپ کی ولادت سن 8ھ/629ء میں ہوئی۔ بعض کہتے ہیں کہ آپ کی پیدائش سن 8ھ فتح مکہ کے روز ہوئی۔ دوسری روایت یہ ہے کہ آپ کی ولادت فتح مکہ کے بعد غزوہ حنین کے موقع پر ہوئی۔

غرض اس پر سب مورخین کا اتفاق ہے کہ جب آپ کی ولادت ہوئی تو آپ کے والد جہاد میں مصروف تھے اور آپ کے والد کو آپ کی ولادت کی خوشخبری جہاد میں دی گئی تو انہوں نے فرمایا۔ سنان اطعن فی سبیل اللہ احب الی منہ (یعنی میرا یہ نیزہ جس سے میں جہاد فی سبیل اللہ کر رہا ہوں، مجھے بچے سے زیادہ عزیز ہے) جب رسول اللہ ﷺ نے سنا تو آپ ﷺ نے بچے کا نام سنان رکھا اور کھجور چبا کر لعاب دہن سے آپ کو شیریں دہن فرمایا۔ یعنی تحنیک فرمائی۔ آپ حقیقی معنوں میں صحابی رسول ﷺ تھے کہ نبی کریم ﷺ نے ان کو ان کے بچپن میں دیکھا تھا۔ آپ کا شمار کم سن صحابہ میں ہوتا ہے۔ آپ کے والد کی کنیت ابوسنان تھی۔

بچپن میں آپ چند بچوں کے ہمراہ مدینہ منورہ کے نخلستان میں خلال یعنی گری ہوئی کھجوریں جمع کر رہے تھے کہ امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس طرف تشریف لائے تو سوائے آپ کے تمام لڑکے بھاگ گئے۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے استفسار پر آپ نے کہا کہ یہ کھجوریں ہوا کی وجہ سے خود بخود گر گئی ہیں تو کھجوروں کو دیکھ کر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم نے سچ کہا ہے۔ اس کے بعد آپ نے امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کیا کہ جو لڑکے بھاگ گئے ہیں، وہ بعد میں مجھ سے میری کھجوریں چھین لیں گے۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کو آپکے گھر تک پہنچا دیا۔

سن 42ھ میں جب حضرت راشد بن عمرو حیدی کی شہادت قیقان (قلات) میں ہوئی تو آپ کو بلوچستان کا امیر بنا کر بھجوایا گیا۔

سن 47ھ میں دوبارہ جب قیقان میں حضرت عبداللہ سوار العبدی کی شہادت ہوئی تو آپ کو پھر یہاں بھجوایا گیا۔ سن 48ھ میں آپ نے قیقان کو عبرتناک شکست دی۔ آپ کی فتح و نصرت کے لئے فرشتوں کا نزول ہوا۔ قیقان کو شکست ہوئی تو انہوں نے کہا ہمیں قسم ہے کہ تم لوگوں نے ہمیں قتل نہیں کیا ہے۔ ہمیں جن لوگوں نے قتل کیا ہے ان میں سے ایک بھی تم میں دکھائی نہیں دے رہا۔ وہ عمامہ باندھے ابلق گھوڑے پر سوار تھے۔ جب آپ جہاد کے لئے روانہ ہوئے تو راستے میں خواب میں آپ ﷺ کے دیدار سے مشرف ہوئے اور آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تمہاری شجاعت پر فخر کیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ تمہارے ہاتھوں بہت سے شہروں کو فتح فرمائے گا اور تمہاری وجہ سے ان میں خیر و صلاح پیدا ہوگی۔

آپ نے قیقان (قلات) قصدار (خضدار) مکران، بوقان (خاران) اور قندابیل (گنداوہ کچھی) وغیرہ کو دوبارہ فتح کیا اور مکران میں آپ نے ایک شہر بنام کیز (کیچ) آباد کیا اور اس کو اپنا مستقر اور دارالامارات بنایا۔

سن 53ھ میں آپ کی شہادت ہوئی، وہیں آپ کو دفنایا گیا۔ خضدار کے علاقے خیر آواہ میں آپ کا مزار اقدس مرجع خلائق

ہے۔ بعض مورخین نے آپ کے سن وفات پر اختلاف کیا ہے۔ تاریخ خلیفہ بن خیاط میں سن 95ھ اور ابن کثیر نے سن 90ھ اور بعض مورخین نے سن 50ھ اور بعض نے سن 53ھ لکھا ہے۔ آپ کی شہادت اور وصال کے بعد رسول منذر بن جارود رضی اللہ عنہ کو بلوچستان کا امیر مقرر کیا گیا۔ حضرت منذر بن جارود رضی اللہ عنہ کی شہادت ارمابیل (لسبیلہ) میں ہوئی۔ لیکن انہیں خضدار میں لا کر میری بھٹ میں دفن کیا گیا۔ اس طرح خضدار کو یہ سعادت حاصل ہے کہ یہاں دو صحابہ کرام کے مزارات موجود ہیں۔ (۱) حضرت سنان بن سلمہ رضی اللہ عنہ (۲) حضرت منذر بن جارود رضی اللہ عنہ۔

حضرت منذر بن جارود رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد آپ کے صاحبزادے حکم بن منذر بن جارود بلوچستان کے امیر بنا دیئے گئے۔ ان کے بعد عبدالرحمٰن بن یزید بن ہلالی جو کہ تابعین کے معاصرین میں سے تھے، امیر بن گئے۔

یزید بن معاویہ بن ابی سفیان کے مرنے کے بعد عبداللہ بن زیاد بن ابی سفیان عراق کی عمارت چھوڑ کر بھاگ گیا تھا۔ اس دوران عمان کے قبیلے بنوسامہ کے دو بھائیوں محمد بن حارث علافی اور معاویہ بن حارث علافی نے بلوچستان پر قبضہ کر لیا۔ یہ لوگ سن 73ھ تک یہاں پر قابض رہے۔

سن 78ھ میں حجاج بن یوسف نے سعید بن سلم کو مکران کا حاکم بنا کر بھیجا۔ انہیں علافیوں نے قتل کیا۔ پھر حجاج نے محمد بن ہارون نمیری کو مکران کا حاکم مقرر کیا۔ محمد بن قاسم کے سندھ پر حملہ کرنے کے وقت تک مکران پر محمد بن ہارون مکران بلوچستان کے حکمران تھے۔

(یہ معلومات مصنف ڈاکٹر عبدالرحمٰن براہوی کی کتاب "بلوچستان میں عربوں کی فتوحات اور ان کی حکومتیں" سے لی گئی ہیں، سن اشاعت 1990ء جس میں احادیث کے مستند حوالہ جات موجود ہیں)

بلوچستان خضدار کے علاقے (خیر آواہ) میں حضرت سنان بن سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار مبارک ہے

حضرت سنان بن سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار کے کتبہ کی بے حرمتی کی گئی۔ پھر شعائر اللہ کے محافظوں کی طرف سے چاردیواری بنوائی گئی۔ پھر رات کے وقت شرانگیز مکتبہ فکر کے ایک نام نہاد دینی مدرسہ کے مفتی فاروق کے شاگرد مولوی نذیر اور ساتھیوں نے رات کی تاریکی میں چاردیواری کی بے حرمتی کی اور اسی دوران ان کا ایک ساتھی پکڑا گیا۔ لیکن یہ نام نہاد مسلمان پھر بھی باز نہ آئے اور عدالت میں کیس کردیا۔ ایک سال تک کیس چلتا رہا اور پورا بلوچستان جاگ اٹھا۔ اور شعائر اللہ کے محافظ (مسلمانوں کی ایک مذہبی اور سیاسی تنظیم) کیس جیت گئی مگر مالی وسائل نہ ہونے کی وجہ سے اس مزار کے تقدس کے برابر بنوانہ سکے۔ لیکن اپنی بساط کے مطابق تعمیر کروادیا۔

ایک بات جو خیر آواہ کے علاقے میں مشہور ہے کہ مدرسہ خیر آواہ کے مفتی فاروق جو کہ شعائر اللہ کا سخت دشمن تھا۔ مرنے کے بعد اس کی شکل عجیب سی ہوگئی تھی۔

بلوچستان کے وہ مقامات مقدسہ جن کی بے حرمتی کی گئی

1۔ صحابی رسول ﷺ حضرت سنان بن سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (خضدار، بلوچستان)

اپریل 2008ء کتبہ اکھاڑ دیا گیا۔ دیوار شہید کر دی گئی۔

2۔ حضرت پیر حیدر شاہ رحمۃ اللہ علیہ (سوراب کے علاقے گدر)

فروری 1994ء میں مزار شریف کی بے حرمتی کی گئی چادر جلائی گئی۔

3۔ حضرت پیر سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ (خضدار)

اکتوبر 1996ء میں مزار شریف کی بے حرمتی کی گئی، چادر جلائی گئی، توڑ پھوڑ کی گئی۔

4۔ حضرت رکھیل شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ (اوستہ محمد)

اپریل 2005ء عرس شریف میں دھماکہ ہوا۔

5۔ حضرت سخی پیر عمر بابا رحمۃ اللہ علیہ (خضدار/اندراج)

5 مئی 2009ء مزار شریف پر حملہ کیا گیا اور وہاں موجود متبرک پتھر ساتھ لے گئے۔

6۔ حضرت پیر ہوتک بابا رحمۃ اللہ علیہ (کرگاپ ضلع مستونگ)

بے حرمتی کی گئی کرنے والا پاگل ہو گیا۔

7۔ درگاہ منسوب حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ (قلات)

یہ چلہ گاہ غوث پاک کے نام سے منسوب ہے۔ یہاں حملہ کیا گیا، قرآن پاک نذر آتش کیا گیا اور متولی کو شدید زدوکوب کیا گیا۔

8۔ حضرت فتح پور شہید رحمۃ اللہ علیہ (ضلع جعفر آباد بلوچستان)

بم دھماکہ کیا گیا، 15 افراد شہید ہوئے۔

9۔ حضرت سائیں چیزل شاہ رحمۃ اللہ علیہ (جھل مگسی/نصیر آباد، فتح پور گنداوہ)

3 سال قبل دھماکہ ہوا تھا

10۔ سید جان محمد شاہ برادر سید عبدالخالق شاہ قادری رحمۃ اللہ علیہ (دشت بلوچستان پلری والا)

کچھ بدمذہب سہ روزہ تبلیغی دورہ پر آئے تھے۔ منع کرنے کے باوجود بضد ہو کر رک گئے۔ جب لنگر کا کھانا انہیں بطور مہمان پیش کیا گیا تو رزق کو زمین پر پھینک دیا اور اپنا کھانا خود بنایا اور رات میں کھانے کی ہڈیاں صاحب مزار کی قبر پر رکھ دیں۔ جماعت کے امیر جس نے یہ حرکت کی تھی، شدید بیمار ہو گیا اور جماعت والے اسے لے کر بھاگ گئے۔ بعد میں اس نے واپس آ کر معافی مانگی اور تین دن مزار کی خدمت کی تب جا کر اس کی طبیعت درست ہوئی۔

مسلمانوں کی نظر سے اوجھل شعائر اللہ جو آل یہود نصاریٰ کی آنکھوں میں چبھتے تھے اور بغض اولیاء اللہ وقتی طور پر عشق اولیاء اللہ سے جیت گیا۔یہ وہ مزارات ہیں جن کی کسی نہ کسی طرح بے حرمتی کی گئی۔

1۔حضرت پیر بابا رحمۃ اللہ علیہ

2۔حضرت عبدالرحمٰن بابا رحمۃ اللہ علیہ

3۔حضرت اصحاب بابا رحمۃ اللہ علیہ (چارسدہ روڈ پشاور)

4۔حضرت جنید پشاوری بابا رحمۃ اللہ علیہ

5۔حضرت گل بابا رحمۃ اللہ علیہ

6۔حضرت شہید شاہ یعقوب بابا رحمۃ اللہ علیہ (بحرین) آگ لگائی گئی

7۔حضرت دانلی بابا رحمۃ اللہ علیہ، بحرین (آگ لگائی گئی)

8۔حضرت اخوند درویزہ بابا رحمۃ اللہ علیہ (ہزار خوانی پشاور)

9۔حضرت میاں عمر بابا رحمۃ اللہ علیہ (چمکنی پشاور)

10۔حضرت زیارت پھندو بابا رحمۃ اللہ علیہ (انقلاب چوک پھندو روڈ پشاور)

11۔حضرت عبدالشکور ملنگ بابا رحمۃ اللہ علیہ (حیات آباد، پشاور)

12۔حضرت اخون سالاک رحمۃ اللہ علیہ (علاقہ بڈھ بیر پشاور)

13۔حضرت زیارت ملنگ بابا رحمۃ اللہ علیہ (شیخ محمدی پشاور)

14۔حضرت غازی بابا رحمۃ اللہ علیہ (سیفن چوک بڈھ بیر)

15۔حضرت ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ (شیخان باڑہ پشاور)

16۔حضرت مومن گگروی رحمۃ اللہ علیہ (ماشو گگر بڈھ بیر پشاور)

17۔حضرت حافظ صدیق (مشہور بے شونی رحمۃ اللہ علیہ)

18۔حضرت لعل شاہ بابا (دیوانہ بابا) رحمۃ اللہ علیہ (لنگر پر پابندی) طور چھپر (درہ آدم خیل)

19۔حضرت حاجی صاحب تورنگزئی رحمۃ اللہ علیہ (غلنئی)

20۔حضرت امیر حمزہ شنواری رحمۃ اللہ علیہ (خیبر ایجنسی سب ڈویژن لنڈی کوتل)

21۔حضرت نرے بابا رحمۃ اللہ علیہ (تیراہ کے پہاڑوں میں)

22۔حضرت شبنم ولی رحمۃ اللہ علیہ (زیارت خیبر ایجنسی)

23۔حضرت مولانا عظیم القادری رحمۃ اللہ علیہ (لنڈی کوتل، خیبر ایجنسی) (ان کے مزار پر بموں سے حملہ ہوا)

24۔حضرت مولانا ہمایوں القادری رحمۃ اللہ علیہ، لنڈی کوتل خیبر ایجنسی (ان کے مزار پر بموں سے حملہ ہوا)

25۔حضرت شیخ الحدیث نور الدین القادری رحمۃ اللہ علیہ، لنڈی کوتل، خیبر ایجنسی (ان کے مزار پر بموں سے حملہ ہوا)

26۔حضرت شہید غازی بابا رحمۃ اللہ علیہ، خیبر ایجنسی (مزار کی بے حرمتی)

27۔ حضرت شیخ عصر بابا رحمۃ اللہ علیہ، باڑہ شیخان پشاور (بم دھماکہ کیا گیا)

28۔حضرت بہادر بابا رحمۃ اللہ علیہ (نوشہرہ)

29۔حضرت اخوند ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ (طوروال) (چادر اتار کر پھینک دی گئی، دروازے کو آگ لگائی گئی)

30۔حضرت بڑے بابا رحمۃ اللہ علیہ، منگایل

31۔حضرت سید فرندہ بابا رحمۃ اللہ علیہ
سونیگئی تا شیر قبل (سوات)، دھماکہ کیا گیا

32۔حضرت بیجوڑے بابا رحمۃ اللہ علیہ، تحصیل مٹہ (سوات) (دھماکہ کیا گیا

33۔حضرت عبداللہ درانی المعروف بابا جان، قادر نگر پیر بابا
خلیفہ قادر اولیاء رنگ پورانڈیا، مزار کو جلایا گیا اور منتظم تہوار
اسلام صاحب کو اغوا کے بعد شہید کر دیا گیا

34۔حضرت شام بابا رحمۃ اللہ علیہ (سوات کانجو ٹاؤن شپ) ایک جھوٹی بات مشہور تھی کہ یہاں خزانہ ہے اور نکالنے کی کوشش میں بے حرمتی کے دوران کرامت ظاہر ہوئی اور سب غائب ہو گئے)

35۔حضرت غازی بابا رحمۃ اللہ علیہ (مردان مورا بانڈا)
(المعروف بلڈوزر بابا) گورنمنٹ کی طرف سے مزار کے اوپر سے روڈ نکالنے کی کوشش کی گئی اور تمام بلڈوزرز اسی وقت خراب ہو گئے اور عرصہ دراز تک وہاں پڑے رہے)

شہدائے اہلسنت وجماعت، علمائے اہلسنت/مشائخ اہلسنت/مریدین

اسماء گرامی	مدرسہ/مسجد	خانقاہ
1۔شیخ الحدیث علامہ نور الدین صاحب	جامعہ جنیدیہ غفوریہ	پیرو خیل لنڈی کوتل خیبر ایجنسی
2۔شیخ الحدیث علامہ محمد ہمایوں صاحب	جامعہ جنیدیہ غفوریہ	پیرو خیل لنڈی کوتل خیبر ایجنسی
3۔ناظم اعلیٰ حاجی عبدالعظیم صاحب	جامعہ جنیدیہ غفوریہ	پیرو خیل لنڈی کوتل خیبر ایجنسی
4۔محترم جناب باچا صاحب		
5۔پیر طریقت حافظ رفیع اللہ صاحب		علاقہ نوشہرہ پشاور
6۔پیر طریقت سمیع اللہ صاحب		علاقہ مٹہ ضلع سوات
7۔22 مریدین 40 عام عوام		علاقہ مٹہ ضلع سوات
8۔مولانا سمیع اللہ صاحب	مسجد علاقہ کبل	ضلع سوات
9۔مولانا بہادر خان صاحب	مسجد	مدین ضلع سوات
10۔پیر طریقت شریف اللہ صاحب		خانقاہ تورول شریف بحرین
11۔مولانا کلیم اللہ صاحب کے بھائی		تھانہ مالاکنڈ ایجنسی

تفصیلات سرحد و مالاکنڈ و دیگر علاقوں میں نام نہاد جہادی عسکری تنظیمیں

	سربراہ	علاقہ	مسلک
1۔ لشکر اسلامی	منگل باغ	باڑہ خیبر ایجنسی	دیوبندی (تبلیغی جماعت)
2۔ امر بالمعروف ونہی عن المنکر	نامدار	تیراہ (درہ پشاور)	دیوبندی (تبلیغی جماعت)
3۔ تحریک طالبان سرحد	بیت اللہ محسود	وزیرستان (سرحد)	دیوبندی (پنجپیری)
4۔ تحریک طالبان سوات	فضل اللہ	امام ڈھیری (مینگورہ سوات)	دیوبندی (پنجپیری)
5۔ تحریک نفاذ شریعت محمدی	صوفی محمد	(میدان تیمر گرہ (ضلع دیر)	دیوبندی

صوبہ سرحد کے متاثرہ مزارات اولیاء

نوٹ: درج ذیل مزارات میں دھماکے ہوئے

1۔ مزار شریف حضرت شیخ بابا رحمۃ اللہ علیہ	باڑہ (شیخان پشاور)
2۔ مزار شریف حضرت اصحاب بابا رحمۃ اللہ علیہ	چارسدہ روڈ، پشاور
3۔ مزار شریف حضرت بہادر بابا رحمۃ اللہ علیہ	نوشہرہ پشاور
4۔ مزار شریف حضرت عبدالرحمن بابا رحمۃ اللہ علیہ	ہزارخوانی پشاور
5۔ مزار شریف حضرت ملنگ بابا رحمۃ اللہ علیہ	جی ٹی روڈ پشاور
6۔ مزار شریف حضرت پیر بابا رحمۃ اللہ علیہ	بونیر ضلع سوات
7۔ مزار شریف حضرت عبدالشکور بابا رحمۃ اللہ علیہ	سرحد

متاثرہ خانقاہیں/مدارس اہلسنت/مساجد اہلسنت

اسماء گرامی پیران عظام/علماء کرام	خانقاہ/مدرسہ/مسجد	مقام
1۔محترم شیخ گل صاحب زادگان صاحبان	خانقاہ پیر وخیل شریف	لنڈی کوتل خیبر ایجنسی
2۔پیر طریقت پائندہ محمد صاحب	خانقاہ	تھانہ مالاکنڈ ایجنسی
3۔پیر طریقت فقیر محمد صاحب	خانقاہ	بٹ خیلہ شریف مالاکنڈ ایجنسی
4۔پیر طریقت محمد ابراہیم صاحب	خانقاہ	(ابوہا) علاقہ سوات
5۔پیر طریقت سید حسین شاہ بابا صاحب	خانقاہ	پیر بابا رحمۃ اللہ علیہ ضلع بونیر
6۔پیر طریقت مولانا ہمایوں الرشید صاحب	جامع مسجد	پیر بابا رحمۃ اللہ علیہ ضلع بونیر
7۔مولانا عالم زیب صاحب	مدرسہ سیدعالیہ	پیر بابا رحمۃ اللہ علیہ ضلع بونیر
8۔مولانا سراج الدین صاحب	مرکزی جامع مسجد/مدرسہ معارج العلوم	بحرین سوات
9۔مولانا محمد حسین صاحب	عربی مسجد/مدرسہ ضیاء العلوم بحرین سوات	
10۔مولانا پیر سید صاحب	مدرسہ قادریہ غفوریہ	تتروڈرگ سوات
11۔مولانا محمد رضا خان	مدرسہ اختر العلوم برکاتیہ	کانجو سوات
12۔مولانا ممتاز احمد شاہ صاحب	دارالعلوم دار المصطفیٰ	کمل ضلع سوات
13۔مولانا غلام رحمانی صاحب	جامع مسجد	شموزئی ضلع سوات
14۔مولانا سید بشیر صاحب	جامع مسجد فیضان مدینہ	مدین سوات
15۔مولانا پیر پائندہ محمد صاحب	دارالعلوم غوثیہ جمعیان القرآن	تھانہ مالاکنڈ ایجنسی
16۔پیر طریقت پیر غلام محمد صاحب	خانقاہ	باغ کنڈی شریف ضلع دیر
17۔پیر طریقت پیر غلام محمد صاحب	دارالعلوم محمدیہ قادریہ	گل آباد چکدرہ (ضلع دیر)
18۔مولانا حبیب اللہ خان صاحب	دارالعلوم قادریہ رضویہ	اسبنڑ (ضلع دیر)
19۔مولانا روزی رحمان صاحب	جامع مسجد سید آباد	اسبنڑ (ضلع دیر)

مسلمانوں کی نظروں سے اوجھل شعائر اللہ جو آل یہود و نصاریٰ کی آنکھوں میں چبھتے تھے اور بغض اولیاء اللہ وقتی طور پر عشق اولیاء اللہ سے جیت گیا۔

یہ ان مزارات کی تفصیل ہے جن کی کسی نہ کسی طرح بے حرمتی کی گئی

1۔ پیر امانت شاہ صاحب (بری امام کے بھائی)، پنجاب (تین مزارات نذر آتش کیے گئے (اعظم طارق کے جنازے میں)

2۔ حضرت خاکی شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ (لاہور پنجاب)

3۔ حضرت عبدالرحیم بخش چشتی رحمۃ اللہ علیہ (پنجاب)

4۔ حضرت اخوند درویزہ بابا رحمۃ اللہ علیہ (ہزانی خوانی پشاور)

5۔ حضرت میاں عمر بابا رحمۃ اللہ علیہ (انقلاب چوک پھندو روڈ پشاور)

6۔ حضرت عبدالشکور ملنگ بابا رحمۃ اللہ علیہ (حیات آباد جی ٹی روڈ پشاور)

7۔ حضرت اخون سالاک رحمۃ اللہ علیہ، علاقہ بڈھ بیر پشاور

8۔ حضرت زیارت ملنگ بابا رحمۃ اللہ علیہ، شیخ محمدی پشاور

9۔ حضرت غازی بابا رحمۃ اللہ علیہ، سفن چوک بڈھ بیر

10۔ حضرت ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ، شیخان باڑہ پشاور

11۔ حضرت مومن تگروی رحمۃ اللہ علیہ، ماشوگر بڈھ بیر پشاور

12۔ حضرت حافظ محمد صدیق (مشہور بے شونی رحمۃ اللہ علیہ) بونیر

13۔ حضرت لعل شاہ بابا (دیوانہ بابا) رحمۃ اللہ علیہ (لنگر پر پابندی) طور چھپر (درہ آدم خیل)

14۔ حضرت حاجی صاحب ترنگزئی رحمۃ اللہ علیہ، غلنئی

15۔ حضرت امیر حمزہ شنواری رحمۃ اللہ علیہ، خیبر ایجنسی سب ڈویژن لنڈی کوتل

16۔ حضرت نرے بابا رحمۃ اللہ علیہ، تیراہ کے پہاڑوں میں

17۔ حضرت شبنم ولی رحمۃ اللہ علیہ، زیارت خیبر ایجنسی

18۔ حضرت مولانا عظیم القادری رحمۃ اللہ علیہ، لنڈی کوتل خیبر ایجنسی (ان کے مزار پر بموں سے حملہ ہوا)

19۔ حضرت مولانا ہمایوں القادری رحمتہ اللہ علیہ، لنڈی کوتل خیبر ایجنسی (ان کے مزار پر بموں سے حملہ ہوا)

20۔ حضرت شیخ الحدیث نور الدین القادری رحمتہ اللہ علیہ، لنڈی کوتل خیبر ایجنسی (ان کے مزار پر بموں سے حملہ ہوا)

21۔ حضرت شہید غازی بابا رحمتہ اللہ علیہ، خیبر ایجنسی (مزار کی بے حرمتی)

22۔ حضرت شیخ عصر بابا رحمتہ اللہ علیہ، باڑہ

23۔ حضرت بہادر بابا رحمتہ اللہ علیہ، نوشہرہ

24۔ شہید شاہ یعقوب بابا، بحرین (آگ لگائی گئی)

25۔ داملی بابا، بحرین (آگ لگائی گئی)

26۔ اخوند ابراہیم، طوروال (چادر اتار کر پھینک دی گئی اور دروازے کو آگ لگائی گئی)

27۔ بڑھے بابا، منکیال (چادر اتار کر پھینک دی گئی)

28۔ محمد عبداللہ درانی المعروف بابا جان خلیفہ قادر اولیاء (رنگ پور انڈیا)، قادر گرہ بابا (مزار کے منتظم جناب تہوار اسلام کو اغوا کے بعد شہید کر دیا گیا اور مزار کو جلا دیا گیا)

29۔ شام بابا، سوات کا نجوٹاؤن شپ (خزانہ سمجھ کر کھدائی کی گئی، سب کے سب غائب ہو گئے)

چھٹا باب

اگر تبلیغی جماعت کا دہشت گردوں سے کوئی تعلق نہیں تو پھر یہ رائیونڈ مرکز سے دہشت گرد اور اسلحہ کیسے نکلا؟

اگر تبلیغی جماعت کا دہشت گردوں سے کوئی تعلق نہیں تو پھر اپنے مرکز میں ان کو کیوں پناہ دی؟

مولوی فضل الرحمٰن کو دہشت گردوں سے اتنا پیار کیوں ہے کہ وہ ان کے خلاف چھاپے کی مذمت کر رہے ہیں؟

(حقائق ملاحظہ ہوں)

تبلیغ کرنے والے جہنم کے دروازے کی طرف بلا رہے ہونگے

حدیث: نصر بن عاصم لیثی کا بیان ہے کہ بنی لیث کی ایک جماعت کے ساتھ ہم لشکری کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ لوگوں نے کہا کہ کس قوم سے ہو؟ پس حدیث بیان کرتے ہوئے کہا میں (حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ) عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ ﷺ! کیا اس خیر کے بعد شر ہے! فرمایا کہ اے حذیفہ رضی اللہ عنہ! اللہ تعالیٰ کی کتاب کا علم حاصل کرو اور جو اس میں ہے۔ اس کے مطابق عمل کرو۔ میں عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ ﷺ! کیا اس شر کے بعد خیر ہے؟ فرمایا کہ **هدنة علی دخن وجماعة علی اقذاء فیها اوفیهم**

میں عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ ﷺ! الھدیۃ علی الدخن کیا ہے؟ فرمایا کہ لوگوں کے دل جس بات پر جمے ہوں گے، اس سے نہیں پھریں گے۔ میں عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ ﷺ! کیا اس خیر کے بعد شر ہے؟ فرمایا کہ اندھا بہرہ فتنہ ہوگا۔ تبلیغ کرنے والے جہنم کے دروازے کی طرف بلا رہے ہوں گے۔ اے حذیفہ! اگر تم جنگل کے کسی درخت کی جڑ کو چباتے ہوئے مرجاؤ تو یہ تمہارے لئے اس بات سے بہتر ہوگا کہ ان میں سے کسی کی پیروی کرو۔

(ابوداؤد، عربی، اردو، جلد سوم، کتاب الفتن، حدیث نمبر 844، ص 286، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: رسول اکرم نور مجسم ﷺ نے اندھے بہرہ فتنہ کی خبر دیتے ہوئے فرمایا کہ وہ تبلیغ کرنے والے جہنم کے دروازے کی طرف بلا رہے ہوں گے۔ معلوم ہوا کہ ہر تبلیغ کرنے والا صراط مستقیم پر نہ ہوگا بلکہ بعض تبلیغ کرنے والے جہنم کے دروازے کی طرف بلا رہے ہوں گے لہٰذا ہر تبلیغ کرنے والے گروہ پر بھروسہ نہیں کرنا چاہئے۔

یہ وہی تبلیغی ہیں جو اپنے مراکز میں دہشت گردوں کو اسلحہ فراہم کرنے والوں کو پناہ دیتے ہیں انہی کے مراکز پر چھاپے بھی پڑتے ہیں چنانچہ اخباری دستاویزات ملاحظہ ہوں۔

رائے ونڈ تبلیغی مرکز سے تین دہشت گرد اسلحہ سپلائی کرنے والے گرفتار

جلد 12 شمارہ 292 منگل 16 رجب المرجب 1431ھ 29 جون 2010ء فون 35800051-8 فیکس 35800050,66 صفحات 16 قیمت 10 روپے

رائیونڈ: دہشت گردوں کو اسلحہ فراہم کرنیوالے 3 افراد گرفتار

لاہور (نمائندہ ایکسپریس) لاہور پولیس نے رائے ونڈ میں چھاپہ مار کر دہشت گردوں کو اسلحہ فراہم کرنے والے تین افراد کو گرفتار کر کے ان کے قبضے سے سیکڑوں دس رائفلیں، پستول اور 60 ہزار گولیاں برآمد کر کے تفتیش شروع کر دی ہے۔ پولیس ذرائع کا کہنا ہے کہ پکڑے جانیوالے دہشت گردوں کی نشاندہی پر پولیس نے رائیونڈ اور دیگر علاقوں میں چھاپے مارے۔ مقامی پولیس نے گرفتار شدگان کا نام بتانے سے گریز کیا۔

رائے ونڈ تبلیغی مرکز سے چار دہشت گرد گرفتار

جلد 13 شمارہ 7 ہفتہ یکم شوال 1431ھ 11 ستمبر 2010ء فون 35800051-8 فیکس 35800050,86 صفحات 14 قیمت 13 روپے

رائیونڈ سے 4 دہشتگرد گرفتار، تفتیش کیلیے نامعلوم مقام پر منتقل

2 دہشتگردوں کا تعلق لکی مروت اور 2 کا تاجکستان سے ہے، سرچ آپریشن میں 50 پکڑے گئے

لاہور (نمائندہ ایکسپریس) رائیونڈ سٹی سے چار مبینہ دہشت گرد گرفتار کر لئے گئے جبکہ پولیس نے لاہور میں سرچ آپریشن کے دوران پچاس سے زائد مشکوک افراد کو حراست میں لے لیا۔ حساس ادارہ کو اطلاع ملی کہ چار دہشت گرد رائیونڈ کی تبلیغی آبادی میں موجود ہیں جس پر حساس ادارہ اور آئی اے کی ایک مشترکہ ٹیم نے چھاپہ مار کر چاروں کو گرفتار کر لیا۔ دو دہشت گردوں کا تعلق لکی مروت اور دو کا تعلق تاجکستان سے ہے چاروں کو تفتیش کیلیے نامعلوم مقام پر منتقل کر دیا گیا ہے۔ لاہور میں سرچ آپریشن کے دوران پچاس سے زائد افراد کو حراست میں لے لیا گیا۔

چترال: طالبان نے 3 مغوی مزدور قتل کرنیکی ذمے داری قبول کر لی

امن لشکر اور حکومت کی مدد کرنیوالوں کا حشر اسطرح ہوگا، تحریک طالبان ملاکنڈ کی تحریر

چترال (نمائندہ ایکسپریس) تحریک طالبان ملاکنڈ ڈویژن نے مغوی مزدوروں میں سے تین ہلاک کرنیکی ذمہ داری قبول کر لی ان مزدوروں کو لاش دریافت، بمبوریت کے جنگل سے اغوا کیا گیا تھا گزشتہ روز ایک شخص نے شاوکی ڈھوک گمبیر میں تین ذبح شدہ لاشوں کو دیکھ کر اطلاع دی جس کے بعد ارندو پولیس 30 کلومیٹر پیدل سفر کر کے جائے وقوعہ پر پہنچی اور لاشوں کو تحویل میں لے لیا ہلاک شدگان میں گل خان، خورشید خان اور محمد رسول شامل ہیں جنہیں ذبح کر کے ہر لاش کے ساتھ پشتو میں تحریک طالبان ملاکنڈ ڈویژن کیطرف سے یہ تحریر لکھی گئی کہ جو کوئی امن لشکر اور حکومت کی مدد کریگا اس کا حشر اسی طرح کیا جائیگا۔ دریں اثناء ضلعی انتظامیہ کا وفد نورستان سے واپس آ گیا ہے اور وفد نے اس امید کا اظہار کیا ہے کہ دیگر مغوی بہت جلد رہا کر دئے جائیں گے۔

رائے ونڈ تبلیغی مرکز سے دہشت گردوں کے دو مبینہ ساتھی گرفتار

لکی مروت میں پولیس اسٹیشن پر خودکش حملہ 7 طلبا اور 8 اہلکاروں سمیت 19 افراد شہید

دہشت گرد نے بارود سے بھری گاڑی تھانے کی حفاظتی دیوار سے ٹکرادی، 34 افراد زخمی ہوئے، دھماکے سے تھانے کے قریب ٹرانسفارمر پھٹ گیا اور اڑ کر اسکول وین پر جاگرا، تین طلبہ اور چار طالبات شہید ہو گئے

دھماکے کے بعد شدید فائرنگ، مسجد بھی شہید، سرکاری دفاتر اور 5 دکانیں تباہ ہو گئیں، کالعدم تحریک طالبان پاکستان نے ذمے داری قبول کر لی، صدر، وزیر اعظم، الطاف حسین اور امریکا کا اظہار مذمت

سانحہ لاہور میں ملوث دہشتگردوں کے 2 مبینہ ساتھی رائیونڈ سے گرفتار

☆ کوئی تبلیغی یہ کہہ سکتا ہے کہ یہ چھاپے، گرفتاریاں رائیونڈ شہر میں ہوئی ہوں گی مگر مولوی فضل الرحمٰن نے بیان دے کر اصلیت واضح کر دی کہ چھاپہ اور گرفتاریاں رائیونڈ تبلیغی مرکز پر ہوئی تھیں۔ اگلے صفحہ پر اخباری تراشہ ملاحظہ ہو۔

مولوی فضل الرحمٰن نے رائیونڈ میں تبلیغی مرکز پر چھاپے کی مذمت کی ہے

جلد 13 شمارہ 8 منگل 4 شوال 1431ھ 14 ستمبر 2010ء فون 8-35800051 فیکس 35800050,66 صفحات 12 قیمت 10 روپے

دینی مدارس کے خلاف کوئی سازش قبول نہیں کرینگے، فضل الرحمٰن

رائیونڈ تبلیغی مرکز پر پولیس کا چھاپہ قابل مذمت ہے، پنجاب حکومت پوزیشن واضح کرے، حیدری

اسلام آباد (نمائندہ ایکسپریس) جمعیت علمائے اسلام کے مرکزی امیر مولانا فضل الرحمٰن نے رائیونڈ میں تبلیغی مرکز پر پولیس چھاپے کی مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ حکومت آنکھیں بند کرکے ایسے اقدام نہ کرے۔ جمعیت علمائے اسلام کے ترجمان مولانا محمد امجد کے مطابق مولانا فضل الرحمٰن نے کہا کہ تبلیغی مراکز اور دینی جماعتیں اشاعت اسلام میں مصروف ہیں۔ ہم کوئی دینی مدارس کے خلاف کوئی سازش قبول نہیں کرینگے۔ سینیٹر شاہ مولانا عبدالغفور حیدری نے رات کی تاریکی میں پولیس چھاپے کی مذمت کرتے ہوئے کہا ہے اس واقعے سے ملک بھر میں تشویش پھیل گئی ہے حکومت عوام کو بتائے کہ وہ کس کو خوش کرنے کے لیے ایسا کر رہی ہے۔ پنجاب حکومت اس واقع کے بارے میں اپنی پوزیشن واضح کرے۔ قوم کو بتائے کہ یہ سب کچھ کیا ہو رہا ہے۔ علاوہ ازیں مولانا محمد یوسف، قاری فیاض الرحمٰن علوی، مولانا محمد امجد خان نے بھی رائیونڈ میں چھاپوں کی مذمت کی۔

تبلیغی مرکز رائیونڈ سے کئی مرتبہ دہشت گرد پکڑے گئے،
وزیر داخلہ نے اس حق اور سچ کو تسلیم کر کے بیان دے دیا

THE DAILY JANG KARACHI

روزنامہ جنگ کراچی

بانی۔۔۔ میر خلیل الرحمٰن

جلد 70 | جمعہ 26 شعبان المعظم 1432ھ 29 جولائی 2011ء | نمبر 209

تبلیغی جماعت کا رائے ونڈ مرکز انتہا پسندی کی پرورش گاہ ہے، رحمٰن ملک

تمام انتہا پسند رائے ونڈ کے تبلیغی مرکز جاتے تھے اور ان کا افغان جہاد اور اسلامی مدرسوں سے تعلق۔۔

لندن (مرتضیٰ علی شاہ) وزیر داخلہ رحمٰن ملک نے کہا ہے کہ رائے ونڈ کا تبلیغی مرکز انتہا پسندی کی پرورش گاہ ہے جو انتہا پسندوں کی برین واشنگ میں بنیادی کردار ادا کر رہا ہے۔ یہاں ایک معروف تھنک ٹینک انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ آف اسٹرٹیجک اسٹڈیز (آئی آئی ایس ایس) میں جنوبی

باقی صفحہ 10 نمبر 57

بقیہ | رحمٰن ملک | 57

ایشیاء میں انتہا پسندی کے انسداد پر خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پاکستان میں گرفتار کئے جانے والے تمام انتہا پسندوں میں قدر مشترک یہ ہے کہ وہ رائے ونڈ کے تبلیغی مرکز جاتے تھے۔ ان کے قریبی عزیزوں نے افغان جہاد میں حصہ لیا اور انہوں نے پاکستان میں واقع 25,000 اسلامی مدرسوں میں سے کسی ایک میں تعلیم حاصل کی۔ رحمٰن ملک نے کہا کہ پاکستان میں دہشت گردی کو بیرون ملک سے مالی مدد ملتی ہے جن میں بھارت اور افغانستان سرفہرست ہیں جو دہشت گردی کے سرپرست ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں پتہ ہے کہ انتہا پسندوں کو بیرون ملک سے مدد مل رہی ہے کیونکہ ایک طالبان گائیڈڈ میزائل، انٹرنیٹ اور جدید ہتھیار استعمال نہیں کرسکتا۔ انہوں نے کہا کہ القاعدہ مقامی لوگوں کی مدد کے بغیر کوئی کام نہیں کرسکتی۔ رحمٰن ملک نے کہا کہ عالمی برادری دہشت گردی کے خلاف جنگ میں پاکستان کے کردار کا اعتراف کرے اور پاکستان پر شک کرکے اس کی قربانیوں کا مذاق نہ اڑائے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت پاکستان کے خلاف مسلسل پراکسی وار میں مصروف ہے۔ ایم کیو ایم کے حوالے سے رحمٰن ملک نے کہا کہ انہوں نے یہاں الطاف حسین سے ملاقات نہیں کی کیونکہ انہیں اس کی ہدایت نہیں ملی۔

وزیر داخلہ کے حق اور سچ پر مبنی بیان سن کر دیوبندی مولوی اچھل پڑے

THE JANG KARACHI

روزنامہ جنگ کراچی

بانی میر خلیل الرحمٰن

جلد — ہفتہ 27 شعبان المعظم 1432ھ / 30 جولائی 2011ء — نمبر 210

وزیر داخلہ کو ہر واقعہ میں دینی حلقے ملوث نظر آتے ہیں، جے یو آئی

رائے ونڈ کے خلاف پروپیگنڈہ برداشت نہیں کریں گے، مولانا اسعد تھانوی اور دیگر رہنماؤں کا ردعمل

کراچی (پ ر) جمعیت علمائے اسلام کے صوبائی امیر مولانا محمد اسعد تھانوی، قاری عبدالمنان انور، مفتی عثمان یار خان، حافظ احمد علی، حافظ اکبر شاہ، حضرت ولی جرانوی، قاری عبدالحق اور دیگر نے تبلیغی مرکز رائے ونڈ کے خلاف بیان کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ وفاقی وزیر داخلہ ملک توڑنے کی سازش کر رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ انہیں ملک میں ہونے والے ہر حادثے اور واقعے میں دینی حلقے ہی ملوث نظر آتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ رائے ونڈ مسلمانان پاکستان کے لیے احترام کا مرکز ہے اس کے خلاف کسی قسم کی سازش برداشت نہیں کریں گے۔ ہم وزیر داخلہ کے بیان پر سخت احتجاج کرتے ہیں اور صدر و وزیر اعظم پاکستان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ عبدالرحمٰن ملک سے وزارت داخلہ کا منصب واپس لے کر کسی اہل شخص کو دیا جائے۔

رحمٰن ملک کا بیان قابل مذمت ہے، صدر زرداری انہیں فارغ کریں، قاری عثمان

کراچی (اسٹاف رپورٹر) جمعیت علمائے اسلام کراچی کے امیر قاری محمد عثمان نے وفاقی وزیر داخلہ رحمٰن ملک کے اس بیان کی جس میں انہوں نے تبلیغی جماعت کے مرکز کو سپاہ صحابہ اور انتہا پسندی کی آماجگاہ قرار دیا ہے سخت مذمت کی ہے۔ صدر آصف زرداری سے کہا ہے کہ وہ رحمٰن ملک کو فوری طور پر فارغ کریں۔ پوری قوم ان کی قلابازیوں اور غلط دعووں اور اطلاعات سے واقف ہے ان کی نااہلی کے سبب ملک میں امن وامان کا مسئلہ انتہائی سنگین ہو گیا ہے۔

رائیونڈ مرکز دہشتگردی کارروائیوں میں ملوث نہیں، بیان توڑ مروڑ کے پیش کیا گیا، دینی اجتماع کا دل سے احترام کرتا ہوں، رحمٰن ملک

اسلام آباد (نمائندہ جنگ) وفاقی وزیر داخلہ رحمٰن ملک نے کہا ہے کہ وہ رائیونڈ دینی مرکز اور تبلیغی اجتماع کی بھی دل سے عزت اور احترام کرتے ہیں۔ جمعہ کو ایک بیان میں انہوں نے کہا کہ رائیونڈ مرکز کسی قسم کی دہشت گردی میں ملوث نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کے بیان کو توڑ مروڑ کر پیش کیا گیا۔

رائیونڈ مرکز کے حوالے سے رحمٰن ملک کا بیان، سیاسی و مذہبی جماعتوں کی مذمت

اسلام آباد (نمائندہ جنگ) سیاسی اور مذہبی جماعتوں نے وفاقی وزیر داخلہ رحمٰن ملک کے رائیونڈ تبلیغی مرکز کے بارے میں بیان کی سخت الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ رائیونڈ اور تبلیغی جماعت کے بارے میں وزیر داخلہ کا بیان غیر ذمہ دارانہ، غیر دانشمندانہ اور خلاف حقیقت ہے۔ صدر اور وزیر اعظم وفاقی وزیر داخلہ رحمٰن ملک کے بیان کا فوری نوٹس لیں، رائیونڈ دین کی دعوت و تبلیغ اور امن و محبت کا مرکز ہے۔ جمعہ کو جاری اپنے ایک بیان میں چوہدری شجاعت نے کہا کہ تبلیغی مرکز کو دہشتگردی کا اڈہ کہنے والے غلطی کا شکار ہیں، تبلیغی جماعت کی خدمات کا پوری دنیا میں اعتراف کیا جاتا ہے تبلیغی مراکز اسلام کے مراکز ہیں ان کا دفاع ہمارا فرض ہے۔ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے رہنماؤں شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان، مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر، مولانا قاری محمد حنیف جالندھری، مولانا انوار الحق، مولانا قاضی عبدالرشید، مولانا مفتی کفایت اللہ ایم پی اے، مولانا ڈاکٹر سیف الرحمٰن، مولانا محمد قاسم ایم این اے، مولانا محمود الحسن اشرف اور مولانا سعید یوسف سمیت ہزاروں علماء کرام نے جمعہ کے اجتماعات میں رائیونڈ اور تبلیغی جماعت کے بارے میں وزیر داخلہ کے بیان پر اپنے شدید ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ تبلیغی جماعت نے دنیا کے تمام ممالک کے قوانین کا ہمیشہ احترام کیا ہے آج تک تبلیغی جماعت کے کسی حتمی دہشتگردی میں ملوث ہونے کا کوئی ثبوت نہیں مل سکا۔ علماء کرام نے تبلیغی جماعت کی خدمات اور پالیسی پر روشنی

باقی صفحہ 9 نمبر 9

مذمت

ڈالتے ہوئے کہا کہ اس جماعت نے پوری دنیا میں امن، اخوت اور محبت کا پیغام عام کیا ہے اور لوگوں کو انسانیت کی فلاح اور خدمت کا درس دیا ہے۔ ... کا اجلاس ... رضا ربانی کی زیر صدارت جمعہ کو پارلیمنٹ ہاؤس میں منعقد ہوا، اجلاس کے بعد صحافیوں کو بریفنگ دیتے ہوئے رضا ربانی نے کہا کہ کمیٹی کے اجلاس میں وزیر داخلہ رحمٰن ملک کے رائیونڈ کے حوالے سے بیان پر بھی بات ہوئی ہے اور کمیٹی نے سیکرٹری داخلہ کو ہدایت کی ہے کہ وہ وزیر داخلہ کو آگاہ کریں کہ کمیٹی نے ان کے بیان کا نوٹس لیا ہے اور اس لئے اگلے اجلاس میں وہ خود آ کر کمیٹی کے سامنے وضاحت کریں۔ علاوہ ازیں تحریک طالبان پاکستان کے ترجمان نے نامعلوم مقام سے ٹیلیفون پر میڈیا کو جاری بیان میں کہا کہ رحمٰن ملک غیر ملکی ایجنٹ ہیں اور وہ اسلام دشمن قوتوں کے ہاتھ کی کٹھ پتلی بنے ہوئے ہیں۔ اپنے بیان میں تحریک طالبان کے ترجمان نے کہا کہ رائیونڈ کے تبلیغی مرکز کے بارے میں اسلام دشمن بیان پر رحمٰن ملک سے بدلہ لیا جائیگا۔

☆ دیوبندی مولویوں کا شور شرابا سن کر وزیر داخلہ نے پانچ لائنوں کا تردیدی بیان دیتے ہوئے صرف اتنا کہا کہ رائیونڈ مرکز اور تبلیغی اجتماع کا احترام کرتا ہوں اور رائیونڈ مرکز کسی قسم کی دہشتگردی میں ملوث نہیں ہے۔ ہم کہاں کہتے ہیں کہ رائیونڈ مرکز اور تبلیغی اجتماع دہشت گردی میں ملوث ہیں بلکہ ہمارا سوال تو یہ ہے کہ جب رائیونڈ مرکز دہشتگردی میں ملوث نہیں تو رائیونڈ مرکز سے دہشتگرد اور اسلحہ کیوں برآمد کیوں؟ رائیونڈ مرکز پر کئی مرتبہ چھاپے کیوں مارے گئے؟ تبلیغی جماعت کے اجتماع میں اقبال نامی شخص نے جب یا رسول اللہ ﷺ کا نعرہ لگایا تو رائیونڈیوں نے مار مار کر اس کی جان لے لی، یہ دہشت گردی نہیں؟

رائیونڈ مرکز کھل کر یہ اعلان کیوں نہیں کرتا کہ لشکر جھنگوی، جیش محمد، سپاہ صحابہ، تحریک طالبان پاکستان اور دیگر شدت پسند تنظیموں سے ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے؟

ساتوں باب

لال مسجد کا معاملہ کیا تھا؟

مولوی عبدالعزیز کس کا ایجنٹ ہے؟

مولوی عبدالعزیز اگر مجاہد ہے تو برقعہ پہن کر کیوں بھاگا؟

(حقائق ملاحظہ ہوں)

لال مسجد والوں کی ہٹ دھرمی، مسجد حرام کے امام کی بھی بات نہیں مانی

THE DAILY JANG KARACHI

روزنامہ جنگ کراچی

بانی ... میر خلیل الرحمن

جلد 75 | بدھ 14 صفر المظفر 1432ھ 19 جنوری 2011ء | نمبر 19

لال مسجد والوں نے امام کعبہ کی بات ماننے سے انکار کردیا تھا، ڈاکٹر شیر افگن

ہماری حکومت میں کسی مسجد میں دہشت گرد پائے گئے تو ان کے خلاف بھی آپریشن کریں گے

ٹوکیو (عرفان صدیقی ..... نمائندہ جنگ) سابق وفاقی وزیر اور آل پاکستان مسلم لیگ کے سینئر نائب صدر ڈاکٹر شیر افگن نے مشرف دور میں لال مسجد آپریشن کو جائز قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ اگر ہماری پارٹی کو دوبارہ اقتدار ملا اور دوبارہ کسی مسجد میں دہشت گرد پائے گئے تو ان کے خلاف بھی اسی طرز کا آپریشن کیا جائے گا۔ یہ بات انہوں نے فرینڈز آف پاکستان جاپان کی جانب سے جاپان کے علاقے سائی تاما میں اپنے اعزاز میں دیے جانے والے عشائیے میں خطاب کرتے ہوئے کہی۔ انہوں نے کہا کہ لال مسجد والوں نے امام کعبہ کی بات ماننے سے انکار کردیا جبکہ شیر افگن نے اکبر بگٹی قتل کی حمایت کی اور اسے صحیح قرار دیا جبکہ حال ہی میں گرفتار ہونے والے منظور وٹو [illegible] بگٹی کے بارے میں شیر افگن کا کہنا تھا کہ وہ 20 کروڑ روپے کا اسلحہ لے کر شہر میں داخل ہو رہے تھے جہاں قانون نافذ کرنے والے اداروں نے انہیں گرفتار کیا ہے۔ ڈاکٹر شیر افگن نے کہا کہ آنے والا وقت جنرل مشرف کی آل پاکستان مسلم لیگ کا ہے اور اگلے انتخابات میں پرویز مشرف کامیابی حاصل کر کے حکومت بنائیں گے۔

لال مسجد میں اگر اسلحہ نہیں تھا تو پھر یہ اسلحے سے بھرا ٹرک کہاں سے آیا؟

جلد 13 شمارہ 345 اتوار 20 رمضان المبارک 1432ھ 21 اگست 2011ء فون 35800051-8 فیکس 35800050,66 صفحات 20 قیمت 15 روپے

لال مسجد آپریشن میں برآمد ہونیوالا اسلحے کا ٹرک عدالت پیش

مولانا عبدالعزیز ودیگر کیخلاف رینجرز اہلکار قتل کیس میں 2 گواہوں کے بیان ریکارڈ

مزید 3 گواہوں کو طلب کرتے ہوئے عدالت نے آئندہ سماعت 23 اگست تک ملتوی

راولپنڈی (نمائندہ ایکسپریس) انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالت نمبر ایک کے جج ملک اکرم اعوان نے لال مسجد آپریشن اور رینجرز اہلکار کے قتل کیس میں ملوث لال مسجد کے سابق خطیب مولانا عبدالعزیز، ان کی اہلیہ ام حسان، بیٹی طیبہ دعا، بھانجی عمیرہ وغازی سمیت 25 ملزمان کے خلاف سماعت 23 اگست تک ملتوی کردی، جبکہ 2 سرکاری گواہان کے بیانات ریکارڈ کر لیے گئے جبکہ استغاثہ نے 3 گواہان غیر ضروری قرار دے کر ترک کر دیے عدالت کے حکم پر ایس ایچ او تھانہ آبپارہ نے لال مسجد سے دوران آپریشن برآمد کیا جانے والا اسلحے سے بھرا ہوا ایک ٹرک بھی عدالت میں بطور ثبوت و مال مقدمہ پیش کر دیا، آئندہ تاریخ پر مزید 3 گواہان کو طلب کیا گیا ہے۔

بھولے بھالے لوگوں کو جہاد کی ترغیب دینے والے مولوی عبدالعزیز برقع پہن کر بھاگ رہے ہیں

جلد ۱۱: شمارہ ۳۱۸ | جمعرات ۱۹ جمادی الثانی ۱۴۲۸ھ ۵ جولائی ۲۰۰۷ء | قیمت ۶ روپے

مولانا عبدالعزیز برقع پہن کر فرار ہوتے ہوئے پکڑے گئے

اہلیہ بھی گرفتار

لال مسجد سے نکلنے والے طالبات کے گروپ کے ہمراہ باہر جا رہے تھے۔ جانچ پڑتال کے دوران شبہ ہونے پر سکیورٹی اہلکاروں نے پکڑ لیا۔ ایسی سے ملنے جا رہے تھے۔ مولانا غازی

مولانا عبدالعزیز کی اہلیہ ام حسان کو خواتین رجسٹریشن سینٹر پر شناخت ہو جانے کے باعث گرفتار کر لیا گیا۔ لال مسجد کے ترجمان قاری ... برقع پہن کر فرار ہونے میں کامیاب

سکیورٹی اہلکار برقع پہن کر فرار ہونے کی کوشش کرنے والے مولانا عبدالعزیز کو گرفتار کر رہے ہیں

سامنے والا جامعہ حفصہ لال مسجد سے شائع ہونے والا اخبار کا ہے۔ جس میں جامعہ فریدیہ اور لال مسجد کے طلباء کے متعلق بشارت کا ذکر ہے، اگر یہ واقعی سچی بشارتیں تھیں تو پھر آدھے طلباء بھاگ گئے اور آدھے طلباء کیوں اندر رہے؟

مضمون میں ڈیڑھ سو سے زائد مبشرات تحریر کی گئی ہیں جن میں یہ بتایا گیا کہ ڈٹے رہنا مگر افسوس کہ اس کے باوجود طلباء کے امیر مولوی عبدالعزیز برقعہ پہن کر اور آدھے طلباء و طالبات مدرسے سے نکل کر اپنے گھر چلے گئے۔

ہمارا سوال یہ ہے کہ اگر یہ مبشرات سچی ہیں تو طلباء اور طالبات اور مولوی نے دین سے غداری کی؟ اور اگر یہ غدار نہیں تو پھر یہ مبشرات جھوٹی ہیں؟

آٹھواں باب

خوارج (دہشت گردوں) کی خصلتیں:

☆ کم عمر لڑکوں کو استعمال کریں گے

☆ برین واش کریں گے

☆ دھوکہ دہی کیلئے اسلامی منشور پیش کریں گے

خوارج (دہشت گرد) دہشت گردی کیلئے اپنا ہتھیار کم عمر لڑکوں کو بنائینگے

حضور اکرم نور مجسم ﷺ نے خوارج (دہشت گردوں) کے ایک گروہ کی علامت یہ بھی بیان فرمائی ہے کہ یہ فتنہ اپنا ہتھیار کم عمر، دماغی طور پر ناپختہ اور ناقص العقل لڑکوں کو بنائے گا۔

حدیث شریف: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا عنقریب آخری زمانے میں ایسے لوگ ظاہر ہوں گے یا نکلیں گے جو کم سن لڑکے ہوں گے اور عقل سے کورے (برین واش) ہوں گے۔ وہ ظاہراً (دھوکہ دہی کے لئے) اسلامی منشور پیش کریں گے۔ ایمان ان کے اپنے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین سے یوں خارج ہوں گے جیسے تیر شکار سے خارج ہوجاتا ہے۔ پس تم انہیں جہاں کہیں پاؤ تو قتل کردینا کیونکہ ان کو قتل کرنے والوں کو قیامت کے دن ثواب ملے گا۔ (بخاری شریف، کتاب استتابۃ المرتدین والمعاندین وقتالھم، باب قتل الخوارج والملحدین بعد اقامۃ علیھم، حدیث نمبر 6531، جلد 6، ص 2539)

اس حدیث پاک کو سامنے رکھ کر آپ دور حاضر کے دہشت گردوں (خارجیوں) کے کارناموں پر نظر دوڑائیں تو آپ کے سامنے یہ نقشہ خود بخود سامنے آجائے گا کہ واقعی دہشت گرد (خوارج) اسلام کے نام پر، جنت کے نام پر کمسن لڑکوں کی بھی ذہن سازی کرتے ہیں۔ اگر لڑکا تیار نہ ہو تو پھر اسے ڈرا دھمکا کر اس کام پر یعنی خودکش حملہ کرنے پر آمادہ کرتے ہیں۔ چنانچہ اخباری دستاویزات ملاحظہ ہوں۔

14 سالہ لڑکے کو دہشت گردوں نے خودکش بمبار بننے پر مجبور کیا

جلد 12 شمارہ 71 ذیقعدہ 27، 1430ھ 16 نومبر 2009 فون 35800051-8 فیکس 35800050,66 صفحات 18 قیمت 9 روپے

"طالبان نے کہا خودکش بمبار بن جاؤ ورنہ سر قلم کر دینگے"

انکار پر تشدد کیا، لالچ دیا مرنے پر جنت میں جاؤ گے، وہاں اللہ خود تمہارے سامنے ظاہر ہوگا

طالبان ظالم ہیں، فوجی بنوں گا: شرپسندوں کی قید سے فرار 14 سالہ لڑکے کی بی بی سی سے گفتگو

اسلام آباد (ایکسپریس رپورٹ) باجوڑ میں 14 سالہ لڑکے نے واپس آ کر بی بی سی کو بتایا ہے کہ طالبان نے اسے خودکش بمبار بننے پر مجبور کرنے کی کوشش کی۔ اب یہ بچہ فوج کی تحویل میں ہے۔ لڑکے نے اپنی کہانی بی بی سی نامہ نگار ہارون رشید کو سنائی ہے تاہم اس کی آزاد ذرائع سے تصدیق نہیں ہو سکی۔ لڑکے نے (باقی صفحہ 5 نمبر 14)

بتایا کہ باجوڑ میں پانچ لوگوں نے مجھے پکڑا اور دھمکی دی کہ اگر میں ان کے ساتھ نہ گیا تو وہ میرے باپ کا سر قلم کر دیں گے جو ان کی تحویل میں ہے۔ میں ان کے ساتھ چلا گیا مگر میرا باپ وہاں نہ تھا۔ انہوں نے میرے ہاتھ پاؤں باندھ دیے اور کہا تمہارے پاس دو راستے ہیں، خودکش بمبار بن جاؤ یا پھر ہم تمہارا سر قلم کر دیں گے۔ میں نے انکار کیا، وہاں مزید دو لڑکے بھی تھے، ان کو بھی تربیت دی جا رہی تھی۔ انکار پر وہ ہم پر تشدد کرتے، انہوں نے ہمیں جنت میں جانے کا بھی لالچ دیا کہ وہاں شہد اور شربت ہوں گے اور اللہ خود تمہارے سامنے ظاہر ہوگا۔ ہم ان سے کہتے نماز پڑھنے دو تو وہ جواب دیتے کہ تم لوگ تو ویسے ہی جنت کے راستے پر ہو، تمہیں عبادت کی کیا ضرورت۔ انہوں نے بہت اچھا پیٹ بھر کھانے کو کچھ نہ دیا۔ میں نے خودکش بمبار بننے کی حامی بھری جس پر مجھے زنجیروں سے علیحدہ کر دیا گیا۔ وہ مجھے ایک اور کمرے میں لے گئے جہاں مجھے نشہ آور ادویات دی جاتی تھیں۔ مجھے طالبان کمانڈر مولوی نقیر کے حوالے کر دیا گیا اور بتایا گیا کہ مجھے ایک مسجد میں دھماکہ کرنا ہوگا۔ یہ ایک امام مسجد تھی۔ لیکن وہاں کا امام طالبان کے خلاف باتیں کرتا تھا۔ طالبان نے مجھے کہا کہ امام غیر مسلم ہے۔ طالبان نے مجھے جیکٹ پہنائی اور کہا کہ مسجد میں جا کر نعرہ لگانا اور جیکٹ کے ہک کھول دینا۔ انہوں نے مجھے مسجد کے نزدیک چھوڑ دیا۔ میں نشہ آور ادویات کے زیر اثر تھا، کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔ اس وقت ہوش آیا جب میں مسجد کے اندر پہنچ چکا تھا۔ میں نے دیکھا وہاں قرآن کے بہت سے نسخے رکھے تھے اور امام بچوں کو تعلیم دینے میں مشغول تھا۔ میں نے لوگوں کو عبادت کرتے دیکھا۔ میں نے سوچا یہ سب تو مسلمان ہیں، میں انہیں کیسے ماروں۔ میں نے دھماکے کا ارادہ ترک کیا اور باہر نکل کر درخت کے پیچھے چھپ گیا۔ پھر طالبان کے پاس واپس گیا۔ انہوں نے مجھے کمینے کی اولاد کہا اور پوچھا کہ کیوں واپس آئے ہو۔ میں نے کہا کہ میں مسجد میں داخل نہیں ہو سکا کیونکہ تلاشی لی جا رہی تھی۔ انہوں نے میری بارود جیکٹ اتاری اور مجھے مولوی نقیر کے حوالے کر دیا۔ انہوں نے میرے ہاتھ پاؤں باندھ دیے۔ میں نے ان سے ایک اور موقع دیے جانے کی درخواست کی۔ انہوں نے میرا اعتبار کیا لیکن میں اس مرتبہ بچ کر آ گیا۔ انہوں نے مجھے بتایا تھا کہ میری گرفتاری پر شدید ظلم ہے۔ میری ماں بیوہ کی طرح رونے لگی۔ میرے باپ نے ان سے پوچھا کہ کیوں میرے پیچھے پڑے ہیں۔ ایک دن تو میرے باپ نے اپنی بندوق نکالی اور ان کا پیچھا کیا تاہم وہ بھاگ کر واپس آ گیا۔ طالبان کے آنے سے پہلے ہم آزاد تھے، ہم پر کوئی پابندی نہیں تھی۔ لیکن طالبان کے آنے کے بعد سب کچھ بدل گیا۔ لگتا ہے ہم قیدی ہیں۔ بچے نے کہا کہ میں پاکستانی فوج میں شامل ہونا چاہتا ہوں۔ وہ اس سرزمین کے محافظ ہیں۔ طالبان کا خاتمہ کرنا چاہتا ہے۔ یہ ظالم ہیں۔

کمسن بمباروں سے کہا گیا کہ رمضان میں دھماکہ کریں اور عید کی نماز جنت میں پڑھیں

مالاکنڈ میں خودکش حملوں کیلیے تیار 200 بچے بازیاب

ہم سے کہا گیا رمضان میں دھماکا کریں اور عید کی نماز جنت میں پڑھیں، کمسن بمباروں کا بیان

ان بچوں کی برین واشنگ کی گئی، اپنے سوا سب کو کافر سمجھتے ہیں، تعلیم دینگے، صوبائی وزیر

پشاور (مانیٹرنگ ڈیسک، اے پی پی) مالاکنڈ میں آپریشن کے دوران خودکش حملوں کیلیے تیار کیے گئے 200 بچوں کو بازیاب کرا لیا گیا، بچوں کی تعداد میں اضافہ متوقع ہے۔ نجی ٹی وی کے مطابق ان بچوں کو بازیاب کرانے کے بعد مردان میں سکیورٹی فورسز کی تحویل میں رکھا گیا ہے، بچوں کی عمریں 9 سے 13 سال کے درمیان ہیں، بعض بچوں کو ان کے والدین سے ملایا گیا تو وہ خوف زدہ ہو گئے کہ بچے ان کو بھی دھمکیاں دے رہے تھے، ان والدین نے سرحد حکومت سے رابطہ کیا اور اپنی مشکل سے آگاہ (باقی صفحہ 5۔ نمبر 32)

بچے بازیاب

کیا، بتایا گیا ہے کہ ان بچوں کو دہشت پسندوں کے مختلف کیمپوں میں رکھا گیا تھا اور انہیں خودکش بمبار بننے کی تربیت دی جاتی تھی، ان بچوں کی برین واشنگ کیلیے روزانہ انجکشن لگائے جاتے تھے۔ سینئر صوبائی وزیر بشیر بلور نے بتایا کہ جو بچے واپس آئے ہیں ان کا کہنا ہے کہ انھوں نے خودکش حملے کرنے ہیں، حکومت ان بچوں کی بحالی کی کوشش کرے گی، ہماری فوج ان کی ذہنی تربیت کر رہی ہے، یہ بچے اپنے سوا سب کو کافر سمجھتے ہیں اور اپنے والدین کو بھی کافر کہتے ہیں، انھوں نے بتایا کہ بچوں کو فلسطین اور کشمیر میں مظالم کے کیسٹ دکھائے جاتے اور وعظ سنائے جاتے تھے، بچوں کا کہنا تھا کہ انہیں کہا گیا تھا کہ وہ رمضان میں خودکش دھماکا کریں اور عید کی نماز جنت میں پڑھیں لیکن ہم دھماکا نہیں کر سکے اور جنت سے محروم رہے ہیں۔

دہشت گرد (خوارج) اپنے لیڈر کے حکم پر نوعمر لڑکوں کو پیسے لالالچ دیکر بم دھماکہ کرواتے ہیں

جلد 12 شمارہ 302 جمعہ 26 رجب المرجب 1431ھ 9 جولائی 2010ء فون 35800051-8 فیکس 35800050,66 صفحات 16 قیمت 10 روپے

دہشتگردوں نے دھماکے کیلیے 50 لاکھ کی پیشکش کی، حافظ ابراہیم

لاہور آنے کیلیے میاں چنوں کے بس اسٹاپ پر کھڑا تھا کہ 3 کار سوار ساتھ بٹھالیا

راستے میں دھمکاتے رہے، کلمہ چوک پر گاڑی رکی تو میں بھاگ نکلا، ایکسپریس سے گفتگو

لاہور (نمائندہ ایکسپریس) میاں چنوں کا حافظ ابراہیم 3 دہشتگردوں کے چنگل سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا، ایکسپریس نیوز سے گفتگو کرتے ہوئے اس نے بتایا کہ وہ گھر سے لاہور جانے کیلئے نکلا اور سٹاپ پر کھڑا گاڑی کا انتظار کر رہا تھا کہ اچانک ایک گاڑی رکی جس میں تین افراد موجود تھے جنہوں نے داڑھی رکھی تھی، ڈرائیور نے پوچھا کہ کہاں جانا ہے جس پر میں نے بتایا کہ لاہور جانے کیلئے بس کا انتظار کر رہا ہوں تو انہوں نے مجھے لاہور تک پہنچانے کیلئے گاڑی میں بٹھالیا، اوکاڑہ تک وہ خاموش رہے، بعدازاں ان میں سے ایک شخص کہنے لگا کہ ملک میں جو دہشتگردی ہو رہی ہے اس سلسلے میں تمہارا کیا خیال ہے، میں نے انہیں بتایا کہ یہ معصوم جانوں کا ضیاع ہے اور دہشتگرد کافر ہیں، فرنٹ سیٹ پر بیٹھے شخص نے بتایا کہ گاڑی میں بارود، خودکش جیکٹس، ہینڈ گرنیڈ، دھماکہ خیز مواد اور اسلحہ پڑا ہے، وہ اپنے لیڈر کے حکم پر نوعمر لڑکوں کو پیسوں کا لالچ دیکر مختلف مقامات پر بم دھماکے کرواتے ہیں، انہوں نے مجھے فوری آفر کی کہ تم نماز جمعہ کے روز بادشاہی مسجد میں بم دھماکہ کرو اس کے عوض تم کو 50 لاکھ روپے دیئے جائیں گے، اگلا ٹارگٹ پنجاب اسمبلی ہے جس میں وزیر اعلیٰ پنجاب شہباز شریف کو بم دھماکے میں اڑانا ہے، تینوں دہشت گرد مجھے اسلحے کے زور پر دھمکا رہے تھے، انہوں نے مجھے تسلی بھی دی کہ اس سلسلے میں مجھے خصوصی تربیت بھی دی جائیگی، حافظ ابراہیم نے بتایا کہ تینوں افراد کی زبان پشتو طرز کی تھی، میں گاڑی کے دروازے کے قریب ہی بیٹھا تھا اور جب گاڑی لاہور کے کلمہ چوک پہنچی تو وہاں ٹریفک کا رش تھا میں نے موقع پاکر گاڑی سے اترتے ہی دوڑ لگادی، دہشتگردوں نے تعاقب کیا اور کہا کہ ہمارے ساتھی تم کو تلاش کر کے قتل کر دیں گے، تم نے ہمارا مشن خراب کر دیا، بعدازاں میں نے موقع ملتے ہی ون فائیو پر اطلاع دی اور کچھ ہی دیر بعد پولیس کی بھاری نفری موقع پر پہنچ گئی۔

اللہ تعالیٰ کے ولی کے مزار پر حملہ، کالعدم تحریک طالبان پاکستان نے ذمے داری قبول کرلی

ڈیرہ غازی خان درگاہ حضرت سخی سرور میں 2 دھماکے 44 شہید 120 زخمی

پہلا دھماکا مزار کے مرکزی دروازے پر ہوا جس کے فوراً بعد احاطے میں دوسرا دھماکا ہوگیا، 4 بچے اور 8 خواتین بھی شہید، تیسرا بمبار گرفتار

مزار عارضی طور پر بند، پھر موقع ملا تو کسی کو نہیں چھوڑوں گا، گرفتار بمبار کی دھمکی، صدر، وزیراعظم، سیاسی و مذہبی رہنماؤں کا اظہار مذمت

☆ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ بم دھماکے ایجنسیاں کرواتی ہیں، یہ بات کہنے والوں کو میرا جواب یہ ہوتا ہے کہ کیا ایجنسی کے لوگ جنات ہیں؟ جو حملے کرتے ہیں؟ نہیں بلکہ انسان ہیں اور بظاہر کلمہ گو بھی ہیں۔ ان کے دل میں مزارات اولیاء کے متعلق عداوت ہے، وہ ایجنسیوں کا سہارا لے کر یہ کام کرتے ہیں۔ ثبوت اگلے صفحات پر ملاحظہ فرمائیں۔

گرفتار بمبار کا بیان: کالعدم تحریک طالبان پاکستان مزارات پر جانے والوں کو امریکیوں سے بڑے کافر سمجھتے ہیں

TheDaily AGHAZ Karachi

روزنامہ آغاز کراچی

قیمت 5 روپے

چیف ایڈیٹر

جلد: 49 | جمعرات 03 جمادی الاول 1432ھ 07 اپریل 2011ء | شمارہ 083

میں جنت کے بجائے اسپتال کیسے پہنچ گیا؟ خودکش بمبار

طالبان مجھے زندہ نہیں چھوڑیں گے، وہ دربار پر جانے والوں کو امریکیوں سے بڑے کافر کہتے ہیں

اسکول میں طالبان سے ملاقات ہوئی تھی، سخی سرور دربار میں حملے کے دوران گرفتار بمبار کی گفتگو

ملتان (مانیٹرنگ ڈیسک) ڈیرہ غازی خان میں سخی سرور دربار پر خودکش حملے کی ناکام کوشش کرنے والے 15 سالہ عمر عرف فدائی نے دوران تفتیش بتایا ہے کہ اس کے والد زیریں کراچی میں

بقیہ نمبر 26 صفحہ 2 پر

26

ایک فیکٹری میں ملازم تھے عمر کے بقول اس کے والد فیکٹری میں بم دھماکے میں ہلاک ہو گئے تھے۔ عمر نے بتایا کہ وہ افغان سرحد کے قریب علاقہ غلام خان کا رہائشی ہے اور جنوبی وزیرستان کے علاقہ مقام میر علی میں فور پبلک اسکول میں دسویں جماعت کا طالب علم ہے اسی سکول میں طالبان نے مجھ سے ملاقات کی اور مجھے تربیت کے لئے مرکز لے گئے اور وہاں میرا نام حذیفہ رکھا، امیر (جس کا نام عمر کو معلوم نہیں) مجھے ٹریننگ دیتا تھا۔ گرفتاری کے بعد اسپتال میں اس کا علاج کرنے والے ڈاکٹروں نے عمر سے سوال کیا کہ اس نے اتنی تکلیف کیوں اٹھائی جس کا ایک بازو کٹ گیا ہے اور اس کا جسم بھی زخموں سے چور ہے" عمر کا جواب تھا کہ یہ تکلیف اس نے جنت کے لئے اٹھائی ہے۔ خودکش بمبار عمر کے مطابق امیر نے انہیں بتایا تھا کہ دربار پر جانے والے لوگ امریکیوں سے بھی بڑے کافر ہیں۔ ڈاکٹروں نے بتایا کہ عمر نے ہوش میں آنے کے بعد کہا کہ اسے تو جنت میں ہونا چاہئے تھا اسپتال میں کیوں ہے۔ اس نے یہ بھی کہا کہ تم لوگ میری زندگی بچا رہے ہو جن لوگوں نے مجھے بھیجا ہے وہ مجھے ہرگز زندہ نہیں چھوڑیں گے۔ ڈاکٹروں کے مطابق اس کی حالت بدستور تشویشناک ہے۔

قاری نے ذہن سازی کی، جنت اور متبرک ہستیوں کا لالچ دیا، لہٰذا میں بم باندھ کر نکل پڑا

جلد 13 شمارہ 213 پیر 7 جمادی الاول 1432ھ 11 اپریل 2011ء فون 8-35800061 فیکس 35800050,66 صفحات 12 قیمت 10 روپے

قاری نے جنت کا لالچ دیکر خودکش حملوں کیلیے تیار کیا، عمر

اسکول کے باہر ملنے والے قاری نے بتایا کہ جنت میں متبرک ہستیاں تمہارا استقبال کریں گی

ماں کو پتہ نہیں، گھر سے اسکول جانے کا کہہ کر نکلا، اسپتال میں ڈاکٹروں سے گفتگو

ملتان (نامہ نگار ایکسپریس) سخی سرور خودکش دھماکے کے زخمی دہشت گرد عمر نے نشتر اسپتال کے آئی سی یو وارڈ میں ڈاکٹروں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا ہے کہ اسکول کے باہر روزانہ اسے جو قاری ملتا تھا اس نے جنت کا لالچ دے کر خودکش حملوں کیلیے تیار کیا، قاری نے یہ بھی بتایا کہ جنت میں متبرک (باقی صفحہ 5 نمبر 37)

ہستیاں تمہارا استقبال کریں گی، وہ اس کی باتوں میں آگیا اور ماں کو بتا کر گھر سے نکلا کہ اسکول جا رہا ہے، اس کی ماں کو پتہ نہیں تھا کہ وہ خودکش حملے کی ٹریننگ لینے جا رہا ہے۔ دریں اثناء عمر کا نشتر اسپتال کے آئی سی یو وارڈ میں علاج جاری ہے۔ اسے زخموں میں انفیکشن کے باعث دوبارہ نشتر اسپتال لایا گیا ہے۔ دہشت گرد کی حفاظت کیلیے نشتر اسپتال اور اردگرد سخت سکیورٹی ہے، آئی سی یو وارڈ اور ملحقہ گیلریوں کو پولیس نے سیل کر رکھا ہے جہاں تصدیق اور شناخت کے بعد ڈاکٹروں اور طبی اسٹاف کو جانے کی اجازت دی جا رہی ہے۔

☆ عمر بمبار کی ذہن سازی کرنے والا قاری کس گروپ کا ہے، یہ وہی گروپ کا کارندہ ہے، جو لوگ مزارات کو شرک و بدعت کے اڈے قرار دیکر ان پر حاضری دینے والوں کو مشرک اور بدعتی کہتے ہیں، نذر و نیاز جو کہ دراصل ایصال ثواب کا نام ہے، اسے حرام کہتے ہیں۔ یا رسول اللہ ﷺ کہنا ان کے نزدیک شرک ہے۔

کالعدم جماعتوں کے پاس بہت اسلحہ اور خودکش بمبار موجود ہیں، ان کو اسلحہ کون فراہم کرتا ہے؟

روزنامہ ایکسپریس، کراچی۔ ہفتہ، 9 اپریل 2011ء

میر علی میں 3 ہزار سے زائد فدائین زیر تربیت ہیں، گرفتار بمبار

27 مارچ کو میر علی سے 10 بمبار پنجاب آئے، عمر لاہور میں تباہی کا منصوبہ ناکام، بمبار گرفتار

گرفتار دہشت گرد کی نشاندہی پر فیصل آباد سے کالعدم تنظیم کا رکن گرفتار

گرفتار خودکش بمبار عمر

ڈیرہ غازی خان، فیصل آباد، لاہور (خبر ایجنسیاں) دربار حضرت سخی سرور پر خودکش دھماکوں میں ملوث گرفتار بمبار عمر نے انکشاف کیا ہے وزیرستان سے 10 بمبار پنجاب کے مختلف علاقوں میں روانہ کر دیے گئے ہیں، میر علی میں 3 ہزار سے زائد خودکش بمبار زیر تربیت ہیں جن میں پاکستانی، ازبک، چیچن اور عرب باشندے بھی شامل ہیں، طالبان نے جنت کا لالچ دے کر خودکش حملے کیلئے اکسایا، دہشت گرد نہیں اسکول کا (باقی صفحہ 5 نمبر 30)

گرفتار بمبار

طالب علم تھا، طالبان کی باتوں میں آ کر فدائی بنا، زیر تربیت بمباروں سے درخواست ہے فدائی حملے نہ کریں، یہ حرام ہیں۔ ٹی وی چینلز سے گفتگو کرتے ہوئے گرفتار بمبار عمر نے بتایا کہ 27 مارچ کو میر علی سے 10 بمباروں کا قافلہ پنجاب روانہ کیا گیا ان میں سے 4 خودکش حملہ آوروں کو ڈیرہ اسماعیل خان پہنچایا گیا، عمر کا تعلق عیسیٰ خیل سے ہے، جہاں اپنی والدہ اور 2 بہنوں کے ساتھ رہائش پذیر تھا، ایک چچا کراچی میں ڈمپر چلاتا ہے جبکہ میرا ماموں ملیشیا فورس میں ملازم ہے۔ عمر نے بتایا کہ وہ گورنمنٹ پبلک اسکول عیسیٰ خیل میں پڑھتا تھا، ایک دن اسکول کے باہر نکلا تو طالبان کے امیر قاری ظفر نے کہا کہ خودکش حملہ آور بنو، اسکول میں کوئی فائدہ نہیں، یہ دنیاوی ہے آخرت کی فکر کرو اور خودکش دھماکا کر کے جنت میں جاؤ گے۔ عمر نے بتایا کہ اس نے شمالی وزیرستان میں تربیت حاصل کی اور پھر وہ دوسرے ساتھی اسماعیل خودکش حملہ کرنے ڈی جی خان آئے۔ سخی سرور پر حملوں کی منصوبہ بندی اس طرح کی گئی تھی کہ پہلے دھماکے کے بعد جب لوگ مرنے والوں کی لاشیں اٹھانے کو اکٹھے ہوں گے تو دوسرا دھماکا کیا جائے گا۔ اس منصوبہ بندی کے تحت پہلے دھماکا کیا گیا تاہم دھماکے کے بعد ٹھیک طرح سے بٹن نہیں کھل سکا۔ عمر نے بتایا کہ پولیس کی فائرنگ سے اس کا ہاتھ ضائع ہو گیا۔ ادھر فیصل آباد پولیس نے خودکش دھماکے کے سلسلے میں گرفتار دہشت گرد عمر کی نشاندہی پر کالعدم تنظیم سے تعلق رکھنے والے قاری

عبدالرحمن کو بھی حراست میں لے لیا جس کے قبضے سے خودکش جیکٹس تیار کرنے کا سامان برآمد کر لیا گیا۔ لاہور پولیس نے بھی ایک مبینہ خودکش بمبار گرفتار کر کے دہشت گردی کا بڑا منصوبہ ناکام بنا دیا۔ ذرائع کے مطابق وزیرستان سے تعلق رکھنے والے 17 سالہ خودکش بمبار کو مزنگ سے حراست میں لیا گیا جس نے ابتدائی تفتیش کے دوران بتایا کہ وہ نماز جمعہ کی ادائیگی کے وقت مزار پر خودکش حملہ کرنا چاہتا تھا۔

☆ مزارات اولیاء کے دشمنوں کو بھارت اور امریکہ اسلحہ فراہم کرتا ہے کیونکہ بم دھماکوں کے بعد بھارتی اور روسی ساختہ چھرے اور میٹریل برآمد ہوتے ہیں لہذا ماننا پڑے گا کہ امریکہ، روسی ساخت کا اسلحہ اور بھارت اپنا اسلحہ انہیں فراہم کرتا ہے۔ کالعدم مذہبی جماعتیں بھارتی اور امریکی ایجنٹ ہیں۔

اپنے آپ کو اسلام کا ٹھیکیدار کہنے والوں نے نمازیوں کو بھی نہیں بخشا،

کیا یہ لوگ فسادی نہیں؟ ہاں ہاں یہ فسادی ہیں

روزنامہ ایکسپریس، کراچی۔ جمعرات 10 مارچ 2011ء

پشاور: نماز جنازہ میں خودکش دھماکا، 37 افراد شہید، 52 زخمی

متنی اور بڈھ بیر میں امن لشکر کے رہنما کی بیوی کی نماز جنازہ شروع ہوئی تو 20 سالہ بمبار نے صفوں میں داخل ہو کر خود کو اڑا دیا، تحریک طالبان نے ذمے داری قبول کر لی

اب طالبان کو چن چن کر ماریں گے، داؤد خان

نام نہاد کالعدم مذہبی جماعتوں نے فیصل آباد بم دھماکے اور سری لنکن ٹیم اور دیگر اہم عمارتوں پر حملوں کا اعتراف کرلیا

سری لنکن ٹیم، ہوٹل، ڈائیوو اور ایف آئی اے بلڈنگوں پر حملوں کا اعتراف کرلیا، ذرائع

فیصل آباد میں کار بم دھماکا، 25 جاں بحق، 154 زخمی

دھماکا ڈیوائس کے ذریعے کیا گیا، 7 فٹ گہرا اور 15 فٹ چوڑا گڑھا پڑ گیا، 30 مکانات اور متعدد قریبی دفاتر تباہ، سی این جی اسٹیشن زمین بوس، کئی لاشیں جل کر راکھ ہو گئیں، 23 بچے لاپتہ

50 کلو گرام بارودی مواد استعمال کیا گیا، بم ڈسپوزل اسکواڈ، وزیر اعلیٰ پنجاب نے رپورٹ طلب کرلی، تحقیقاتی کمیٹی قائم، صدر، وزیر اعظم کا اظہار افسوس، تحریک طالبان نے ذمہ داری قبول کرلی

اس بیان نے ثابت کردیا کہ اس حملے سے تحریک طالبان کا کوئی تعلق نہیں، باقی حملے یہی ظالمان کرواتے ہیں

روزنامہ ایکسپریس کراچی

جلد 13 شمارہ 276 — 10 رجب المرجب 1432ھ — 13 جون 2011 — فون 35800081-8 فیکس 35800050,55 — صفحات 12 — قیمت 10 روپے

پشاور دھماکے، شہدا کی تعداد 39 ہو گئی، طالبان کا اظہار لاتعلقی

سیکڑوں شہری اسپتال میں پیاروں کو ڈھونڈتے رہے، صحافی سمیت 34 شہدا سپرد خاک، دھماکے غیر ملکی ایجنسیوں نے کرائے، ترجمان طالبان

پاکستان سے مل کر دہشت گردی کیخلاف لڑینگے، امریکا، حملہ آور رعایت کے مستحق نہیں، الطاف حسین، قائم علی شاہ، نواز شریف و دیگر کا اظہار مذمت

کارروائیاں جاری رہیں۔ سینکڑوں لوگ اپنے پیاروں کو ہسپتال میں تلاش کرتے رہے۔ 108 زخمیوں میں کئی زخمیوں کی حالت تشویشناک ہونے سے ہلاکتوں میں اضافہ کا خدشہ ہے دھماکوں کو کئی گھنٹے گزر جانے کے باوجود علاقے کی بجلی بحال نہیں ہوسکی۔ جاں بحق ہونے والے صحافی اسفند یار سمیت 34 شہداء کو سپرد خاک کر دیا گیا۔ کوہاٹ کے رہائشی طالب علم علی اللہ کو اس کے آبائی علاقے میں سپرد خاک کیا گیا۔ شہید علی اللہ آٹھ بہن بھائیوں میں سب سے چھوٹا اور والدین کا لاڈلا بیٹا تھا اور 2 ماہ قبل ہی شادی ہوئی تھی۔ پشاور صدر مارکیٹ میں زیادہ تر طلبہ، صحافی، سرکاری و نجی ملازمین رہائش پذیر ہیں اور زیادہ تر کا تعلق مڈل اور لوئر کلاس سے ہے۔ آئی این پی کے مطابق آن لائن اور کوثر جیسی خبر رساں اداروں سے ٹیلی فون پر گفتگو کرتے ہوئے تحریک طالبان کے ترجمان احسان اللہ احسان نے کہا کہ دھماکوں میں طالبان کا کوئی کردار نہیں بلکہ غیر ملکی خفیہ ایجنسیوں کا کام ہے جس کا مقصد طالبان کو بدنام کرنا ہے۔ طالبان بے گناہ لوگوں پر حملے نہیں کرتے ہمارا ہدف بہت واضح ہے ہم سیکیورٹی فورسز، حکومت اور ان کے حامی لوگوں کو نشانہ بناتے ہیں۔ متحدہ قومی موومنٹ کے قائد الطاف حسین نے دھماکوں کی شدید مذمت کی ہے اور واقعے میں متعدد افراد کے ہلاک ہونے پر گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کیا ہے۔ ایک بیان میں الطاف حسین نے کہا کہ اس قسم کی دہشت گردی میں ملوث عناصر کسی رعایت کے مستحق نہیں ہیں۔ صدر آصف زرداری، وزیراعظم یوسف رضا گیلانی اور وفاقی وزیر داخلہ رحمن ملک نے دھماکوں کا فوری نوٹس لیں اور ملوث عناصر کو گرفتار کر کے قانون کے مطابق سخت سے سخت سزا دی جائے۔ وزیر اعلیٰ سندھ سید قائم علی شاہ نے بھی واقعے پر گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کیا ہے۔ ن لیگ کے قائد نواز شریف، [illegible] نیئر بخاری اور مولانا ظہور حیدری سمیت دیگر سیاسی و مذہبی رہنماؤں نے دھماکوں کی شدید مذمت کی ہے۔ [illegible] کے مطابق امریکہ کے اسلام آباد میں سفارتخانے کی طرف سے جاری بیان میں پشاور دھماکوں کی مذمت کرتے ہوئے کہا گیا کہ امریکہ پاکستانی حکومت کے ساتھ مل کر دہشت گردی کے خلاف لڑنے کیلئے پرعزم ہے۔ وزیر اطلاعات سندھ شرجیل انعام میمن نے بھی پشاور دھماکوں کی مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ موجودہ جمہوری حکومت دہشت گردی کی سرکوبی کر کے ہی دم لے گی دنیا کا کوئی مذہب اور قانون معصوم انسانوں کی جان لینے کی اجازت نہیں دیتا اسلام امن و آشتی کا مذہب ہے اس کے پیروکار کسی معصوم انسان کی جان لینے کا سوچ بھی نہیں سکتے۔

☆ اکثر لوگ یہ کہتے ہیں کہ کالعدم تحریک طالبان پاکستان پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ وہ ملک میں خودکش حملے کرواتے ہیں، ہمارا سوال یہ ہے کہ اگر ملک میں ہونے والے خودکش حملوں سے تحریک طالبان پاکستان کا کوئی تعلق نہیں ہے تو پھر اس بیان کی طرح اظہار لاتعلقی کوئی نہیں کیا جاتا؟ اتنے عرصے تک خودکش حملوں کی ذمے داریاں قبول کر کے اب صرف ایک حملے سے لاتعلقی کا اظہار یہ ثابت کر رہا ہے اس کے علاوہ باقی سارے حملے یہی کالعدم تحریک طالبان پاکستان کے دہشت گرد کرتے ہیں۔

القاعدہ کی ہدایت سے معلوم ہوتا ہے کہ اپنے آپ کو مجاہد اور جہادی کہنے والے ہی مساجد اور عوامی مقامات پر دھماکے کرا کر مسلمانوں کا خون بہاتے ہیں

کل کا انتظار کیوں؟ آج کی خبر آج ہی پڑھیے

ABC CERTIFIED مسلسل اشاعت کے 49 سال

The Daily AGHAZ Karachi

روزنامہ آغاز کراچی

بانی: محمد عمر فاروقی

چیف ایڈیٹر محمد انور فاروقی

قیمت 5 روپے

جلد: 49 | منگل 9 شعبان المعظم 1432ھ 12 جولائی 2011ء | شمارہ: 165

مساجد اور عوامی مقامات پر دھماکے نہ کیے جائیں

القاعدہ رہنما کی ہدایت

بے گناہ مسلمانوں کا قتل شریعت میں جائز نہیں ہے مجاہدین خود کو غلطیوں سے بچائیں

دبئی (مانیٹرنگ ڈیسک) القاعدہ کے رہنما جمال ابراہیم المعروف عطیہ اللہ نے کہا ہے کہ بے گناہ مسلمانوں کا قتل شریعت میں جائز نہیں۔ القاعدہ کے رہنما نے اپنے ایک وڈیو

بقیہ نمبر 1 صفحہ آخر پر

بقیہ 1

پیغام میں کہا کہ مجاہدین کو نصیحت کی جاتی ہے کہ کسی بھی کارروائی سے قبل تحقیق اور شرعی تقاضے پورے کیے جائیں۔ مساجد، بازاروں اور عوامی مقامات پر دھماکے نہ کیے جائیں۔ جس سے مسلمانوں کی جانیں ضائع ہوں۔ مجاہدین غلطیوں سے بچا جائے۔

مساجد، بازاروں اور عوامی مقامات پر دھماکے نہ کیے جائیں۔
کیا آپ ہی کے لوگ یہ کام کرتے ہیں؟

مساجد، بازاروں اور عوامی مقامات

پر دھماکے نہ کیے جائیں، القاعدہ رہنما

دبئی (مانیٹرنگ ڈیسک) القاعدہ کے رہنما جمال ابراہیم المعروف عطیہ اللہ نے کہا ہے کہ بے گناہ مسلمانوں کا قتل شریعت میں (باقی صفحہ 5 نمبر 35)

جاری نہیں القاعدہ کے رہنما نے اپنے ایک ویڈیو پیغام میں کہا کہ مجاہدین کو نصیحت کی جاتی ہے کہ کسی بھی کارروائی سے قبل تحقیق اور شرعی تقاضے پورے کیے جائیں، مساجد بازاروں اور عوامی مقامات پر دھماکے نہ کیے جائیں جس سے مسلمانوں کی جانیں ضائع ہوں۔ مجاہدین خود کو غلطیوں سے بچائیں گے۔

ہمارا سوال: القاعدہ رہنما کا یہ بیان ثابت کر رہا ہے کہ مساجد، بازاروں اور عوامی مقامات پر دھماکے انہی کے دہشت گرد ایجنٹ کرتے تھے چونکہ القاعدہ، امریکہ کی سب ایجنسی ہے لہٰذا پورے ملک میں دھماکے کروا کر افراتفری اسی کے ایجنٹ پھیلاتے ہیں۔

یہ بیان 8 شعبان 1432ھ بمطابق 11 جولائی 2011ء کو منظر عام پر آیا ہے۔ یہ بات ریکارڈ پر ہے کہ 11 جولائی 2011ء کے بعد مساجد، اور عوامی مقامات پر بم دھماکے نہیں ہوئے۔ ہم دہشت گردوں کے اس اقدام کو کیا سمجھیں؟

تحریک طالبان پاکستان کی جانب سے رمضان کے دوران کسی کو قتل کرنے پر پابندی اور تاجروں کو اغوا کر کے تاوان وصول کیا گیا

The Daily AGHAZ Karachi

آغاز کراچی

جلد 49 — پیر 29 شعبان المعظم 1432ھ یکم اگست 2011 — شمارہ 183

طالبان کمانڈر کا اعلان

رمضان المبارک کے دوران میران شاہ کے بازار میں کسی کو قتل کرنے پر پابندی

خلاف ورزی پر 5 لاکھ جرمانہ ہوگا

تحریک طالبان، لشکر جھنگوی اور لیاری گینگ وار کے 7 کارندے گرفتار

گرفتار کئے جانے والے تحریک طالبان کے ارکان شہر کے تاجروں کو اغوا کر کے تاوان میں بھاری رقوم وصول کرتے تھے

☆ تحریک طالبان پاکستان نے یہ اعلان کر کے ثابت کر دیا کہ میران شاہ کے بازار میں مسلمانوں کو قتل عام یہی لوگ کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ شہر کراچی کے تاجروں کو اغوا کر کے تاوان میں بھاری رقوم وصول کرتے تھے۔ یہ کارروائی تحریک طالبان پاکستان اور لشکر جھنگوی مل کر کرتے ہیں۔

مسلمانو! اپنے ایمان سے فیصلہ کرو کہ کیا یہ لوگ ظالمان نہیں؟ یہ لوگ مسلمان کہلانے کے حقدار ہیں؟

نواں باب

☆خوارج (دہشت گرد) دھوکہ دہی کیلئے اسلامی منشور پیش کرینگے

☆خوارج (دہشت گرد) اپنی خودساختہ شریعت کا نفاذ چاہتے ہیں

☆خوارج (دہشت گرد) اپنے سوا سب کو باغی، کافر اور واجب القتل سمجھتے ہیں

(حقائق ملاحظہ ہوں)

خوارج (دہشت گرد) دھوکہ دہی کے لئے اسلامی منشور پیش کریں گے

حدیث شریف: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم نور مجسم ﷺ نے ارشاد فرمایا وہ لوگوں کے سامنے (دھوکہ دہی کے لئے) اسلامی منشور پیش کریں گے (بخاری، کتاب استتابۃ المرتدین والمعاندین وقتالہم باب قتل الخوارج والملحدین بعد اقامۃ الحجۃ علیہم، حدیث نمبر 6531، جلد 6، ص 2539)

امام حافظ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ اس حدیث پاک کی شرح میں لکھتے ہیں کہ خوارج اپنے موقف کی تائید میں قرآن پیش کریں گے۔ اس لئے سب سے پہلا نعرہ جوان کی زبانوں سے بلند ہوا، اس کے الفاظ یہ تھے:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کا حکم (قبول) نہیں (یعنی انہوں نے اپنا منشور اسلامی لبادے میں پیش کیا تھا) انہوں نے یہ جملہ قرآن کریم سے اخذ کیا۔ لیکن اس کا اطلاق اس سے ہٹ کر کیا۔

شریعت کا نفاذ یا فساد کا دروازہ

اسلام امن وسلامتی کا مذہب ہے یہ وہ دین ہے جسے پروردگار عالم جل جلالہ نے اپنا دین قرار دیا ہے اور تمام باطل ادیان پر اس کو غلبہ عطا فرمایا ہے۔ رسول اکرم نور مجسم ﷺ نے اس دین کے تحفظ کے لئے بڑی قربانیاں دی ہیں یوں کیا جائے تو غلط نہ ہوگا کہ اس دین کی جڑوں میں رسول اکرم نور مجسم ﷺ کا پاکیزہ اور انمول خون شامل ہے' صحابہ کرام علیہم الرضوان نے اس دین کے تحفظ کے لئے اپنا تن' من' دھن سب کچھ قربان کر دیا مگر اس دین کو آنچ تک نہ آنے دی۔

موجودہ نازک اور پر فتن دور میں دین اسلام کو ہر طرح سے نقصان پہنچایا جا رہا ہے اور اس کو بدنام کیا جا رہا ہے تاکہ غیر مسلم اس دین حق کی خوشبو سے محروم رہیں اور مسلمان اس دین سے برگشتہ ہو جائیں۔ یہ سلسلہ عرصہ دراز سے چلا آ رہا ہے مگر نائن الیون کے بعد یہ سلسلہ بہت زور پکڑ گیا حالانکہ خود امریکہ نے اسرائیلیوں کے ذریعے پورے پروگرام کے تحت ورلڈ ٹریڈ ٹاور کو نشانہ بنوایا اور کچھ دیر بعد ہی افغانستان کا نام لینا شروع کر دیا۔

یہ بات پوری دنیا جانتی ہے کہ مسلمانوں میں غداروں کی کوئی کمی نہیں۔ مسلمان کو مال دے کر جو کام کروانا چاہو کروالو مگر چند غداروں کو آڑ بنا کر اسلام کو بدنام کرنا بددیانتی ہے کیونکہ اچھے اور برے لوگ ہر مذہب میں موجود ہوتے ہیں' مگر دین حق میں ایسے غدار زیادہ ہیں' جن کی وجہ سے اسلام اور مسلمانوں کو شدید نقصان پہنچا ہے۔

اسی سلسلے کی ایک کڑی آج کل خیبر پختونخوا میں نظر آ رہی ہے' ہاتھوں میں مہنگا ترین جدید اسلحہ تھامے' سروں پر کالی پگڑیاں باندھے اور مہنگے ترین موبائل اور وائرلیس کے ہمراہ پورے صوبہ سرحد میں خدائی فوج دار بنے گھوم رہے ہیں۔ اپنے آپ کو طالبان ثابت کر رہے ہیں' سب کے سب امریکی اور بھارتی ایجنٹ ہیں۔ وہ اپنی گفتگو اور کردار اور جاہلانہ حرکتوں سے اپنی پہچان بتا رہے ہیں۔ خیبر پختونخوا میں موجود ان نام نہاد شرعی نظام کے حامیوں کے عقائد و نظریات اور عزائم یہ ہیں۔

1: شریعت وہی ہے جسے ہم شریعت کہتے اور مانتے ہیں۔

2: ملک پاکستان کی تمام عدالتیں' کورٹ اور جج کفر پر مبنی ہیں۔ اس میں اپیل کرنا حرام ہے۔ حق پر صرف ہماری قاضی عدالتیں ہیں (حالانکہ صوفی محمد کی رہائی کا فیصلہ بھی انہی عدالتوں نے دیا تھا)

3: ملک پاکستان پر اسلحہ کے بل بوتے پر قبضہ کرنا اپنے سوا تمام مسلمانوں کو کافر قرار دینا (سلطنت اسلامیہ کے خلاف بغاوت کر کے جب وہابیوں نجدیوں نے نجد وحجاز (سعودیہ عربیہ) پر قبضہ کیا تو اپنے سوا تمام مسلمانوں کو کافر اور واجب القتل قرار دے کر ہزاروں علماء و عوام اہلسنت کو قتل کروایا) آج خیبر پختونخوا میں اسلحہ بردار بھی یہی کر رہے ہیں۔

4: محفل میلاد مصطفیٰ ﷺ کو بدعت قرار دیتے ہیں (جبکہ نظام

عدل ریگولیشن اور صوفی محمد کی خود ساختہ شریعت اور اس کے قواعد وضوابط نہ دور رسالت میں تھے نہ دور صحابہ میں' چنانچہ یہ بھی بدعت سیہ ہوئے)۔

5: اسلحہ بردار مخصوص فرقے کی شریعت چاہتے ہیں (جبکہ شریعت کسی مخصوص فرقے یا مکتبہ فکر کا نام نہیں بلکہ قرآن وسنت کا مکمل آئین وضابطہ زندگی وبندگی ہے)

6: مزارات اولیاء پر حملے کر کے اس کی بے حرمتی کرنا اور قبضہ کرنا

موجودہ عزائم اور نظریات کے حامل صوفی محمد اور ان کی جماعت سے ہمارے سوالات ہیں:

1: نظام عدل ریگولیشن کے نفاذ کے بعد آپ کی بندوقوں کا خاموش ہونا کیا یہ ثابت نہیں کرتا کہ آپ ہی کی جانب سے فساد ہوتا تھا؟

2: جب آپ کا نافذ کردہ نظام اللہ تعالیٰ کا نظام ہے تو پھر علماء و عوام اہلسنت کا قتل عام' پیران عظام کو شہید کر کے بعض کو قبروں سے نکال کر درختوں پر لٹکانا اور عوام اہلسنت کے گھروں کو جلانا اور مزارات ومدارس پر حملے کر کے ان کو جلانا بھی اللہ تعالیٰ کا نظام ہے؟ (معاذ اللہ)

3: آپ لوگ گاؤں دیہات میں رہتے ہیں پھر آپ کے پاس اتنا جدید اور مہنگا ترین اسلحہ کہاں سے آیا؟ (جبکہ ایک ایک بندوق کم از کم ایک لاکھ روپے مالیت کی ہے)

4: پاکستان کے نظام عدل کو کفر قرار دینے والے گزشتہ 62 برسوں سے انہی عدالتوں سے رجوع کرتے رہے' کیا 62 سال سے اس کفر پر راضی رہے؟

5: اسلحہ کو چلانے کے لئے آپ کے پاس بے حساب گولیاں اور بارود کہاں سے آئے' جس کے بل بوتے پر آپ لوگ پاکستانی افواج سے لڑتے رہے؟

6: آپ کے بیان کے مطابق ملک کی جمہوری حکومت کفر یہاں موجود عدالتیں' کورٹ اور جج کفر ہیں تو پھر آپ نے کافر حکومت سے معاہدہ کیوں کیا؟ گویا آپ نے کفر سے معاہدہ کیا؟

7: افغان امریکہ جنگ میں جب آپ پانچ ہزار لوگوں کو افغانستان لے کر جا رہے تھے کہ راستے میں امریکی بمباری سے پانچ ہزار افراد جاں بحق ہوئے' آپ وہاں سے خیبر پختونخوا بھاگ آئے تو اس وقت کی مشرف حکومت نے آپ پر پانچ ہزار افراد کا مقدمہ درج کر کے آپ کو جیل بھیج دیا پھر آپ کی رہائی کا حکم دینے والی بھی یہی کورٹ تھی۔ جس کو آپ کفر کہتے ہیں تو پھر آپ نے ایک کافر عدالت کی رہائی کا حکم کیسے قبول کیا؟

8: کیا بونیر' مالاکنڈ اور سوات سمیت کئی شہروں میں پرائیویٹ کمپنیوں کی گاڑیاں چھیننا' نجی املاک پر قبضہ کرنا اور لوٹ مار مچانا اسلام پھیلانا ہے یا اسلام کو بدنام کرنا؟

یہ تمام وہ سوالات ہیں جس کے جوابات ہر مسلمان جاننا چاہتا ہے اور اسلحہ بردار بدعقیدہ عناصر سے پوچھتا ہے کہ کیا سب کچھ جائز ہے؟

اسلام کا نفاذ ہم سب کی دلی آرزو ہے کیونکہ علمائے اہلسنت نے اپنی انتھک محنت سے پاکستان کو اسلام کے نام پر حاصل کیا مگر علمائے اہلسنت کے ساتھ مفاد پرست حکمرانوں نے دھوکے بازی کی جبکہ صوفی کے دیوبندی آباؤ اجداد تو اس پاکستان بنانے کے خلاف تھے۔ تاریخ شاہد ہے مودودی سمیت علمائے دیوبند کی بھاری اکثریت کانگریس کے ساتھ تھی اور پاکستان بنانے کے خلاف تھی مگر پاکستان بنتے ہی دیوبندی مولوی میدان میں آگئے۔ آج اسی پاکستان میں اسلام کے نفاذ کے بہانے علماء وعوام اہلسنت کو قتل کیا جا رہا ہے مگر افسوس کہ کوئی آواز نہیں اٹھاتا۔

انسانی حقوق اور سلامتی کی بات کرنے والے حکمران اور دیگر جماعتوں کے رہنما قاضی حسین احمد' فضل الرحمٰن' سمیع الحق' عمران خان اور ساجد میر آج خیبر پختونخوا میں ہونے والے علماء وعوام اہلسنت کے قتل پر خاموش تماشائی کیوں؟

آج صوفی محمد اور اس کے اسلحہ برداروں کے خلاف علمائے اہلسنت اور قائدین اہلسنت آواز اٹھاتے ہیں تو ہمیں طعنہ دیا جاتا ہے کہ تم لوگ اسلام کا نفاذ نہیں چاہتے۔

ایک بات یاد رہے کہ جن کا سرمایہ جاتا ہے' جن کے بھائی کی گردنوں کو تن سے جدا کیا جاتا ہے اور جن کے مقدس مقامات کو بموں سے اڑا کر ان مقامات کی بے ادبی کی جاتی ہے' ان کو شدید تکلیف ہوتی ہے' اس کا درد پوچھو خیبر پختونخوا سے ہجرت کر کے آنے والے علماء کرام' پیران عظام اور عوام اہلسنت سے جن پر ظلم کے پہاڑ توڑے گئے جن پر بدعت کا فتویٰ لگا کر ان کے گھروں کو جلا دیا گیا۔ ہم اسلام کے نفاذ کے مخالف نہیں جو ظلم اہلسنت پر نام نہاد اسلحہ برداروں نے کیا ہے' اس کے مخالف ہیں۔

اے کاش کہ ہمارا یہ درد حکمران اور بھولی بھالی عوام سمجھے اور نجدی شریعت کے خلاف آواز بلند کرے۔ ہمارے ہاتھوں میں ہاتھ دے کر اس کے خلاف سیسہ پلائی دیوار بن جائے۔ اپنے آپ کو مستحکم کرے اور ایسی تربیت حاصل کرے کہ کل جب وہ دیگر صوبوں میں قبضے کی کوشش کریں تو انہیں منہ کی کھانی پڑے۔

حکومت پاکستان اگر واقعی امن' سلامتی اور انصاف کی خواہاں ہے تو پورے ملک میں نظام مصطفیٰ ﷺ کے نفاذ کا اعلان کرے جس کی تمنائی پاکستانی عوام 1947ء سے ہے مگر آج تک پاکستانی عوام کی اس پیاس کو بجھا... کوئی نہیں۔ اب دور ترقی کر چکا ہے۔ عوام بیدار ہو چکی ہے۔ ہر شخص یہ جانتا ہے کہ حکومت وقت ان اسلحہ برداروں کو اسلحہ فراہم کر کے آگے بڑھا رہی ہے اور امریکہ کو یہ دکھایا جا رہا ہے کہ دیکھو مائی باپ! اگر آپ نے ہم پر ڈالر کی بارش نہ کی تو ہم ان دہشت گردوں کا مقابلہ کیسے کریں گے؟ اگر ہمارا الزام غلط ہے تو پھر صوفی محمد اور ان کے حامیوں کی مدد اور اس کی حفاظت سرکاری اہلکار کیوں کر رہے ہیں؟ منگل باغ کے آگے اور پیچھے ایف سی کی گاڑیاں حفاظتی گشت کیوں کرتی ہیں؟

جب حکومت اکبر بگٹی کو مار سکتی ہے تو پھر خیبر پختونخوا میں دہشت گردی کرنے والے مولوی فضل اللہ اور صوفی محمد کس کھیت کی مولی ہیں؟ حکومت وقت یاد رکھے اسے علماء اہلسنت' پیران عظام اور عوام اہلسنت کو چن چن کر قتل کرنا بہت مہنگا پڑے گا۔ کچھ لوگ ہم سے پوچھتے ہیں کہ اگر اسلحہ بردار ظالم و دہشت گرد ہیں تو پھر ان کا استقبال ہزاروں افراد کیوں کرتے ہیں' ان کے ساتھ ہزاروں افراد کیوں ہیں؟

اس کا جواب یہی کہ اول تو دو تین ہزار افراد کو میڈیا اور اخبارات لاکھوں کا نام دیتے ہیں۔ ویسے ہی ان کا حساب کتاب ہے' دوسری طرف جو لوگ ان کا استقبال کرتے ہیں وہ نہایت ہی مجبور لوگ ہیں ان مجبور افراد کو معلوم ہے کہ اگر انہوں نے ان کا استقبال نہ کیا اور ان کے احکامات نہ مانے تو انہیں باغی قرار دے کر ذبح کر دیا جائے گا یا پھر روز روز کی تباہی اور بربادی سے تنگ آ کر بالآخر اپنی نادانی پر بھروسہ کر کے امن و امان کی آس دل میں رکھے ان کا ساتھ دے رہے ہیں۔

خیبر پختونخوا پر اسلحہ کے زور پر قابض اسلام فروش لوگوں کے ہی متعلق رب کریم قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔

القرآن: واذ قیل لھم لا تفسدوا فی الارض قالوا انما نحن مصلحون O الا انھم ھم المفسدون ولکن لا یشعرون O (سورہ بقرہ آیت 12/11' پارہ 1)

ترجمہ: اور جو ان سے کہا جائے زمین میں فساد نہ کرو تو کہتے ہیں ہم تو سنوارنے (اصلاح کرنے) والے ہیں' سنتا ہے وہی فسادی ہیں مگر انہیں شعور نہیں۔

عزیزان گرامی! خیبر پختونخوا کے اسلحہ بردار کا نظریہ بھی بالکل یہی ہے' وہ بھی یہی کہتے ہیں کہ ہم سنوارنے اور لوگوں کی اصلاح کے لئے یہ سب کام کر رہے ہیں مگر درحقیقت یہی لوگ فسادی ہیں' ہاں ہاں! یہی فسادی ہیں۔

کالعدم نام نہاد مذہبی جماعتیں بینک ڈکیتیوں میں ملوث ہیں

خصوصی رپورٹ: روزنامہ امت کراچی جمعۃ المبارک، 4 جون 2010ء

اورنگی ٹاؤن میں بینک ڈکیتی کی واردات کا سرغنہ کالعدم تحریک طالبان کا گرفتار دہشت گرد علی عبداللہ عرف ڈاکٹر ہے مذکورہ گروپ میں کالعدم جیش محمد اور کالعدم لشکر جھنگوی کے دہشت گرد ملوث ہیں۔ کالعدم تحریک طالبان کا مذکورہ گروہ کراچی میں بینکوں میں وارداتیں کر کے رقوم جنوبی وزیرستان بھیجتا تھا۔ شہر میں مذکورہ گروہ نے پانچ سے زائد بینک ڈکیتیوں کی وارداتوں میں ملوث ہے۔ تفصیلات کے مطابق انتہائی باخبر ذرائع نے انکشاف کیا ہے کہ اورنگی ٹاؤن میں بینک ڈکیتی کے دوران پولیس مقابلے۔ کے بعد گرفتار ہونے والے ڈاکوؤں کا تعلق کالعدم تحریک طالبان سے ہے۔ اس واردات کے دوران ایک دہشت گرد عمیر بن غلام قاسم ہلاک ہوا۔ 25 سالہ عمیر کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ وہ سعید آباد کے ایک مدرسے میں عالم کے چھٹے درجے میں تھا۔ عمیر کے والد اورنگی ٹاؤن ساڑھے گیارہ کی مسجد صدیق اکبر کے پیش امام ہیں۔ ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ عمیر کا تعلق پہلے کالعدم لشکر جھنگوی سے تھا اور بعد ازاں جب کراچی میں علی عبداللہ عرف ڈاکٹر نے تحریک طالبان کا گروپ بنایا تو وہ اس میں شامل ہو گیا۔ معلوم ہوا ہے کہ عمیر کا ایک بھائی مفتی عبدالستار 14 اگست 1996ء میں جمشید کوارٹر کے علاقے میں کالعدم سپاہ صحابہ کی ریلی پر ہونے والی فائرنگ میں ہلاک ہوا تھا۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ عمیر کے مدرسے میں تعلیم کے دوران کالعدم لشکر جھنگوی کے دہشت گردوں سے رابطے ہوئے تھے اور وہ کالعدم لشکر جھنگوی میں شامل ہو گیا تھا۔ اہم ذرائع کا کہنا ہے کہ بینک ڈکیتی کے دوران پکڑے جانے والے گروہ کے سرغنہ علی عبداللہ عرف ڈاکٹر عرف جاوید نے کراچی میں تحریک طالبان کا ایک چھوٹا گروپ تشکیل دیا تھا۔ علی عبداللہ کے خفیہ ٹھکانے سہراب گوٹھ، شیر شاہ اور بلدیہ ٹاؤن میں تھے اور وہ اپنے گروہ کے دیگر ساتھیوں سے مذکورہ علاقوں میں ملاقاتیں کرتا تھا۔ وہ اپنے ساتھیوں سے موبائل فون پر رابطہ نہیں کرتا تھا بلکہ انہیں اپنے خاص کارندے کے ذریعے مختلف مقامات پر بلواتا تھا۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ علی عبداللہ کے رابطے وزیرستان میں تھے اور وہ مختلف مدارس کے لڑکوں کو اپنے گروپ میں شامل کرتا تھا۔ معلوم ہوا ہے کہ پکڑا جانے والا دوسرا ملزم سید عاطف کالعدم جیش محمد سے تعلق رکھتا تھا اور بعد ازاں اس نے کالعدم تحریک طالبان کے اس گروپ میں شمولیت اختیار کی تھی، ذرائع کا کہنا ہے کہ دو سے تین ماہ قبل ایس آئی یو نے پاکستان بازار کے علاقے سے 3 دہشت گردوں مولانا اشتیاق، غنی الرحمن اور سلمان کو ہینڈ گرنیڈ کے ساتھ گرفتار کیا تھا۔ معلوم ہوا ہے کہ عاطف مذکورہ ملزمان کا ساتھی تھا اور اس مقدمے میں بھی مفرور تھا۔ گرفتار ہونے والا تیسرا دہشت گرد ارمان ادریس اورنگی ٹاؤن ساڑھے گیارہ کا رہائشی ہے اور کالعدم تحریک طالبان سے چند ماہ قبل ہی منسلک ہوا تھا۔ اہم ذرائع کا کہنا ہے کہ کالعدم تحریک طالبان نے کراچی میں چھوٹے چھوٹے گروپ بنا دیئے ہیں اور یہ گروپ وزیرستان سے ملنے والی ہدایات پر کام کرتے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ کالعدم تحریک طالبان کے علی عبداللہ گروپ کی ذمہ داری شہر میں بینک ڈکیتی کی وارداتیں کر کے رقوم وزیرستان بھیجنا تھیں۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ ابتدائی طور پر ملزمان نے 5 بینک ڈکیتی کی وارداتوں کا اعتراف کیا ہے۔ اہم ذرائع کا کہنا ہے کہ گزشتہ روز جوہر آباد تھانے کی حدود میں ہونے والی دو بینک ڈکیتیوں میں بھی مذکورہ گروپ ملوث ہیں۔ پولیس کو بینک ڈکیتیوں کے بعد جو خفیہ کیمروں کی ویڈیوز ملی ہیں اس میں مذکورہ ملزمان کے ملوث ہونے کے شواہد ملے ہیں۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ علی عبداللہ عرف ڈاکٹر کو گولی لگی ہے اور وہ زخمی ہے۔ اس سے اسپیشلائزڈ انویسٹی گیشن یونٹ کے افسران تفتیش کر رہے ہیں جبکہ علی عبداللہ عرف ڈاکٹر سے اہم معلومات حاصل ہوئی ہیں جس سے کراچی میں کالعدم تحریک طالبان کے نیٹ ورک کا سراغ لگایا جا رہا ہے۔

کالعدم لشکر جھنگوی بینکوں کو لوٹتی ہے اور مسلمانوں کا خون بہاتی ہے، فیصلہ آپ کریں کیا یہ مسلمان ہیں

جلد نمبر 21 | یکم تا 8 جون 2011 فون نمبر 0333-8572300 | شمارہ نمبر 21

بھرے بازار میں دو بینکوں میں ڈکیتیوں کے بعد چار افراد شہید اور 14 شدید زخمی ہونے کے بعد عوام میں خوف و ہراس پھیل گیا

جنگل کا قانون پولیس دو بینک ڈکیتیوں میں ملوث ایک ڈاکو کو بھی گرفتار نہ کر سکی' گرفتار ہونے والے عدنان کھوسہ نے لاہور میں سری لنکا کی ٹیم پر بھی حملہ کیا تھا

18 دن گزرنے کے باوجود شہید ہونے والوں اور زخمی ہونے والوں کے ورثا کو کسی بھی سیاستدان' ممبر اسمبلی' حکومتی حکام اور بینک کے اعلیٰ افسران نے ایک لفظ ہمدردی کا بھی نہ ادا کیا

اور نہ کوئی مالی امداد کا اعلان کیا' نہتے مجبور شہریوں نے جرات کا مظاہرہ کرتے ہوئے ہینڈ گرنیڈ راکٹ لانچروں سے لیس دہشت گردوں کو ڈھیر کر دیا

بینک ڈکیتی سے پانچ روز قبل بم تونسہ شہر میں داخل ہو گئے تھے اور کمانڈر سیف اللہ کی زیر نگرانی حالات کا جائزہ لیتے رہے' پکڑا جانے والا عدنان کھوسہ

ڈکیتی کے فوراً بعد کمانڈر سیف اللہ چوک ہاشم ٹیلی فون ایکسچینج کوٹ مٹھن اور منگروٹھہ روڈ کے نزدیک ٹیلی فون کر کے پکڑے جانے والے عدنان کھوسہ اور جاں بحق ہونے والے دہشت گرد کے موبائل پر گفتگو کرتا رہا

دونوں فون پولیس نے اپنی تحویل میں لے لئے' ملوث ہلاک ہونے والے ڈاکوؤں کا تعلق کالعدم تنظیم لشکر جھنگوی سے ہے' ڈی پی او ڈیرہ غازی خان ملک تصدق حیات کی میڈیا سے گفتگو

دسواں باب

دیوبندی فرقے کے مولوی اور عوام کالعدم دہشت گرد مذہبی تنظیموں کی حمایت کیوں کرتے ہیں؟

مولوی فضل الرحمٰن کی بند لفظوں میں پاکستانی طالبان (دہشت گردوں) کی حمایت

جلد 13 شمارہ 36 ... 26 [illegible] 1431ھ 3 دسمبر 2010 ... صفحات 12 قیمت 10 روپے

باجوڑ: سکیورٹی فورسز کے سامنے ہتھیار ڈالنے والے عسکریت پسندوں کو میڈیا کے سامنے پیش کیا جا رہا ہے، قبضے میں لیا گیا اسلحہ بھی موجود ہے

پاکستان میں طالبان نہیں، یہ عالمی پروپیگنڈا ہے، فضل الرحمن

لندن (مانیٹرنگ ڈیسک) جمعیت علمائے اسلام (ف) کے سربراہ فضل الرحمن نے کہا ہے کہ پاکستان میں طالبان کا کوئی وجود نہیں، بی بی سی لندن کو خصوصی انٹرویو کے دوران فضل الرحمن نے کہا ... ہمارے ہاں کوئی طالبان نہیں ہے، قبائلی علاقوں میں ... نے مسلح جدوجہد سے لاتعلقی اختیار کر رکھی ہے۔

سوال: اگر پاکستانی طالبان (دہشت گردوں) کا کوئی وجود نہیں تو پھر صوفی محمد اور مولوی فضل اللہ کون تھے؟

سوال: اگر مسلح جدوجہد ختم ہوگئی ہے تو پھر باجوڑ میں عسکریت پسندوں کے پاس اسلحہ کہاں سے آیا؟ یہ ٹوپی اور داڑھی والے کون ہیں؟

دیوبندی مولویوں کی پاکستانی طالبان (دہشت گردوں) کو بچانے کی کوشش

فرقہ وارانہ فساد کی سازش ناکام بنا دینگے، سینیٹر خالد سومرو

داتا دربار پر حملے میں بلیک واٹر ملوث ہے، رہنما جے یو آئی، مدرسے میں اجتماع سے خطاب

حیدرآباد (نمائندہ ایکسپریس) جمعیت علمائے اسلام سندھ کے جنرل سیکریٹری سینیٹر ڈاکٹر خالد محمود سومرو نے کہا ہے کہ داتا دربار میں خودکش حملہ ملک میں فرقہ وارانہ فساد کرانے کی سازش ہے جسے ناکام بنا دیا جائے گا۔ مدرسہ بنات میں اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ سانحہ داتا دربار میں امریکا کی تنظیم بلیک واٹر ملوث ہے۔ انکا کہنا تھا کہ امریکا افغانستان و عراق میں جنگ ہار چکا ہے جس کا اعتراف امریکی جنرل میک کرسٹل بھی کر چکے ہیں۔ اس موقع پر مولانا نور محمد ہمر سینگل، مولانا جان محمد، مولانا تاج محمد ناہیوں، حافظ خالد وحامد، مولانا ضیا الرحمان طاہر و دیگر نے بھی خطاب کیا۔ آخر میں ملک کی سلامتی و ترقی کیلئے خصوصی دعائیں مانگی گئیں۔

دیوبندی مولوی پس پردہ اب بھی پاکستانی طالبان (دہشت گردوں) کی حمایت کرتے ہیں

روزنامہ ایکسپریس، کراچی، پیر 5 جولائی 2010ء

ہر تخریب کاری کا الزام طالبان پر لگانا زیادتی ہے، خالد سومرو

منصوبہ بندی کے تحت داڑھی والوں اور طالبان کو بدنام کرنے کیلئے مہم چلائی جارہی ہے

داتا دربار پر خودکش حملہ قابل مذمت ہے، رہنما جے یو آئی، میرپورخاص میں میڈیا سے گفتگو

میرپورخاص (نامہ نگار) جمعیت علماء اسلام (ف) کے صوبائی صدر سینیٹر ڈاکٹر خالد محمود سومرو نے کہا ہے کہ ہم داتا دربار پر خودکش حملے کی شدید مذمت کرتے ہیں اور خودکش حملہ چاہے وہ خانقاہ پر ہو یا مسجد و مزارات پر ہو اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا۔ ان خیالات کا اظہار انھوں نے میرپورخاص آمد کے موقع پر مدینہ مسجد میں صحافیوں سے بات چیت کرتے ہوئے کیا انھوں نے کہا کہ حکومت نے ایک روایت کی بنیاد ڈال رکھی ہے جو ہر خودکش حملے اور تخریب کاری کا الزام طالبان پر لگا کر خود بری الذمہ ہوجاتی ہے جو کہ سراسر زیادتی ہے انھوں نے کہا کہ ایک منصوبہ بندی کے تحت داڑھی والوں اور طالبان کو بدنام کرنے کیلئے مہم چلائی جارہی ہے اور ملک میں مسلک دیوبند کو ٹارگٹ کیا جارہا ہے انھوں نے کہا کہ جعلی سیاستدانوں نے جعلی ڈگریوں کا سہارا لیکر قوم کو بیوقوف بنایا اور ثابت ہوگیا کہ پنجاب یونیورسٹی سے ہی یہ جعلی ڈگریاں جاری کی گئی ہیں۔ ڈاکٹر خالد محمود سومرو نے مطالبہ کیا کہ لال مسجد آپریشن کے شہیدوں سمیت 12 مئی کو چیف جسٹس آف پاکستان کی کراچی آمد پر قتل عام کرنے والوں کو سخت سزا دی جائے۔

ہمارے سوالات

☆ اگر تخریب کاری میں پاکستانی طالبان (دہشت گرد) ملوث نہیں ہیں تو پھر حملے کی ذمے داری کیوں قبول کرتے ہیں؟

☆ آپ کا مکتبہ فکر پاکستانی طالبان (دہشت گردوں) کی حمایت کیوں کرتا ہے؟ اسی حمایت کی وجہ سے آپ کے دیوبندی فرقے کو ٹارگٹ کیا جاتا ہے

☆ مساجد، مزارات اور خانقاہوں پر حملہ جائز ہے تو آپ یہ بات پاکستانی طالبان (دہشت گردوں) کو سمجھائیں، عوام کو کیا سمجھا رہے ہیں

بلیک واٹر کون ہیں؟ پاکستانی طالبان (دہشت گردوں) کا دوسرا نام بلیک واٹر ہے

روزنامہ ایکسپریس کراچی

لاہور: جماعت اسلامی کے امیر منور حسن اور وزیر داخلہ رحمٰن ملک ملاقات کے بعد میڈیا سے گفتگو کر رہے ہیں

بلیک واٹر ہے تو جماعت اسلامی ثبوت دے، 24 گھنٹے میں کارروائی کرینگے — رحمٰن ملک

پھر کہتا ہوں ملک میں بلیک واٹر موجود نہیں، جماعت اسلامی درباروں اور دیگر مقامات پر دہشت گردی کے خاتمے میں مدد کرے، گفتگو

امیر جماعت اسلامی سے ملاقات، پی پی سندھ میں امن کیلئے تنہا حکومت بنائے، بلیک واٹر اور "را" دہشت گردی کر رہی ہیں: منور حسن

لاہور (نمائندہ ایکسپریس/خبر ایجنسیاں) وفاقی وزیر داخلہ رحمٰن ملک نے کہا ہے کہ پہلے بھی کہہ چکا ہوں پھر کہتا ہوں کہ ملک میں بلیک واٹر موجود نہیں اگر وہ کسی اور طریقے سے کارروائیاں کر رہی ہے تو جماعت اسلامی ثبوت دے 24 گھنٹے کے اندر سخت ترین کارروائی کی جائے گی۔ منصورہ میں جماعت اسلامی کے امیر سید منور حسن اور سینئر رہنما قاضی حسین احمد سے ملاقات میں انہوں نے کہا کہ دہشتگردوں کا تعلق کسی بھی جماعت اور گروہ سے ہو ہم ان کے خلاف سخت کارروائی کرتے (باقی صفحہ 3 نمبر 29)

رحمٰن ملک

میں امن و امان پر کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جا سکتا۔ وزیر داخلہ نے ملاقات میں ملک کی موجودہ صورتحال کراچی میں ٹارگٹ کلنگ سمیت دیگر امور پر بھی تبادلہ خیال کیا۔ ملاقات کے بعد مشترکہ پریس کانفرنس میں رحمٰن ملک نے کہا کہ پیپلز پارٹی بینظیر بھٹو اور صدر زرداری کی مفاہمتی پالیسی کے تحت چاروں صوبوں اور مرکز میں تمام سیاسی جماعتوں کو ساتھ لے کر چل رہی ہے اور اس بارے میں جماعت اسلامی کے خیالات بھی ہم سے ملتے ہیں۔ میں نے جماعت اسلامی کے رہنماؤں سے درخواست کی کہ درباروں اور دیگر مقامات پر دہشت گردی کے خاتمے کیلئے ہماری مدد کی جائے جس پر ان کی طرف سے مثبت کی یقین دہانی کرائی گئی ہے۔ منور حسن نے کہا کہ میں نے آج رحمٰن ملک سے ملاقات میں یہ بات سمجھنے کی کوشش کی ہے کہ پیپلز پارٹی سندھ میں واضح اکثریت کے باوجود اکیلی حکومت کیوں نہیں بنا رہی۔ میں نے ان کے سامنے اپنا موقف رکھا کہ بلیک واٹر اور بھارتی خفیہ ایجنسی "را" پاکستان میں دہشت گردی کر رہی ہے۔ ہم نے رحمٰن ملک سے مطالبہ کیا کہ سندھ میں پیپلز پارٹی اکیلے حکومت بنائے تاکہ کراچی سرگرمیوں میں ملوث گروہوں اور افراد کے خلاف کارروائی کرنے میں آسانی پیدا ہو سکے۔

کالعدم جہادی جماعتوں (جن کا تعلق دیوبندی مکتبہ فکر سے ہے) دہشت گرد بھاری اسلحہ سمیت کراچی میں کیا کر رہے ہیں؟

The Daily AGHAZ Karachi

آغاز کراچی

قیمت 6 روپے

جلد 49 | ہفتہ 22 رجب المرجب 1432ھ 25 جون 2011ء | شمارہ: 151

کالعدم جنداللہ اور تحریک طالبان کے 3 دہشتگرد گرفتار

سی آئی ڈی نے ماری پور اور بلدیہ ٹاؤن میں کارروائی کے دوران بڑی تعداد میں اسلحہ اور دھماکہ خیز مواد بھی برآمد کر لیا

ملزمان عاشورہ بم دھماکے میں بھی ملوث بتائے جاتے ہیں، ملزمان نے ساتھیوں کو چھڑانے کا اعتراف بھی کیا ہے: ایس ایس پی چوہدری اسلم

بقیہ نمبر 14 صفحہ 2 پر

14

لیاقت آباد: کالعدم جیش محمد کا کارکن گرفتار

بقیہ نمبر 6 صفحہ آخر پر

6

دیوبندی فرقے کے مدرسے سے تعلق رکھنے والا خودکش بمبار پکڑا گیا، کیا ان کے مدارس میں یہ تعلیم دی جاتی ہے؟

روزنامہ ایکسپریس، کراچی۔ پیر 13 جون 2011ء

DAILY EXPRESS

روزنامہ ایکسپریس کراچی

خودکش حملوں کی تربیت

کراچی سے لڑکوں کو وزیرستان لے جانیکا انکشاف

مدرسے میں پڑھتا تھا، دہشت گرد ورغلا کر لے گئے، واپسی کا کہا تو تشدد کیا، مبینہ بمبار ارشد

ولی محسود تربیت دیتا ہے، 30 لڑکوں کو حملوں کیلیے تیار کیا جارہا ہے، گرفتار بمبار وقار کی گفتگو

کراچی (رپورٹ: واثق محمد) سی آئی ڈی پولیس کی کارروائی کے دوران حراست میں لیے جانے والے دو مبینہ خودکش بمبار 20 سالہ وقار احمد اور 18 سالہ ارشد کا کہنا ہے کہ وزیرستان میں کراچی سے پہنچے گئے 30 سے زائد نوعمر لڑکوں کو خودکش حملوں کے لیے تیار کیا جا رہا ہے، دہشت گرد (باقی صفحہ 5 نمبر 47)

باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت کراچی سے نوعمر لڑکوں کو ورغلا کر وزیرستان لے جاتے ہیں، مبینہ حملہ آور ارشد کا کہنا ہے کہ وہ اورنگی ٹاؤن کے علاقے فرنٹیئر کالونی کا رہائشی اور سڑک پاس ہے، وہ وہاں مسجد میں دینی تعلیم حاصل کرتا تھا، 2007 میں اس کی مدرسے میں عبدالرزاق نامی شخص سے ملاقات ہوئی جس نے اسے ورغلایا کہ دین کی تعلیم کے لیے علاقہ غیر چلتے ہیں جس پر وہ راضی ہو گیا تو معلوم ہوا کہ پاپوش نگر میں قائم ایک مدرسے میں جہاں اس کے دیگر پانچ دوست دینی تعلیم لیتے ہیں وہ بھی دین کی تعلیم دینے کے لیے علاقہ غیر جا رہے ہیں، جولائی 2007 میں عبدالرزاق نامی شخص کچھ دوستوں کو مخصوص کے علاقے میں لے گیا وہ سب ایک بس میں بیٹھ کر میران شاہ پہنچے اور تین گھنٹے تک پہاڑوں پر پیدل چلنے کے بعد ایک سڑک آئی جہاں ایک کچا سا ہوٹل تھا، ہوٹل میں سلیمان نامی شخص آیا جس نے ہمیں کھانا کھلایا اور بتایا کہ یہ علاقہ سام ہے، اس کے بعد وہاں سے ایک الحسن پک اپ میں بیٹھنے کے بعد ایک گھنٹے تک سفر کیا پھر ایک پہاڑی آئی، وہاں گاڑی سے اتر کر وہ سارے پہاڑی کی طرف چل دیے، تھوڑی دیر چلنے کے بعد ایک غار آیا جس کے باہر تقریباً پچاس مسلح افراد کھڑے تھے اور ان کے ہاتھوں میں راکٹ لانچر اور جدید ترین ہتھیار تھے، عبدالرزاق ہمیں غار میں لے گیا اور سامنے بیٹھے ہوئے شخص سے تعارف کرایا کہ یہ ولی محمد محسود ہے، اس کے بعد ہم نے وہاں سے نکلنے کے لیے کہا تو مسلح افراد نے تشدد کا نشانہ بنایا اور کہا کہ اب یہاں سے باہر نہیں جا سکتے، 20 سالہ وقار احمد کا کہنا ہے کہ وہ اورنگی ٹاؤن فرنٹیئر کالونی کا رہائشی اور انٹر کا طالب علم ہے، وزیرستان پہنچ کر بعد معلوم ہوا کہ عبدالرزاق ان کو دھوکے سے لے کر آیا ہے، وہاں پر خودکش حملے کے لیے ولی محمد محسود تربیت دیتا تھا کہ خودکش حملے میں مرنے والا شخص سیدھا جنت میں جاتا ہے، انہیں روزانہ صبح اٹھایا جاتا تھا، ورزش اور فجر کی نماز پڑھ جانے کے بعد اسلحہ چلانے اور خودکش حملے کی تربیت دی جاتی تھی، 2009 میں ڈرون حملے میں 4 ساتھی عبداللہ، عبدالقدیر، محمد عارف اور نصرت علی ہلاک ہو گئے اور وہ اپنے ساتھی ارشد سمیت زخمی ہو گیا تھا جس پر انہیں ان کے ساتھی ان کے ایک اسپتال چھوڑ کر چلے گئے تھے وہاں سے کراچی آ کر اپنا علاج کرایا، ارشد اور وقار احمد کا کہنا ہے کہ وزیرستان میں ولی محمد محسود کے پاس کراچی سے گئے ہوئے تقریباً 30 سے زائد نوعمر لڑکے ہیں جن کو خودکش حملوں کے لیے تیار کیا جا رہا ہے۔

گیارہواں باب

ہزاروں افراد کا قاتل صوفی سواتی امریکی و یہودی ایجنٹ ہے
جس کی مالی اور اسلحہ سے امریکہ مدد کرتا ہے
(حقائق ملاحظہ ہوں)

صوفی سواتی نے بیان دیا کہ ملک پاکستان میں الیکشن میں حصہ لینا کفر ہے، اس بیان کا ردعمل

The Daily JANBAZ Karachi

روزنامہ جانباز کراچی

ایڈیٹر علی احمد علوی

چیف ایڈیٹر سید جاسم محمد

★★ THURSDAY, APRIL 23, 2009

جلد نمبر 9 | جمعرات 26 ربیع الثانی 1430ھ 23 اپریل 2009ء صفحات 4 | شمارہ 356

مولانا صوفی محمد نے ماضی میں کونسلر کا الیکشن لڑا تھا اور جیت گئے تھے

صوفی محمد بھی تھوڑے کافر رہے ہوں گے' منور حسن

73ء کا آئین متفقہ ہے صوفی محمد کو فتویٰ دینے کی بجائے علماء سے رجوع کرنا چاہئے

کراچی (نمائندہ جانباز) امیر جماعت اسلامی سید منور حسن نے میاں نواز شریف کی طرف سے امریکہ کی حمایت میں بیان دینے اور اوباما کو پسندیدہ شخصیت قرار دینے پر افسوس

بقیہ نمبر 39 صفحہ نمبر 3 پر ملاحظہ فرمایئے

سوال: اگر پاکستانی طالبان (دہشت گردوں) کا کوئی وجود نہیں تو پھر صوفی محمد اور مولوی فضل اللہ کون تھے؟

سوال: اگر مسلح جدوجہد ختم ہوگئی ہے تو پھر باجوڑ میں عسکریت پسندوں کے پاس اسلحہ کہاں سے آیا؟ یہ ٹوپی اور داڑھی والے کون ہیں؟

سوات قومی جرگے کا دعویٰ: فضل اللہ گروپ نے پانچ ہزار افراد کو شہید کیا

فضل اللہ گروپ نے 5 ہزار افراد کو شہید کیا، سوات قومی جرگہ

مسلح لشکروں پر پابندی لگائی جائے، بختیار یوسفزئی، محمد علی اور دیگر عمائدین کا خطاب

مینگورہ (نمائندہ ایکسپریس) سوات قومی جرگہ کے اکابرین نے کہا ہے کہ سوات میں فضل اللہ کی سرکردگی میں دہشتگردی نیٹ ورک کا قیام ایک منظم سازش کا نتیجہ تھا فضل اللہ گروپ نے سوات میں تین سالوں کے دوران پانچ ہزار افراد کو شہید کیا، سوات سمیت ملک بھر میں جہاد کے نام پر مسلح لشکروں کے راستے بند کیے (باقی صفحہ 5 نمبر 30)

سوات قومی جرگہ

جائیں، جبکہ روپوش دہشتگردوں کی گرفتاری کیلئے خفیہ اداروں کو متحرک کیا جائے، ان خیالات کا اظہار سوات قومی جرگے کے زیر اہتمام تحصیل بریکوٹ کے چپ جات موسیٰ خیل، آبا خیل اور شموزئی کے قومی مشران اور سیاسی و سماجی رہنماؤں کا ایک نمائندہ جرگہ عبدالخالق خان کی صدارت میں ہوا، جس میں سینکڑوں عمائدین نے شرکت کی، جرگہ سے خطاب کرتے ہوئے بختیار خان یوسف زئی، محمد علی خان اور دیگر عمائدین نے واضح کیا کہ امن کی راہ کے تمام شہید ہمارے قومی شہداء ہیں فضل اللہ سمیت تمام دہشتگردوں کو پھانسی دیکر منطقی انجام تک پہنچایا جائے سوات میں گرفتار دہشتگردوں کو حراست میں مزید رکھنا قابل تشویش ہے لہٰذا انہیں فوری [illegible]

عدالتوں کو غیر اسلامی قرار دینے والے صوفی سواتی کو حکومت نے کیوں پناہ دی ہوئی ہے؟

جلد ۱۵: شمارہ ۳۹ | منگل ۲۸ محرم الحرام ۱۴۳۲ھ ۴ جنوری ۲۰۱۱ء | قیمت ۱۰ روپے

وکیل کرنے سے صوفی محمد کا انکار - عدالتیں غیر اسلامی قرار دیدیں

کالعدم تحریک نفاذ شریعت کے سربراہ کو پہلی بار انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالت میں پیش کر دیا گیا

پشاور (نمائندہ خصوصی) کالعدم تحریک نفاذ شریعت محمدی کے سربراہ مولانا صوفی محمد کو پہلی بار سینٹرل جیل پشاور میں قائم انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالت میں پیش کر دیا گیا۔ ان کے خلاف سوات - مالاکنڈ اور سوات (باقی صفحہ 22 نمبر 12)

بقیہ نمبر 12 | صوفی محمد

میں دہشت گردی کے الزام میں 11 مقدمات درج ہیں جن کی سماعت سینٹرل جیل میں انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالت کرے گی۔ دوران سماعت کے دوران جج نے مولانا صوفی محمد کو وکیل کرنے کی ہدایت کی، تاہم انہوں نے اس سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ یہ عدالتیں غیر اسلامی ہیں اور ان کے فیصلوں پر مجھے اعتبار نہیں۔ مولانا صوفی محمد کی پیشی کے موقع پر سینٹرل جیل پشاور میں سیکیورٹی کے سخت انتظامات کیے گئے تھے۔

ہمارے سوالات:

☆ عدالتوں کو غیر اسلامی قرار دینے والے صوفی سواتی (دہشت گرد) کو حکومت نے جیل میں کیوں پناہ دی ہوئی ہے؟

☆ عدالتوں کو غیر اسلامی قرار دے کر اس کا مذاق اڑانے والے صوفی سواتی (دہشت گرد) پر توہین عدالت کا مقدمہ کیوں نہیں چلایا جاتا؟

☆ ہزاروں مسلمانوں کو نام نہاد جہاد کے نام پر مروانے والے صوفی سواتی (دہشت گرد) کو عدالت سزائے موت کیوں نہیں دیتی؟

ہزاروں افراد کے قاتل صوفی سواتی کو حکومت سزا کیوں نہیں دیتی؟

صرف اس لئے کہ یہ اسرائیل اور امریکہ کا ایجنٹ ہے؟

روزنامہ ایکسپریس کراچی

جلد 13 شمارہ 270 منگل 4 رجب المرجب 1432ھ 7 جون 2011ء فون 35800051-8 فیکس 35800050,66 صفحات 12 قیمت 10 روپے

صوفی محمد پر فرد جرم عائد، ملزم کا صحت جرم سے انکار

کالعدم تحریک نفاذ شریعت محمدی کے سربراہ کو خصوصی عدالت میں پیش کیا گیا

عدالت نے 20 جون کو گواہ طلب کرلیے، ضمانت پر رہا ملزمان کو بھی نوٹس جاری

پشاور (نمائندہ ایکسپریس) پشاور کی انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالت نے کالعدم تحریک نفاذ شریعت محمدی کے سربراہ و مرکزی امیر مولانا صوفی محمد پر فرد جرم عائد کرتے ہوئے گواہان کو طلب کرلیا، جج عاصم امام کی سینٹرل جیل پشاور میں قائم خصوصی عدالت میں مولانا صوفی محمد کو پیش کیا گیا، سرکار کی جانب سے ایک مقدمے کی سماعت شروع کرتے ہوئے ملزم صوفی محمد پر فرد جرم عائد کی گئی جبکہ ملزم نے صحت جرم سے انکار کیا، عدالت نے سرکاری گواہان کو 20 جون کی اگلی پیشی پر طلب کرنے کیلئے نوٹسز جاری کردیے جبکہ عدالت نے دوسرے مقدمے کی بھی سماعت کی جس میں ضمانت پر رہا دیگر ملزمان کو بھی نوٹسز جاری کرتے ہوئے ان کو 27 جون کو عدالت میں طلب کرلیا گیا۔

اب تو بین الاقوامی نیوز چینل نے بھی تسلیم کر لیا کہ سوات میں پاکستانی طالبان نے اپنے عقائد کے خلاف چلنے والوں کو ذبح کیا

The Daily AGHAZ Karachi

روزنامہ آغاز کراچی

بانی: محمد عمر فاروقی

چیف ایڈیٹر محمد انور فاروقی

قیمت 6 روپے

جلد 49 | بدھ 16 رمضان المبارک 1432ھ 17 اگست 2011ء | شمارہ: 198

سوات میں طالبان عقائد کیخلاف کام کرنے کا انجام موت تھا: بی بی سی

لوگوں کو بیچ شہر ذبح کیا گیا، اتنے بے قصور لوگوں کو مارا گیا کہ تصور بھی نہیں کیا جا سکتا

لڑکیوں کے 400 اسکول تباہ کیے گئے، عورتوں کے بازار جانے پر پابندی لگا دی گئی تھی

طالب علم ڈر سے یونیفارم نہیں پہنتے تھے، کتابیں چادروں میں چھپا کر اسکول جاتے تھے

اب وقت کے ساتھ تبدیلیاں آ رہی ہیں اور حالات بہتر ہو رہے ہیں، سوات کے ... کے تاثرات

سوات (نیوز ڈیسک) وادی سوات اب بھی شدت پسندی کے اس دور کے اثرات سے نکلنے کی کوشش میں ہے جب طالبان کی نظر میں ان کے عقائد کے برخلاف عمل کرنے والے لوگ غیر اسلامی اور ان کا انجام موت تھا۔ بی بی سی کی ایک رپورٹ کے مطابق 2009ء میں سوات میں لڑکیوں کے 400

بقیہ نمبر 27 صفحہ نمبر 2 پر

بقیہ 27

سے زائد اسکول تباہ کیے گئے۔ اب وقت کے ساتھ مثبت تبدیلیاں آ رہی ہیں۔ آٹھویں جماعت کے طالب علم ملائی یوسف زئی نے بتایا کہ سوات میں طالبان کے آنے سے پہلے حالات بالکل ٹھیک تھے۔ طالبان نے آ کر سوات کا امن برباد کر دیا لوگوں کو بیچ شہر میں ذبح کیا اور اتنے بے قصور لوگوں کو مارا کہ تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ ان کا پہلا نشانہ اسکول تھے خاص طور پر لڑکیوں کے اسکول اور کم از کم 400 اسکول تباہ کیے گئے اور 50 ہزار سے زائد طالب علم شدت پسندی سے متاثر ہوئے۔ ہمیں ہر وقت یہ ڈر لگا رہتا تھا کہ کہیں طالبان ہمارے چہروں پر تیزاب نہ پھینک دیں یا ہمیں اغوا نہ کر لیں۔ وہ جانوروں سے بدتر تھے اور کچھ بھی کر سکتے تھے اس لیے ہم لوگ اس دوران اسکول یونیفارم نہیں پہنتے تھے بلکہ عام کپڑوں میں ملبوس کتابیں اپنی چادروں میں ڈالے چھپ چھپ کر اسکول جایا کرتے تھے۔ فوجی آپریشن کے بعد حالات معمول کے مطابق ہو گئے ہیں اور فوج معیاری اسکولوں کو تعمیر کرنے کا کام سرانجام دے رہی ہے۔ جب طالبان آئے تھے تو انہوں نے عورتوں کے بازار جانے پر اور خرید و فروخت کرنے پر پابندی عائد کر دی تھی۔ ایک دفعہ میری والدہ کچھ خریدنے کے لیے بازار گئی تو طالبان کے ایک کمانڈر نے انہیں روک کر کہا تم نے برقعہ کیوں نہیں پہنا ہوا ہے۔ پہلے تو ہم نے تم سے کہا تھا؟ اس نے میری والدہ کو پھر بھی بازار آنے کو کہا اور وہ ڈر کے مارے بھاگتی ہوئی گھر چلی گئی۔ لڑکیوں کو رکشوں میں بیٹھنے کی اجازت تھی لیکن صرف اور صرف اگر وہ برقعہ میں ملبوس ہوں۔ لیکن اب حالات بدل گئے ہیں اور ہم لوگ جہاں جانا چاہیں جا سکتے ہیں اب ہم پر برقعہ پہننے کی کوئی پابندی نہیں ہے۔

بارھواں باب

خوارج (دہشت گرد) گروہ کو قتل کرنے والے بہترین لوگ ہیں

بقولِ حدیث: ان ظالموں سے جنگ کر کے ریاست انہیں قتل کر دے

خوارج (دہشت گردوں) کو قتل کرنیوالے اُمّت کے بہترین لوگ

حدیث: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

آخری زمانے میں ایسے لوگ ظاہر ہوں گے یا نکلیں گے جو کم عمر (نوجوان) ناپختہ ذہن اور عقل سے کورے ہوں گے۔ وہ بظاہر لوگوں سے اچھی بات کریں گے مگر دین سے یوں خارج ہوں گے جیسے تیر کمان سے خارج ہو جاتا ہے۔ پس دوران جنگ جہاں بھی ان سے سامنا ہو، انہیں قتل کیا جائے کیونکہ ان کو قتل کرنا اللہ تعالیٰ کے ہاں اجر و ثواب کا باعث ہوگا (بخاری شریف، کتاب استتابۃ المرتدین المعاندین وقتالھم، باب قتل الخوارج والملحدین بعد اقامۃ الحجۃ علیھم، حدیث نمبر 6531، جلد 6، ص 2539)

حدیث: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بھی مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

(خوارج) دوزخ کے کتے ہیں، کتے ہیں، کتے ہیں، تین مرتبہ فرمایا پھر فرمایا یہ آسمان کے سائے تلے (یعنی زمین پر) قتل ہونے والے بدترین مقتول ہیں۔ اور بہترین مقتول وہ ہیں جنہیں یہ لوگ قتل کریں گے (ابن ماجہ، باب فی ذکر الخوارج، حدیث نمبر 176، جلد اول، ص 62)

حدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے خوارج کا ذکر کیا اور فرمایا وہ میری امت کے بدترین لوگ ہیں اور انہیں قتل کرنے والے میری امت کے بہترین لوگ ہوں گے (از: مجمع الزوائد، جلد 6، ص 239)

خوارج (دہشت گردوں کو قتل) کرنے والے ایف سی کمانڈر صفوت غیور امر ہو گئے

دہشت گردوں کے ڈھائے ظلم کی کہانی ابھی ختم نہ ہوئی تھی کہ ان کا ایک اور روپ سامنے آ گیا۔ لگتا ہے کہ اب انہوں نے ہزاروں کی تعداد میں نہتے شہریوں کا خون بہانے کے طریقہ واردات تبدیل کر لیا ہے اور پولیس، فوجی اور سرکاری افسران سمیت دیگر اعلیٰ شخصیات کو نشانہ بنانا شروع کر دیا ہے۔ ایف سی کے کمانڈنٹ صفوت غیور نے جب سی سی پی او پشاور کا عہدہ سنبھالا تو انہوں نے اپنی تمام تر توجہ دہشت گردوں کے خاتمے اور ان کے روابط کو توڑنے پر لگا دی۔ صفوت غیور کا شمار ان افسران میں ہوتا تھا جو اپنے لئے سیکورٹی کی پرواہ نہیں کرتے۔ انہوں نے ہمیشہ عوام کے جان و مال کے تحفظ کی خاطر کام کیا۔ کسی بھی واقعے کے بعد وہ دیگر پولیس افسران سے پہلے جائے وقوعہ پر پہنچ جایا کرتے، ان کی بہادری کے چرچے ہر طرف پھیلے ہوئے تھے۔ عام پولیس اہلکاروں کے شانہ بشانہ کام کرتے۔ اپنی سی سی پی اوشپ کے دوران انہیں کئی بار دہشت گردوں کی طرف سے دھمکیاں دی گئیں مگر وہ انہیں کہتے، اگر تم واقعی اپنے آپ کو بہادر سمجھتے ہو تو میدان میں آ کر بات کرو، صفوت غیور جب سی سی پی او تھے تو وہ زیادہ تر پرائیویٹ گاڑی میں ڈرائیور کے ساتھ بغیر کسی سیکورٹی کے گھومتے، جس سے پولیس لائن کے مین گیٹ پر تعینات پولیس اہلکاروں کو پریشانی ہوا کرتی۔ کیونکہ صفوت غیور کہیں جانے کے لئے موٹر سائیکل بھی استعمال کر لیا کرتے۔ وہ کہیں سے بھی آ جاتے اور بتائے بغیر پولیس لائن سے چلے جاتے۔ ڈیوٹی پر مامور اہلکاروں کو تب پتا چلتا جب وہ گزر چکے ہوتے۔ ایف سی چوک، جہاں سے ایف سی ہیڈ کوارٹر تقریباً سو میٹر کے فاصلے پر ہے، جب بھی ایف سی کمانڈنٹ کا آنا ہوتا، اس مصروف ترین چوک کو ٹریفک کے لئے بند کر دیا جاتا۔ مگر صفوت غیور اکثر ایف سی چوک میں لال بتی پر کھڑے ہو کر عام لوگوں کی طرح سبز بتی کا انتظار کیا کرتے اور پچھلے دنوں یہی طرز عمل ان کی جان لے گیا۔ کچھ روز پیشتر اسی طرح وہ چوک میں سرخ بتی پر رکے اور پہلے سے تاک میں کھڑے پندرہ سالہ خودکش بمبار نے ان کی گاڑی کے ساتھ ٹکرا کر خود کو دھماکے سے اڑا دیا۔ صفوت غیور کی گاڑی آگ کی لپیٹ میں آئی اور وہ دیگر چار افراد کے ساتھ شہید ہو گئے۔ یہ خبر جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی۔ جس نے بھی یہ خبر سنی، اس نے افسوس کیا۔ جن دہشت گردوں کو وہ میدان میں لڑنے کا چیلنج دیا کرتے تھے، انہوں نے چھپ کر وار کیا اور کامیاب رہے۔ ان کی بہادری اور جرات کی جتنی بھی تعریف کی جائے وہ کم ہے۔ ان کی نماز جنازہ میں گورنر، وزیر اعلیٰ اور وفاقی وزیر داخلہ رحمٰن ملک سمیت کئی اہم شخصیات نے شرکت کی۔ حکومت کی طرف سے انہیں ستارہ شجاعت دینے کا اعلان کیا گیا۔ صفوت غیور کی شہادت کے بعد یہ بات یقینی ہو گئی ہے کہ دہشت گردوں نے اب صوبے میں اہم شخصیات کو نشانہ بنانا شروع کر دیا ہے۔ اس سے یہ ظاہر ہوا کہ دہشت گرد اپنے مذموم مقاصد کے لئے حکمت عملی تبدیل کر رہے ہیں۔

موجودہ دور کے خوارج یہ ہیں

وہابی (اہلحدیث) دیوبندی، توحیدی اور جماعت المسلمین اس دور کے خوارج ہیں۔ ان سب کا بھی وہی عقیدہ ہے جو خوارج کا عقیدہ ہے۔ جن کو آپ نے گزشتہ صفحات پر ملاحظہ کیا۔

یہ وہی لوگ ہیں جنھوں نے امریکہ، اسرائیل اور بھارت کے تعاون سے پورے ملک میں دہشت گردی کا بازار گرم کیا ہوا ہے۔ انہی فرقوں کی ذیلی جماعتیں اور ہم مسلک تنظیمیں دہشت گردی کی کارروائیوں میں ملوث ہیں، کہیں اسلامی نظام کا لیبل لگا کر دہشت گردی کی جارہی ہے، کہیں جہاد کا لیبل لگا کر دہشت گردی کی جارہی ہیں، کہیں اپنا اثرورسوخ قائم کرنے کے لئے مسلمانان اہلسنت کے گلے کاٹ کر انہیں لٹا کر دہشت گردی کی جارہی ہے، کہیں قبضہ جمانے کے لئے مسلمانوں کے گھروں اور اموال کو اسلحہ کے زور پر لوٹ کر دہشت گردی کی جارہی ہے۔

یہ سب کچھ یہ نام نہاد اسلام فروش مسلمان اپنے آقا یہود و نصاریٰ اور ہنود کے اشاروں پر کررہے ہیں جس کے عوض ان کو بھاری رقوم اور تحفظ فراہم کیا جاتا ہے۔ اربوں روپے کی املاک، کروڑوں کا اسلحہ اور گاڑیاں ان کے پاس موجود ہیں۔ یہ سب ان کنگلوں کے پاس کہاں سے آیا؟ جن کی ایماء پر یہ دہشت گردی کی کارروائیاں کرتے ہیں، انہی کا دیا ہوا یہ مال ہے۔

حکومت ان کے خلاف اس لئے بڑی کارروائی نہیں کرتی کیونکہ وہ بھی یہود و نصاریٰ کی غلام ہے۔ صرف عوام کو ٹھنڈا کرنے کے لئے معمولی آپریشن کیا جاتا ہے۔

خوارج کے عقائد و نظریات

1: خوارج کے نزدیک سرورِ کونین ﷺ، انبیاء کرام علیہم السلام اور ان سے نسبت رکھنے والی چیزوں کی تعظیم و توقیر شرک ہے اور جو ان کی تعظیم و توقیر کریں وہ مسلمان خوارج کے نزدیک مشرک ہیں۔

2: خوارج کے نزدیک حضور ﷺ، انبیاء کرام علیہم السلام، صحابہ کرام علیہم الرضوان، اہلبیت اطہار علیہم الرضوان اور اولیاء کرام رحمہم اللہ کے مزارات شرک کے اڈے ہیں اور وہاں حاضری دینے والے مشرک ہیں۔

3: میلاد النبی ﷺ، گیارہویں شریف، عرس، برسی، سوئم، چہلم اور فاتحہ کا انعقاد خوارج کے نزدیک شرک و بدعت ہے اور یہ کام کرنے والے مشرک و بدعتی ہیں۔

4: خوارج کے نزدیک نذر و نیاز حرام ہے۔

5: خوارج کے نزدیک مسلمانان اہلسنت کا قتل مباح (جائز) ہے۔

6: خوارج کے نزدیک بزرگوں کے وسیلے سے دعا کرنا شرک ہے۔

7: خوارج کے نزدیک صرف ان کے باطل موقف کی حمایت کرنے والے مسلمان ہیں باقی تمام مسلمان کافر ومشرک ہیں۔

8: خوارج کے نزدیک مسلمانان اہلسنت کی مساجد، مقدس مقامات، گھروں اور مال پر قبضہ کرنا جائز ہے۔

9: خوارج کے نزدیک کھڑے ہوکر صلوٰۃ وسلام پڑھنا شرک وبدعت ہے اور پڑھنے والے مشرک وبدعتی ہیں۔

10: خوارج کے نزدیک بزرگان دین کے مزارات یہاں تک کہ سید عالم ﷺ کے مزار انوار کی زیارت کی نیت سے سفر کرنا شرک ہے اور ایسا کرنے والے بدعتی ومشرک ہیں۔

11: خوارج کے نزدیک یارسول اللہ ﷺ کہنا، یاغوث اعظم رضی اللہ عنہ کہنا شرک ہے اور ایسا کہنے والے مشرک ہیں۔

12: خوارج کے نزدیک نماز جنازہ اور فرض نمازوں کے بعد اجتماعی دعا مانگنا بدعت ہے اور اس پر عمل کرنے والے ان کے نزدیک بدعتی ہیں۔

13: خوارج کے نزدیک حضور علیہ السلام اور انبیاء کرام علیہم السلام کے لئے عطائی علم غیب ماننا شرک ہے۔

14: خوارج کے نزدیک متبرک راتوں شب میلاد، شب معراج اور شب برأت میں عبادات کا اہتمام بدعت ہے اور عبادات کا اہتمام کرنے والے بدعتی ہیں۔

یہی وہ لوگ ہیں جن کی سرپرستی اسرائیل، امریکہ اور بھارت کررہے ہیں اور بعض شدت پسند اسلامی ممالک بھی انہیں اسلحہ دیتے ہیں تاکہ یہ لوگ اہلسنت کا قتل عام کرتے رہیں۔ ملک پاکستان کی بنیادوں کو کھوکھلا کرتے رہیں۔ اب ان کے سرپرست اسرائیل، امریکہ اور بھارت کے اسلام دشمن کارنامے ملاحظہ ہوں۔

☆☆☆

تیرھواں باب

عالمی دہشت گرد کون؟

دہشت گردوں کے سرپرست

اسرائیل، امریکہ، ہندوستان اور اس کے اتحادی

(حقائق ملاحظہ ہوں)

دہشت گردی کے خلاف جنگ

فریب یا حقیقت (خصوصی رپورٹ)

امریکہ کے دفاع کو مضبوط تر بنانے کے لئے ستمبر 2000ء میں (یعنی ستمبر 2001ء کے واقعہ سے ایک سال پہلے) وہاں کے اہل فکر اور دفاعی دانشوروں نے ایک تفصیلی خاکہ (Blue Print) اور دستاویز تیار کی تھی جس کا نام تھا Porject for the New American Century (PNAC) اگرچہ افغانستان اور عراق پر حملہ کرنے کا فیصلہ اور تیاریاں پہلے ہی ہو چکی تھیں لیکن انہیں کسی بہانے کی تلاش تھی تاکہ دنیا کی آنکھوں میں دھول جھونکی جا سکے۔ یہ بہانہ انہیں 11 ستمبر کے واقعہ نے مہیا کر دیا۔ حقیقت یہ ہے کہ ان امریکی عمارات پر حملے کی پیشگی اطلاع کم از کم 11 ممالک نے امریکہ کو پہنچادی تھی حتیٰ کہ موساد کے دو سینئر ماہرین نے خود واشنگٹن جا کر سی آئی اے اور ایف بی آئی کو متنبہ کیا بلکہ انہوں نے کچھ نام بھی بتائے مگر امریکی حکام نے کوئی ایکشن نہیں لیا۔ حالانکہ واشنگٹن پر جہازوں کے ذریعہ حملہ کرنے کی اطلاع 1996ء ہی میں امریکی حکام تک پہنچ چکی تھی اور پھر 1999ء میں US National Intelligence Council نے دوبارہ یہ رپورٹ بھم پہنچائی کہ بارود سے بھرے ہوئے طیارے پینٹاگون، سی آئی اے کے ہیڈ کوارٹر یا وائٹ ہاؤس سے ٹکرا سکتے ہیں۔

کتنی حیرت کی بات ہے کہ جہازوں کے نام نہاد اغوا کنندگان میں سے کم از کم پانچ کی ٹریننگ امریکہ کی ملٹری تنصیب گاہوں میں ہوئی تھی۔ صرف یہی نہیں بلکہ متعدد سعودی باشندوں کو سی آئی اے نے خود دہشت گردی کی تعلیم دی تھی تاکہ وہ اسامہ بن لادن کے ساتھ مل کر افغانستان میں فساد برپا کروا سکیں۔ (BBC, Nov 6,2001) ان تمام حقائق کو یکجا کر امریکہ کی بدنیتی مکمل کر نمایاں ہو جاتی ہے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ 11 ستمبر کے روز خودکش جہازوں کا یہ حملہ صبح 8 بج کر 20 منٹ پر شروع ہوا اور آخری حملہ 10 بج کر 6 منٹ پر ہوا۔ 9 بج کر 38 منٹ پر پینٹاگون سے جہاز ٹکرایا یعنی ابتدائی حملے سے ایک گھنٹے اور اٹھارہ منٹ بعد۔

اس تمام عرصے میں معاملہ کی چھان بین کرنے کے لئے ایک بھی امریکی لڑاکا طیارہ فضا میں بلند نہ ہوا جبکہ ایئر فورس کا ہوائی اڈہ صرف دس میل کے فاصلے پر تھا۔ یہ معاملہ غور طلب ہے کہ اتنی دیر وہ کیا کرتے رہے حالانکہ ستمبر 2000ء اور جون 2001ء کے درمیان امریکی لڑاکا طیارے کسی بھی مشتبہ جہاز کو دیکھ کر 67 دفعہ فضا میں بلند ہوئے لیکن ستمبر 2001ء میں انہیں سانپ سونگھ گیا۔ یہ ایک جھلک ہے امریکہ کے مشتبہ کردار اور بہانہ سازی کی۔

ان حقائق سے ثابت ہوتا ہے کہ افغانستان اور عراق پر حملے کی اصل وجوہات کچھ اور تھیں لیکن 11 ستمبر کے واقعہ کو بہانہ بنا کر امریکی ارباب اختیار نے خود اس کی جڑوں کو سینچا اور جب حملہ ہو چکا تو اس کے نام نہاد مفروضہ سرغنہ اسامہ بن لادن کو گرفتار کرنے کی کوئی سنجیدہ کوشش نہیں کی گئی بلکہ امریکی چیف آف اسٹاف کے چیئر مین جنرل مائرز نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ "بن لادن کو پکڑنا کبھی بھی

ہمارا مقصد اور مطمح نظر نہیں رہا" 13 مئی 2002ء کے ٹائمز میگزین کے مطابق نومبر 2001ء میں امریکی ہوابازوں نے القاعدہ اور طالبان کے لیڈروں کو 6 ہفتے کے اندر کم از کم 10 مرتبہ دیکھا مگر باوجود اطلاع دینے کے انہیں فوری حملہ کرنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ ان تمام حقائق کی وجہ سے امریکہ کا کردار نہایت مشکوک نظر آتا ہے۔ انگلستان کے سابق وزیر ماحولیات مائیکل میچر کی ایک تحریر کے مطابق

Wor on Terrorism is being used largely as bogus cover for acheiving winder US strategic geopolitical objectives

عراق پر حملے کا منطقی جواز پیدا کرنے کے لئے امریکہ کے محکمہ دفاع کے سیکریٹری ڈونلڈ رمز فیلڈ نے سی آئی اے کو دس دفعہ کہا کہ کسی نہ کسی طرح کوئی ایسی شہادت، بیان یا ثبوت تلاش کیا جائے جس کے ذریعے عراق کو 11 ستمبر کے واقعہ میں ملوث کیا جا سکے مگر CIA ہر بار کوئی بھی ایسا ثبوت تلاش کرنے میں ناکام رہی۔ اس کے باوجود امریکہ نے شدید ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے پہلے افغانستان اور پھر عراق پر حملہ کر ہی دیا کیونکہ ان حملوں کا فیصلہ 11 ستمبر سے بہت پہلے ہو چکا تھا۔ شروع میں انہوں نے ان حملوں کو دہشت گردی کے خلاف مہم کا نام دیا، پھر بڑے پیانے پر تباہی پھیلانے والے ہتھیاروں کا پروپیگنڈہ کیا (جو نہ ملنے تھے اور نہ ملے) اور پھر شرمندہ ہو کر عراق کو آزادی دلوانے کا بہانہ بنا لیا، مگر اصل مقصد کچھ اور تھا۔ مندرجہ ذیل عبارت پر غور کیجئے (بیکر انسٹیٹیوٹ آف پبلک پالیسی) نے اپریل 2001ء میں امریکی حکومت کو یہ رپورٹ ارسال کی تھی۔

the US remains a Prisoner of its energy dilemma, Iraq remains a destabilishing influence to... the flow of oil to international markets from the Middle East" The report recommended that because this was an unacceptable risk to the US, military intervention was neccessary, (Sundy Herald, Oct. 6, 2002, quoted by Meacher)

"یاد رہے کہ عراق میں تیل کے ذخائر کے علاوہ (100 Trillion C.Ft)110 ٹریلین مکعب فٹ قدرتی گیس کے ذخائر بھی موجود ہیں جو امریکی ضروریات پوری کرنے کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں۔

یہ تھی عراق پر حملہ کرنے کی وجہ اور سازش مگر افغانستان پر حملہ کیوں کیا گیا۔ شروع میں لکھا جا چکا ہے کہ افغانستان پر حملہ کرنے کا فیصلہ 11 ستمبر 2001ء سے پہلے ہی ہو چکا تھا اور اس کی خبر امریکی افسران نے پاکستان کے سیکریٹری امور خارجہ نیاز نائیک کو برلن کی ایک میٹنگ میں جولائی 2001ء کے وسط میں دے دی تھی اور اسے بتا دیا تھا کہ اکتوبر کے وسط میں افغانستان پر چڑھائی کر دی جائے گی۔ 11 ستمبر 2001ء کا واقعہ تو فقط ایک بہانہ تھا۔ آخر امریکہ افغانستان پر حملہ کرنے کے لئے اتنا بے تاب کیوں تھا۔ یہاں بھی وہی

تیل کی دولت کا مسئلہ تھا۔ امریکہ ترکمانستان، ازبکستان اور قازقستان سے تیل کو افغانستان اور پاکستان کے راستے پائپ لائنز بچھا کر بحر ہند لے جانا چاہتا تھا مگر طالبان کی حکومت نے امریکی شرائط کو ماننے سے انکار کر دیا جس کے نتیجے میں امریکہ نے افغانستان کو دھمکی دی کہ

"یا ہماری طرف سے سنہرے قالین کی پیشکش قبول کرلو۔ ورنہ ہم تمہیں بموں کی چادر کے نیچے دفن کر دیں گے"

واقعات شاہد ہیں کہ انہوں نے اس دھمکی پر پورا پورا عمل کر دکھایا۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ طالبان حکومت کو تباہ کرنے کے بعد بھی خاطر خواہ نتائج برآمد نہ ہو سکے اور سرزمین افغانستان امریکیوں کے لئے پھولوں کی سیج نہ بن سکی اور انہیں مجبوراً پائپ لائن بچھانے کے لئے لمبا اور مہنگا متبادل راستہ تلاش کرنا پڑا۔ شاید یہ مسلمانوں کی بدقسمتی ہے کہ تیل کے تقریباً تمام ذخائر مسلمان ممالک میں موجود ہیں اور 2010ء تک دنیا کی ساٹھ فیصد تیل کی پروڈکشن مسلمان ممالک کے کنٹرول میں ہے۔ ظاہر ہے یہ صورتحال امریکہ کے لئے ناقابل برداشت ہے۔ 1990ء کی دہائی میں توانائی کی 57 فیصد ضروریات امریکہ نجی طور پر پوری کرتا تھا لیکن 2010ء تک وہ صرف 39 فیصد کی حد تک ایسا کر سکے گا۔ اس لئے ان کے نقطہ نظر سے مسلمان ممالک کے تیل پر قبضہ کرنا ضروری تھا۔

مذکورہ بالا حقائق ثابت کرتے ہیں کہ "دہشت گردی کے خلاف مہم" فقط ایک دھوکہ، فریب اور ایک چال ہے۔ اصل حقیقت طاقت کے بل بوتے پر مسلمان ممالک کے تیل کے ذخائر پر قبضہ کر کے مضبوط سے مضبوط تر ہونا اور دنیا پر حکومت کرنا ہے۔ ایسا کرتے ہوئے اگر کروڑوں مسلمان بھی موت کے گھاٹ اتر جائیں تو ان کے خیال میں یہ ایک نہایت معمولی بات ہے۔

☆☆☆

اوباما انتظامیہ کی ناکامی

(شیخ جابر)

روزنامہ ایکسپریس کراچی 20 فروری 2011ء

امریکہ کی تاریخ سفاکی اور بربریت کے علاوہ کچھ نہیں۔ یہ براعظم یورپی آبادکاروں نے دریافت کیا تھا۔ یہاں کے اصل باشندوں، دس کروڑ سرخ ہندیوں میں سے نو کروڑ کو صرف 50 برس کے قلیل عرصے میں ختم کر کے اس نئے جہان کی تسخیر و تعمیر کی گئی۔ انسانی تاریخ میں سفاکی اور درندگی کی ایسی کوئی اور مثال نہیں ملتی آج امریکا دنیا کا مہذب ترین ملک ہے اور ہمیں تہذیب کے اسباق دے رہا ہے۔ ہمارے بعض نام نہاد مفکرین یہ سبق رٹ رٹ کر ہمیں بھی سنا رہے ہیں۔ امریکا کے موجودہ صدر بارک اوباما کی چمڑی سفید نہ ہونے کی بنا پر مشرق و مغرب میں غیر ضروری طور پر یہ سمجھ لیا گیا کہ اب دنیا بھر میں مثبت تبدیلیاں رونما ہوں گی۔ لیکن نہ ایسا ہونا تھا نہ ہوا۔ آج بھی دنیا میں انسانی ہلاکتوں کا ایک بڑا سبب غلط امریکی پالیسیوں اور رویوں کو قرار دیا جا سکتا ہے۔ دنیا میں امریکہ مخالف جذبات کا ایک اُمڈتا طوفان ہے جس کا ادراک اوباما انتظامیہ اور مغربی دانشوروں کو قطعی نہیں ہے۔ امریکی سامراجیت عالمی حالات کو قابو میں رکھنے اور اپنے مفادات کی بے رحمانہ تکمیل کے لئے ہر اقدام اور کوشش کو جائز سمجھتی ہے۔ اس کی ظالمانہ اور غیر انسانی سازشوں کا ایک عالمی جال ہے جس میں تیسری دنیا کے غریب و مقہور ممالک کو پھنسنے اور پھنسانے کے لئے سی آئی اے کیا کیا جتن کرتی ہے ایک دنیا اب ان رازوں سے واقف ہو چکی ہے۔

عراق پر امریکا کے حملے سے لے کر اب تک تقریباً 108854 شہری ہلاک ہو چکے ہیں "وکی لیکس" کے مطابق امریکی حملے کے بعد سے اب تک ہلاکتوں کی تعداد 109032 ہے۔ افغانستان اور عراق پر امریکی اور اتحادی افواج کے حملے کے بعد سے اب تک کم از کم 919467 افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ لاکھوں افراد نے اوباما کو ووٹ اس امید پر دیئے تھے کہ وہ جارج ڈبلیو بش کی جنگجویانہ اور ہلاکت خیز پالیسیوں کو ختم کر دیں گے لیکن "اے بسا آرزو کہ خاک شد" اوباما نے بھی "Waron Terror" کے دھوکہ کو جاری رکھنا اپنا فرض جانا۔ عالمی استعماری سرمایہ دارانہ سدا مراجیت کا رقص ابلیس اسی زور و شور، کروفر سے جاری رہا۔ غیر ملکی افواج عراق میں موجود ہیں۔ افغانستان اور پاکستان میں اتحادی افواج کی کارروائیوں میں اضافہ کر دیا گیا۔ پاکستان میں ڈرون حملوں کے ذریعے معصوم نہتے شہریوں کا قتل روز کا معمول بن گیا۔ جمہوریت کے حامیوں کی ایرانی جمہوریہ پر حملے کے لئے بہانے کی تلاش بھی اسی شد و مد سے جاری رہی۔ سوال یہ ہے کہ ان اقدامات کے تسلسل سے امریکا کو کیا حاصل ہو سکتا ہے؟ امن عالم کی مزید تباہی یا تباہ ہوتی امریکی سرمایہ دارانہ معیشت کی بحالی؟ خود امریکا میں کساد بازاری، بے روزگاری، اور غربت ایک عفریت کی طرح منہ پھاڑے ہر دم انسانوں

کو نگلے جارہی ہے۔ایک اندازے کے مطابق 43.6 ملین امریکی خط غربت سے نیچے زندگی گزارنے پر مجبور ہیں۔ ہر 5 میں سے کم از کم ایک بچہ خط غربت سے نیچے زندگی گزار رہا ہے۔ 50.7 ملین افراد کو "ہیلتھ انشورنس" کی سہولیات میسر نہیں۔ یعنی کل آبادی کا 16.7 فیصد علاج معالجے کی انتہائی ترقی یافتہ شکلیں موجود ہونے کے باوجود ان سے محروم ہے۔ ہارورڈ کے ایک مطالعہ کے مطابق 44800 اموات کا سبب "ہیلتھ انشورنس" تک عام افراد کی عدم رسائی ہے۔ان اعداد و شمار کی موجودگی میں اوباما انتظامیہ کا یہ دعویٰ کہ اس نے کساد بازاری کی کمر توڑ دی ہے ایک دل خوش کن فریب کے علاوہ کچھ نہیں معلوم ہوتا۔ شاید جمہوریت میں عوام کو کچھ بھی فریب دیا جاسکتا ہے۔اقبال نے کہا تھا

جمہوریت اک طرز حکومت ہے کہ جس میں
بندوں کو گنا کرتے ہیں تولا نہیں کرتے

گزشتہ چار دہائیوں سے امریکی سرمایہ داریت پر ایک خاص جمود اور انحطاط طاری دکھائی دیتا ہے۔ دیگر حریف سرمایہ دار ممالک کی کرنسی کے مقابلے میں امریکی ڈالر کی قدر میں نمایاں کمی واقع ہوئی ہے۔ امریکی دنیا کی مقروض ترین قوم بن گئے ہیں۔اس کے متعدد اسباب ہیں لیکن ایک چیز تو بالکل واضح ہے کہ تمام تر فائدہ امریکی معاشی اشرافیہ کی جھولی میں جا رہا ہے۔ یہ وہ عفریت ہے جو انسانیت کی ہڈیوں، گوشت اور رگ و پے سے چمٹا مسلسل منافع نچوڑے جا رہا ہے۔ دنیا کے کچھ حصوں میں جنگ مسلط کر کے اور خود امریکا میں کساد بازاری اور بے روزگاری کے ذریعے گزشتہ 30 برس میں امریکا میں کارپوریشنز کے نتیجے میں دولت سمٹ کر چند ہاتھوں تک محدود ہو کر رہ گئی ہے۔ مساوات کے علم برداروں کے ہاں انسانی تاریخ کی سب سے ہول ناک اور قبیح معاشی عدم مساوات دیکھنے میں آئی ہے۔اوباما انتظامیہ کی ناکامی نام نہاد امریکی جمہوریت کا ڈھول کا پول کھولتی نظر آتی ہے۔ لاکھوں امریکی بے روزگار شاہد ہیں کہ اصل حکومت عوام کی نہیں بلکہ ملٹی بلین ڈالر کارپوریشنز کی ہے۔ حکومت، پارلیمنٹ، عدلیہ، غرض ہر ادارہ ان کارپوریشنز کی بقاء اور تحفظ کا ضامن ہے۔ انہیں انسانوں کے بجائے سرمائے کی بڑھوتری سے سروکار ہے۔ لوگ سوچنے پر مجبور ہیں کہ کیا یہ عوامی حکومت ہے جو عوام کے ذریعے اور عوام کے لئے ہوتی ہے؟ ابراہام لنکن کی روح بھی اس نوعیت کی امریکی جمہوریت پر قبر میں تڑپ رہی ہوگی۔

موجودہ جنگوں اور کساد بازاری نے امریکی جمہوریت کو عریاں کر دیا ہے کہ یہ سرمائے کی حکومت ہے، سرمائے کے ذریعے ہے اور سرمائے کے لئے ہے۔

☆☆☆

ایک دہشت گرد کا اعتراف

کلدیپ نائر

(روزنامہ ایکسپریس کراچی، 28 جنوری 2010ء جمعہ)

علی گڑھ یونیورسٹی کے وائس چانسلر نے حکومت کو لکھا ہے کہ ان کے کیمپس کی حفاظت کا بندوبست کیا جائے۔ وہ ایک ابھرتے ہوئے ہندو دہشت گردوں کے گروپ کی اس دھمکی پر اپنے ردعمل کا اظہار کر رہے تھے جس نے مبینہ طور پر علی گڑھ یونیورسٹی کو اپنا ایک ٹارگٹ (نشانہ) مقرر کر رکھا ہے۔ زیادہ عرصہ نہیں ہوا جب وزیر داخلہ پی چدم برم نے تسلیم کیا تھا کہ زعفرانی دہشت گردی کا انڈین منظر نامے میں نمودار ہونا ایک حقیقت ہے جس کا سختی سے سامنا کیا جانا چاہئے۔

ملک میں ہندوؤں کی طرف سے دہشت گردی پر اول تو کسی کو یقین ہی نہیں آیا گویا ایسی چیز انڈیا میں ہو ہی نہیں سکتی تھی۔ بی جے پی نے الزام لگایا کہ ہندو ٹیررازم کی بات پھیلانے کا مقصد یہ ہے کہ کانگریس کو جس قدر بھاری کرپشن کے اسکینڈلوں کا سامنا ہے اور جس پر ملک بھر میں بحثیں چل رہی ہیں، اس پر سے عوام کی توجہ ہٹانا ہے۔ اسی لئے ہندو دہشت گردی کا شوشہ چھوڑا گیا ہے۔ آر ایس ایس تو اس حد تک چلی گئی کہ گویا حتمی بات کہہ دی گئی ہے، وہ یہ کہ "ایک ہندو تو دہشت گرد ہو ہی نہیں سکتا"

تاہم سوامی اسیمانند کے مجسٹریٹ کے سامنے اعترافی بیان نے آر ایس ایس کا لہجہ بھی بدل دیا ہے جو یہ کہنے لگی ہے کہ انتہا پسند لازماً آر ایس ایس چھوڑ کر چلے جائیں۔ گویا یہ ایک اعتبار سے ان کی اپنی تنظیم کے اندر انتہا پسندوں کی موجودگی کا اقرار ہے۔ بی جے پی سینٹرل بیورو آف انویسٹی گیشن (سی بی آئی) کی طرف سے بم دھماکوں کے بارے میں منتخب خفیہ معلومات کے افشاء کی مذمت کرتی ہے جو کہ مبینہ طور پر ہندو دہشت گردوں نے کئے لیکن سوامی کے اعتراف کے بعد دہشت گردی پر کسی شک و شبہ یا اس سے انکار کی کوئی گنجائش ہی نہیں رہی؟ حالانکہ پاکستان نے اس کی نشاندہی کئی سال پہلے ہی کر دی تھی جب دہشت گردی کا فرینکنسٹائن (عفریت) ننگا ہو کر اس سرزمین پر نہیں آن نکلا تھا۔

سوامی نے پہلے تو الزام لگایا کہ اسے حکومت کی کسی سازش میں پھنسایا جا رہا ہے لیکن اب اس نے اعترافات کی پوری فصل ہی بو دی ہے۔ اس نے عدالت میں حاضر ہو کر ضابطہ فوجداری کی دفعہ 164 کے تحت بیان ریکارڈ کرایا اور یوں اپنی گواہی کو قانونی جامہ پہنا کر اسے معتبر بنا دیا۔ سوامی پر اپنا بیان واپس لینے کی خاطر کیا کیا دباؤ نہیں ڈالا گیا مگر اس کے پائے استقلال میں لرزش نہیں آئی۔ سوامی نے آر ایس ایس کے ایک لیڈر اندریش کا نام لیا اور کہا کہ "اجمیر، حیدر آباد، سمجھوتہ ایکسپریس اور مالیگاؤں میں دو بار دہشت گرد دھماکوں کی منصوبہ بندی کے پیچھے اس کا دماغ کار فرما تھا"

فنڈز جوشی نے فراہم کئے جو کہ آر ایس ایس کا ایک اور سرگرم کارکن ہے۔اس کو سوامی سے چھ سال قبل متعارف کروایا گیا تھا۔آر ایس ایس کے ہی دو اور ارکان سندیپ ڈنگا اور رام جی کالسنگری ان کے ساتھ ہندو مندروں پر ہونے والے دھماکوں کا بدلہ لینے کی خاطر شامل ہو گئے تھے۔وہ دونوں مفرور ہیں اور حکومت نے ان کے بارے میں معلومات پہنچانے پر دس دس لاکھ روپے کے انعامات کا اعلان کر رکھا ہے۔

مئی 2008ء میں انتہا پسندوں کے گروپ نے بہت سی میٹنگیں کرنے کے بعد حیدر آباد، مالیگاؤں، اجمیر شریف اور آگرہ یونیورسٹی پر دہشت گرد حملوں کا روڈ میپ تیار کیا۔اس کا اقرار سوامی نے اپنے 26 صفحات پر مشتمل اعترافی بیان میں کیا ہے"میری تجویز ہے کہ پہلا بم دھماکہ مالیگاؤں میں کیا جائے کیونکہ ایک تو وہ ہماری لوکیشن سے قریب ہے۔دوسرا اس کی 80 فیصد آبادی مسلمانوں کی ہے۔میں نے یہ بھی کہا کہ چونکہ آزادی کے وقت نظام حیدر آباد پاکستان کے ساتھ جانا چاہتے تھے لہذا حیدر آباد کو بھی سبق سکھایا جانا چاہئے اور ایک بم وہاں بھی نصب کیا جائے"

2006ء کے مالیگاؤں دھماکے کے بعد جس میں کہ 30 افراد ہلاک ہوئے تھے،سوامی کے مطابق جوشی نے اسے بتایا کہ"اس آدمی نے اس منصوبے پر عمل درآمد کرایا ہے"سوامی نے یہ اعتراف بھی کیا کہ اجمیر شریف کا انتخاب بھی اس نے کیا تھا جہاں ہندو بھی بہت بڑی تعداد میں جاتے تھے......تاکہ ہندو وہاں جانے سے ڈرنے لگیں"

اس نے یہ بھی کہا ہے کہ ایک بم اے ایم یو (علی گڑھ مسلم یونیورسٹی) میں بھی رکھ دیا جائے کیونکہ بہت سے مسلمان نوجوان وہاں پڑھتے ہیں۔سوامی نے کہا"میری تجویز کو ہر ایک نے تسلیم کر لیا"

سوامی نے ان دو مسلمانوں لڑکوں کا بھی ذکر کیا ہے جنہیں جوشی اجمیر شریف میں دھماکے کی تیاریوں کے سلسلے میں اپنے ساتھ لایا تھا اور اس (جوشی) نے کہا کہ اگر ان مسلمان لڑکوں کو کسی دن یہ بات بتا دی تو اسے (جوشی) کو اپنے ہی ساتھی قتل کر دیں گے۔اور جوشی کو واقعی گولی ماری گئی تھی۔سوامی نے کہا کہ یہ دھماکے 2002ء میں اکشر ڈم مندر احمد آباد اور 2006ء میں ورناسی (بنارس) کے سنکٹ مورچن مندر میں مبینہ جہادی دہشت گردوں کی طرف سے کیے جانے والے دھماکوں کے جواب میں کیے گئے۔

کلوک اینڈ ڈیگر یعنی لبادے اور خنجر کی کہانی جسمیں کہ انٹیلی جنس کا بھی ایک سابق افسر ملوث تھا،وہ آر ایس ایس کے چند لوگوں کی کہانی نہیں ہے۔منصوبہ اس سے کہیں زیادہ گہرا ہے۔سی بی آئی اس کو الجھانے کی کوشش کر رہی ہے جو کہ مناسب نہیں ہے۔حکومت کو آر ایس ایس کے ہندوتو فلسفے کا توڑ کرنے کے ذرائع تلاش کرنے چاہئیں۔ایک سیکولر ملک کی خاطر کوئی بھی بنیاد پرست خیال اس کی بنیاد کی جڑوں کو کاٹنے کے مترادف ہے۔پاکستان میں بنیاد پرستی پھیلی......اور یہ بنگلہ دیش میں بھی پھیل رہی ہے......کیونکہ نہ تو حکومت نے اور نہ ہی آزاد خیال عناصر نے شروع میں اس پر کچھ زیادہ سوچا تھا لیکن جب دھماکوں پر دھماکے ہونے لگے اور ہلاکتوں کی تعداد بڑھنے لگی تب پاکستان جاگا۔انڈیا کو اس عفریت کے بارے میں سنجیدگی سے کچھ کرنا چاہئے۔مالیگاؤں دھماکوں کے معاملے کو دوبارہ

کھولنا درست سمت کی جانب ایک قدم ہے۔ سوامی نے اعتراف کرلیا ہے کہ یہ اس کی تنظیم کی کارستانی تھی۔

22 دسمبر 2006ء کو مہاراشٹر نے ایک خصوصی عدالت میں 2,200 صفحات پر مشتمل چارج شیٹ داخل کی لیکن بعد ازاں سیاسی پارٹیوں کے دباؤ پر اس وقت کے مہاراشٹر کے نائب وزیر اعلیٰ آر آر پاٹل نے یہ مقدمہ از سر نو تحقیقات کے لئے سی بی آئی کو منتقل کردیا۔ سی بی آئی نے کہا کہ مقدمے میں کوئی تازہ شہادت نہیں ہے لیکن اب نئے مواد کے بعد اس ایجنسی کو یہ کیس پوری شدومد کے ساتھ اٹھانا چاہئے۔

یہ قدرت کا نظام ہے کہ کس طرح سوامی کے ضمیر نے اسے جھنجھوڑا۔ وہ چندی گڑھ کی جیل میں زیر حراست تھا جہاں ایک مسلمان مالیگاؤں بم حملے کے الزام میں سزا کاٹ رہا تھا۔ سوامی پر اس مسلمان قیدی کی اس پر خلوص دیکھ بھال کا بہت زبردست اثر ہوا، جو اس نے سوامی کی بیماری کے دوران کی۔ اس بے گناہ قیدی کو اس قید پر کوئی ملال نہیں تھا۔ سوامی نے اپنا دل صاف کرنے کا فیصلہ کرلیا اور اس واقعہ میں اپنے اور آر ایس ایس کے آدمیوں کے ملوث ہونے کا اعتراف کرلیا۔

''مسلمان لڑکے کلیم نے میرے ضمیر کو جگا دیا۔ مجھے سمجھ آگئی کہ دو انسانوں میں محبت دو برادریوں میں نفرت سے کہیں زیادہ طاقتور جذبہ ہے'' اس نے مبینہ طور پر انڈیا اور پاکستان کے صدور کو خط لکھے جن میں اس نے اپنے جرائم کا اقبال کیا اور کفارہ ادا کرنے کا کہا۔ یہ شرم کی بات ہے کہ 13 مسلمان جو مالیگاؤں دھماکوں کے الزام میں قید ہیں، انہیں ابھی تک رہا نہیں کیا گیا۔ صرف کلیم کو رہا کردیا گیا ہے۔ مہاراشٹر کی پولیس کو سخت شرمندگی ہوئی ہے ان کی وضاحت ہے کہ ان سے غلطی ہوگئی تھی۔ جنہوں نے ان کے خلاف مقدمہ دائر کیا اور اس وقوعہ میں ملوث ایک شخص کو بھی پیش کردیا جو کہ سرکاری گواہ بن گیا۔ اس کو تو سزا دی جانی چاہئے۔ لیکن لگتا ہے کہ یہ بے سود مطالبہ ہے کیونکہ میں نے تو آج تک کسی پولیس والے کو مقدمہ خراب کرنے یا کسی بے گناہ کو پھنسانے پر سزا پاتے نہیں دیکھا۔

کیا یہ وقت نہیں کہ دونوں ملک دہشت گردی کا خطے سے قلع قمع کرنے کی خاطر باہم تعاون کریں اور اگر دونوں میں سے کوئی ملک یہ کہے کہ اس کو اتنی زیادہ خطرناک صورتحال کا سامنا نہیں جتنا کہ دوسرے کو ہے تو یہ بات بے معنی ہے۔ درست کہ دونوں میں اختلاف کا ایک شیڈ موجود ہے...... لیکن یہ صرف شیڈ ہی ہے۔ ممکن ہے امریکا ابھی اس نوعیت کی کھلی دہشت گردی کا شکار نہ ہوا ہو جیسا کہ پاکستان جہادیوں کے ہاتھوں ہوا ہے لیکن اب انڈیا کے پاس مائسٹوں کے علاوہ ہندو دہشت گرد اور مسلم دہشت گرد بھی ہیں جو کہ وسیع پیمانے پر دہشت گردی پھیلا سکتے ہیں۔

بدنامی کا ڈھول

(جاوید چوہدری)

روزنامہ ایکسپریس کراچی، 3 فروری 2011ء

امریکی ایجنٹ ریمنڈ ڈیوس کے بارے میں اب تک اطلاعات چشم کشا ہیں، یہ شخص 27 جنوری کی صبح گاڑی نمبر ایل ای سی 5545 میں سوار ہو کر مزنگ کی پرہجوم سڑک سے گزر رہا تھا، اس کے ساتھ ایک دوسرا امریکی بھی سوار تھا، یہ لوگ رش کی جگہ پر پہنچے تو موٹر سائیکل پر سوار دو نوجوانوں فہیم اور فیضان کی نظر ریمنڈ ڈیوس اور اس کے ساتھی پر پڑی، ریمنڈ ڈیوس کی گود میں پستول تھا۔ موٹر سائیکل سوار ایک نوجوان نے جیب سے موبائل فون نکالا اور ریمنڈ ڈیوس، اس کے ساتھی اور اس کے گود میں رکھے پستول کی فلم بنانا شروع کر دی۔ نوجوانوں کا خیال تھا وہ یہ فلم کسی ٹیلی ویژن چینل کو بھجوا دیں گے اور یوں یہ مشہور ہو جائیں گے۔ ریمنڈ ڈیوس نے نوجوانوں کو دیکھا تو وہ گھبرا گیا۔ اس کی گھبراہٹ کی تین وجوہات تھیں۔ اول وہ خفیہ مشن پر پاکستان میں تھا۔ وہ نان ڈپلومیٹ تھا، وہ اپنی شناخت چھپانا چاہتا تھا اور اس کا خیال تھا یہ فلم باہر آ گئی تو وہ پاکستانی اداروں کی نظر میں آ جائے گا۔ دوسرا وہ اپنے ساتھی کو بھی پاکستانی اداروں اور میڈیا کی آنکھ سے اوجھل رکھنا چاہتا تھا اور تیسرا اس کی گاڑی اور پستول کے کاغذات نہیں تھے چنانچہ ریمنڈ ڈیوس نے گاڑی بھگا دی۔ دونوں نوجوانوں نے اپنی موٹر سائیکل اس کے پیچھے بھگا دی۔ یہ ریمنڈ ڈیوس کی گاڑی کی فلم بھی بنا رہے تھے، یہ ساری صورتحال ریمنڈ ڈیوس کے لئے قابل قبول نہیں تھی، ریمنڈ ڈیوس نے فوراً قونصل خانے میں رابطہ کر کے مدد طلب کر لی۔ اس دوران نوجوان اس کی رینج میں آ گئے۔ ریمنڈ ڈیوس نے گاڑی کے اندر سے دونوں پر فائر کھول دیا۔ موٹر سائیکل سڑک پر گری، ایک نوجوان نے تڑپ کر موقع پر جان دے دی جبکہ دوسرے نوجوان نے زخمی حالت میں بھاگنے کی کوشش کی، ریمنڈ ڈیوس نے گاڑی روکی، نیچے اترا اور اس نے بھاگتے ہوئے نوجوان کو بھی گولی مار دی جس کے بعد وہ دونوں کے پاس گیا، اس نے دونوں کی نبض چیک کی، ان کی جیب سے موبائل نکالا، اپنے موبائل سے دونوں کی تصویریں بنائیں اور گاڑی کی طرف واپس آ گیا۔ اس دوران قونصل خانے کی دوسری گاڑی ون وے کی خلاف ورزی کرتی ہوئی سڑک کی دوسری طرف پہنچ گئی۔ راستے میں اس نے موٹر سائیکل سوار عبیدالرحمن کو کچل دیا، اس کے لئے عبیدالرحمن کی جان سے زیادہ ریمنڈ ڈیوس تک پہنچنا ضروری تھا۔ وہ گاڑی موقع واردات تک پہنچی۔ ریمنڈ کی گاڑی میں سوار دوسرا امریکی اس گاڑی میں سوار ہوا اور یہ گاڑی موقع واردات سے دور ہو گئی۔ راستے میں اس گاڑی میں سوار لوگ شہریوں کو اسلحہ دکھا کر راستہ کھولتے چلے گئے۔ یہ گاڑی قونصل خانے کی عمارت میں داخل ہوئی اور یہ ابھی تک باہر نہیں نکلی۔ ریمنڈ ڈیوس کو بعد ازاں لوگوں نے گھیر لیا۔ پولیس آئی، یہ گرفتار ہوا، میڈیا وہاں پہنچا اور ریمنڈ ڈیوس کو ''گول'' کرنا مشکل ہو گیا۔

یہ خبر میڈیا پر چلنا شروع ہوئی تو امریکی سفارت خانہ کنفیوژ ہو گیا۔ اس کنفیوژن کی تین وجوہات تھیں۔ ایک امریکی سفارتخانہ اگر ریمنڈ ڈیوس کو سفارت کار ڈکلیئر کرتا تو اس کا پاسپورٹ ایشو بن جاتا کیونکہ وہ 15 ستمبر 2009ء کو نان ڈپلومیٹ پاسپورٹ پر بزنس ویزہ لگوا کر پاکستان آیا تھا لہٰذا اسی پاکستان میں سفارت کار کا اسٹیٹس حاصل نہیں تھا۔ دوسرا یہ سوال پوچھا جاتا اگر وہ سفارت کار ہے تو پھر یہ پنجاب حکومت کو اطلاع دیئے بغیر گاڑی پر جعلی نمبر پلیٹ لگا کر، گود میں بغیر لائسنس پستول رکھ کر مزنگ میں کیا کر رہا تھا اور تیسرا اگر یہ سیکورٹی گارڈ یا شوٹر ہے تو پھر یہ مزنگ میں کس کو "سیکورٹی کور" دے رہا تھا چنانچہ سفارت خانے نے صاف صاف جواب دینے سے انکار کر دیا۔ اس دوران ریمنڈ ڈیوس کا پاسپورٹ اور ویزے کی کاپی بھی سامنے آ گئی۔ پاسپورٹ اور ویزے کی کاپی واشنگٹن میں پاکستانی سفارت خانے سے "لیک" ہو کر پاکستانی میڈیا تک پہنچی۔ یہ کاپی سامنے آنے کے بعد ریمنڈ ڈیوس کا پس منظر بھی سامنے آ گیا۔ اس دوران امریکی سفارت خانے نے یہ تاثر دینا شروع کر دیا کہ ریمنڈ ڈیوس کا اصل نام مختلف ہے۔ اس اطلاع کے بعد یہ افواہ پھیلنا شروع ہو گئی کہ امریکی سفارت خانہ ریمنڈ ڈیوس کو پچھلی تاریخوں میں سفارتی پاسپورٹ جاری کر دے گا اور پاکستان کی وزارت خارجہ "بیک ڈیٹس" میں ریمنڈ ڈیوس کا سفارتی استثنیٰ تسلیم کر لے گی اور یوں یہ مسئلہ حل ہو جائے گا۔ پاکستان پیپلز پارٹی کے چند ارکان اسمبلی نے یہ الزام بھی لگایا ہے کہ ایک وفاقی وزیر ریمنڈ ڈیوس کے لئے بیچ کا راستہ نکالنے کے خواہش مند تھے لیکن یہ بات آگے نہ بڑھ سکی۔ اس دوران امریکی ایمبیسی کے چند پاکستانی مہربانوں نے مقتولین کو ڈاکو ثابت کرنے کے لئے جھوٹی درخواستیں بھی دیدیں اور پولیس کے کچھ اعلیٰ عہدیداروں نے بھی مسئلے کو الجھانے کی کوشش کی لیکن میڈیا کے مثبت ردعمل کے باعث یہ ساری کوششیں بے اثر ہو گئیں یہاں تک کہ ریمنڈ ڈیوس عدالت تک پہنچ گیا۔ لاہور ہائی کورٹ نے یکم فروری کو اس کا نام ای سی ایل میں ڈالنے اور اسے امریکہ کے حوالے نہ کرنے کا حکم جاری کر دیا اور 2 فروری کو رحمٰن ملک نے بیان دیا۔ ریمنڈ ڈیوس کا نام ای سی ایل میں ڈال دیا گیا ہے۔ یہ اچھی پیش رفت ہے لیکن اس کے باوجود ریمنڈ ڈیوس کی رہائی کے خدشات اپنی جگہ موجود ہیں اور یہ خدشات امریکن دباؤ کی وجہ سے زیادہ گہرے ہوتے چلے جا رہے ہیں۔

ریمنڈ ڈیوس کے معاملے میں وفاقی اور صوبائی حکومت دونوں پریشانی کا شکار ہیں۔ وفاقی حکومت اسے پنجاب کا کیس قرار دے کر جان چھڑانے کی کوشش کر رہی ہے جبکہ پنجاب حکومت نے "ریمنڈ ڈیوس کے استثنیٰ کا فیصلہ وفاقی حکومت نے کرنا ہے" کی دلیل دے کر گیند وفاقی حکومت کے کورٹ میں پھینک دی۔ وفاقی حکومت کا خیال ہے کہ ریمنڈ ڈیوس کی وجہ سے امریکا اور میاں برادران کے تعلقات خراب ہوں گے جس سے پاکستان پیپلز پارٹی کو فائدہ ہو گا جبکہ پاکستان مسلم لیگ ن کا خیال ہے کہ اگر صدر آصف علی زرداری یا وزیر اعظم ریمنڈ ڈیوس کو استثنیٰ دیتے ہیں تو اس سے عوام میں پاکستان پیپلز پارٹی کی ساکھ کو دھچکا لگے گا اور اگر وفاقی قیادت امریکی مطالبہ نہیں مانتی تو اس سے امریکا اور پاکستان پیپلز پارٹی کے تعلقات خراب ہوں گے۔ اور دونوں صورتوں میں پاکستان مسلم لیگ ن کو سیاسی فائدہ ہو گا لیکن اس کے باوجود دونوں اس ایشو سے اپنی جان بھی چھڑانا چاہتے ہیں۔ آپ نے وفاقی حکومت کے عہدیداروں اور

پنجاب حکومت کے ارکان کے منہ سے بار بار یہ فقرہ سنا ہو گا "ریمنڈ ڈیوس کا فیصلہ عدالت کرے گی" یہ دلیل، یہ فقرہ انتہائی خطرناک ہے کیونکہ اس میں ریمنڈ ڈیوس کا مستقبل صاف دکھائی دے رہا ہے۔ مجھے خطرہ ہے حکومت یہ ڈھول عدلیہ کے گلے میں باندھ دے گی، یہ کیس قتل کے دیگر مقدموں کی طرف سول کورٹ میں جائے گا، کوئی سینئر سول جج یا سیشن جج یہ مقدمہ سنے گا۔ امریکی سفارت خانہ اچھے وکیل کرے گا، پولیس کی طرف سے تفتیش میں خامیاں ہوں گی۔ سرکاری وکیل مقدمے کو وقت نہیں دے سکے گا۔ مقتولین غریب لوگ ہیں، یہ اچھے وکیلوں کی بھاری فیس ادا نہیں کر سکیں گے، گواہ موجود نہیں ہوں گے، میڈیا ایک آدھ ہفتے میں ریمنڈ ڈیوس اور مقتولین فہیم، فیضان اور عبید الرحمٰن کو بھول جائے گا۔ سفارت خانہ جج صاحب اور اس کی فیملی کو وزٹ ویزے دے دے گا اور یوں ریمنڈ ڈیوس چند مہینوں میں ضمانت پر رہا ہو جائے گا اور کسی دن پاکستان سے باہر چلا جائے گا۔ امریکی سفارتخانے کے پاس ریمنڈ ڈیوس کو پاکستان سے فرار کرانے کی کئی طریقے موجود ہیں، یہ ریمنڈ ڈیوس کا نیا پاسپورٹ بنا کر اسے کسی اسپیشل طیارے کے ذریعے افغانستان بھجوا سکتے ہیں اور یہ وہاں سے امریکا چلا جائے گا یا پھر اسے کسی بھی امریکی وی آئی پی فلائٹ میں پاکستان کے دورے پر آئے ہوئے امریکا کے کسی اعلیٰ عہدیدار کے ساتھ واپس روانہ کر دیا جائے گا اور یوں یہ قصہ ختم ہو جائے گا۔ ریمنڈ ڈیوس کی رہائی اور امریکا واپسی کے بعد جب بھی حکومت کے کسی عہدیدار سے اس کے بارے میں پوچھا جائے گا تو وہ بڑے اطمینان سے جواب دے گا "ہم کیا کر سکتے ہیں ریمنڈ ڈیوس کو عدالت نے چھوڑ دیا تھا" اور یوں مجھے محسوس ہوتا ہے کہ بدنامی کا یہ ڈھول عدالت کے گلے میں لٹکا دیا جائے گا اور فہیم، فیضان اور عبید الرحمٰن کے لواحقین باقی زندگی عدالتوں اور ججوں کو بددعائیں دے دے کر گزاریں گے۔ کیا عدالتیں اور جج ان بددعاؤں کے لئے تیار ہیں، اس سوال کا جواب ریمنڈ ڈیوس کے کیس کا مستقبل کرے گا۔

☆☆☆

ہماری عافیہ اور تمہارا ڈیوس۔ کاش ہم غیرت مند ہوتے

انصار عباسی

روزنامہ جنگ، کراچی 31 جنوری 2010ء

گھر بیٹھ کر گھومنے سڑنے سے کچھ نہیں بدلنے والا۔ کل تک امریکہ کی ریاستی دہشت گردی کا شکار ہمارے ہی ا
قبائلی بھائی، بہن اور بچے تھے تو آج امریکی اہلکاروں نے دن دیہاڑے لاہور جیسے شہر کی معروف ترین روڈ پر نہ صرف کھلے عام قتل
غارت شروع کردی بلکہ ایک نوجوان کو گاڑی تلے بے دردی سے بھی کچل دیا۔ شرمندگی اور افسوس کی بجائے امریکا نے دو نوجوانوں ک
قتل کے جرم میں گرفتار امریکی قاتل کی فوری رہائی کا مطالبہ کردیا جبکہ گاڑی کے نیچے بے دردی سے ایک پاکستانی نوجوان کو کچلنے ک
جرم میں مطلوب ملزم (ایک اور امریکی) اور گاڑی کو پولیس کے حوالے کرنے سے امریکی سفارتکار گریزاں ہیں۔ امریکیوں سے خیر
گلا کرنا انہوں نے تو 9/11 کے بعد مسلمانوں کے خون کے ساتھ وہ ہولی کھیلی کہ جس کی تاریخ میں کم ہی مثالیں ملتی ہیں۔ امریکی
بار ثابت کر رہے ہیں کہ ان کیلئے تو اب مسلمانوں کی حیثیت کیڑوں مکوڑوں سے بھی کم تر ہے۔ افسوس تو اپنی بے حسی اور بے غیرتی پر
پہلے اپنے افغان مسلمان بھائیوں اور بہنوں کو امریکا کے ہاتھوں قتل کروایا اور ہر ممکن امریکہ کی ریاستی دہشت گردی کو سپورٹ کیا کہ کہیں
ہماری باری نہ آجائے۔ ہمیں تو کہا گیا تھا کہ اسلام کو چھوڑو، مسلمانوں کے بھائی چارے کی بات نہ کرو اور سب سے پہلے پاکستان کا نعر
لگاؤ تمہیں کچھ نہیں کہا جائے گا۔ ہم بھی کیسے کنفیوژڈ مسلمان ہیں کہ اللہ اور اللہ کے رسولؐ کی اس بات کو بھول کر کہ یہ ہمارے دوست
نہیں ہوسکتے اور یہ کہ امت مسلمہ ایک جسم کی طرح ہے اور اگر اس کے ایک حصہ میں بھی تکلیف ہو تو پورا جسم درد محسوس کرتا ہے، ہم
امریکا پر بھروسہ کرلیا۔ ہماری سب امیدوں پر پانی پھر گیا۔ ہم نے اللہ کی ناراضی بھی مول لی اور امریکا بھی خوش نہ ہوا۔ الٹا اس نے ا
دشمنی بڑھا دی۔ ہم سے وعدہ تو کیا گیا تھا کہ ہمیں کچھ نہیں کہا جائیگا مگر افغانستان میں مجاہدین اسلام کے ہاتھوں منہ کی کھانے کے بع
امریکہ نے اپنی ریاستی دہشت گردی کا دائرہ کار پاکستان کے قبائلی علاقوں میں پھیلا دیا اور آئے روز ڈرون حملوں سے معصوم مسلما
بھائیوں، بہنوں اور بچوں کو قتل کرنا شروع کردیا۔ ہماری غیرت کا یہ حال ہے کہ بحیثیت قوم ہم تو اس پر بھی خاموش رہے جبکہ ہمار
حکمرانوں نے چپکے سے ان ڈرون حملوں کی امریکا کو اجازت بھی دیدی۔ حکومت اور حکمرانوں کو تو اپنے اقتدار سے دلچسپی ہے جس کیل
ان کا اللہ اور عوام کی بجائے امریکا پر بھروسہ ہے۔ جہاں تک ڈرون حملوں پر خاموشی سادھے بے حس عوام کا تعلق ہے محسوس تو ایسے ہو
ہے جیسا کہ قبائلی علاقہ پاکستان کا حصہ نہیں اور مرنے والے واقعتاً کیڑے مکوڑے ہیں اور ان کا ہم سے کوئی تعلق نہیں، اب جبکہ لاہو

میں دن دیہاڑے ایک امریکی قاتل نے دو مبینہ ڈاکوؤں کو بیچ سڑک کے قتل کر دیا اور اس قاتل کی مدد کیلئے آنے والی گاڑی نے ایک اور نوجوان کو کچل کر مار ڈالا تو بہت سوں کو یہاں واقعی خطرہ محسوس ہوا کہ ہم پاکستانوں کی زندگیاں اب شاید امریکیوں کے ہاتھوں محفوظ نہیں۔ کئی پاکستانیوں کی عزت اور غیرت نے جوش مارا مگر یہ سارا غصہ اور جوش مجموعی طور پر انہی تک محدود رہا۔ ایک قلیل تعداد میں لوگوں نے سڑک پر نکل کر احتجاج کیا۔ ان غیرت مند پاکستانیوں کی ایک بہت بڑی تعداد نے اپنے غصہ کے اظہار کے لیے موبائل پیغامات کا سہارا لیا ہوا ہے۔ گھروں سے نکلنے کے لیے کوئی تیار نہیں مگر امید کی جاتی ہے ان حکمرانوں سے جو پہلے ہی بکے ہوئے ہیں، آئندہ کچھ دنوں میں معاملات پھر نارمل ہو جائیں گے اور ہمارے معزز امریکی قاتل کو مکمل پروٹوکول کے ساتھ باعزت طریقہ سے امریکا جانے کی اجازت دیدی جائے گی۔ کوئی ایسے آثار دکھائی نہیں دیتے کہ ہماری قوم بھی تیونس اور مصر کی طرح سڑکوں پر نکل آئے تا کہ ہماری بھی امریکی پٹھوؤں سے جان چھوٹ سکے، تا کہ ہم بھی اپنے آپ کو امریکی تسلط سے آزاد کر سکیں۔ ہماری حالت زار تو بغداد کے ان حالات کی عکاسی کرتی ہے جب تاتاریوں نے سن 1258 میں بغداد کی اینٹ سے اینٹ بجادی اور مسلمانوں کو چن چن کر اس انداز میں قتل کیا کہ چنگیز خان کے سامنے کسی مسلمان کو کھڑے ہونے کی جرأت نہ تھی۔ مسلمان عورتوں کی عزتیں لوٹی گئیں، لائبریریوں کو آگ لگائی گئی اور مساجد کی بےحرمتی کی گئی مگر ان تاتاریوں کا مقابلہ کرنے کیلئے سیاسی قائد تھے اور نہ ہی علماء۔ افغانستان اور عراق میں لاکھوں مسلمانوں کے قتل وغارت کے بعد امریکا کی ریاستی دہشتگردی کی تمام تر توجہ اب پاکستان پر مرکوز ہے۔ انصاف اور قانون کی بات کرنے والے امریکی چاہے ہزاروں لاکھوں مسلمانوں کے خون سے اپنے ہاتھ رنگ لیں مگر ان میں اتنی برداشت نہیں کہ رنگے ہاتھوں پکڑے جانے والے امریکی قاتل کا کسی دوسرے ملک میں قانون کے مطابق عدالت میں ٹرائل ہونے دیں۔ اپنی ریاستی دہشت گردی کی طرح امریکا اپنے شہریوں کی انفرادی دہشت گردی کو بھی کسی قانون اور قاعدے کے تابع نہیں سمجھتا۔ مسلمانوں کی بیٹی عافیہ صدیقی کو کچھ نہ کرنے پر بھی امریکی عدالت 88 سال قید کی سزا سنا دیتی ہے مگر ایک امریکی ریمنڈ ڈیوس بغیر لائسنس اسلحہ سے دو نوجوانوں کو ''ڈاکو'' ہونے کے شبہ پر قتل بھی کر دے تو وہ نہ کسی سزا کا مستحق ہے اور نہ ہی اسے پاکستانی قانون کے تحت پوچھ گچھ کی جانی چاہیے۔ ایک امریکی کی گاڑی سے کچلے جانے والے پاکستانی نوجوان کے خاندان کا تو یہ حق ہی نہیں کہ وہ اپنے بیٹے کے قاتل کو عدالت کے کٹہرے میں لانے کا مطالبہ کریں۔ بحیثیت عوام اگر ہم ان ظلم و زیادتیوں پر خاموش رہے تو پھر جو لاہور میں ہوا وہ افغانستان و عراق کی طرح پاکستان کے ہر شہر اور قصبے میں ہوگا۔ حکمرانوں اور سیاسی لیڈروں سے یہ امید رکھنا کہ وہ امریکا سے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کریں گے اپنے آپ سے دھوکے کے سوا کچھ نہیں۔ وکی لیکس کے حالیہ انکشافات نے ہمارے رہنماؤں کے ویسے ہی پول کھول دیئے ہیں۔ اس بات کے واضح اشارے مل رہے ہیں کہ امریکی دباؤ میں حکومت کسی بھی وقت سفارتی استثنیٰ دیتے ہوئے قاتل امریکیوں کو امریکا کے حوالے کر دینے کے احکامات پنجاب حکومت کو جاری کر سکتی ہے۔ اب گھروں میں بیٹھ کر گھٹنے سڑنے والوں اور اپنی عزت، تکریم اور تحریم کے موبائل پیغامات کے ذریعے حفاظت کرنے والوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے احتجاج کو پرامن طریقہ سے

ریکارڈ کرائیں۔ امریکی ڈرون حملوں اور دوسری زیادتیوں کے خلاف ہر فورم پر آواز اٹھائیں اور یاد رکھیں کہ اگر ہم اپنی عزت بچانے کے لیے خود نہ اٹھے تو کوئی دوسرا ہمیں بچانے کے لیے نہیں آئے گا۔ پاکستان کی سالمیت کا دفاع اگر ہم نہیں کریں گے تو پھر یہاں کوئی اپنے گھروں میں محفوظ نہیں رہے گا۔ لاہور کے واقعہ کو ہم اپنی سوئی ہوئی غیرت کو جگانے کیلئے ایک سنہری موقع کے طور پر استعمال کر سکتے ہیں۔ اس قومی غیرت کے جاگنے سے ہی ہم اپنا مستقبل بچا سکتے ہیں ورنہ جس انداز میں امریکا ہمارے اندر گھس چکا ہے ہمارا مزید سویا رہنا ہماری مکمل تباہی کا پیش خیمہ ہوگا۔ تیونس اور مصر میں انقلاب کے نظارے دیکھ کر دل سے یہ دعا نکلتی ہے کہ اے کاش کوئی مسلمان لیڈر اٹھے اور مسلم امہ کو ایک کر دے جیسا کہ اللہ کا حکم ہے۔

☆☆☆

یہ فتنہ آدمی کی خانہ ویرانی کو کیا کم ہے

سعید صدیقی

روزنامہ جنگ کراچی، 29 ستمبر 2010ء، بروز بدھ

11 ستمبر 2010ء کو امریکہ میں ٹریڈ سینٹر کے انہدام کی یاد منائی گئی۔ ایک جنونی پادری نے قرآن پاک کو جلا کر مسلمانوں سے انتقام لینے کا منصوبہ بنایا۔ پادری کی اس ناپاک حرکت پر سارا عالم اسلام سراپا احتجاج بن گیا۔ 9 سال پہلے ٹریڈ سینٹر کا حادثہ پیش آیا تھا آج تک یہ معمہ حل نہ ہوسکا کہ ٹریڈ سینٹر کی بربادی کا اصل ذمہ دار کون تھا۔ اسکی ذمہ داری القائدہ پر ڈالی گئی۔ حالات بتا رہے ہیں کہ یہ ساری سوچی سمجھی سازش تھی۔ یہودی اللہ کی مغضوب قوم ہیں۔ نافرمان کینہ پرور اور بدترین دہشت گرد۔ ٹریڈ سینٹر کی سب سے اوپر کی منزل پر ایسی دوربین لگی تھیں جو 45 میل دور کی چیز کو دیکھ سکتی تھی۔ حساس آلات نصب تھے۔ ورلڈ ٹریڈ سینٹر امریکہ کا معاشی مرکز سمجھا جاتا تھا۔ 11 ستمبر کو ایک طیارہ کے ہواباز نے 45 ڈگری سے ٹاور کے ساتھ ٹکرایا تو دوسرے نے 80 ویں منزل کو نشانہ بنا کر آن کی آن میں اسے زمیں بوس کردیا۔ تباہی کے وقت ٹریڈ سینٹر میں 50 ہزار ملازم افراد موجود تھے۔ 6 ہزار ملازم 11 ستمبر کو کام پر نہیں آئے۔ غالباً انہیں علم تھا کہ آج وہاں کیا ہونیوالا ہے پتا گون کی سیکورٹی کہاں تھی ورلڈ ٹریڈ سینٹر کی عمارت سے گرنے والا ملبہ صرف اس میں پھنس کر رہ جانیوالے افراد پر ہی نہیں گرا وہ ملبہ پاکستان پر گرا ہے۔ عراق افغانستان پر گرا ہے۔ UNO کی ریزولوشن کے برخلاف جارج بش نے عراق پر حملہ کردیا۔ نہ تو تباہ کن ہتھیار ملے نہ عراق کا القائدہ سے الحاق کا سراغ ملا لیکن مسلمانوں کی مقدس سرزمین کوفہ بغداد امام عالی مقام کا مزار حضرت غوث اعظم حضرت عبدالقادر جیلانی کا آستانہ اسلامی لٹریچر علم و فضل کا خزانہ اس کھلی دہشت گردی کا نشانہ ضرور بنے۔ عراق پر فوج کشی کے نتیجے میں جو تباہی مچی۔ اس نے بغداد کو کھنڈر میں تبدیل کردیا۔ عراق کے تیل پر قبضہ جمانے کے بعد جب امریکی فوجیوں کی ہلاکت پر خود امریکہ میں احتجاج ہونے لگا تو افواج کے انخلا کا حکم جاری ہوا۔ ادھر سنگلاخ چٹانوں پتھریلے میدانوں قبائل کے ملک افغانستان کو تباہ کرنے میں امریکیوں نے کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی صدر جارج بش کی جنگجویانہ پالیسی سے عاجز آکر جس طرح عراق میں امریکی فوجی اپنا ذہنی توازن کھو بیٹھے تھے افغانستان میں بعض فوجیوں نے حکم ماننے سے انکار کردیا۔ NATO افواج کا کمانڈر اس جرم کی پاداش میں برخاست ہوا کہ امریکہ کی ارباب اختیار کی حکمت عملی ایک نہ ختم ہونیوالی جنگ کے نتیجے میں فوجیوں کی ہلاکت کا ذمہ دار ہے۔ اس تمام فتنے فساد کے پیچھے یہودی لابی کارفرما ہے۔ اب تو یہ حقائق سامنے آرہے ہیں کہ امریکہ اور اسکے اتحادی برطانیہ نے 1939ء میں جرمنی کے ڈکٹیٹر اڈلف ہٹلر کو برطانیہ پر حملہ کرنے پر مجبور کیا تھا۔ برطانیہ کا وزیراعظم ونسٹن چرچل یہودی لابی کا ایجنٹ تھا۔ ہٹلر کا جرم یہ تھا کہ اس نے جرمنی سے چن چن کر یہودیوں کو نکالا 60 لاکھ یہودیوں کو گیس چیمبر میں بند کرکے ہلاک کیا۔

بعض تجزیہ نگاروں کے نزدیک ہٹلر نے اگر آئن اسٹائن کو نہ نکالا ہوتا تو پہلا ایٹم بم شاید واشنگٹن DC پر گرتا۔ یہودی جرمنی کی معیشت کو گھن کی طرح چاٹ گئے تھے۔ امریکہ برطانیہ نے جرمنی سے نکالے ہوئے یہودیوں کو فلسطین کی سرزمین پر آباد کر کے اسرائیل کے نام کا ناسور ان کی تباہی اور بربادی کا باعث بنا دیا۔ لیکن ان تمام زمینی حقائق کے باوجود مسلمانانِ عالم نے ان واقعات سے کوئی سبق نہیں سیکھا۔ مٹھی بھر اسرائیل پر اگر 157 اسلامی ممالک متحد ہو کر بیت المقدس کی بازیابی کی کوشش کریں تو کامیابی ان کے قدم چومے گی لیکن اسلامی ممالک تو امریکہ کے دست نگر ہیں۔ پاکستان میں ایک قوم کے منتخب پرائم منسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے پاکستان کو ایٹمی طاقت بنانے میں فعال کردار ادا کیا امریکہ کے وزیر خارجہ ہنری کسنجر نے بھٹو کو وارننگ دی کہ بھٹو تمہیں عبرت کا نشان بنا دیں گے۔ ضیاء الحق نے بھٹو کی حکومت کا تختہ الٹا۔ نواب محمد خاں قصوری کے قتل کا مقدمہ قائم کر کے مولوی مشتاق چیف جسٹس کی عدالت سے پھانسی کے تختے پر لٹکا دیا۔ روایت ہے کہ شاہجہاں نے تاج محل کو تعمیر کرنے والے معماروں کے ہاتھ کاٹ دیئے تھے۔ ضیاء الحق کے ہوائی جہاز کا کریش کا معمہ بھی حل نہ ہو سکا کہ بیک وقت چار جنرل اور امریکی سفارتکار ساتھ کیوں سفر کر رہے تھے۔ کوئی کہتا ہے کہ آم کی پیٹی میں بم تھا کوئی کہتا ہے پائلٹ کی سازش تھی، کوئی اسے محض حادثہ بتاتا ہے۔ مرزا غالب بے خودی کے عالم میں کیا کہہ گئے۔

یہ فتنہ آدمی کی خانہ ویرانی کو کیا کم ہے

ہوئے تم دوست جس کے دشمن اس کا آسماں کیوں ہو

☆☆☆

مسلح اسرائیلی فوجیوں کی جانب سے مظلوم فلسطینی مسلمان پر ظلم وستم دہشگردی نہیں؟

ایکسپریس منگل 26 اکتوبر 2010ء

اسرائیلی فوج کی فلسطینیوں سے بدسلوکی کی تصاویر جاری

خاتون قیدیوں کے سامنے رقص کیا جاتا ہے، آنکھوں پر پٹی باندھ کر اسلحے سے ڈرایا جاتا ہے

اسرائیلی جنرل کا فریڈم فلوٹیلا پر حملے کا اعتراف، حماس تنازع اقوام متحدہ میں نہ لائے: نیتن یاہو

بیت المقدس (خبر ایجنسیاں) اسرائیلی فوج کی فلسطینی قیدیوں کے ساتھ بدسلوکی اور ان کی توہین کے ایک نئے اسکینڈل کا انکشاف ہوا ہے، ایک اسرائیلی ویب سائٹ نے کئی ایسی تصاویر شائع کی ہیں جن میں صیہونی فوجی فلسطینی قیدیوں کے ساتھ وحشیانہ سلوک کرتے نظر آرہے ہیں، وڈیو میں ایک فلسطینی خاتون اسیر کے سامنے صیہونی فوجیوں کو رقص کرتے دکھایا گیا ہے، ایک تصویر میں دو یہودی فوجیوں نے ایک فلسطینی کی آنکھوں پر پٹی باندھ کر اس پر دو اطراف سے بندوق تان رکھی ہے۔ فلسطین میں انسانی حقوق کے لیے سرگرم تنظیم "الاحرار" نے فلسطینی شہریوں اور قیدیوں کے ساتھ صیہونی بدسلوکی کی شدید مذمت کی ہے، دریں اثنا اسرائیلی فوج کے جنرل اشکنازی نے فریڈم فلوٹیلا پر حملے کا اعتراف کر لیا ہے۔ جنرل اشکنازی نے کمیشن کے روبرو بیان ریکارڈ کراتے ہوئے کہا کہ کارروائی میں ترک شہریوں کی ہلاکت ناگزیر تھی، اس بیان پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے حماس نے جنرل اشکنازی کو جنگی مجرم قرار دے کر عالمی عدالت میں مقدمہ چلانے کا مطالبہ کیا ہے، دوسری جانب اسرائیلی فوج کی غزہ ڈویژن کے نئے سربراہ بریگیڈیئر جنرل جوزف باچ نے اعتراف کیا ہے کہ غزہ میں حماس سے نمٹنے کا معاملہ انتہائی پیچیدہ ہے، ہم ہر طرح سے حماس کا مقابلہ کرنے کے لیے تیار ہیں تاہم مجھے یقین نہیں کہ ہم حماس کو زیر کر لیں گے۔ علاوہ ازیں صیہونی وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو نے فلسطینی انتظامیہ کو خبردار کیا ہے کہ وہ الگ ریاست کے مطالبے کو عالمی اداروں اور اقوام متحدہ میں نہ اٹھائے۔

اسرائیلی فوجی "Operation Cast Lead" کے دوران غزہ کے نامعلوم مقام پر ایک فلسطینی کو گرفتار کرنے کے بعد اس کی آنکھوں پر پٹی باندھ کر ہراساں کر رہے ہیں، یہ تصویر اسرائیل کی ہیومن رائٹس آرگنائزیشن نے اے ایف پی کو جاری کی

کیا ملعون امریکی پادری کی جانب سے قرآن پر مقدمہ چلانے کا اعلان دہشتگردی نہیں؟

DAILY NAWA-I-WAQT KARACHI

روزنامہ نوائے وقت کراچی

کراچی، لاہور، راولپنڈی، اسلام آباد، ملتان سے بیک وقت شائع ہوتا ہے

جلد 32 | جمعۃ المبارک 9 صفر المظفر 1432ھ 14 جنوری 2011ء 30 پوہ 2067 ب | فون نمبر 35843720-26، فیکس نمبر 35854325 قیمت 10 روپے | صفحات 12 | 24 | شمارہ 97

ملعون امریکی پادری نے قرآن پر مقدمہ چلانے کا اعلان کردیا

اپنے چرچ میں مقدمہ چلاؤں گا، قرآن اور اسلام کو امن پرمبنی قرار دینے والے مسلمان آکر اس کا دفاع کریں

اسے جلا دیا جائے، پھاڑ دیا جائے، ڈبو دیا جائے یا فائرنگ اسکواڈ کے حوالے کر دیا جائے: بدبخت پادری

واشنگٹن (نمائندہ خصوصی) ماضی میں قرآن پاک کو نذر آتش کرنے کا منصوبہ بنانے والے ملعون امریکی پادری ٹیری جونز نے نئے شیطانی منصوبے کا اعلان کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ (باقی صفحہ 6 بقیہ نمبر 13)

بقیہ 13 قرآن / مقدمہ

کہ وہ 20 مارچ کو شام 6 بجے اپنے چرچ کے اندر قرآن پاک پر مقدمہ چلائے گا۔ بدبخت پادری نے کہا کہ دنیا بھر میں دہشت گردانہ کارروائیوں کا ذمہ دار قرآن ہے۔ اس نے دنیا بھر کے مسلمانوں کو چیلنج کیا کہ وہ آئیں اور اپنی مقدس کتاب کا دفاع کریں۔ انہوں نے مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ وہ کہتے ہیں قرآن امن کا درس دیتا ہے اور ان کا مذہب امن کا مذہب ہے تو اپنا نمائندہ نامزد کریں جو اس روز قرآن کا دفاع کرے۔ اس نے قرآن پاک کے بارے میں نازیبا زبان بھی استعمال کی۔ اس نے کہا کہ تین عیسائیوں اور مسلمانوں پر مشتمل جیوری قرآن کے بارے میں فیصلہ دے گی۔ ملعون ٹیری جونز نے کہا کہ قرآن کو سزا دینے کے تین طریقے ہیں اسے جلا دیا جائے، ڈبو دیا جائے، پھاڑ پھینکا جائے یا فائرنگ سکواڈ کے سپرد کر دیا جائے۔ اس نے کہا کہ اگرچہ اس نے قرآن جلانے کے منصوبے سے دستبرداری کا اعلان کر دیا تھا مگر وہ قرآن پر مقدمہ چلانے کے اعلان پر ہر صورت عمل کرے گا۔ دریں اثناء اسلامک سوسائٹی آف سنٹرل فلوریڈا کے امام محمد نسری نے کہا ہے کہ بدبخت ٹیری جونز کے منصوبے سے تشدد کو ہوا ملے گی۔ انہوں نے میڈیا پر زور دیا کہ وہ ٹیری کے اس شرمناک منصوبے کو زیادہ اجاگر نہ کرے۔ انہوں نے کہا کہ اظہار رائے کے نام نہاد نظریے کی امریکہ کو بھاری قیمت ادا کرنا پڑے گی اور اسے دنیا بھر میں امریکہ کا امیج مجروح ہوگا۔

کیا پاکستان اور افغانستان میں بے گناہوں پر امریکی ڈرون حملے دہشت گردی نہیں؟

بدھ 29 محرم الحرام 1432ھ 5 جنوری 2011ء

پاک افغان سرحدی علاقے میں ڈرون حملے شدت پسندوں کیخلاف موثر ثابت ہوئے حملوں میں شہریوں کے تحفظ کا خیال رکھتے ہیں امریکہ

ڈرون حملے کرنیوالے اصول وضع کریں اقوام متحدہ

ڈرون حملے کرنے والے ممالک حملوں میں شکار ہونیوالے شہریوں کی تعداد شائع کریں شدت پسندوں کو قتل کرنے کے بجائے انہیں معذور کرنے یا پکڑنے کی کوشش کی جائے رپورٹ

اقوام متحدہ (نیا اخبار نیوز) اقوام متحدہ کی ایک رپورٹ میں ڈرون حملوں کی شدید مذمت کی گئی ہے جبکہ امریکی حکام کا اصرار ہے کہ پاکستان اور

افغانستان کے سرحدی علاقے میں کیے جانے والے ڈرون حملے شدت پسندوں سے نمٹنے کا موثر

باقی صفحہ 5 بقیہ نمبر 1

اقوام متحدہ نے بھی بالآخر افغانستان اور پاکستانی علاقوں میں وحشیانہ امریکی ڈرون حملوں کا جواب طلب کرلیا؟

واضح رہے کہ امریکہ نے پاکستان کے سرحدی علاقوں میں ڈرون حملے کرکے ہزاروں بے گناہوں کو نشانہ بنایا

لاہور میں دن دہاڑے امریکی کا بے گناہوں کو فائرنگ کر کے ہلاک کرنا دہشت گردی نہیں؟

روزنامہ ایکسپریس کراچی

پاکستان میں سی آئی اے اہلکاروں کی تفصیلات طلب

...یمنڈ جیسے کتنے اہلکار پاکستان میں کام کر رہے ہیں انکی کیا شناخت ہے، حکام کا استفسار، امریکا نے جواب نہیں دیا، امریکی میگزین

...امریکی خفیہ ایجنسیوں میں رابطے ٹوٹ گئے، ڈیوس کے فاٹا میں روابط تھے، قتل کرنے والوں کو جانتا تھا، واشنگٹن پوسٹ

5 سی آئی اے اہلکار

جمہوریت کا چیمپئن بننے والا امریکہ پاکستان کے قوانین میں مداخلت کیوں کرتا ہے؟

کیا توہین رسالت قانون کی منسوخی کا مطالبہ مداخلت نہیں؟

انتہا پسند پاکستانی حکومت کا تختہ الٹنے پر تلے ہیں، امریکی اخبار

امریکی شہری کا اکتالیس کارڈ بنوا کر پاکستانیوں کو قتل کرنا کھلی دہشت گردی نہیں

گرفتاری کے وقت ریمنڈ ڈیوس سے 41 کارڈز برآمد ہوئے

لاہور میں دن دہاڑے امریکی کا بے گناہوں کو فائرنگ کر کے ہلاک کرنا دہشت گردی نہیں؟

لاہور: امریکیوں کی فائرنگ اور گاڑی کی ٹکر سے 3 نوجوان جاں بحق

DAILY
NAWA-I-WAQT
KARACHI

روزنامہ نوائے وقت کراچی

امریکی شہری ریمنڈ ڈیوس کیخلاف دفعہ 302 کا مقدمہ درج

وکلا نے امریکی شہری پر مقدمہ پاکستان میں چلانے کا مطالبہ کر دیا

امریکی شہری / مقدمہ

ریکوڈک کیس

امریکی شہری کی فائرنگ

کیالاہور میں دن دہاڑے امریکی کا بے گناہوں کو فائرنگ کر کے ہلاک کرنا دہشت گردی نہیں؟

لاہور میں امریکی اہلکار کی فائرنگ، 2 افراد ہلاک

قرطبہ چوک میں ڈیوس نے پیچھے آنیوالے 2 موٹر سائیکل سواروں کو مشکوک جان کر فائرنگ کر دی، اسکی مدد کیلئے آنیوالی گاڑی نے کئی افراد کو روندڈالا، عباد الرحمٰن چل بسا

ملزمان گرفتار، شہریوں کا احتجاج، ٹائر جلائے، دفاع میں فائرنگ کی، ڈیوس، امریکی اہلکار مزنگ کیوں گیا، لگتا ہے خفیہ مشن پر تھا، راناثناء، امریکی قونصلیت کا تبصرے سے گریز

روزنامہ ایکسپریس کراچی

شرک وبدعت کی مفصل تعریف

نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم

اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تعالیٰ مالکِ کونین ومکان ہے ہر چیز اس کے اختیار میں ہے، ہونے سے نہ ہونا اور نہ ہونے سے ہونا اُسی کے اختیار میں ہے وہ ہر شئے پر قادر ہے تمام مخلوق اُس کی محتاج ہے وہ بے نیاز ہے جب کہ انسان نیاز مند ہے

عبادت کے لائق بھی وہی ہے رحیمی اور کریمی اُسی کو زیبا ہے بغیر باپ کے اُولاد کو پیدا کردے، بغیر ماں باپ کے اولاد کو پیدا کردے یہ اُسی کی شان کے لائق ہے ہر شئے اُس کی پاکی بولتی ہے ہر چیز اُسی کے حکم کے تابع ہے اُس کی ذات وصفات میں کسی کو شریک کرنا یا اُس جیسا معبودِ حقیقی جان کر کسی اور کی عبادت کرنا ظلمِ عظیم یعنی شرک ہے۔ شرک ایک ایسا گناہ ہے جو کسی صورت معاف نہیں قرآنِ مجید اور احادیثِ کریمہ میں جگہ جگہ شرک کی مذمت بیان کی گئی ہے۔

القرآن:...... اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ .

ترجمہ:...... بے شک شرک بڑا ظلم ہے۔ (سورۂ لقمان، آیت 13، پارہ 21)

القرآن:...... اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ . (سورۂ نساء، آیت 48 اور 116، پارہ 5)

ترجمہ:...... بے شک اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ شرک (کفر) کیا جائے اور شرک (کفر) کے علاوہ جو کچھ ہے جسے چاہے معاف کردیتا ہے۔

القرآن:...... وَمَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰہِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلاً بَعِیْدًا .

ترجمہ:...... اور جو اللہ کا شریک ٹھہرائے وہ دور کی گمراہی میں پڑا۔ (سورۂ نساء، آیت 116)

القرآن:...... وَمَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰہِ فَقَدِ افْتَرٰی اِثْمًا عَظِیْمًا .

ترجمہ:...... اور جس نے خدا کا شریک ٹھہرایا اُس نے بڑا گناہ کا طوفان باندھا۔

(سورۂ نساء، آیت 48)

محترم حضرات! آپ نے قرآنِ مجید کی چار آیات ملاحظہ فرمائیں جن میں اللہ تعالیٰ نے شرک کی مذمت ارشاد فرمائی ہے اور شرک کو سب سے بڑا گناہ ارشاد فرمایا گیا اللہ تعالیٰ ہر گناہ کو بخش دے گا مگر شرک کو نہیں بخشے گا۔

مفسرِ قرآن حضرت علامہ پیر محمد کرم شاہ الازہری صاحب "اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ" کی تفسیر کے تحت محقق علماء کے

حوالے سے تحریر فرماتے ہیں کہ شرک کے تین درجے ہیں اور تینوں حرام ہیں۔

1)......شرک فی الالوھیت

اللہ تعالیٰ کی ذات کے علاوہ کسی اور کو مستحق عبادت ماننا، یہ شرک اعظم اور شرک اکبر ہے مگر الحمدللہ تمام اہلِ ایمان اس سے بَری ہیں۔

2)......شرک فی الفعل

اللہ تعالیٰ کی ذات کے علاوہ کسی اور کو فعل کے واقع کرنے میں مستقل جاننا، یعنی یہ یقین کرنا کہ یہ خود بخود اس فعل کو کر رہا ہے اللہ تعالیٰ کی مشیت، ارادہ اور قدرت کا اس میں کوئی عمل دخل نہیں جب کہ وہ اس فاعل کو مستحق عبادت نہ سمجھتا ہو، یہ بھی حرام ہے۔ تاہم اس کا درجہ پہلے سے کم ہے اس شرک سے بھی اہلِ ایمان پاک ہیں۔

3)......شرک فی العبادت

عبادت تو بظاہر اللہ تعالیٰ کی مگر نیت اور مقصد لوگوں کو خوش کرنا ہو جیسے ریا کاری ہے اس شرک میں بہت سارے لوگ مبتلا ہوتے ہیں۔ یہ امت شرک اکبر سے تو پاک ہے مگر ریا کاری وغیرہ کا گناہ عام پایا جاتا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات یا صفات میں مخلوق کو شریک ٹھہرانے کا نام شرک ہے۔

1)......شرک جلی جسے شرک اعظم اور شرک اکبر ہی کہتے ہیں۔ جو آدمی بھی اس شرک کا ارتکاب کرتا ہے، اس کی مغفرت نہیں ہوگی۔

2)......شرک خفی، جسے شریک اصغر بھی کہتے ہیں جسے اعمال میں دکھلاوا یعنی ریا کاری وغیرہ۔

توحید کا معنیٰ

اللہ تعالیٰ کی ذات پاک کو اُس کی ذات اور صفات میں شریک سے پاک ماننا یعنی جیسا اللہ تعالیٰ ہے ویسا ہم کسی کو اللہ تعالیٰ نہ مانیں۔ اگر کوئی اللہ تعالیٰ کے ہوتے ہوئے کسی دوسرے کو اللہ تعالیٰ تصوّر کرتا ہے تو وہ ذات باری تعالیٰ میں شرک کرتا ہے

شرک کسے کہتے ہیں؟

علامہ تفتازانی علیہ الرحمہ اپنی کتاب شرح عقائدِ نسفی میں شرک کی تعریف اس طرح فرماتے ہیں "کسی کو شریک ٹھہرانے سے مُراد یہ ہے کہ مجوسیوں کی طرح کسی کو اِلٰہ (خدا) اور واجب الوجود سمجھا جائے یابُت پرستوں کی طرح کسی کو عبادت کے لائق سمجھا جائے"۔

شرک کی تعریف سے معلوم ہوا کہ دو خُدا اُن کے ماننے والے جیسے، مجُوسی (آگ پرست) مشرک ہیں اِسی طرح کسی کو خُدا کے سوا عبادت کے لائق سمجھنے والا مُشرک ہوگا جیسے بُت پرست جو بتوں کو مستحق عبادت سمجھتے ہیں۔

مشرکین کا عقیدہ

یہ دُرست ہے کہ مشرکوں نے اپنے باطل معبودوں کو مخلوق مانا لیکن جب مان لیا تو اُن کو تسلیم کرنا چاہیے تھا کہ مخلوق خالق کی محتاج ہے اور خالق کے وجود کے بغیر مخلوق کا وجود نہیں ہو سکتا اور مخلوق جس طرح پیدائش میں خالق کی محتاج ہے اسی طرح موت کے لئے بھی اسی کی محتاج ہے یہ عقیدہ ضروری تھا لیکن ان مشرکوں نے کہا! یہ ٹھیک ہے کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا لیکن پیدا کرنے کے بعد اُن کو الوہیت دے دی لہٰذا اب اللہ تعالیٰ کوئی کام نہ کرے اور یہ کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اَب ان کو اپنے حکم میں نہیں رکھا اور استقلال کی صفت ان کو دے دی کہ میرا حکم نہ بھی ہو تو تم کام کر سکتے ہو یہ ان جاہلوں مشرکوں کا عقیدہ تھا حالانکہ ان کو سمجھنا چاہیے تھا کہ جو چیز مخلوق ہے وہ مستقل نہیں ہو سکتی۔

شرک کی قسمیں

شرک کی تین قسمیں ہیں:

1)......شرک فی العبادت

2)......شرک فی الذّات

3)......شرک فی الصّفات

1)......شرک فی العبادت

شرک فی العبادت سے مُراد ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کو مستحقِ عبادت سمجھا جائے۔

2)......شرک فی الذّات

شرک فی الذّات سے مُراد ہے کہ کسی ذات کو اللہ تعالیٰ جیسا ماننا کہ مجوسی دو خُداؤں کو مانتے تھے۔

3)......شرک فی الصّفات

کسی ذات و شخصیت وغیرہ میں اللہ تعالیٰ جیسی صفات ماننا شرک فی الصّفات کہلاتا ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ جیسی صفات کسی نبی میں مانی جائیں یا کسی ولی علیہ الرحمہ میں تسلیم کی جائیں، کسی زندہ میں مانی جائیں یا فوت شدہ میں، کسی قریب والے میں تسلیم کی جائیں یا دور والے میں، شرک ہر صورت میں شرک ہی رہے گا جو ناقابلِ معافی جُرم اور ظلمِ عظیم ہے۔

شیطان شرک فی الصّفات کی حقیقت کو سمجھنے سے روکتا ہے اور یہاں اُمّت میں وسوسے پیدا کرتا ہے لہٰذا قرآن مجید کی آیات سے

اس کو سمجھتے ہیں۔

1)......اللہ تعالیٰ رؤف اور رحیم ہے

القرآن:...... اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ .

ترجمہ:...... بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں پر رؤف اور رحیم ہے۔ (سورۂ بقرہ، آیت 143)

☆......سرکارِ اعظم ﷺ بھی رؤف اور رحیم ہیں:

القرآن:...... لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝

ترجمہ:...... بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں (بھاری) ہے تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے، مومنوں پر رؤف اور رحیم ہیں۔ (سورۂ توبہ، آیت 128، پارہ 10)

پہلی آیت پر غور کریں تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ رؤف اور رحیم اللہ تعالیٰ کی صفات ہیں پھر دوسری آیت میں سرکارِ اعظم ﷺ کو رؤف اور رحیم فرمایا گیا تو کیا یہ شرک ہوگیا؟

اس میں تطبیق یوں قائم ہوگی کہ اللہ تعالیٰ حقیقی طور پر رؤف اور رحیم ہے جب کہ سرکارِ اعظم ﷺ اللہ تعالیٰ کی عطا سے رؤف اور رحیم ہیں لہٰذا جہاں ذاتی اور عطائی کا فرق واضح ہوجائے وہاں شرک کا حکم نہیں لگتا۔

2)......علمِ غیب اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے پاس نہیں

القرآن:...... قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ .

ترجمہ:...... تم فرماؤ اللہ کے سوا غیب نہیں جانتے جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہیں۔

(سورۂ نمل، آیت 65، پارہ 20)

☆......رسولوں کو بھی علمِ غیب عطا کیا گیا:

القرآن:...... عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖۤ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ .

ترجمہ:...... غیب کا جاننے والا اپنے غیب پر صرف اپنے پسندیدہ رسولوں ہی کو آگاہ فرماتا ہے ہر کسی کو (یہ علم) نہیں دیتا۔ (سورۂ جن، آیت 26/27، پارہ 29)

پہلی آیت سے ثابت ہوا کہ علمِ غیب اللہ تعالیٰ کی صفت ہے مگر دوسری آیت سے معلوم ہوا کہ علمِ غیب اللہ تعالیٰ نے اپنے پسندیدہ رسولوں کو بھی عطا کیا ہے تو کیا یہ شرک ہوگیا؟

اس میں تطبیق یوں قائم ہوگی کہ اللہ تعالیٰ ذاتی طور پر عالِمُ الغیب ہے جب کہ اللہ تعالیٰ کے تمام رسولوں کو اللہ تعالیٰ کی عطا سے علمِ غیب پر آگاہی حاصل ہے لہٰذا جہاں ذاتی اور عطائی کا فرق واضح ہو جائے وہاں شرک کا حکم نہیں لگتا۔

3)......مددگار صرف اللہ تعالیٰ ہے

القرآن:...... ذٰلِکَ بِاَنَّ اللّٰہَ مَوْلَی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۔

ترجمہ:...... یہ اس لئے کہ مسلمانوں کا مددگار اللہ ہے۔ (سورہ محمد، آیت 11، پارہ 26)

☆......جبریل علیہ السلام اور اولیاء اللہ رحمہم اللہ بھی مددگار ہیں:

القرآن:...... فَاِنَّ اللّٰہَ ھُوَ مَوْلٰہُ وَجِبْرِیْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ ۔

ترجمہ:...... بے شک اللہ اُن کا مددگار ہے اور جبریل اور نیک مومنین مددگار ہیں۔

(سورہ تحریم، آیت 4، پارہ 28)

پہلی آیت پر غور کریں تو یہ سوال پیدا ہوگا کہ مدد کرنا اللہ تعالیٰ کی صفت ہے پھر دوسری آیت میں حضرت جبریل علیہ السلام اور اولیاء اللہ رحمہم اللہ کو مددگار فرمایا تو کیا یہ شرک ہو گیا؟

اس میں تطبیق یوں قائم ہوگی کہ اللہ تعالیٰ حقیقی مددگار ہے اور جبریل علیہ السلام اور اولیاء اللہ رحمہم اللہ اللہ تعالیٰ کی عطا سے مددگار ہیں جو ذات باری تعالیٰ عطا فرما رہی ہے اس میں اور جس کو عطا کیا جا رہا ہے اُن حضرات قدسیہ میں برابری کا تصور محال ہے اور جب برابری ہی نہیں تو شرک کہاں رہا؟

4)......عزت ساری اللہ تعالیٰ کے لئے ہے

القرآن:...... اِنَّ الْعِزَّۃَ لِلّٰہِ جَمِیْعًا ۔

ترجمہ:...... بے شک ساری عزت اللہ کے لئے ہے۔ (سورہ یونس، آیت 65، پارہ 11)

☆......رسول ﷺ اور مومن بھی عزت والے ہیں:

القرآن:...... وَلِلّٰہِ الْعِزَّۃُ وَلِرَسُوْلِہٖ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَلٰکِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ

ترجمہ:...... اور عزت تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) اور مسلمانوں کے لئے ہے مگر منافقوں کو خبر نہیں۔

پہلی آیت میں ہے کہ ساری عزت اللہ تعالیٰ کے لئے ہے پھر دوسری آیت میں سرکارِ اعظم ﷺ اور مسلمانوں کو بھی عزت والا قرار دیا گیا تو کیا یہ شرک ہو گیا؟

اس میں تطبیق یوں قائم ہوگی کہ اللہ تعالیٰ کو کسی نے عزت عطا نہیں کی مگر سرکارِ اعظم ﷺ اور مومنین اللہ تعالیٰ کی عطا سے عزت

والے ہیں لہٰذا معلوم ہوا کہ دونوں عزتوں میں برابری نہیں اور جب برابری نہیں تو شرک بھی نہ ہوا۔

5)......اللہ تعالیٰ علم والا ہے

القرآن:...... وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ .

ترجمہ:......اور اللہ وسعت والا علم والا ہے۔(سورۃ مائدہ، آیت 54، پارہ 6)

☆......ولی بھی علم والا ہے :

القرآن:...... قَالَ الَّذِیْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ .

ترجمہ:......(آصف بن برخیا نے) کہا جن کے پاس کتاب کا علم تھا۔

پہلی آیت سے معلوم ہوا کہ علم اللہ تعالیٰ کی صفت ہے اور پھر دوسری آیت میں اس صفت کو حضرت آصف بن برخیا رضی اللہ عنہ کے لئے بھی ثابت کیا گیا دونوں میں تطبیق یوں قائم ہوگی کہ اللہ تعالیٰ کا علم ذاتی ہے اور حضرت آصف بن برخیا رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے علم عطا فرمایا تھا لہٰذا معلوم ہوا کہ دونوں علوم میں برابری نہیں اور جب برابری نہیں تو پھر شرک بھی نہ ہوا۔

6)......بغیر اللہ تعالیٰ کی اجازت کے کون ہے جو شفاعت کرے

القرآن:...... مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ .

ترجمہ:......کون ہے جو شفاعت کرے بغیر اذنِ خداوندی کے۔(سورۃ بقرہ، آیۃ الکرسی پارہ 3)

☆......حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اللہ تعالیٰ کے حکم سے شفا دینا :

القرآن:...... وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْیِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ .

ترجمہ:......اور میں اچھا کرتا ہوں اندھے اور کوڑھی کو اور مُردے زندہ کرتا ہوں اللہ کے حکم سے۔(سورۃ آل عمران، آیت 49، پارہ 3)

پہلی آیت سے معلوم ہوا کہ بغیر اللہ تعالیٰ کی عطا کے کسی کے لئے شفاعت کا عقیدہ رکھنا شرک ہے مگر اللہ تعالیٰ کی عطا سے شفاعت کا عقیدہ رکھنا توحید ہے اسی طرح دوسری آیت سے معلوم ہوا کہ مُردوں کو جلانا، شفا دینا یہ اللہ تعالیٰ کی صفات ہیں مگر اللہ تعالیٰ کسی کو عطا کردے تو اس کے خزانے میں کوئی کمی نہیں لہٰذا اہل اللہ کے متعلق یہ عقیدہ رکھنا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عطا سے مُردوں کو جلا سکتے ہیں یہ شرک نہیں ہے کیونکہ ذاتی اور عطائی کام برابر نہیں ہوسکتے اور جب برابری نہیں تو شرک بھی نہ ہوا۔

7)......اللہ تعالیٰ جسے چاہے اولاد دے

القرآن:...... یَهَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ اِنَاثًا وَّ یَهَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ الذُّكُوْرَ .

ترجمہ:......اللہ جسے چاہے بیٹیاں عطا فرمائے اور جسے چاہے بیٹے دے۔

(سورۂ شوریٰ، آیت 49، پارہ 25)

☆......حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا میں تجھے بیٹا دوں :

القرآن:...... قَالَ اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّکِ لِاَھَبَ لَکِ غُلٰمًا زَکِیًّا .

ترجمہ:......(حضرت جبریل امین نے بی بی مریم سے کہا) کہا میں تیرے رب کا بھیجا ہوا ہوں تا کہ میں تجھے ایک ستھرا بیٹا دوں۔(سورۂ مریم، آیت 19، پارہ 16)

پہلی آیت میں ہے کہ اولاد صرف اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے مگر اس کے برعکس حضرت جبریل علیہ السلام حضرت مریم سے فرماتے ہیں کہ میں تجھے ایک ستھرا بیٹا دوں تو کیا یہ شرک ہو گیا؟

اس میں تطبیق یوں قائم ہوگی کہ اللہ تعالیٰ خود اولاد عطا فرماتا ہے اور جبریل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی عطا سے بی بی مریم کو بیٹا دے رہے ہیں لہٰذا ان آیات میں بھی برابری کا کوئی پہلو نہیں کیونکہ ذاتی اور عطائی برابر نہیں ہو سکتے جب برابری نہیں پائی گئی تو شرک بھی نہ ہوا۔

8)......اللہ تعالیٰ موت دیتا ہے

القرآن:...... اَللّٰہُ یَتَوَفَّی الْاَنْفُسَ .

ترجمہ:......اللہ جانوں کو موت دیتا ہے (روح قبض کرتا ہے)۔ (سورۂ زمر، آیت 42، پارہ 24)

☆......تمہیں موت دیتا ہے موت کا فرشتہ:

القرآن:...... قُلْ یَتَوَفّٰکُمْ مَّلَکُ الْمَوْتِ الَّذِیْ وُکِّلَ بِکُمْ .

ترجمہ:......تم فرماؤ تمہیں وفات دیتا ہے موت کا فرشتہ جو تم پر مقرر ہے۔ (سورۂ سجدہ، آیت 11، پارہ 21)

پہلی آیت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ موت دیتا ہے مگر اس کے برعکس دوسری آیت میں ہے کہ تمہیں موت کا فرشتہ موت دیتا ہے تو کیا شرک ہو گیا؟

اس میں تطبیق یوں قائم ہوگی کہ اللہ تعالیٰ موت دینے میں کسی کا محتاج نہیں مگر ملک الموت روح قبض کرنے میں اللہ تعالیٰ کے حکم کے محتاج ہیں لہٰذا اس میں بھی برابری نہیں پائی گئی چونکہ برابری نہیں اس لئے شرک بھی نہ ہوا۔

9)......اللہ تعالیٰ سب کچھ کر سکتا ہے

القرآن:...... اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ .

ترجمہ:......بے شک اللہ سب کچھ کر سکتا ہے۔(سورۂ بقرہ، آیت 20، پارہ 1)

☆......اللہ تعالیٰ اپنا فضل جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے :

القرآن:...... اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ .

ترجمہ:...... بے شک سارا فضل اللہ کے دستِ قدرت میں ہے جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

پہلی آیت میں ہے کہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کرسکتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ ذاتی طور پر سب کچھ کرسکتا ہے مگر اس کے بعد دوسری آیت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنا فضل جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے اہلِ اسلام پر شرک کے فتوے لگانے والوں کا اس آیت میں رَد کیا گیا ہے اور بیان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اپنا فضل عطا فرماتا ہے لہٰذا اس آیت سے بھی ذاتی اور عطائی کا فرق واضح ہوگیا۔

10)......اللہ تعالیٰ مولانا ہے ﴿

القرآن:......وَاعْفُ عَنَّا وقفہ وَاغْفِرْ لَنَا وقفہ وَارْحَمْنَا وقفہ اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝

ترجمہ:......اور ہمیں معاف فرمادے اور بخش دے اور ہم پر رحم کر تو ہمارا مولیٰ ہے تو کافروں پر ہمیں مدد دے۔ (سورۃ بقرہ، آخری آیت، پارہ 3)

☆......بندوں کو بھی مولانا کہا جاتا ہے :

پہلی آیت میں قرآن مجید نے اللہ تعالیٰ کو مولانا کہا اور ہر گلی میں آج کل مولانا پھرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ بھی مولانا اور اُس کے بندے بھی مولانا ہیں تو کیا یہ شرک ہوگیا؟

اس میں تطبیق یوں قائم ہوگی کہ اللہ تعالیٰ حقیقی مولانا ہے یعنی مولیٰ ہے اور بندے اُس کی عطا سے مولانا ہیں لہٰذا برابری ختم ہوگئی اور جب برابری ختم ہوگئی تو شرک بھی نہ ہوا۔

11)......اللہ تعالیٰ زندہ ہے ﴿

القرآن:...... اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۝ (آیۃ الکرسی)

ترجمہ:......اللہ ہے جس کے سوا کسی کی پوجا نہیں آپ زندہ اور وں کا قائم رکھنے والا

☆......بندے بھی زندہ ہیں :

اللہ تعالیٰ کی حیات پر تو سب کا ایمان ہے اور جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے صفتِ حیات دی ہے وہ سب اس صفت کے حامل ہیں۔

پس ہم نے اپنے لئے بھی حیات کی صفت کو جانا اور اللہ تعالیٰ کے لئے بھی صفتِ حیات کو مانا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جو حیات ہم اللہ تعالیٰ کے لئے مانتے ہیں وہ حیات نہ ہم اپنے لئے مانتے ہیں نہ کسی اور کے لئے کیونکہ اللہ تعالیٰ ہمیں زندگی دینے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو کوئی حیات دینے والا نہیں ہماری حیات عارضی ہے اُس کی دی ہوئی ہے محدود اور فانی ہے۔ جب کہ اللہ تعالیٰ کی حیات عارضی نہیں عطائی

نہیں اور محدود بھی نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی حیات باقی ہے اور ہماری فانی ہے۔ لہٰذا ہماری حیات اور اللہ تعالیٰ کی حیات برابر نہیں جب برابری نہیں ہوئی تو شرک بھی نہ ہوا۔

12)...... اللہ تعالیٰ سُنتا دیکھتا ہے

القرآن:...... وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ ۢ بَصِيْرٌ ۝

ترجمہ:...... اور اس لئے کہ اللہ سُنتا دیکھتا ہے۔ (سورۂ حج، آیت 61، پارہ 17)

☆...... بندے بھی سُنتے اور دیکھتے ہیں :

اللہ تعالیٰ سننے اور دیکھنے والا یعنی سمیع وبصیر ہے اور فرماتا ہے کہ ہم نے انسان کو بھی سمیع وبصیر بنایا حالانکہ سمیع وبصیر ہونا اللہ تعالیٰ کی صفت ہے۔ اللہ تعالیٰ بھی سمیع وبصیر اور انسان بھی سمیع بصیر تو کیا شرک ہو گیا؟

اللہ تعالیٰ کی صفت سمیع وبصیر اس کی ذاتی صفت ہے اور ہمارا سُنتا اور دیکھنا اللہ تعالیٰ کی عطا سے ہے لہٰذا جہاں ذاتی وعطائی کا فرق ہو جائے وہاں شرک نہیں ہو سکتا۔

13)...... اللہ تعالیٰ علم والا ہے

القرآن:...... اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۝

ترجمہ:...... بے شک اللہ علم والا خبردار ہے۔ (سورۂ حجرات، آیت 13، پارہ 26)

☆...... بندے بھی علم والے ہیں :

﴿علم﴾ اللہ تعالیٰ کی صفت ہے اگر ہم کسی دوسرے لئے علم ثابت کردیں تو کیا یہ شرک ہو گیا؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ جو علم اللہ تعالیٰ کا ہے وہ بندے کا نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا علم ذاتی ہے، ہمارا علم اُس کا عطا کردہ ہے لہٰذا جہاں ذاتی وعطائی کا فرق واضح ہو جائے وہاں شرک کا قلع قمع ہو جاتا ہے۔

لہٰذا واضح ہو گیا کہ ہر چیز میں ذاتی اور عطائی کا ہونا شرک نہیں ہے۔

1)...... اللہ تعالیٰ کا علمِ غیب ذاتی ہے...... سرکارِ اعظم ﷺ کا علمِ غیب عطائی ہے

2)...... اللہ تعالیٰ کا نور ذاتی ہے...... سرکارِ اعظم ﷺ کی نورانیت عطائی ہے۔

3)...... اللہ تعالیٰ حقیقی مددگار ہے...... انبیاء کرام اور اولیاء کرام اللہ تعالیٰ کی عطا سے مددگار ہیں۔

4)...... اللہ تعالیٰ حقیقی رؤف اور رحیم ہے...... سرکارِ اعظم ﷺ اللہ تعالیٰ کی عطا سے رؤف اور رحیم ہیں۔

5)......اللہ تعالیٰ حقیقی مختارِ کُل ہے......سرکارِ اعظم ﷺ اللہ تعالیٰ کی عطا سے مختارِ کُل ہیں۔

6)......اللہ تعالیٰ ذاتی طور پر زندہ ہے......سرکارِ اعظم ﷺ، انبیاء کرام علیہم السّلام اور اولیاء کرام رحمہم اللہ اللہ تعالیٰ کی عطا سے بعد از وصال زندہ ہیں۔

7)......اللہ تعالیٰ بذاتِ خود مُردوں کو زندہ کرتا ہے......انبیاء کرام علیہم السّلام اور اولیاء کرام رحمہم اللہ اللہ تعالیٰ کی عطا سے مُردوں کو زندہ کرتے ہیں۔

8)......مُشرکین بُتوں کو صاحبِ اختیارات مانتے تھے......ہم انبیاء کرام علیہم السّلام اور اولیاء کرام رحمہم اللہ کو اللہ تعالیٰ کی عطا سے صاحبِ اختیارات مانتے ہیں۔

9)......مُشرکین بتوں کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سفارشی مانتے تھے......ہم اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کو اللہ تعالیٰ کے مقرب بندے مان کر اُن کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وسیلہ بناتے ہیں۔

10)......مشرکین بتوں کو اپنا معبود مانتے تھے......ہم اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کو اللہ تعالیٰ کے خاص بندے مانتے ہیں۔

نتیجہ......پورے کلام کا نتیجہ یہ نکلا کہ اسلامی عقائد اور مشرکین کے عقائد میں کہیں برابری نہیں پائی جاتی جب برابری نہیں تو پھر شرک بھی نہ ہوا لہٰذا مسلمانوں کے عقائد کو مشرکین کے عقائد سے ملانا ظلم ہے۔

الوہیت عطائی نہیں ہوسکتی

اللہ تعالیٰ سب کچھ دے سکتا ہے مگر الوہیت نہیں دے سکتا کیونکہ الوہیت مستقل ہے اور عطائی چیز مستقل نہیں ہو سکتی۔ الوہیت استقلال ہی کے معنیٰ میں ہے لیکن مشرکین کا تصور یہ تھا انہوں نے کہا کہ لات ومنات (جو کہ بُت تھے) وغیرہ ایسے زاہد و عابد لوگ تھے کہ اللہ تعالیٰ نے کہا تمہاری عبادت کمال کو پہنچ گئی میں تم پر یہ عنایت کرتا ہوں کہ تم آزاد ہو، میں تم پر نہ کچھ فرض کرتا ہوں اور نہ کوئی پابندی لگاتا ہوں۔ پس اس طرح انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے تمام معبودوں کو الوہیت دے دی۔

جس شخص کا یہ عقیدہ ہو کہ اللہ تعالیٰ نے کسی کو وصف الوہیت عطا فرما دیا ہے وہ مُشرک اور مُلحد ہے۔ مشرکین اور مؤمنین کے مابین بنیادی فرق یہی ہے کہ وہ غیر اللہ کے لئے عطائے الوہیت کے قائل تھے اور مؤمنین کسی مقرب سے مقرب ترین ہستی کہ سرکارِ اعظم ﷺ کے حق میں بھی الوہیت اور غنائے ذاتی کے قائل نہیں۔

اِلٰہ حاجت رواہ ہے مگر ہر حاجت روا اِلٰہ نہیں

ہر لفظ کا ایک معنیٰ حقیقی ہوتا ہے ایک معنیٰ مجازی ہوتا ہے جب تک حقیقی معنیٰ مشکل نہ ہو جائے جب تک مجازی معنیٰ کی طرف رُخ نہ کریں یعنی کوئی اگر ایسی صورت سامنے آجائے کہ حقیقت لغوی یا عُرفی مُراد نہ لی جا سکے یا اس کے خلاف مُراد لینے پر کوئی قرینہ دلالت

کرے اُس وقت مجازی معنیٰ مُراد لیا جائے گا اور مجازی معنیٰ کو حقیقی معنیٰ قرار نہیں دیا جائے گا۔ یعنی اِلٰـہ بول کر حاجت روا یا پناہ دہندہ یا اختیارات وطاقتوں کا مالک یا ساری خلق کا مشتاق الیہ (جس کی طرف مخلوق کا رجحان ہو) سمجھنا اُسی طرح غلط ہے جس طرح حاجت روا بول کر یا پناہ دہندہ بول کر یا مشتاق الیہ بول کر اِلٰہ مُراد لینا جائز ہے۔

ہاں یہ بات الگ ہے کہ جو اِلٰـہ ہوگا وہ حاجت روا بھی ہوگا اور اختیارات وتوانائیوں کا مالک بھی ہوگا ساری مخلوق کا مشتاق الیہ بھی ہوگا لیکن یہ نتیجہ نکالنا صحیح نہیں کہ جس کو ہم حاجت روا کہیں یا پناہ دہندہ کہیں وہ اِلٰہ ہی ہوگا۔

ایک اعتراض اور اُس کا جواب

ایک اعتراض عام طور پر یہ کیا جاتا ہے، عبادت کا تصوّر اسی وقت پیدا ہو سکتا ہے جب کوئی حاجت پیش آئے اور حاجت روا کو ڈھونڈا جائے یا سکون کے لیے سکون بخش ہو یا پناہ طلب کرنے پر پناہ دہندہ (پناہ دینے والا) ملے اُسی کو اِلٰـہ مانا جاتا ہے اور یہ سب باتیں مافوق الاسباب ہوں یعنی حاجت روا کی حاجت روائی کا معاملہ محتاج کے علم وحواس سے باہر ہو تو اس وقت اس کو اِلٰہ کہیں گے اور جو معاملات ''ماتحت الاسباب'' ہوں یعنی حاجت روا کی حاجت روائی کا سارا معاملہ محتاج کے علم وحواس کے اندر ہو تو اس وقت اِلٰہ نہیں مانا جائے گا۔ تو اگر کوئی شخص اس نظریئے کے تحت کسی فرد کے اندر حاجت روائی (حاجت کو پورا کرنا) پناہ دہندگی (پناہ دینا) سکون بخشی (سکون بخشنا) یا اختیار اور طاقتوں کا مالک اور تمام انسانوں کا مشتاق الیہ (اس کی طرف مائل ہونے کا) ہونے کا اعتقاد رکھے گویا یہ نظریہ اس کی عبادت کی طرف اُبھارتا ہے حالانکہ یہ بات غلط ہے یہ صرف ایک امکانی (ممکنہ) صورت ہو سکتی ہے بلکہ واقعتاً یوں ہوتا ہے کہ کوئی شخص کسی کو حاجت روا یا مُشکل کُشا یا پناہ دہندہ (پناہ دینے والا) وغیرہ سمجھتا ہے بلکہ یقین رکھتا ہے تو بھی اس کے دل میں اس کی عبادت کا نہ کوئی جذبہ اُبھرتا ہے نہ وہ اس کو معبود مانتا ہے الحاصل جیسا کہ پہلے ذکر کیا کہ ''حاجت روائی'' لازم الوہیت ہے نہ کہ الوہیت لازم حاجت روائی۔ یعنی اللہ تعالیٰ حاجتیں پوری کرنے والا ہے مگر ہر وہ جو حاجت پوری کرنے والا ہے وہ اللہ تعالیٰ نہیں یعنی کوئی بھی شخص حاجت پوری کر دے اس کو اللہ تعالیٰ نہیں کہیں گے ہاں مگر اللہ تعالیٰ بالذات حاجتیں پوری فرماتا ہے جب کہ دوسرے اللہ تعالیٰ کی عطا سے حاجت پوری کرتے ہیں، یہاں بھی ذاتی اور عطائی کا فرق واضح ہے۔

یہاں اعتراض سے دو باتیں سامنے آتی ہیں ایک مافوق الاسباب اور دوسری ماتحت الاسباب۔ اَب اس کا معنیٰ بیان کیا جاتا ہے

مافوق الاسباب

مافوق الاسباب کے معنیٰ حاجت روا کی حاجت روائی کا سارا معاملہ محتاج کے علم وحواس سے باہر ہو اور تحت الاسباب سے مُراد حاجت روا کی حاجت روائی کا معاملہ محتاج کے علم وحواس کے اندر ہو۔

مافوق الاسباب کو مافوق الادراک بھی کہا گیا (جو سمجھ سے باہر ہو) ماتحت الاسباب کو ماتحت الادراک بھی کہا جاتا ہے (جو سمجھ کے اندر ہو)۔

قرآن مجید میں جہاں جہاں پر اللہ تعالیٰ کی مدد کے متعلق آیا ہے وہاں پر کہیں بھی اس کی تخصیص نہیں کی گئی کہ یہ مافوق الاسباب ہے یا ماتحت الاسباب ہے۔ یعنی یہ سمجھ کے اندر ہے یا سمجھ کے باہر ہے۔

قرآن مجید نے بعض ایسی شخصیتوں کے حاجت روا ہونے کی وضاحت کی ہے جو اپنے محتاج کے نزدیک مافوق الادراک (جو سمجھ کے باہر ہوں) توانائیوں کے مالک تھے تو پھر الٰہی توانائیوں اور غیر الٰہی توانائیوں کے درمیان فوق الادراک یا تحت الادراک کی تحقیق صحیح نہیں ہے۔ بلکہ آسان واضح اور مناسب صورت اس کی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ حقیقی حاجت روا ہے اس کی توانائیاں ذاتی ہیں کسی کی مرہونِ منت نہیں ہیں جبکہ ماسوا اللہ تعالیٰ کی حاجت روائی درحقیقت اسی کی ہی حاجت روائی ہے اس لئے سب اہلِ اللہ اسی ہی کی عطا کردہ توانائیوں سے حاجت روائی کرتے ہیں ہاں ذرائع مختلف ہیں یعنی مخلوق کی حاجت روائی چاہے وہ فوق الادراک ہو (سمجھ سے باہر ہو) یا تحت الادراک (سمجھ کے اندر ہو) ہو سب کی سب عطائی توانائیوں کی مرہونِ منت ہے۔

اب بغیر کسی تمہید کے ہم عرض کر دیتے ہیں کہ انبیاء کرام و اولیاء اللہ کی حاجت روائی کا سارا عمل چاہے ہماری سمجھ کے اندر ہو یا باہر خود اسباب اور علتوں کے تحت ہے ان کی حاجت روائی کا کوئی معاملہ فوق الاسباب (سمجھ کے باہر) نہیں ہے کیونکہ دنیا عالم اسباب ہے اور جو کچھ ہو رہا ہے جس کے ذریعے سے ہو رہا ہے سب کچھ تحت الاسباب ہے اور سب کا خالق و مختار ربُّ الاسباب ہے تو ہم جن صفات کو انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء اللہ رحمہم اللہ کے لئے ثابت مانتے ہیں اُن کا اُن میں نہ ماننا یا اس پر شرک کا فتویٰ لگانا یہ خود ذات وصفاتِ الٰہیہ کو سمجھنے سے قاصر (دور) رہنے کا نتیجہ ہے۔

الوہیت

استحقاق عبادت (عبادت کا مستحق ہونا) یا وجوب کو الوہیت کہتے ہیں جو ذات مستحق عبادت ہوگی، اس کا جواب الوجود ہونا ضروری ہے اسی طرح واجب الوجود کے لئے مستحق عبادت ہونا ضروری ہے۔

مشرکین کی بیوقوفی ہے کہ وہ اپنے بتوں اور معبودوں کو ممکن الوجود مان کر معبود اور مستحق عبادت سمجھتے ہیں۔ (از کتاب: اشرف المسائل)

عبادت

غایت تعظیم اور انتہا تذلل کو عبادت کہتے ہیں جس کی اصل یہ ہے کہ عبادت کرنے والا جس کی عبادت کرتا ہے اس کے لئے ذاتی اور مستقل صفت مانتا ہے جس میں کسی کی قدرت ومشیت کو کسی قسم کا کوئی دخل نہ ہو۔

اصل عبادت اسی اعتقاد کو کہتے ہیں اس اعتقاد کے ساتھ کسی کی اطاعت ومحبت یا اس کے لئے کوئی عمل کرنا اس کی عبادت ہے۔ بغیر عمل کے کسی کے لئے صرف اعتقاد کا ہونا بھی عبادت قرار پائے گا۔

استعانت

الوہیت اور عبادت کے معنیٰ واضح ہونے کے بعد استعانت (مدد) کا معنیٰ خود بخود سمجھ میں آجائے گا اور وہ یہ کہ کسی کے لئے عون کی ایسی صفت مستقلہ مان کر جو مقہوریت اور مغلوبیت سے بالاتر ہو تو اس سے طلب عون کو استعانت صرف معبودِ حقیقی کی شان کے لائق ہے لہٰذا استعان وہی ہو سکتا ہے اس کے غیر سے استعانت دراصل اس کی الوہیت و معبودیت کے اعتقاد کے منافی ہے۔

فائدہ:...... چونکہ الوہیت اور معبودیت استقلال ذاتی کے بغیر متصور نہیں اس لئے کسی کو مجازی معبود ''الٰــــہ'' نہیں کہہ سکتے بخلاف استعانت، محبت اور اطاعت وغیرہ کے کہ یہاں مستعان مجازی اور محبوب مجازی کہہ سکتے ہیں کیونکہ مظاہرِ کائنات میں خالقِ حقیقی نے یہ اوصاف پیدا کئے ہیں اور جو چیز پیدا کی ہوئی ہو اس میں استقلال ذاتی ممکن نہیں۔ جس طرح استقلال ذاتی میں حدوث وامکان کا شائبہ نہیں پایا جاتا۔ لہٰذا الٰہ اور معبود کو مجازی کہنا بالکل ایسا ہوگا جیسے واجب الوجود کو حادث کہہ دیا جائے۔ (معاذ اللہ)

(از کتاب: اشرف الرّسائل، علامہ غلام علی اوکاڑوی)

مسلمان مزارات پر کیوں جاتے ہیں

مسلمان اللہ تعالیٰ کو اپنا حقیقی مالک مانتے ہیں اور سرکارِ اعظم ﷺ کو رسول برحق مانتے ہیں۔ مزارات پر اولیاء کرام رحمہم اللہ کو اللہ تعالیٰ کا ولی یعنی دوست سمجھ کر جاتے ہیں وہاں جا کر اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتے ہیں کہ اے اللہ تعالیٰ! ہم تو گنہگار ہیں اس نیک بندے کے وسیلے سے ہماری دُعائیں قبول فرما۔ اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کے وسیلے سے دُعا کو قبول فرماتا ہے۔

ہندوؤں کا بُت پر چڑھاوے چڑھانا

ہندوؤں نے بُت کے نام رکھے ہوئے ہیں وہ مندر میں جا کر اس بت کا نام لے کر جانوروں اور دیگر چیزوں کی بلی چڑھاتے ہیں۔

مسلمانوں کا نذر و نیاز کرنا

مسلمان، اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب ﷺ پر ایمان رکھتا ہے اور نذر و نیاز تو اصل میں ایصالِ ثواب ہے مسلمان جانور کو ذبح کرنے سے پہلے بسم اللہ، اللہ اکبر پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کرتے ہیں پھر اس کا ثواب اولیاء اللہ رحمہم اللہ کو ایصال کر دیا جاتا ہے اس میں کیا شرک ہے؟

ہم (معاذ اللہ) اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کو خدا تعالیٰ سمجھ کر ان کا نام لے کر جانور ذبح نہیں کرتے بلکہ اللہ تعالیٰ کے ولیوں کے ایصالِ ثواب کے لئے کرتے ہیں۔

ہندوؤں نے اپنے ہاتھوں سے سنگ تراش تراش کر بُت بنائے پھر اس کو سنوارا پھر اس کے الگ الگ نام رکھے اور پوجا شروع

کردی۔مگر اولیاء کرام رحمہم اللہ کو جو بھی مقام ملا وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملا ہے۔حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی، داتا علی ہجویری، خواجہ اجمیری، مسعود سالار اور امام احمد رضا بریلوی رحمہم اللہ تمام کے تمام اللہ تعالیٰ کی عطا سے بلند و بالا مقام پر فائز ہیں۔

اہلِ اسلام کو مُشرک کہنے والے خود مُشرک ہیں

بد قسمتی سے اِس اُمّت میں ایسے لوگ بھی پائے جاتے ہیں جن کا کام اپنے سوا سب مسلمانوں کو مُشرک اور بدعتی کہنا اور سمجھنا ہے ظلم یہ ہے کہ یہ آواز مساجد اور مدارس دونوں سے سُنی جاتی ہے یہ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم دوسروں کو مُشرک اور بدعتی کہہ کر توحید کی خدمت کر رہے ہیں۔

حالانکہ یہ وہ لوگ ہیں جو اُمتِ مسلمہ میں فتنہ وفساد کا بیج بو رہے ہیں انہوں نے جان بوجھ کر شرک کی اتنی قسمیں بنالی ہیں کہ اُن کے سوا کوئی بھی آدمی مسلمان نہ کہلوا سکے۔

البتہ جو دوسرے مسلمانوں کو مُشرک کہتے ہیں اِن کے بارے میں سرکارِ اعظم ﷺ کی حدیث ملاحظہ ہو۔

الحدیث:...... ان حذیفة بن الیمان : قال رسول اللّٰہ ﷺ ان مما اخاف علیکم رجل قرا القرآن حتی اذا رویت بھجة علیه و کان ردائوہ الاسلام! اعتراہ الی ماشاء اللّٰہ انسلخ منه ونبذہ وراء ظھرہ وسعی علی جارہ بالسیف المرصی اونرامی :فقال بل الراقی ھذا اسناد جید"۔

(بحوالہ: رواہ ابو یعلیٰ او جزا التفاسیر من تفسیر ابن کثیر صفحہ 183، تفسیر ابن کثیر جلد 6 صفحہ 265)

ترجمہ:...... حضرت حذیفہ بن یمان ﷺ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ اعظم ﷺ نے فرمایا کہ وہ اُمور جن کے بارے میں تم پر اندیشہ رکھتا ہوں ،خوف زدہ ہوں اور اُن میں سے ایک یہ ہے کہ ایک شخص قرآن پڑھے گا حتیٰ کہ جب اسکی رونق اس پر نمایاں ہوگی اور اس پر اسلام کی چادر لپٹی ہوگی تو اللہ تعالیٰ اس کو جدھر چاہے گا، لے جائے گا اور وہ اس کو پسِ پشت پھینک دے گا اور اپنے پڑوسی پر تلوار کے ساتھ حملہ کرے گا اور اپنے پڑوسی کو مُشرک کہے گا۔حضرت حذیفہ ﷺ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اُن دونوں میں مُشرک کون ہوگا؟ وہ جو دوسرے کو مُشرک کہنے والا ہے یا وہ جسے مُشرک کہا گیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا دوسرے کو مُشرک کہنے والا ہی خود مُشرک ہونے کا حقدار ہوگا۔

فائدہ:...... اس حدیث شریف کو پڑھ کر اُن لوگوں کو ہوش کے ناخن لینے چاہیے جو مسلمانوں پر شرک و بدعت کے فتوے لگاتے رہتے ہیں کیونکہ ایسے لوگ خود ہی مُشرک ہیں اور ان کے لئے عذاب تیار ہے۔

اُمتِ محمدی ﷺ کبھی شرک پر متفق نہیں ہوگی

الحدیث:...... عن عقبہ بن عامر ان رسول اللّٰہ ﷺ خرج یوما فصلی الی اھل احد صلاۃ علی المیت ثم انصرف الی المنبر فقال : انی فرط بکم وانا شھید علیکم وانی واللّٰہ لانظر الی حوضی الان وانی قد اعطیت مفاتیح خزائن

الارض اومفا تیح الارض وانی واللّٰہ ما اخاف علیکم ان تشر کوا بعدی ولکن اخاف علیکم ان تتنافسوا فیھما.

(بحوالہ: صحیح مسلم، کتاب الفضائل حدیث 30 مطبوعہ استنبول ترکی)

ترجمہ:...... حضرت عقبہ بن عامر ﷺ سے روایت ہے کہ سرکار اعظم ﷺ نے شہدائے اُحُدْ کے پاس تشریف لے کر نمازِ جنازہ پڑھی پھر منبر شریف پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا میں تمہارا اسہارا اور تم پر گواہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! میں اپنے حوضِ کوثر کو اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں اور بیشک مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا کی گئی ہیں اور بیشک مجھے یہ خطرہ نہیں کہ تم میرے بعد شرک کرنے لگو گے مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ تم دنیا کے جال میں پھنس جاؤ گے۔

فائدہ:...... سرکار اعظم ﷺ نے اپنی ذات پر اللہ تعالیٰ کے پایاں انعامات اور عنایات کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ علم کے ذریعے صدیوں کا نقاب اُلٹ دیا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ تم شرک سے محفوظ رہو گے ہاں دنیا کے حصول میں ایک دوسرے سے بازی لے جانے کی کوشش کرو گے، جس کا نتیجہ تباہی اور بربادی ہے۔

جب سرکار اعظم ﷺ مطمئن ہیں کہ اُمت شرک سے محفوظ رہے گی مگر مسلمانوں پر شرک کے فتوے لگانے والے بے چین ہیں ان ظالموں کو ہر دوسرا مسلمان مشرک نظر آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو ہدایت نصیب کرے۔

مزارات کی تعمیر اور حاضری کی شرعی حیثیت

مزارات کی تعمیر جائز ہے جیسا کہ قرآن مجید میں موجود ہے۔

القرآن:...... وَكَذٰلِكَ اَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ لِيَعْلَمُوْٓا اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّ اَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيْبَ فِيْهَا ق ج اِذْ يَتَنَازَعُوْنَ بَيْنَهُمْ اَمْرَهُمْ فَقَالُوا ابْنُوْا عَلَيْهِمْ بُنْيَانًا ط رَبُّهُمْ اَعْلَمُ بِهِمْ ط قَالَ الَّذِيْنَ غَلَبُوْا عَلٰٓى اَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِمْ مَّسْجِدًا ٥

ترجمہ: اور اسی طرح ہم نے ان کی اطلاع کر دی کہ لوگ جان لیں کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے اور قیامت میں کچھ شبہ نہیں جب وہ لوگ ان کے معاملے میں باہم جھگڑنے لگے تو بولے ان کے غار پر کوئی عمارت بناؤ ان کا رب انہیں خوب جانتا ہے وہ بولے جو اس کام میں غالب رہے تھے قسم ہے کہ ہم تو ان پر مسجد بنائیں گے۔ (سورۂ کہف، آیت 21 پارہ 15)

تفسیر:...... مشائخ کرام اور علماءِ کرام کے مزارات کے اِرد گرد یا اس کے قریب میں کوئی عمارت بنانا جائز ہے اس کا ثبوت مندرجہ بالا آیت سے ملتا ہے قرآن مجید نے اصحاب کہف کا قصہ بیان فرماتے ہوئے کہا "قال الذین غلبوا علی امرھم لنتخذن علیھم مسجدا" وہ بولے اس کام میں غالب رہے کہ ہم تو ان اصحاب کہف پر مسجد بنائیں گے تفسیر روح البیان میں علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمہ نے اس آیت میں "بُنْیَانًا" کی تفسیر میں فرمایا۔

دلیل:...... یعنی اُنہوں نے کہا کہ اصحاب کہف پر ایسی دیوار بناؤ جو ان کی قبر کو گھیرے اور ان کے مزارات کے جانے پر محفوظ ہو جاوے

جیسے کہ سرکارِ اعظم ﷺ کی قبر شریف چاردیواری سے گھیر دی گئی ہے مگر یہ بات نامنظور ہوئی تب مسجد بنائی گئی۔

"مَسْجِدًا" کی تفسیر میں تفسیر روح البیان میں ہے کہ "یصلی فیہ المسلمون ویتبرکون بمکانھم" یعنی لوگ اس میں نماز پڑھیں اور ان سے برکت لیں قرآن مجید نے ان کی دو باتوں کا ذکر فرمایا ایک تو اصحاب کہف کے گرد قبہ اور مقبرہ بنانے کا مشورہ کرنا دوسرے ان کے قریب مسجد بنانا اور کسی باب کا انکار نہ فرمایا جس سے معلوم ہوا کہ مزارات اور قبہ بنانا اور قریب میں مسجد بنانا اس وقت بھی جائز تھے اور اب بھی جائز ہیں اگر غلط ہوتے تو قرآن مجید کبھی اس کا حکم نہیں دیتا ۔مزارات اولیاء شعائر اللہ ہیں اور اس سے برکتیں حاصل کرنا اور اس کی تعمیر قرآن مجید سے ثابت ہے۔

دلیل:...... کتب اصول سے ثابت ہے کہ "شرائع قبلنا یلزمنا" سرکارِ اعظم ﷺ کے جسم اطہر کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں رکھا گیا ہے اگر یہ جائز نہ تھا تو صحابہ کرام علیہم الرضوان اس کو گرا دیتے پھر تدفین فرماتے مگر یہ نہ کیا بلکہ قاطع شرک وبدعت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانہ خلافت میں اس کے گرد کچی اینٹوں کی گول دیوار کھینچوادی پھر ولید بن عبدالملک کے زمانے میں صحابی رسول حضرت عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان کی موجودگی میں اس عمارت کو نہایت مضبوط بنایا اور اس میں پتھر لگوائے۔

دلیل :..... "بخاری جلد اوّل کتاب الجنائز باب ماجاء فی قبر النبی وابی بکر وعمر" میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ولید ابن عبدالملک کے زمانے میں روضۂ رسول اللہ ﷺ کی ایک دیوار گر گئی تو "اخذو فی بنائہ" صحابہ کرام علیہم الرضوان اس دیوار کے بنانے میں مشغول ہو گئے۔

دلیل:...... بخاری جلد اوّل کتاب الجنائز اور مشکوۃ باب البکا علی المیت میں ہے کہ حضرت امام حسن ابن علی رضی اللہ عنہما کا انتقال ہوا تو ان کی بیوی نے ان کی قبر پر ایک سال تک قبہ ڈالے رکھا۔

یہ بھی صحابہ کرام علیہم الرضوان کی موجودگی میں ہوا مگر کسی نے اس کا انکار نہ کیا۔

دلیل:...... تفسیر روح البیان جلد تیسری پہلا پارہ "انما یعمر مسجد اللہ من امن باللہ" کے تحت لکھتے ہیں کہ علماء اور اولیاء اللہ کی قبروں پر عمارت بنانا جائز ہے جب کہ اس کا مقصد لوگوں کی نظروں میں عظمت پیدا کرنا ہوتا کہ لوگ اس قبر کو حقیر نہ جانیں۔

بدمذہبوں کی دلیل:

بدمذہب اس حدیث کو بنیاد بناتے ہیں۔

الحدیث:...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سرکارِ اعظم ﷺ نے حکم دیا کہ تصویر مٹادو اور اونچی قبروں کو برابر کردو۔

بدمذہبوں کی دلیل کا جواب:

1)...... جن قبروں کو گرادینے کا حکم حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیا گیا وہ مسلمانوں کی قبریں نہیں تھیں بلکہ کفار کی قبریں تھیں۔ کیونکہ ہر صحابی رضی اللہ عنہ

کے دفن میں سرکار اعظم ﷺ خود شرکت فرماتے تھے نیز صحابہ کرام علیہم الرضوان کوئی کام سرکار اعظم ﷺ کے مشورے کے بغیر نہ کرتے تھے لہٰذا اس وقت جس قدر مسلمانوں کی قبریں بنیں وہ یا تو سرکار اعظم ﷺ کی موجودگی میں یا آپ ﷺ کی اجازت سے بنیں تو وہ کون سے مسلمانوں کی قبریں تھیں جو کہ ناجائز بن گئیں اور ان کو برابر کرنا پڑا؟ ہاں البتہ غیر مسلموں، عیسائیوں کی قبریں اونچی ہوتی تھیں جس کو مٹانے کا حکم سرکار اعظم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیا جس کی دلیل یہ حدیث ہے۔

دلیل:...... بخاری شریف جلد اول صفحہ 61 میں ایک باب باندھا "باب هل ينبش قبور مشركي الجاهلية" کیا مشرکین زمانہ جاہلیت کی قبریں اکھیڑ دی جاویں

اسی کی شرح میں امام ابن حجر فتح الباری شرح صحیح بخاری جلد دوم صفحہ 26 میں فرماتے ہیں کہ انبیاء کرام علیہم السلام اور ان کے متبعین کے سوا ساری قبریں ڈھائی جائیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کی قبریں ڈھانے (مٹانے) میں اُن کی توہین ہے۔

الحمد للہ قرآن وحدیث اور فقہی عبارات بلکہ مستند کتب سے یہ ثابت ہو گیا کہ اولیاء اللہ کی قبور پر گنبد وغیرہ بنانا جائز ہے عقل بھی چاہتی ہے کہ یہ جائز ہونا چاہیے عام کچی قبروں کا عوام کی نگاہ میں نہ ادب ہوتا ہے نہ احترام، نہ زیادہ فاتحہ نہ کچھ اہتمام ہوتا ہے بلکہ لوگ پیروں تلے اس کو روندتے ہیں اور اگر کسی قبر کو پختہ دیکھتے ہیں غلاف وغیرہ رکھا ہوا پاتے ہیں تو سمجھتے ہیں کہ یہ کسی بزرگ کی قبر ہے خود بخود فاتحہ کو ہاتھ اُٹھ جاتا ہے۔ مشکوٰۃ شریف باب الدفن میں اور مشکوٰۃ کی شرح مرقات میں ہے کہ مسلمانوں کا زندگی اور موت کے بعد ایک سا ادب ہونا چاہیے۔

مزارات پر حاضری

قرآن مجید نے مزارات اولیاء کو بابرکت قرار دیا ہے لہٰذا وہاں کی حاضری بھی بابرکت ہے۔

القرآن:...... سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا ط اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ○

ترجمہ: پاکی ہے اسے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک جس کے ارد گرد ہم نے برکت رکھی کہ ہم اسے اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں بیشک وہ سنتا اور جانتا ہے۔ (سورۂ بنی اسرائیل، آیت 1، پارہ 15)

اس آیت میں فرمایا کہ "جس کے ارد گرد ہم نے برکتیں رکھی" اس سے مراد مفسرین نے اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کے مزارات لئے ہیں کیونکہ مسجد اقصیٰ کے ارد گرد اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کے مزارات ہیں انہی کو برکت کی جگہ قرار دیا گیا ہے۔

دیوبندیوں کے پیشوا مولوی اشرف علی تھانوی صاحب نے اپنی تفسیر میں "الذی برکنا حوله" کے تحت مسجد اقصیٰ کے ارد گرد برکتوں سے مراد اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کے مزارات لئے ہیں۔

الحدیث:......(گورنر مدینہ) مروان آیا اس نے ایک شخص کو (سرکارِاعظم ﷺ) کی قبر انور پر چہرہ رکھے ہوئے دیکھا تو مروان نے اس شخص کو گردن سے پکڑا اور کہا کیا تو جانتا ہے کہ تو کیا کر رہا ہے؟ (اس نے) کہا ہاں۔ پس اس شخص کی طرف (مروان) نے توجہ کی تو اچانک (کیا دیکھا کہ) وہ صحابیٔ رسول حضرت ابوایوب انصاری ؓ تھے فرمانے لگے میں کسی پتھر کے پاس نہیں آیا میں تو سرکارِاعظم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں میں نے سرکارِاعظم ﷺ سے سُنا ہے، آپ ﷺ فرماتے تھے کہ دین پر اس وقت رو و جب دین کا ولی (حکمران) نااہل ہو اس لئے میں اپنے آقا ﷺ کی خدمت میں آکر رو رہا ہوں۔ (بحوالہ: المستدرک (امام حاکم) جلد چہارم صفحہ 515، مسند احمد صفحہ 422 جلد پنجم)

فائدہ:......معلوم ہوا کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کو کوئی بھی مسئلہ درپیش ہوتا تو سرکارِاعظم ﷺ کے مزار اقدس پر حاضر ہو کر چمٹ کر روتے تھے۔

الحدیث:......دارمی نے اپنی مسند میں ابی الجوزا سے روایت کی کہ اہل مدینہ پر شدید قسم کا قحط پڑا لوگ ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں شکایت لے کر آئے۔ ام المؤمنین نے فرمایا کہ جاؤ اور سید عالم ﷺ کی قبر شریف کی چھت کو اوپر کی طرف سے گول دائرہ کی شکل میں پھاڑ دو تا کہ آسمان اور قبر شریف کے درمیان چھت نہ رہے۔ ان لوگوں نے ایسا ہی کیا۔ بارش برسی اور اتنی برسی کے خوب گھاس اُگا، اونٹ اس طرح فربہ ہو گئے گویا چربی سے پھٹے جاتے تھے اس لئے اس برس کا نام ہی ''عام الفتق'' پڑ گیا۔

فائدہ:......الفاضل المراغی نے کہا کہ جب بھی خشک سالی ہوتی تو اہل مدینہ کا یہی طریقہ ہے یعنی سرکارِاعظم ﷺ کے مزار پر حاضر ہو جاتے۔

شیخ السمہودی المدنی نے کہا کہ آج کل سرکارِاعظم ﷺ کی قبر شریف کا دروازہ کھول دیتے ہیں تا کہ مواجہ مبارک نظر آئے اور یہی طریقہ ہے تو یہاں وصال کے بعد بھی وسیلہ ثابت ہوا۔ (بحوالہ: وفاء الوفاء)

اکابرین محدثین کا عمل:

1)......حضرت امام شافعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ میں امام اعظم ابوحنیفہ ؓ کے مزار پر تبرک حاصل کرتا ہوں اور ان کے مزار پر آتا ہوں جب مجھے کوئی حاجت پیش آئے تو امام اعظم ؓ کے مزار پر آکر دو رکعت نفل ادا کرتا ہوں اور ان کے مزار پر اللہ تعالیٰ سے ان کے وسیلے سے دعا کرتا ہوں تو میری حاجت جلد پوری ہوتی ہے۔

(بحوالہ: مقدمہ شامی صفحہ 23)

2)......حضرت امام شافعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ کاظم ؓ کے مزار پر آکر دعا کرنا دعا کی قبولیت کے لئے بہت اچھا نسخہ ہے۔

(حاشیہ مشکوٰۃ شریف فی باب زیارت القبور)

3)......شارح بخاری علامہ احمد قسطلانی ارشاد الساری میں نقل فرماتے ہیں کہ سن 464ھ میں سمرقند کے لوگ قحط کے سبب مشکلات سے دوچار ہوئے اُن میں سے ایک نیک شخص سمرقند کے قاضی کے پاس آیا اور اپنا خواب بیان کیا کہ آپ لوگوں سمیت امام بخاری علیہ الرحمہ کے مزار کی طرف رواں دواں ہیں۔ علامہ احمد قسطلانی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں کہ

قاضی نے جب یہ خواب سُنا تو کہا "نِعْمَ مَارَأَیْتَ" یعنی تو نے بہت اچھا خواب دیکھا ہے، چنانچہ قاضی کے ساتھ وہاں کے لوگوں نے حضرت امام بخاری علیہ الرحمہ کے مزار پر حاضری دی اس بناء پر سات دن بارش ہوئی اور قحط سالی سے نجات حاصل ہوئی۔

معلوم ہوا کہ اولیاء اللہ کے مزارات پر حاضری جائز ہے اور ان کے وسیلے سے دعا مانگنا بھی جائز ہے۔

مزارات پر چادریں چڑھانے کے بارے میں حکم

مزارات پر چادریں چڑھانے کا مقصد یہ ہے کہ یہ عام لوگوں کی قبروں سے نمایاں محسوس ہوں جس طرح بیت اللہ پر غلاف چڑھایا گیا تاکہ اسے عام مسجدوں میں شمار نہ کیا جائے، قرآن مجید پر غلاف چڑھایا جاتا ہے تاکہ اسے عام کتابوں میں شمار نہ کیا جائے اسی طرح مزاراتِ اولیاء پر چادریں چڑھا کر اس کو نمایاں کرنا ہے تاکہ لوگ عام قبر نہ سمجھیں۔

دلیل:......احادیث کی معتبر کتاب ابوداؤد شریف میں ہے، جس کا مفہوم یہ ہے کہ سرکارِ اعظم ﷺ، صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مزاراتِ مقدسہ پر غلاف (چادریں) موجود تھیں۔

الحدیث:......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ حضور ﷺ کی قبر مبارک پر سُرخ چادر ڈالی گئی تھی۔

(بحوالہ: مُسلم شریف جلد اول، کتاب الجنائز، رقم الحدیث 2136 صفحہ 733 مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

نوٹ:......مزار شریف پر صرف ایک چادر کافی ہے زائد چادریں صدقہ کرنا بہتر ہے۔

قبروں پر پھول اور شجر ڈالنا احادیث کی رُو سے

قبروں پر پھول اور شجر ڈالنا جائز ہے۔

الحدیث:......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ سرکارِ اعظم ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے قبر والوں پر عذاب ہو رہا تھا آپ ﷺ نے کھجور کی ایک تر شاخ منگوائی اور اُسے بیچ سے پھاڑ کر آدھی آدھی شاخ دونوں قبروں پر ڈال دی اور فرمایا جب تک یہ تر رہیں گی ان کی تسبیح کی برکت سے قبر والوں پر عذاب میں کمی رہے گی۔ (بحوالہ: بخاری شریف، مُسلم شریف)

دلیل:......کنز العباد، فتاویٰ غرائب، فتاویٰ ہندیہ اور شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ مشکوٰۃ شریف کی شرح اشعۃ اللمعات سمیت تمام کتابوں میں قبر پر پھول اور تر شاخ (مروہ وغیرہ) ڈالنے کو اچھا لکھا ہے یہ چیزیں جب تک تر رہیں گی اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں گی جس سے میت کو فائدہ اور راحت و سکون حاصل ہوگا۔

قبر پرستی کے الزام سے متعلق بدمذہبوں کے دلائل کا جواب

بدمذہبوں کی طرف سے یہ سازش ہے کہ جو آیتیں بتوں کی مذمت میں اتاری گئی وہ اولیاء اللہ پر چسپا کرتے ہوئے مسلمانوں پر قبر پرستی کا الزام لگاتے ہیں۔

بدمذہبوں کے دلائل:

القرآن:......ترجمہ: اور اللہ کے سوا جن کو پوجتے ہیں وہ کچھ نہیں بناتے اور وہ خود بنائے ہوئے ہیں مردے ہیں زندہ نہیں اور انہیں خبر نہیں لوگ کب اُٹھائے جائیں گے۔ (سورۃ نحل، آیت 21/20)

القرآن:...... بیشک وہ جن کو تم اللہ کے سوا پوجتے ہو تمہاری طرح بندے ہیں تو انہیں پکارو پھر وہ تمہیں جواب دیں گے اگر تم سچے ہو کیا ان کے پاؤں ہیں جن سے چلیں یا ان کے ہاتھ ہیں جن سے گرفت کریں یا ان کی آنکھیں ہیں جن سے دیکھیں یا ان کے کان ہیں جن سے وہ سُنیں تم فرماؤ کہ اپنے شریکوں کو پکارو اور مجھ پر داؤ چلو اور مجھے مہلت نہ دو۔ (سورۃ اعراف، آیت 195/194)

القرآن:......ترجمہ: بیشک جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو اگر وہ تمام جمع ہو جاویں تو ایک مکھی پیدا کرنے پر قدرت نہیں رکھتے۔

بدمذہبوں کے دلائل کا جواب:

ان تمام آیتوں کی تفسیر میں تفسیر جلالین صفحہ 215، تفسیر جامع البیان صفحہ 292، تفسیر بیضاوی جلد سوم صفحہ 336، تفسیر نسفی جلد سوم صفحہ 85، تفسیر صاوی جلد سوم صفحہ 110، تفسیر ابن کثیر جلد سوم صفحہ 235، تفسیر کبیر جلد ششم صفحہ 216، تفسیر خازن جلد پنجم صفحہ 23، معالم التنزیل جلد سوم صفحہ 23 اور تفسیر موضح القرآن صفحہ 350 تمام مفسرین فرماتے ہیں کہ یہ تمام آیتیں بتوں کے حق میں نازل ہوئی ہیں کیونکہ بُت عاجز ہیں بے بس ہیں اور اُن کو پوجنا اور خدا بنانا جہالت ہے۔

ان مفسرین کے حوالہ جات سے اور تفسیر ابن عباس سے ثابت ہوا کہ یہ آیات بتوں کے متعلق رب العزت نے نازل فرمائی جس سے بتوں کی تذلیل اور تحقیر مقصود ہے نہ کہ انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء کرام کی۔

ہندو بُت کے پاس کیوں جاتا ہے:

ہندو بت یعنی پتھر کے صنم کو اپنا خدا مانتا ہے اور پتھر کے صنم کو اپنی ساری تقدیر کا خالق اور مالک سمجھتے ہیں۔

مسلمان مزارات پر کیوں جاتے ہیں:

مسلمان اللہ تعالیٰ کو اپنا حقیقی مالک اور پیدا کرنے والا مانتے ہیں اور سرکار اعظم ﷺ کو رسول برحق مانتے ہیں، تمام انبیاء کرام علیہم السلام، اور تمام آسمانی کتب پر ایمان رکھتے ہیں، جب مزارات پر حاضری دینے جاتے

ہیں تو سب سے پہلے فاتحہ پڑھ کر اس ولی اللہ کی روح کو ثواب پہنچاتے ہیں پھر اپنی شرعی حاجت کے لئے اللہ تعالیٰ سے یوں عرض کرتے ہیں کہ اے اللہ تعالیٰ! اس نیک بندے کی برکت سے، اس کے وسیلے سے میری یہ حاجت پوری فرما۔

اس میں کوئی شرکیہ پہلو نہیں ہے یہ لوگوں کی غلط فہمی ہے۔

بدمذہبوں کی دو دلیلیں:

1)......دلیل: القرآن: ترجمہ: اور بولے ہرگز نہ چھوڑنا اپنے خداؤں کو اور ہرگز نہ چھوڑنا وڈ اور سواع اور یغوث اور یعوق نسر کو۔ (سورۂ نوح، آیت 23)

2)......دلیل: القرآن: ترجمہ: اللہ کے سوا جن کو پوجتے ہیں وہ کچھ بھی نہیں بناتے اور وہ خود بنائے ہوئے ہیں مردے ہیں زندہ نہیں اور انہیں خبر نہیں لوگ کب اٹھائے جائیں گے۔ (سورۂ نحل، آیت 21)

پہلی دلیل کا جواب:

پہلی آیت کو دلیل بنا کر بدمذہب مسلمانوں پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ کفار نے بتوں کے نام رکھے ہوئے ہیں اور تم لوگوں نے ولی بنا رکھے ہیں اور ان کے الگ الگ نام رکھے ہوئے ہو؟

الزام لگانے والوں نے قرآن مجید اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو نہیں سمجھا۔ ہندوؤں نے خود اپنے ہاتھوں سے بتوں کو تراشا اور اپنا خدا جان کر اس کے نام رکھے۔

مگر اولیاء اللہ کو رُتبہ، شان اور مقام ولایت رب کریم نے عطا فرمایا پھر اولیاء اللہ کے قلوب کو اپنی رحمت کی تجلیوں کا مرکز بنایا اُن کی شان میں "لاخوف علیھم ولا ھم یحزنون" والی آیت نازل فرمائی اور ہر دور میں اپنے کامل بندوں کو بھیجا کسی کو غوث اعظم ﷺ بنایا، کسی کو غریب نواز ﷺ بنایا، کسی کو داتا علی ہجویری علیہ الرحمہ بنایا مطلب یہ کہ ہر ولی کو رُتبہ اللہ تعالیٰ نے دیا ہے، جب یہ بات واضح ہوگئی تو اس بدگمانی کا بھی قلع قمع ہوگیا کہ مسلمانوں نے ولیوں کے الگ الگ نام رکھ کر ان اولیاء بنایا ہے۔

دوسری دلیل کا جواب:

یہ آیت بھی بتوں کی مذمت میں نازل ہوئی ہے کوئی بھی عقلمند انسان اپنے محبوب کو اندھا، بہرہ اور مردہ نہیں کہے گا جب یہ کوئی انسان نہیں کر سکتا تو پھر انسانوں سے پیدا کرنے والا رحمٰن ﷻ اپنے محبوبین کو کیسے اندھا، بہرہ اور مردہ کہہ سکتا ہے لہٰذا ہٹ دھرمی چھوڑ کر تسلیم کر لینا چاہیے کہ یہ تمام آیتیں بتوں کی مذمت میں نازل ہوئی ہیں۔

مزارات پر غلط حرکتیں:

مزارات پر ناچ گانا، چرسی موالی کا جمع ہونا، مزارات کے طواف، ڈھول طبلے اور بے پردہ عورتوں کا آنا ان تمام خرافات کا مسلکِ

اہلسنت سے کوئی تعلق نہیں اِن سب کاموں کو برقرار رکھنا اوقاف والوں کی شرارت ہے کیونکہ اوقاف والوں کی بھاری اکثریت مزارات اولیاء کو نہیں مانتی لہٰذا وہ مسلمانوں کو بدنام کرنے کے لئے اِن کاموں کا جاری رکھے ہوئے ہیں۔

ملکِ پاکستان میں جو مزارات علماءِ اہلسنت کی سرپرستی میں ہیں وہاں ایسے خرافات نہیں ہوتے لہٰذا حکومتِ پاکستان ملک کے سارے مزارات علماء اہلسنت کی سرپرستی میں دے دے تو کسی مزار پر ایسی حرکات نظر نہیں آئے گی۔ مزارات پر جمع ہونے والا کروڑوں روپیہ اوقاف والوں کی جیب میں جاتا ہے ایک روپیہ بھی تعلیمات اولیاء پر خرچ نہیں ہوتا۔

اگر مزارات پر کوئی شخص غلط حرکت کرتا ہے تو وہ شخص غلط ہے مسلکِ اہلسنت کو بُرا بھلا کہنا خیانت ہے یاد رکھے مسلمانوں میں چور، ڈاکو، لٹیرے، قاتل اور دھوکے باز لوگ ملیں گے مگر ہم مذہب اسلام کو غلط نہیں کہیں گے کیونکہ یہ لوگ غلط ہیں اسلام غلط کام نہیں سکھاتا۔

مزارات پر غلط حرکتوں کے متعلق امام اہلسنت کا فتویٰ:

امام اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خان فاضل بریلی علیہ الرحمہ اپنی کتاب "الزبدۃ الزکیہ فی التحریم السجود التحیہ" میں متعدد آیاتِ قرآنی اور چالیس احادیث سے غیر خدا کو سجدہ عبادت کفر اور سجدہ تعظیمی حرام و گناہ لکھا ہے۔ (الزبدۃ الزکیہ صفحہ 8)

اولیاء اللہ کا عُرس

اولیاء اللہ کی سالانہ یاد منانے کو عُرس کہا جاتا ہے اس موقع پر اُن کے مزارات پر محفلِ میلاد کا انعقاد ہوتا ہے جو کہ صاحب عُرس کو ایصال کیا جاتا ہے۔

القرآن:......وَسَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوْتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا.

ترجمہ: اور سلامتی ہے یحییٰ پر جس دن پیدا ہوا اور جس دن وصال کرے گا اور جس دن زندہ اُٹھایا جائے گا۔

(پارہ 16، آیت 15، سورہ مریم)

القرآن:...... وَالسَّلٰمُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ وَيَوْمَ اَمُوْتُ وَيَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا. (سورہ مریم، آیت 33 پارہ 16)

ترجمہ: اور مجھ پر سلامتی ہو میرے میلاد کے دن اور میرے وصال کے دن اور جس دن میں زندہ اُٹھایا جاؤں گا۔

ان آیات میں بوقتِ وصال کو سلامتی کے ساتھ ذکر کیا تو معلوم ہوا کہ یوم وصال کی سلامتی حضرات انبیاء کرام علیہم السّلام و اولیاء اللہ کی اُمت کے اور بعد والوں کے حق میں یادگار ہے تو اسی یوم وصال کی یادگار کا نام عرس ہے لہٰذا عرس کی اصل ان آیات سے ثابت ہوگئی اب احادیث سے ثابت کرتے ہیں۔

الحدیث:...... امام بخاری علیہ الرحمہ کے اُستاد حضرت ابن ابی شیبہ ﷺ سے حدیث نقل فرمائی ہے کہ سرکار اعظم ﷺ ہر سال شہداء کے مزارات پر جا کر اُن کو سلام کرتے اور سرکار اعظم ﷺ کی سنت ادا کرنے کے لئے چاروں خلفائے راشدین بھی ایسا کرتے۔

(مقدمہ شامی جلد اوّل)

الحدیث:......سرکارِ اعظم ﷺ نے شہدائے احد کی زیارت قبور کے لئے ہر سال تشریف لاتے اور جب شعیب کے قریب پہنچتے تو بلند آواز سے فرماتے السلام علیکم (الی اخرہ) میں تم پر سلامتی ہے اس کے بدلے میں جو تم نے صبر کیا تو کیا اچھی ہی حالت تمہاری قیام گاہ پھر حضرت ابوبکر ؓ، ہر سال اسی طرح کرتے رہے، پھر حضرت عمر ؓ پھر حضرت عثمان ؓ، پھر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آتیں اور دعا کرتی تھیں۔

(بحوالہ: رواہ البیہقی از شرح الصدور صفحہ 87)

ان احادیث میں یہ تو صاف موجود ہے کہ سرکار اعظم ﷺ ہر سال احد میں تشریف لاتے اور شہداء کے مزارات کی زیارت کرتے اور اسی دن آتے جو دن اُن کی شہادت کا ہوتا معلوم ہوا کہ مزارات پر سالانہ حاضری، سلام پیش کرنا اور دعائیں کرنا سرکار اعظم ﷺ اور صحابہ کرام کی سنّت ہے۔

حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ اپنی کتاب ماثبت من السنہ میں فرمایا "بعض مغر کے مشائخ متاخرین نے ذکر کیا کہ وہ دن جس میں جناب الٰہی میں پہنچے اس میں خیر و برکت اور نورانیت کی اور ایام سے زیادہ اُمید کی جاتی ہے تو یہ عُرس متاخرین کی مستحسن کی ہوئی چیزوں سے قرار پایا"۔ (کتاب: ماثبت من السنہ)

ناشر
تحریک تحفظِ اسلام (پاکستان)